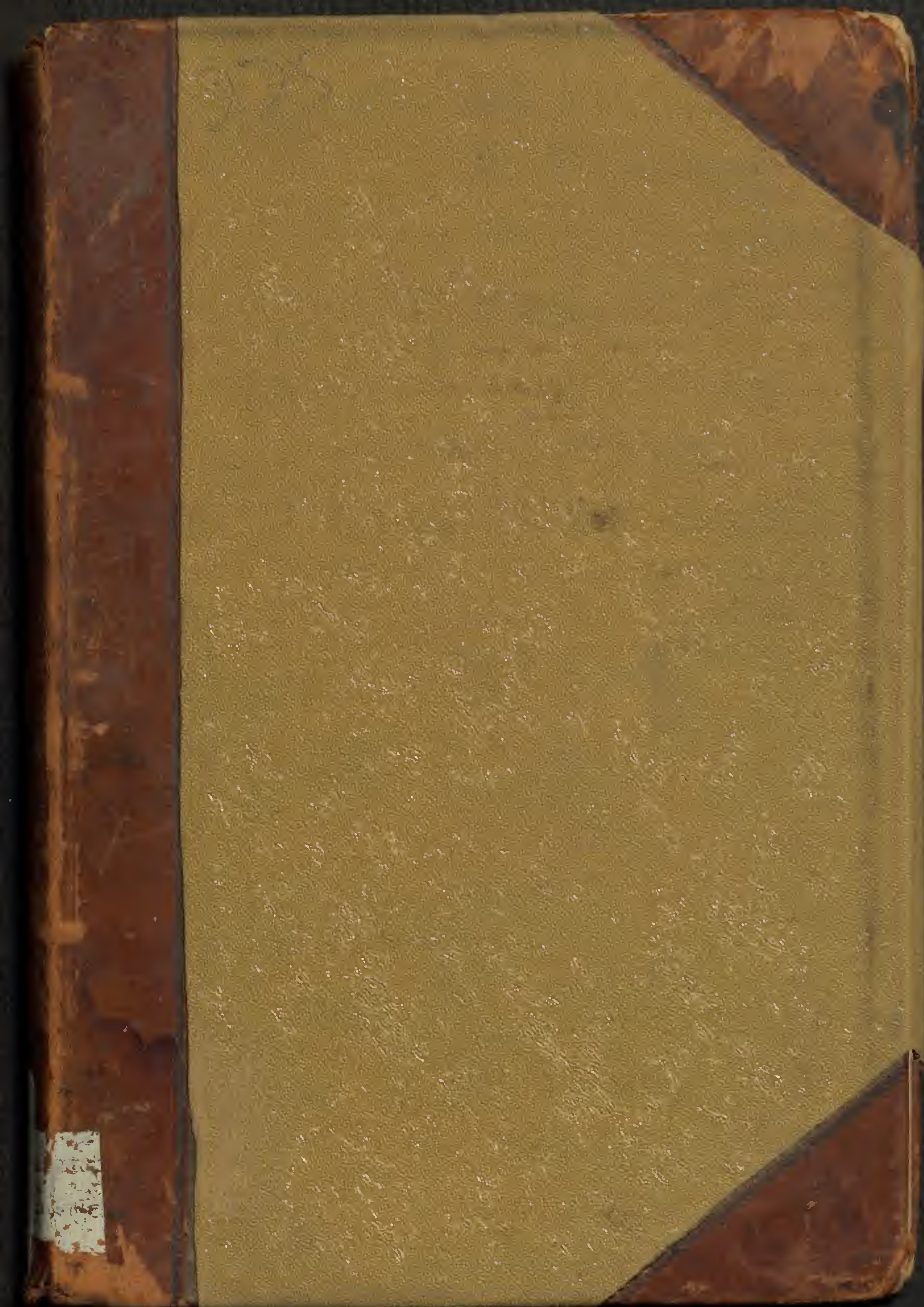
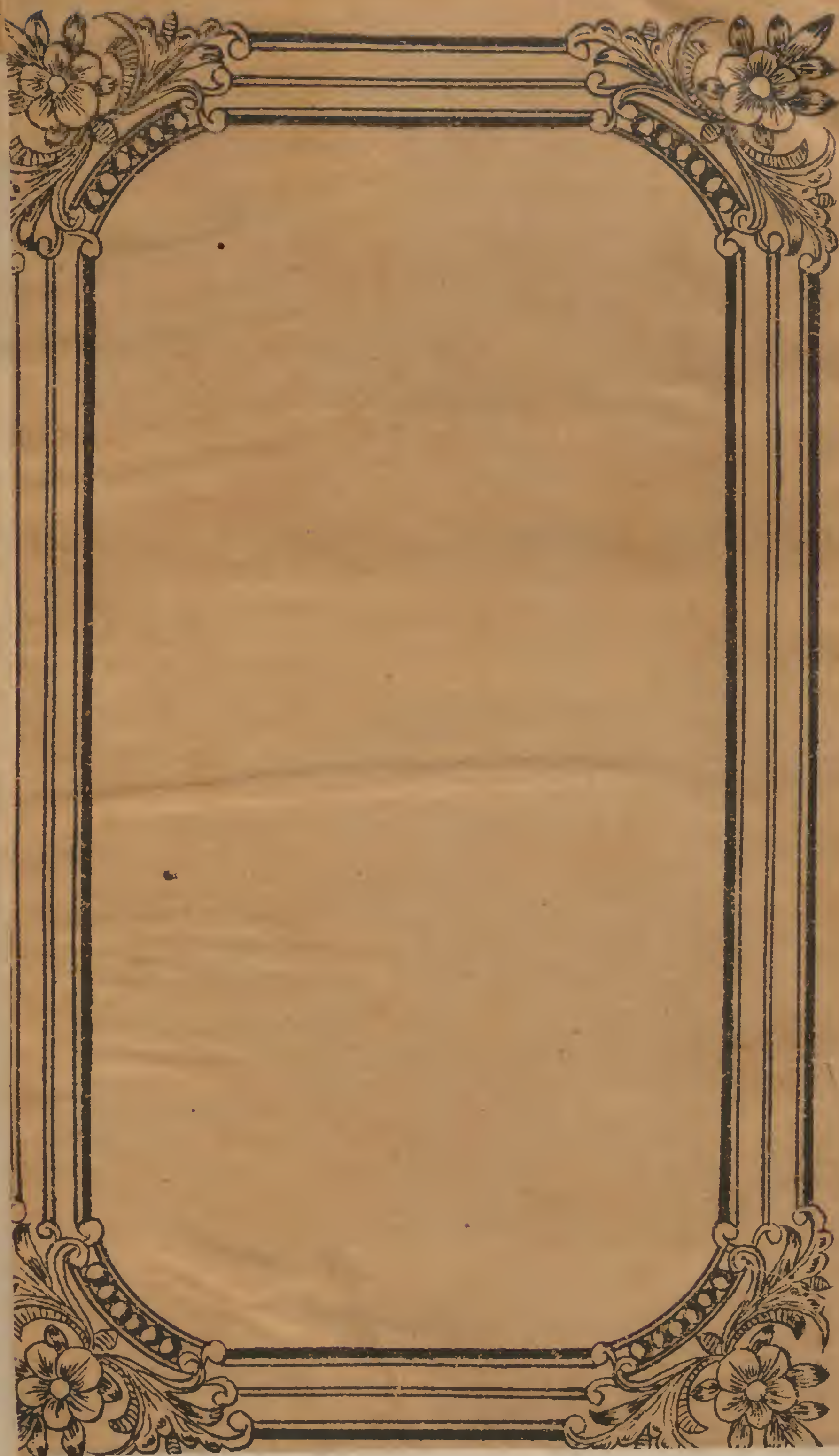




اب ہم یہاں پر دفتر دوم کو ختم کرتے ہیں - یہ بات ناظرین سے پوشیدہ نہیں ہے کہ جلد اول کے دونوں دفتروں میں بالتفصیل سی و پنج سالہ عہد حکومت حضرت اقدس و اعلی کے حالات از ابتدا تا انتہا معتبر اور مستند تاریخوں اور احکامات سرکاری سے پورے پورے دکہلا گئے ہیں جنمیں اعلیحضرت کی ابد مدت عدل و انصاف عزیزوں کی حق رسانی مراحم خسروانہ شاہانہ شان و شوکت فضل و کمال فصاحت و بلاغت - ذوق علمی - علوم کی اشاعت - علمی مجلسیں اہل علم کی قدردانی - ترقی علوم و فنون - حرفت و صنعت عام اخلاق و عادات سخاوت و فیاضی تواضع و حلم - عفو و بردباری دلیری فرزانگی ہمدردی امرا کی تقسیم مناصب و خطابات مراعات و خیر شب کچھ موجود ہیں حتی کہ یہ اعلیحضرت مجمع الصفات ہیں کوئی صفت ایسی باقی نہیں رہی ہے جو قدرت باری نے آپکو عطا نکی ہو اور آپ سے دریغ رکھی ہو اسکے متعلق ملکی آبادی امن و امان تہذیب و تمدن وسعت سلطنت طرز حکومت انتظام ریاست یا اخراجات و قوانین و ضوابط الملکی - اقسام آمدنی فوجی قوت وغیرہ وغیرہ بھی اپنے اپنے موقعہ پر تحریر کر دیئے گئے ہیں - اب صرف باقی یہ رہا ہے کہ امرائے دولت عہدہ داران ریاست - اراکین دربار اہل فضل و کمال اور نامور حضرات کے حالات مع فوٹو لکھے جائیں جو جلد اول سے لازم و ملزوم ہیں کیونکہ حیدرآباد دکن صانہا اللہ عن الشرور والفتن اور ان امرا اور اہل فضل و کمال و لائق حضرات کی مجمع کی وجہ سے تمام ہندوستان میں کوس لمن الملکی بجا رہا ہے اور لا انا غیری کا دم بھر رہا ہے - واقعی حیدرآباد دکن اپنا تو پر جسقدر ناز اور دعوی کرے بجا اور درست ہے اور یہ ناز اور دعوی جو حیدرآباد دکن کو حاصل ہے وہ خاص ہمارے آقا و ولی نعمت سلطان دکن کی فرمانروائی اور بیدار مغزی کا نتیجہ ہے - اسلئے ضروری ہے کہ ہم وہ دفعہ جلد دوم میں بھی ناظرین کے پیش نظر کریں اور مزید دلچسپی کیلئے یہ بھی انتظام کیا گیا ہے کہ جن جن امرا - اعزہ اور عہدہ داروں کے حالات لکھے جائیں انکے ساتھ انکا فوٹو بھی درج رہے فقط جان نثار سلطنت آصفیہ - غلام صمدانی خان گوہر

تاریخ تالیف تزک محبوبیہ طبعزاد نواب ضیغم جنگ بہادر المتخلص بہ سرفراز نبیرہ نواب ہادی الدولہ مرحوم

خوب تالیف غلام صمدانی خان کرد — نسخہ تذکرہ شاہ بخوش اسلوبی
رفعت و منزلت و شوکت سلطان دکن — داد ترتیب بصد زینت و حسن و خوبی
مصرع سال سرفراز بفرمود سروش — جام جمشید کتاب تزک محبوبی

تاریخ من طبعزاد مولوی سید محمد کاظم حسین صاحب شیفتہ کنتوری مقیم بلدہ حیدرآباد

نکتہ پرور جناب گوہر نے — خوب لکھی ہے لاجواب کتاب
ڈھونڈھ کر نام بھی ہے کیا رکھا — ہوگئی جس سے نیکنام کتاب

ان مین سے ہر ایک محکمہ پر گورنمنٹ ہند کے ایک ایک سکرٹری کی نگرانی اور حکومت رہتی ہے اور سواے فارن ڈپارٹمنٹ کے کہ جسکی نگرانی خود گورنر جنرل کو بذاتہ کرنی پڑتی ہے اور تمام ڈپارٹمنٹون کی نگرانی خاص طور پر گورنر جنرل ان کونسل مین ۱۶ زائد ممبر شریک کرکے اسکو لیجیسلٹو کونسل کے ساتھہ نامزد کیا جاتا ہے ۔ اور اِن زائد ۱۶ ممبرون کا انتخاب انڈین کونسلس اکٹ بابتہ سنہ ۱۸۹۲ع کے مطابق والیسراے ہند کے جانب سے ہوتا ہے جس صوبہ مین وایسرایکل لیجیسلٹو کونسل کا اجلاس ہوتا ہے اس صوبہ کا لفٹنٹ گورنر بھی بحیثیت ایک زائد ممبر کے اس مین شریک ہوتا ہے ۔ گورنر جنرل ہند کی فہرست جو سنہ ۱۷۷۴ع سے ابتک گزرے وہ حسب ذیل ہے ۔

اسماے گورنر جنرل ہند	سال تقرر	اسماے گورنر جنرل ہند	سال تقرر
وارن ہسٹینگز	۱۷۷۴ع	سر ایچ لارڈ ہارڈنج	۱۸۴۴ع
سر جان میکفرسن	۱۷۸۵ع	ارل (مارکوئس) آف ڈلہوزی	۱۸۴۸ع
ارل مارکوئس کارنوالس	۱۷۸۶ع	لارڈ کننگ	۱۸۵۶ع
سر جان شو لارڈ ٹینموتھ	۱۷۹۳ع	ارل آف ایلگن	۱۸۶۲ع
مارکوئس ولزلی	۱۷۹۸ع	سر جان لارڈ لارنس	۱۸۶۴ع
مارکوئس کارنوالس	۱۸۰۵ع	ارل آف میو	۱۸۶۹ع
سر جارج لیچ بارلو	۱۸۰۵ع	لارڈ ارل آف نارتھہ بروک	۱۸۷۲ع
ارل آف منٹو	۱۸۰۷ع	لارڈ ارل لٹن	۱۸۷۶ع
ارل آف موریا (مارکوئس آف ہسٹینگز)	۱۸۱۳ع	مارکوئیس آف رپن	۱۸۸۰ع
ارل آف امہرسٹ	۱۸۲۳ع	ارل مارکوئیس آف ڈفرن	۱۸۸۴ع
لارڈ ولیم بنٹنک	۱۸۲۸ع	مارکوئس آف لینسڈون	۱۸۸۸ع
لارڈ آکلنڈ	۱۸۳۶ع	ارل آف ایلگن	۱۸۹۴ع
لارڈ ایلنبورڈ	۱۸۴۲ع	لارڈ کرزن کیڈلسٹن	۱۸۹۹ع

کرنل بی - ایس لمسڈن	۱۶ جولائی ۱۸۷۲	کرنل - ای - سی - راس - سی - ایس - آئی -	۱۲ - اپریل ۱۸۸۶
مسٹر سی بی ساونڈرس	۱۶ - اکتوبر ۱۸۷۲		
کرنل سر رچرڈ میڈ کے - سی ایس - آئی - سی - آئی - ای	۵ ڈیسمبر ۱۸۷۵	مسٹر جے - جی کارڈی	۱۴ - اکتوبر ۱۸۸۶
		میجر ڈی رابرٹس - (منصرم)	یکم نومبر ۱۸۸۷
سر ایس - سی بیلی - کے - سی - ایس آئی	۲۲ مارچ ۱۸۸۱	مسٹر اے - پی - ہاول	۱۴ مارچ ۱۸۸۸
میجر جی - ایچ - ٹریور -	یکم جون ۱۸۸۲	سر ڈی فرنیزرک کے سی ایس آئی	۶ - اگسٹ ۱۸۸۹
مسٹر ڈبلیو - بی - جونس - سی ایس	۲۰ جون ۱۸۸۲	مسٹر جے - ٹی - سی پچلی پلوڈن - سی - ایس - آئی	
مسٹر جے - جی - کارڈی	۲ - اپریل ۱۸۸۳	منصرم ۱۲ نومبر ۱۸۹۱ - مستقل ۵ مارچ ۱۸۹۲	
سر اوسٹ جان - کے سی - ایس - آئی	۱۰ - اپریل ۱۸۸۴	مسٹر کرنل بار	۱۹۰۰

ہندوستان مین حکومت ہند کا اعلیٰ عاملانہ اختیار و اقتدار گورنر جنرل باجلاس کونسل کو حاصل ہے اور اکثر و بیشتر اسیکو گورنمنٹ ہند سے تعبیر کیا جاتا ہے -

گورنر جنرل جو ۱۸۵۸ء سے وایسرائے کے لقب سے بہی یاد کیا جاتا ہے - تاج برطانیہ یعنے حکمران انگلستان کے جانب سے اس کی ماموری عمل مین آتی ہے اور بالعموم وہ پانچ سال کے لئے مقرر کئے جاتے ہین - اور گورنر جنرل ہند کی تنخواہ سالانہ ۲ لاکہ ۵۰ ہزار ۸ سو روپیہ ہوتی ہے -

گورنر جنرل ہند کی کونسل مین فے الحال پانچ معمولی ممبر شریک ہین اور کمانڈر انچیف ہند ایک غیر معمولی ممبر کے حیثیت سے اس مین مقرر کیا جاتا ہے - معمولی ممبرون کا تقرر تاج برطانیہ کے جانب سے عمل مین آتا ہے اور ان کی میعاد بالعموم ۵ سال کی ہوتی ہے - گورنر جنرل باجلاس کونسل کے کام مندرجہ ڈپارٹمنٹون مین تقسیم ہوتے ہین -

(۱) ہوم ڈپارٹمنٹ (۲) فارن ڈپارٹمنٹ (۳) فنانشل ڈپارٹمنٹ (۴) ملٹری ڈپارٹمنٹ (۵) پبلک ورکس ڈپارٹمنٹ (۶) ارنیو اینڈ اگریکلچرل ڈپارٹمنٹ (۷) لیجسلیٹو کونسل

نواب نظام علیخان بہادر نے مجوزہ انتظام کو منظور نہین کیا - اور مسٹر ہالینڈ چند روز رہکر حیدرآباد سے واپس گئے - اوسوقت سے رزیڈنٹوں کی تفصیل حسب ذیل ہے -

اسمائے رزیڈنٹ صاحبان	سال تقرر	اسمائے رزیڈنٹ صاحبان	سال تقرر
مسٹر ہالینڈ	۱۲-اپریل ۱۷۷۹ء	بریگیڈیر دیب جے-سی-ٹی	۲۶ جون ۱۸۳۸
مسٹر جی گرانٹ	۱۷۸۰	میجر جی ٹامکنس	۸ جولائی ۱۸۳۸
مسٹر آر جانسن	۱۷۸۴	کرنل جی الیس فریزر	یکم-ڈسمبر ۱۸۳۸
کپتان کیناوی المخاطب دلاور جنگ	۱۷۸۴	میجر سی ڈیوڈسن	۱۱-ڈسمبر ۱۸۵۲
کپتان جے اے کرک پیٹرک	۱۷۹۷	کرنل لوسی - لی	۷ مارچ ۱۸۵۳
کپتان ڈبلیو - اے کرک پیٹرک	۱۷۹۸	میجر سی - ڈیوڈسن	۵ ستمبر ۱۸۵۳
مسٹر ایچ رسل المخاطب حشمت جنگ	یکم سپٹمبر ۱۸۰۵	مسٹر جی - اے - بشی	یکم ڈسمبر ۱۸۵۳
کپتان ٹی سیڈن ہام	۳ جنوری ۱۸۰۶	کپتان - اے - آر - تہارن ہل	۳۱ ڈسمبر ۱۸۵۶
لفٹنٹ ٹی رسل المخاطب ثابت جنگ	۲۰ مئی ۱۸۱۰	کرنل سی - ڈیوڈسن	۱۶-اپریل ۱۸۵۷
مسٹر ایچ رسل	۱۷-اپریل ۱۸۱۱	میجر اے - آر - تہارن ہل	۳-اگسٹ ۱۸۶۲
مسٹر سی - ٹی مٹکاف المخاطب منتظم الدولہ	ڈسمبر ۱۸۲۰	سر جی - یو یول - سی - بی - کے سی - ایس - آئی -	۳۱-جنوری ۱۸۶۳
کپتان ایچ ایس بارنٹ	۴-اگسٹ ۱۸۲۵	سر رچرڈ ٹمپل - کے - سی - ایس - آئی	۱۴-اپریل ۱۸۶۷
مسٹر ڈبلیو ٹی مارٹن	۲۹ ستمبر ۱۸۲۵	مسٹر جے - جی - کارڈری	۵ جنوری ۱۸۶۸
مسٹر ای - سی - ریون شا	۷ اگسٹ ۱۸۳۰	آنریبل - اے - اے - رابرٹس	۲۸ مارچ ۱۸۶۸
کرنل جے - اسٹوواٹ	۶ نومبر ۱۸۳۰	مسٹر جے - جی - کارڈری	۱۴ مئی ۱۸۶۸
میجر جی کیمرن	۱۲ جنوری ۱۸۳۸	مسٹر سی - بی سانڈرس	۱۰ جون ۱۸۶۸

۷	نواب رکن الدولہ بہادر	۱۷۶۵ء سے ۱۷۷۵ء تک	جو دوبارہ اس خدمت پر مامور ہو کر بوجہ سازش ۱۷۷۵ء مین مارے گئے
۸	نواب وقار الدولہ بہادر	.	رکن الدولہ کے بعد تین سال تک دیوان رہے -
۹	نواب ارسطو جاہ منیر الملک بہادر	۱۸۰۴ء تک دیوان رہے	دیوانی کی خدمت کے ایام مین انتقال ہوا -
۱۰	نواب میر عالم بہادر	۱۸۰۴ء سے ۱۸۰۸ء تک	دیوانی کا کام انجام دیتے رہے انکو برٹش گورنمنٹ کی جانب سے ۲ ہزار ماہوار بطور پنشن ملتے تھے
۱۱	نواب منیر الملک بہادر	۱۸۰۹ء سے ۱۸۳۲ء تک	راجہ چندو لعل کو اپنا نائب کر کے خدمت دیوانی کو انجام دیتے تھے
۱۲	راجہ چندو لعل بہادر	۱۸۳۲ء سے ۱۸۴۳ء تک	دیوانی کو انجام فرماتے رہے - یہہ پرلے درجہ کے سخی و مخیر تھے
۱۳	راجہ رام بخش بہادر	۱۸۴۴ء سے ۱۸۴۶ء تک	منصب وزارت پر ممتاز تھے -
۱۴	نواب سراج الملک بہادر	۱۸۴۶ء سے ۱۸۴۸ء تک مکرر ۱۸۵۱ء سے ۱۸۵۳ء تک	۱۸۴۸ء اور ۱۸۵۱ء کے مابین ایام مین نواب امجد الملک ایک مہینہ - اور نواب شمس الامرا بہادر چہ مہینے اور راجہ رام بخش ایک سال سات مہینے اور راجہ گنیش راو تین مہینے دیوان رہے
۱۵	نواب مختار الملک سر سالار جنگ	۱۸۵۳ء سے ۱۸۸۳ء تک	نہایت عمدگی سے اپنے خدمات کو انجام فرما اپنی خوش نظمی کے باعث مدبر امور ملکی مشہور و معروف ہین -
۱۶	نواب امیر لائق علیخان بہادر سالار جنگ ثانی عماد السلطنۃ	۱۸۸۴ء سے ۱۸۸۷ء تک	بعد مین مستعفی ہو کر خدمت دیوانی سے علیحدہ ہو گئے
۱۷	امیر اکبر نواب سر آسمان جاہ بہادر	۱۸۸۷ء سے ۱۸۹۴ء تک	مسند وزارت بہ بخیر خواہی تمام رونق افروز رہکر سبکدوشی حاصل کئے -
۱۸	نواب سر وقار الامرا بہادر	۱۸۹۴ء سے ۱۹۰۱ء تک	مسند وزارت پر جلوہ افروز رہکر رخصت علیحدگی لے لئے
۱۹	راجایان راجہ مہاراجہ کشن پرشاد بہادر		سنہ ۱۹۰۱ء سے زینت بخش مسند وزارت ہین -

سرکار نظام کے دربار مین پہلے رزیڈنٹ مسٹر ہالینڈ تھے جو ۱۲ - اپریل سنہ ۱۷۷۹ء مین وارد حیدرآباد ہوسے - وہ اسلئے آئے ہوسے تھے کہ گنٹور کی سرکار جو سرکار نظام کے چھوٹے بھائی نواب بسالت جنگ بہادر کی جاگیر تھی - اور اونکی درخواست سے مدراس گورنمنٹ نے اوسکی کفالت کی تھی اوسکی نگرانی کرین - لیکن سرکار

اسماء سلاطین آصفیہ

نمبر	نام نامی	سن تولد	سن جلوس	مدت سلطنت	سن وفات	مدت العمر
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
۱	نواب آصف جاہ بہادر مغفرت مآب	سنہ ۱۰۸۲ھ	سنہ ۱۱۰۳ھ	۳۸ سال	سنہ ۱۱۶۱ھ	۸۰ سال
۲	نواب ناصر جنگ بہادر	سنہ ۱۱۲۰ھ	سنہ ۱۱۶۱ھ	۴ سال	سنہ ۱۱۶۴ھ	۴۴ سال
۳	نواب صلابت جنگ بہادر	سنہ ۱۱۳۳ھ	سنہ ۱۱۶۴ھ	۱۱ سال	سنہ ۱۱۷۷ھ	۴۴ سال
۴	نواب میر نظام علیخان بہادر غفران مآب	سنہ ۱۱۴۶ھ	سنہ ۱۱۷۵ھ	۴۳ سال	سنہ ۱۲۱۸ھ	۷۲ سال
۵	نواب سکندر جاہ بہادر مغفرت منزل	سنہ ۱۱۸۲ھ	سنہ ۱۲۱۸ھ	۲۶ سال	سنہ ۱۲۴۴ھ	۶۲ سال
۶	نواب ناصر الدولہ بہادر غفران منزل	سنہ ۱۲۰۸ھ	سنہ ۱۲۴۴ھ	۲۹ سال	سنہ ۱۲۷۳ھ	۶۵ سال
۷	نواب افضل الدولہ بہادر مغفرت مکان	سنہ ۱۲۴۳ھ	سنہ ۱۲۷۳ھ	۱۲ سال	سنہ ۱۲۸۵ھ	۴۲ سال
۸	نواب میر محبوب علیخان فتح جنگ نظام الدولہ نظام الملک آصف جاہ بہادر سلطان دکن	سنہ ۱۲۸۳ھ در ربیع الثانی	سنہ ۱۲۸۵ھ	تم سلامت رہو ہزار برس / ہر برس کے ہوں دن پچاس ہزار		

ذیل مین ریاست حیدرآباد کے مدار المہامونکی تفصیل درج کیجاتی ہی جو سنہ ۱۷۵۰ع سے آجتک ہوتے آئے ہین -

نمبر	اسماء وزرائے سلاطین آصفیہ	مدت وزارت	کیفیت
۱	نواب دیانت خان	+	سلطنت آصفیہ کی سب سے پہلے وزیر تھے -
۲	راجہ رگھناتھ داس	سنہ ۱۷۵۰ع سی ۱۷۵۲ع تک	یہ دوسرے وزیر تھے جو فوجی تنخواہ مین ابتری واقع ہونیسے فوج کے ہاتھون مارے گئے
۳	نواب سید لشکر خان رکن الدولہ بہادر	۱۷۵۲ع سی ۱۷۵۵ع تک	موسی بوسی فرانسیس کی سازش سے موقوف ہوئے
۴	نواب شہنواز خان صمصام الدولہ بہادر	۱۷۵۵ع سی ۱۷۵۸ع تک	موسی بوسی فرانسیس کے سازش سی ہنگامہ حیدر جنگ مین مقتول ہوئے
۵	نواب بسالت جنگ بہادر	۱۷۵۸ع سی ۱۷۶۰ع تک	آپ اپنی بہائی کی سلطنت مین دیوانی کا کام انجام فرماتے رہے
۶	راجہ پرتاپ ونت بہادر	۱۷۶۱ع سی ۱۷۶۳ع تک	مرہٹون کی جنگ مین دریائے گوداوری کے قریب مارے گئے

۱۷	سنہ ۱۳۱۰ ف	قانون حفاظت نظائر عدالت و دلائل ملازمان	۔	۲۳	سنہ ۱۳۱۰ ف	قانون اختراعات و صناع	یکم دے سنہ ۱۳۱۰ ف
۱۸	״	قانون تحقیقات افعال و اعمال عہدہ داران	۔	۲۴	״	قانون صحرا ممالک محروسہ سرکار عالی	یکم اسفندار سنہ ۱۳۱۰ ف
۱۹	״	قانون حفاظت جانوران شکاری	۔	۲۵	״	قانون تلبیس سکہ و اسٹامپ و نشان ۱۲	۲۱ آذر سنہ ۱۳۱۰ ف
۲۰	״	قانون پیشہ اطبا	یکم اردی بہشت سنہ ۱۳۱۰ ف	۲۶	״	قانون ترمیم قانون حلف	״ ״ ״
۲۱	״	قانون ترمیم و تعبیر اطلاق قوانین نشان (۲)		۲۷	״	قانون ترمیم قانون جلوزان	
۲۲	״	قانون حصول اراضی	یکم بہمن سنہ ۱۳۱۰ ف				

یہہ فہرست اُن مسودات قانون کی ہے جو ابھی پاس نہین ہوے۔

نشان سلسلہ	نام	نشان سلسلہ	نام
۱	۲	۱	۲
۱	قانون کارخانجات	۱۱	قانون ضابطہ تحقیقات مقدمات بابت داد قدیم ذمگی سرکار
۲	قانون ترمیم دستور العمل کوتوالی اضلاع	۱۲	قانون مالگزاری
۳	قانون دادرسی جاگیرداران	۱۳	قانون سررشتہ پٹہ
۴	قانون مطالبات سرکاری	۱۴	قانون شہادت نشانات انگشت
۵	قانون کمپنی	۱۵	قانون دعاوی خلاف سرکار
۶	قانون انتقال جائداد	۱۶	قانون عدالتہاے دیوانی
۷	قانون میعاد سماعت	۱۷	قانون اوزان و پیمانہ
۸	قانون افیون	۱۸	حفظ کتب مطبوعہ واقع ممالک محروسہ سرکار عالی
۹	قانون مجموعہ تعزیرات آصفیہ	۱۹	قانون مجموعہ ضابطہ فوجداری سرکار عالی
۱۰	قانون محصولات دیہی		

کسی کے نسبت کوئی مقدمہ کسی عدالت مین آجائے یا کسی کی شہادت کی ضرورت کسی عدالت کو واقع ہوجائے یا کوئی شخص میرے پاس حاضر رہنے کی وجہ سے حضوری عدالت سے متعذر ہو تو اوسوقت اوسکے متعلق آپ میرے ملاحظہ مین معروضہ داخل کرکے مستثنی یا غیر مستثنی کا حکم حاصل کر سکتے ہین - ابھی سے چند ملازمون کے نسبت کوئی ایسا حکم نافذ کرنا قبل از وقت اور بالکل غیر ضروری ہے -

شرحد ستخط
اعلیحضرت خلد اللہ ملکہ

علاوہ برین یہان کے اکثر اعزازدے محکمہ دیوانی بلدہ - فوجداری بلدہ - محکمہ مال وغیرہ مین بحصول اقتدارات فوجداری و دیوانی کار آموز ہین - جسمین بعضون کو ماہانہ الونس بھی مقرر ہے -

من ابتداے سنہ ۱۳۰۳ف لغایۃ سنہ ۱۳۱۰ف جسقدر کہ قانون پاس ہوے اُنکی تفصیل حسب ذیل ہے -

نشان نمبر	سنہ	نام	تاریخ نفاذ	نشان نمبر	سنہ	نام	تاریخ نفاذ
۱	۲	۳	۴	۱	۳	۳	۴
۱	سنہ ۱۳۰۳ف	ضابطہ مجلس وضع قوانین	۱۱۸ امرداد سنہ ۱۳۰۳ف	۹	سنہ ۱۳۰۷ف	قانون صداقت نامہ وراثت	یکم آذر سنہ ۱۳۰۸ف
۲	سنہ ۱۳۰۵ف	قانون ترمیم دفعہ (۲۸) (۲) ضابطہ دیوانی سنہ ۱۳۰۲ف گشتی نشان	غرہ فروردی سنہ ۱۳۰۵ف	۱۰	،،	قانون رسوم عدالت	یکم بہمن سنہ ۱۳۰۸ف
۳	،،	قانون قمار بازی	۲۸ ،، ،،	۱۱	،،	قانون کورٹ آف وارڈز	،، ،، ،،
۴	،،	قانون تلف کاغذات بیکار	۸ ،، ،،	۱۲	،،	قانون بتعمیل معاہدہ اہل حرفہ	،، ،، ،،
۵	،،	قانون ترمیم دستور العمل لغما لیت عدالت منعفان سمت غربی	۸ ،، ،،	۱۳	سنہ ۱۳۰۹ف	قانون وکلا	
۶	،،	قانون ترمیم ضابطہ مجلس وضع قوانین	۱۵ ،، ،،	۱۴	،،	قانون افواج ممالک محروسہ سرکار عالی	
۷	سنہ ۱۳۰۷ف	قانون حلف	یکم شہریور سنہ ۱۳۰۷ف	۱۵	،،	قانون نفاذ ضابطہ مجلس وضع قوانین ممالک محروسہ سرکار	
۸	،،	قانون اقوام جرایم پیشہ	،، ،، ،،	۱۶	سنہ ۱۳۱۰ف	قانون مردم شماری	

معاف کئے جائین - مین نے اسپر بخوبی غور کیا - مگر میرے نزدیک چند کی معافی اور چند کی نامنظوری درست نہین ہے کیونکہ ہر ایک شخص اپنے کو معزز سمجھتا ہے ایسی حالت مین نامنظور شدہ اشخاص کی دلشکنی ہوگی اسلئے مناسب ہے کہ عدالتونکا موجودہ عملدرآمد بحال رہے - عدالتون کو اختیار رہے کہ دیوانی اور فوجداری ہر دو مین اختیار تمیزی قابل مرافعہ دیا جائے کہ وہ کسی خاص مقدمہ مرجوعہ مین کسی معزز یا مقدس شخص کو بحیثیت گواہ اپنے اجلاس مین طلب کرنیکی عوض اوس کی شہادت بذریعہ کمیشن قلمبند کرا سکے - اور کمیشن کی اجازت دے - اگر احیاناً کسی خاص مقدمہ مرجوعہ مین کوئی عدالت کسی معزز یا مقدس شخص کی حاضری پر اصرار کرے اور مرافع مین بھی وہ حکم بحال رہے تو اوسکو آپ بطور خاص فقط اوس مقدمہ مرجوعہ مین حاضر ہونے سے معاف کرکے اوسکی شہادت بذریعہ کمیشن قلمبند کرانے کے لئے حکم جاری کر سکتے ہین - انہین اصول کی بناپر ڈہائی سال سے زیادہ عرصہ ہوا کہ مین نے بتاریخ ۸ ذیحجہ ۱۳۱۲ھ ایک حکم جاری کیا تہا وہ اسکے ساتھ مرسل ہین ہر دو شایع کر دیئے جائین - اور ابتک جسقدر احکام چند اشخاص کو عام طور سے حضوری عدالت سے معاف کرنے کے لئے جاری ہو چکے ہین وہ سب اس حکم کی وجہ سے منسوخ ہوگئے -

شرحدستخط
اعلیحضرت خلد اللہ ملکہ

فرمان واجب الاذعان مورخہ ۱۸ ذیحجہ ۱۳۱۵ھ روز شنبہ

نواب مدار المہام صاحب - عرضداشت مورخہ ۱۹ دے ۱۳۱۵ھ مین جس فہرست اسماء کیگئی کے لئے آپ ملتجی ہین اوسکی کوئی ضرورت نہین - آپ سے اور دیگر عہدہ دارون سے علی العموم مخفی نہین کہ کون میرے خاص مصاحب یا ملازم ہین اگر انمین سے

(۶) نواب کامیاب جنگ بہادر - (۷) راجہ سرنیواس راو بہادر (۸) لچھمی بائی صاحبہ جاگیردار یونی (۹) جاگیردار صاحب دیہانڈا ضلع اورنگ آباد (۱۰) نواب لایق الدولہ بہادر (۱۱) سجادہ صاحب روضہ خورد گلبرگہ شریف (۱۲) محمد انور خانصاحب جاگیردار کرنول (۱۳) نواب مقرب الدولہ مشہور الملک بہادر (۱۴) مرشدزادہ راجہ مہاراجہ سندھیا (۱۵) سجادہ صاحب روضہ شیخ گلبرگہ (۱۶) نواب برق جنگ بہادر (۱۷) راجہ صاحب امرچنتہ (۱۸) راجہ کہانڈے راو راو رنبہا بہادر (۱۹) نواب شمشیر الملک بہادر (۲۰) راجہ صاحب سمستان کاٹے گاؤن (۲۱) ولاور علی خانصاحب فرزند نواب سلیمان یار جنگ - اور راجہ کہانڈے راو راو رنبہا بہادر کو اقتدارات سب رجسٹراری بھی عطا ہوے ہین - مثل سب رجسٹراران خالصہ کے فیس دیجائیگی - اور باقی سرکار مین جمع ہوگی اور نگرانی رجسٹرار ضلع نلدرک کرین گے -

اسکے علاوہ بہت سے امرا و اعزہ گواہی عدالت دیوانی سے بھی مستثنے کئے گئے تھے اور بعض اس اعزاز سے محروم تھے - مگر ہمارے آقائے ولی نعمت اعلحضرت خلد اللہ ملکہ کی انصاف پسند طبیعت نے اسکو ہرگز جائز نہ رکھا کہ چند امرا مستثنے ہون اور چند غیر مستثنے - اسلئے جو امرا کہ اس کے بیشتر (با استثنا ان امرا کے جو قدامت سے مستثنے ہین) مستثنے کئے گئے تھے وہ حسب فرامین واجب الاذعان (جو ذیل مین درج ہین) سے مستثنے نہ رہے -

فرمان واجب الاذعان مرقومہ ۵ رجب ۱۳۱۸ھ روز شنبہ

نواب مدار المہام صاحب چند معزز اشخاص کو عدالت دیوانی مین بحیثیت گواہ حاضر ہونے سے معافی حاصل کرنیکی نسبت آپکی عرضداشت معروضہ ۱۴ ربیع الاول ۱۳۱۸ھ ملاحظہ کیگئی - جسمین آپ نے عرض کیا ہے کہ عدالت فوجداری مین کوئی شخص بحیثیت گواہ حاضر ہونے سے معاف کیجانے کی ضرورت نہین اگرچہ ایسا عملدرآمد پیشہ عدالت نے ظاہر کیا ہے لیکن عدالت دیوانی مین بحیثیت گواہ حاضر ہونے سے چند معززین

۵۰	سید شاہ محمد یعقوب محمد مالحسینی جاگیردار منیر	مجسٹریٹ درجہ سوم	ماہ	سنہ ۱۳۰۷ ف				اُن کی جاگیر اور اونکی فرزند سید حید حسین کی جاگیر منیر لہ مین استعمال کر سکتے ہین
۵۱	راجہ صاحب سمستان ونپرتی			سنہ ۱۳۰۷ ف				اختیارات نظامت صوبہ -
۵۲	نواب لایق الدولہ بہادر	مجسٹریٹ درجہ اول	صمہ رار	سنہ ۱۳۰۷ ف				مولوی عبد القادر صاحب صرف ایسے فیصلہ کا مرافعہ سنکو با بحروبیہ جرمانہ اور ایک ہفتہ قید کا اختیار ہے سماعت کر سکتے ہین باقی نواب صاحب -
۵۳	راجہ سر بیندراس راد بہادر	مجسٹریٹی درجہ دوم	صماہ	سنہ ۱۳۰۷ ف				
۵۴	میر امام علیخان صاحب	مجسٹریٹ درجہ دوم	صماہ	سنہ ۱۳۰۷ ف				
۵۵	نواب محمد انور الدینخان صاحب شاہسوار جنگ بہادر	درجہ سوم	ماہ	سنہ ۱۳۰۷ ف				
۵۶	نواب سردار جنگ بہادر	مجسٹریٹی درجہ سوم	ال رار	سنہ ۱۳۰۷ ف	نائب جاگیر سید علی [illegible] درجہ دوم			
۵۷	نواب سردار یار جنگ بہادر	درجہ سوم	ال رار	سنہ ۱۳۰۷ ف	میر صاحب علی [illegible] وکیل درجہ اول			
۵۸	دلاور علیخان صاحب خلف سلیمان یار جنگ بہادر			سنہ ۱۳۰۷ ف				حسب سابق اقتدارات بحال
۵۹	محمد میو خان بہادر	درجہ سوم	ماہ	سنہ ۱۳۰۷ ف				محض رعایتی
۶۰	قادر علیخان صاحب و بہبود علی خان صاحب	درجہ سوم	ماہ	سنہ ۱۳۰۷ ف				
۶۱	نواب آصف نواز الملک بہادر	درجہ سوم	ماہ	سنہ ۱۳۰۷ ف				
۶۲	راجہ صاحب سمستان جٹپول	درجہ اول	صمہ رار	سنہ ۱۳۰۷ ف	بی خانقاہ مددگار عدالت			
۶۳	غلام محمد صاحب سجادہ گلبرگہ شریف			سنہ ۱۳۰۸ ف				اقتدارات عدالتی درجہ دوم
۶۴	میر مہدیخان صاحب			سنہ ۱۳۰۸ ف				اقتدارات درجہ دوم
۶۵	میر محمد مہدیخان صاحب	درجہ سوم	ماہ	سنہ ۱۳۰۸ ف				
۶۶	احمد اللہ صاحب و محمد عبد اللہ صاحب خلف فرزندگان حیات الدولہ مرحوم	درجہ دوم	صماہ	سنہ ۱۳۰۸ ف				

سرکار عالی سے امرا و معززین مندرجہ ذیل کو باخذ فیصدی ہر ملبع کاغذ مہور کی اجازت دیگئی ہے -

(۱) راجہ راجندر بہادر سمستان گنگا کہیڑ (۲) رانی صاحبہ سمستان گرگنڈ (۳) نواب صارم جنگ عزیز الدولہ بہادر (۴) راجہ صاحب سمستان پالونچہ (۵) نواب لشکر جنگ بہادر

۲۹	راجہ رگھوتم راؤ	مجسٹریٹ درجہ دوم	ال ررر	سنہ ۱۳۰۳ف				سنہ ۱۳۰۱ف مین متبنّی انکی دادی رانی بیجا بائی صاحبہ کے اقتدارات درجہ اول عطا ہوئے۔
۳۰	نواب میر یوسف علیخان سالار جنگ بہادر			سنہ ۱۳۰۲ف				حکومت معمولی عدالتہاے دیوانی سے مستثنی کیے گئے
۳۱	نواب مشیر الملک بہادر			سنہ ۱۳۰۵ف				جو اقتدارات کہ بوجہ تعہد دینے کے دئے گئے تھے وہ حسب سابق بحال کردئے گئے۔ کیونکہ جاگیرون کا تعہد مانی ہے۔
۳۲	نواب محمد وزیر علیخان بہادر سلطان الحکما			سنہ ۱۳۰۵ف				زمانہ حیات تک اقتدارات درجہ سوم مثل تحصیلدارون کے جاگیر مواضع انزت وارم مین استعمال کرسکتے ہین
۳۳	نواب برق جنگ بہادر	درجہ اول	درجہ اول	سنہ ۱۳۰۵ف	نائب جاگیر			نائب جاگیر کو مثل تحصیلداران خالصہ [illegible] حاصل ہے [illegible] برق جنگ بہادر کے مددگار تحصیلدار [illegible] مددگار سماعت کریگا اور مددگار کا مرافعہ [illegible]
۳۴	نواب قیام جنگ غضنفر الدولہ بہادر			سنہ ۱۳۰۵ف				عدالتی کارروائی سے مستثنی کیے گئے مگر مقدمات سنگین قتل ڈاکہ وغیرہ سرکار عالی کی عدالت متعلقہ مین ہوا کرین۔
۳۵	نواب مقرب الدولہ بہادر	درجہ دوم	صما	سنہ ۱۳۰۶ف	نائب جاگیر محمد اسمٰعیل کیل درجہ دوم			نائب جاگیر تحصیلدارون کے اقتدارات استعمال کریگا۔ اسسے زیادہ خود نواب صاحب
۳۶	نواب بیگم صاحبہ محل نور اور جنگ مرحوم	درجہ اول	نظامت درجہ اول	سنہ ۱۳۰۶ف	سید عبد الرزاق صاحب وکیل درجہ دوم [illegible]			سنہ ۱۳۱۲ف مین نواب زین العابدینخان متعلقہ بیگم صاحبہ کو استعمال [illegible] فوجداری مین مجسٹریٹ دوم دیوانی [illegible] اور انکے مددگار عنایت علیخان وکیل درجہ دوم کو فوجداری درجہ سوم دیوانی
۳۷	نواب غلام زین العابدینخان بہادر	مجسٹریٹ درجہ دوم	ال ررر	سنہ ۱۳۰۶ف	خود یا نائب جاگیر			
۳۸	میر صفدر علی صاحب داماد نواب آصف جنگ مرحوم	درجہ اول	نظامت درجہ اول	سنہ ۱۳۰۶ف				
۳۹	غلام علیخان صاحب و ذو الفقار علیخان صاحب	درجہ دوم	ال ررر	سنہ ۱۳۰۶ف				
۴۰	غلام احمد خان صاحب جاگیردار جیندور	درجہ دوم	ال ررر	سنہ ۱۳۰۶ف	خود یا نائب عبد الرزاق			
۴۱	نواب کامیاب جنگ بہادر	درجہ دوم	حماد	سنہ ۱۳۰۶ف				
۴۲	میر کاظم حسین صاحب فرزند زین العابدینخان	تحصیلدار درجہ سوم	ماد	سنہ ۱۳۰۶ف				
۴۳	راجہ درگا پرشاد	درجہ دوم	صما	سنہ ۱۳۰۶ف	خود یا نائب			سنہ ۱۳۱۵ف مین سید عبد الحسین صاحب وکیل درجہ اول کو فوجداری درجہ دوم دیوانی حماد اور جائیدات واقع مجھیر لہ فی بیدر کے لیے علی صاحب کو اقتدارات درجہ سوم عطا ہوے
۴۴	قادر بادشاہ صاحب قائم مقام بولیناصاحب	درجہ سوم	سما	سنہ ۱۳۰۶ف				
۴۵	راجہ لچھمن راے رایان بہادر	نظامت درجہ اول	صمہ ررر	سنہ ۱۳۰۶ف				مرافعہ راجہ صاحب سماعت کرینگے
۴۶	نواب منصور جنگ بہادر			سنہ ۱۳۰۷ف	ذات		مجلس عالیہ عدالت	مجسٹریٹی درجہ سوم کے اقتدارات مرافعہ معمولی عدالتہاے خالصہ مین مسموع ہوگا
۴۷	میر سرفراز علیخان صاحب جاگیردار ساگرارم وغیرہ			سنہ ۱۳۰۷ف				اقتدارات مجسٹریٹ درجہ سوم۔ مرافعہ معمولی عدالتہاے خالصہ
۴۸	راجہ کھانڈی راؤ راؤ بہادر			سنہ ۱۳۰۷ف		صدر عدالت	مجلس عالیہ عدالت	(تحصیلدار کو درجہ سوم فوجداری دیوانی [illegible] تحصیلدار کا مرافعہ راجہ صاحب۔ اور راجہ صاحب کا [illegible]
۴۹	رانی باروتی بائی صاحبہ جاگیر گوندی وغیرہ			سنہ ۱۳۰۷ف	نائب مسٹر بہادر پرسی			اقتدارات درجہ اول [illegible] سالی کے [illegible] سنہ ۱۳۰۸ف مین اور ایک سال [illegible]

۸	میر محسن علیخان صاحب خلف نواب کرار جنگ مرحوم	مجسٹریٹ درجہ سوم	ماد	سنہ ۱۳۰۲ ف				
۹	شاہ غلام محمود صاحب سجادہ درگاہ بابا شاہ مسافر صاحب قدس سرہ العزیز	درجہ دوم	صماء	سنہ ۱۳۰۲ ف				
۱۰	رانی کشنا بائی صاحبہ			سنہ ۱۳۰۲ ف	نائب جاگیر			اقتدارات سیوم تعلقداری
۱۱	نواب افتخار الملک بہادر وزیر کوتوال وغیرہ -			سنہ ۱۳۰۲ ف				مثل دوسرے امرا کے حکومت عدالت و کوتوالی کار عالیہ متعلق کیے گئے -
۱۲	نواب اکبر الملک بہادر			سنہ ۱۳۰۲ ف				مجسٹریٹی درجہ اول
۱۳	سید شاہ جمال الدین احمد صاحب قادری چشتی سجادہ درگاہ حضرت شاہ عبد الرزاق صاحب [illegible]	درجہ سیوم	مثل تحصیلداران خالصہ	سنہ ۱۳۰۳ ف	شاہ صاحب	ضلع	عدالت ضلع	
۱۴	نواب محبوب یار الدولہ بہادر	نظامت درجہ اول	عدالت ضلع	سنہ ۱۳۰۳ ف				
۱۵	رانی کوملچنا بیوہ راجہ بہاسمستان گرگنڈہ			سنہ ۱۳۰۳ ف				اقتدارات عدالت ضلع
۱۶	واجد علیخان صاحب	درجہ دوم	الـ ر ر	سنہ ۱۳۰۳ ف	نائب پاراونا	صدر عدالت	مجلس عالیہ عدالت	
۱۷	رائے بہوانی داس صاحب	درجہ سیوم	ماد	سنہ ۱۳۰۳ ف			مجلس عالیہ عدالت	مرافعہ اون عدالتون مین ہوگا جو عدالتین کہ اقتدار مین
۱۸	عالیجناب بہادر کشن پرشاد بہادر			سنہ ۱۳۰۳ ف				معمولی عدالت ہائے دیوانی سے عام مستثنی کیے گئے
۱۹	نواب عظمت جنگ بہادر	درجہ دوم	الـ ر ر	سنہ ۱۳۰۳ ف				
۲۰	سمستان اناگندی			سنہ ۱۳۰۴ ف				اقتدارات عدالتی درجہ سیوم مین ایکسال کی اور توسیع
۲۱	نواب صف انگن جنگ بہادر	درجہ دوم	الـ ر ر	سنہ ۱۳۰۴ ف				دنا یک اوصاحب کو مامور کر سکتے ہین مگر کل کام کی اجرائی خود کے ذمہ ہوگی بلحاظ انتقال صف انگن جنگ کے ونایک راؤ صاحب کمر انکار کو درجہ سوم فوجداری اکیو ویسے دوانی دی گئے - اور
۲۲	راجہ صاحب سمستان پالونچہ بہادر [illegible]	مجسٹریٹ درجہ اول	بلا تعین تعداد	سنہ ۱۳۰۴ ف				سنہ ۱۳۰۶ ف مین حکم ہوا کہ انتظام کوتوالی با قتدار خود کر سکتے ہین سرکاری پولس بہی متعین رہیگی -
۲۳	نواب محمد سلام اللہ خان صاحب	درجہ دوم	الـ ر ر	سنہ ۱۳۰۴ ف				
۲۴	سید فخر الدین صاحب ترمذی	درجہ دوم	اختیارات منصفی صاحب	سنہ ۱۳۰۴ ف				
۲۵	نواب شمشیر الملک بہادر	مجسٹریٹ درجہ اول	اقتدارات ضلع	سنہ ۱۳۰۴ ف	کامداران جاگیر			کامداران جاگیر کو مقدمات دیوانی و فوجداری مین اقتدارات تحصیلداری سے زیادہ خود یا اونکی مدد گار [illegible]
۲۶	نواب لشکر جنگ بہادر	درجہ دوم	الـ ر ر	سنہ ۱۳۰۴ ف				
۲۷	شیخ محی الدین صاحب جنیدی سجادہ روضہ شیخ صاحب قدس سرہ	درجہ دوم	الـ ر ر	سنہ ۱۳۰۴ ف				
۲۸	[illegible] منور علی صاحب جاگیردار [illegible]	مجسٹریٹ درجہ سوم	ماد	سنہ ۱۳۰۴ ف				

بعد ازان اُسپر ابتک عمل ہوتا ہے - جو قابل اطمینان ہے - خاص حیدرآباد دکن مین حسب ذیل اخبار ورسالہ شایع ہوتے ہین - مشیر دکن روزانہ - جام جمشید ہفتہ مین دوبار شوکت الاسلام - ملک وملت - آفتاب دکن - نظارہ عالم - ہفتہ واری ہین - رسالہ تکمیل الاحکام مہینے مین دوبار اور رسالہ دبدبہ آصفی - محبوب الکلام - جلوہ محبوب مقنن دکن - افسر - ناظم التعلیم - تشریح القوانین - آئین دکن ماہوار ہی ہین - اور اضلاع مین گلبرگہ سماچار - خبیر دکن اورنگ آباد - مرہٹی اخبار بیڑ - جاری ہین اور دن بدن ترقی ہے -

اس ملک مین بڑے بڑے جاگیر دارون کو عرصۂ دراز سے غیر محدود عدالتی اختیار حاصل تھے - جبتک سرکاری عدالت کا انتظام عمدہ طور پر نہین ہوا تہا تب تک جاگیر دارون کے اقتدارات مین مداخلت کرنا دشوار تہا - مگر سر سالار جنگ اول مرحوم کے عہد مین جب سر رشتہ عدالت کا انتظام کیا گیا تو عدالتہاے جاگیر کو عدالتہاے خالصہ کے مطابق کرنے کی کوشش کیگئی - اور یہی مصلحت ابتک مدنظر ہے — فہرست اقتدارات

سلسلہ	نام	اقتدارات کس قسم کے	[illegible]	سن عطای اقتدارات	[illegible]	[illegible]	[illegible]	کیفیت
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹
۱	نواب آصف یاور الملک بہادر			سنہ ۱۲۹۸ ف				انکی جاگیرات مین جو جزو نیا اور خفیف مقدمات دیوانی و فوجداری ہوتا ہین رفع ہوا کرتے ہین اور اسمین سرکار عالی کی مداخلت کی ضرورت نہین
۲	نواب افسر الدولہ بہادر	درجہ سوم [illegible]		سنہ ۱۲۹۸ ف				حدود گولکنڈہ سنہ ۱۳۰۳ ف مین حدود دیسرم و چنت صرفخاص مین اقتدارات عدالتی درجہ اول عطا ہوئے
۳	نواب محی الدولہ بہادر			سنہ ۱۲۹۹ ف				اقتدارات اول تعلقداری
۴	میر یاور علیخان صاحب جاگیردار سیدنی تعلقہ [illegible]	مجسٹریٹ درجہ دوم	ص	سنہ ۱۲۹۹ ف				
۵	محمد علیخان صاحب جاگیردار سیدنبر	درجہ دوم	ماء	سنہ ۱۳۰۰ ف				سنہ ۱۳۰۹ ف اسقدر صراحت ہوئی کہ مقدمات فوجداری کا مرافعہ صدر عدالت مین ہوگا اور سنہ ۱۳۱۰ ف [illegible]
۶	شاہ فیض الدین صاحب سجادہ درگاہ بندہ نواز [illegible] قدس سرہ العزیز			سنہ ۱۳۰۱ ف				اقتدارات عدالتی درجہ سوم
۷	قاضی غلام [illegible] الدین صاحب قاضی [illegible]			سنہ ۱۳۰۱ ف				اقتدارات مجسٹریٹی درجہ دوم

ہوئین جنکو وقعت کی نظر سے دیکھا جاتا ہے - یہی وجہ ہے کہ اول جن کو حق تصنیف کتب کے رجسٹری کرانے کا خیال ہوا وہ کتب قانون وضوابط کے مولف تھے - سنہ ١٢٩٩ف مین حقوق تصنیف و تالیف کے محفوظ کرنے کا ایک دستور العمل ہوم ڈپارٹمنٹ کے رزولیوشن نمبر ١٧٥٦ ج مورخہ ١٦- امرداد سنہ کی صورت مین جاری ہوکر شایع ہوا جو ابتک نافذ ہے -

سال	تعداد کتب رجسٹر شدہ	اردو	فارسی	انگریزی	تلنگی
سنہ ١٢٩٩ف	١	١	٠	٠	٠
سنہ ١٣٠٠ف	١٥	٨	٣	٤	-
سنہ ١٣٠١ف	١٢	٩	٢	٠	١
سنہ ١٣٠٢ف	٧	٥	٢	-	-
سنہ ١٣٠٣ف	٦	٣	١	٢	٠
سنہ ١٣٠٤ف	٢١	١٨	٣	٠	-
سنہ ١٣٠٥ف	٣٠	٢٩	٠	-	٠
سنہ ١٣٠٦ف	٢٦	٢٦	-	٠	-
سنہ ١٣٠٧ف	١٨	١٧	٠	١	٠
سنہ ١٣٠٨ف	١٦	١٦	-	٠	-
سنہ ١٣٠٩ف	١٢	١٢	٠	٠	٠
سنہ ١٣١٠ف	٢٦	٢٣	٠	١	٢

تعداد مطابع و اخبارات و رسالہ جات

اسوقت (٧٧) مطابع ممالک محروسہ سرکار عالی مین قایم ہین سنہ ١٣١٠ف مین مالکان اخبارات و رسالہ جات سے ایک قسم کا اقرار نامہ لکھوایا گیا تھا اسپر پہلے بہت اعتراض ہوے مگر

۷۴ سانڈ ہین ۔

کتب خانہ جات | ہزار الماعہ روپیہ ۱۳۰۷ف مین کتب خانہ جات کے بابت خرچ ہوا یہہ سب خزانہ شاہی سے روپیہ دیا گیا۔
منجملہ رقم مذکور کے لہ ہزار سما للعہ کتب خانہ سرکار آصفیہ حیدرآباد کے بابتہ خرچ ہوا اور اسی سال ایک رقم سمہ ہزار روپیہ کی بطور عطیہ سالانہ مطبع دائرۃ المعارف کو دیگئی جسمین نادر و مفید کتابین تصنیفات عربی متعلق بہ تاریخ و مذہب و دیگر مضامین طبع ہو کر شایع ہوتے ہین ۔

علم ادب | اشاعت علم و تصنیف کا اصلی فائدہ ملک کی علمی ترقی پر منحصر ہے ۔ بیس پچیس برس پیشتر یہان تعلیم کا درجہ بہت گھٹا ہوا تھا ۔ پس یہہ امر آسانی سے سمجھہ مین آسکتا ہے کہ اس وقت سوا دو تین انگریزی مطبعون کے جو حدود رزیڈنسی مین تھے اور بجز دار الطبع سرکار عالی کے اس ملک مین ملکی زبان کا ایک ہی مطبع نہ تہا اسکی وجہہ تلاش کرنے کی ضرورت نہین ہے کیونکہ سب سے پہلا سبب یہی تہا کہ اس زمانہ مین کسیکو تصنیف کتب کا شوق نہ تہا اور اگر کسیکو یہہ شوق ہوا بہی تو فطرتاً انکی نظیر ہندوستان پر پڑتی تھی جہان وہ اپنی کتابین چہپوا کر شایع کرتے تھے ۔ کیونکہ یہان انکی ایسی قدر نہ تھی عہد وزارت سر سالار جنگ ثانی مین خاص توجہہ تدوین قوانین و تہذیب پیشہ بازی و اشاعت علوم و ادب مغربی کے طرف ہوی ۔ جس کا نتیجہ یہہ ہوا کہ ایک دم ملک مین بہت سے چہاپے خانے قایم ہوگئے اور اکثر کتابین قانون اور دوسرے مضامین مین طبع ہو کر شایع ہوئین ۔ بعد ازان ملازمت کے لئے امتحان کی قید لگائے جانے سے اور بہی اس تصنیف کتب کے شوق کو ترقی ہوی ۔ اور رفتہ رفتہ تہوڑے ہی عرصہ مین اس فن نے اسقدر ترقی کی کہ اکثر علم ادب کے متعلق ایسی کتابین تصنیف

ورنگل مشہور ہے - باریک عمدہ سیلے ناندیڑ مین طیار ہوتے ہین - شطرنجیان اور سوزنیان نہایت نفیس ضلع رائچور مین بنتے ہین - ملکھیڑ اور یادگیر مین جاجم اور پردے پختہ رنگ کے چہاپے جاتے ہین -

لٹسر کی کئی چیزین اضلاع مین بنتی ہین - اور ساڑیان اور سوتی پارچہ بھی بنتا ہے جنمین اکثر نہایت نفیس ہوتے ہین - بیدر کے ظروف مین گلدان - سیلابچی آفتابہ - پیالے - ڈبیان - حوگہڑے - حقے - وغیرہ تانبا سیسا ٹین اور جست کے مرکب سے بنائے جاتے ہین جنپر چاندی کے پہول پتے اور انواع اقسام کا کام کیا جاتا ہے - نہایت ہی عمدہ اور نایاب ہوتا ہے - یہہ کام بدری اپنے مصنوع ہونے کے مقام کے نام سے مشہور ہے -

دکہنی فولاد کسی زمانہ مین نہایت مشہور تہا اور یورپ کے اقسام کے ہتیار یہان آنیکے پیشتر اسی سے طرح طرح کے مہلک، جانستان ہتیار بنتے تھے - اکثر مقامات پر اب بہی انکی ساخت کچہہ موقوف نہین ہوی - مثلاً صوبہ اورنگ آباد و ناندیڑ کے اضلاع مین نرمل کے قریب کناسا مدرام مین نہایت عمدہ لوہا جو وہان نکلتا ہے فولاد تیار ہوتا ہے - یہہ لوہا نہایت دمدار ہوتا ہے - اینگلنڈ کا لوہا ایک طرف بلکہ سویڈن کے لوہے سے بہی بہتر اور فایق خیال کیا جاتا ہے - کناسا مدرام سے جو طرف فولاد بہیجا جاتا ہے - زیادہ ایرانی کاریگر بہٹیون سے خرید کرتے ہین اس کے ایک سوداگر نے ڈاکٹر ولسی سے جو مشہور عالم ترتیب اراضی گذرا ہے بیان کیا تہا کہ اکثر ایران مین آزمایش کیگئی کہ لوہے سے ویسا ہی فولاد بنایا جاوے جیسا کہ کناسا مدرام مین بنتا ہے لیکن نہو سکا -

افزایش نسل چوپایہ | رحم پیٹہ مین سانڈھ گہوڑے زیر اہتمام مسٹر علی بن عبداللہ رکہے گئے ہین تاکہ انکی نسل لیجائے اور اضلاع مین بہی

بلحاظ وسعت و مالیت تجارت ملک دیگر کارخانجات کی تعداد بہت ہی محدود ہے لیکن اب اہل سرمایہ کی طرف سے بہت سی درخواستین پیش ہو رہی ہین اور امید ہے کہ بہت سے کارخانہ جات حیدرآباد گوداوری ریلوی کے بڑے اسٹیشنو نپر قایم ہوجائین گے -

کارخانہ جات پنبہ کی تعداد حسب ذیل ہے

مقام	تعداد کارخانہ جات
اورنگ آباد	(۱) جننگ اینڈ پریسنگ فیاکٹری (روئی صاف کرنے اور گٹھے باندھنے کا کارخانہ)
جالنہ	(۳) ایضاً
منجلے گانون بیڑ	(۲) جننگ (کارخانہ صفائی پنبہ)
پرلی بیڑ	(۱) جننگ اینڈ پریسنگ -
رائچور	(۳) پریسنگ فیاٹری (گٹھے بنانے کا کارخانہ)
یادگیر	(۱) ایضاً
لاتور ناندرک	(۱) جننگ فیاٹری -
اودگیر بیدر	(۱) ایضاً
ورنگل	(۱) پریسنگ فیاکٹری -

مصنوعات ملکی منجملہ بیش بہا مصنوعات کے جن کی نسبت پوری پوری کیفیت نہین ملتی خاص خاص چیزین حسب ذیل ہین -

تلوار - چاقو - خنجر - جنبیہ - قرول - سیپہ - نیزہ - برچھی - ساز و سامان فوجی اشیاء چرمی - ظروف گلی - کاغذ شربتی وغیرہ وغیرہ -

مشروع - ہمروع - کمخواب - کارچوب - (مخمل و ململ پر) اور سنہری روپہلی بیلین خاصکر اورنگ آباد اور پیٹن مین بنائے جاتے ہین - قالین و کمل بافی کے لئے

صرف ملازمین مکہ مسجد کا خرچ سالانہ للعمہ/ر بمانکے روپیہ ہے اور اسے ایما یعتہ روپیہ
تقریبات مثل عیدین وغیرہ کے واسطے دیا جاتا ہے - اخراجات مرمت مکہ مسجد کا سالانہ اوسط
زاید از دس ہزار ہے -

بعض اخراجات محرم شریف بلدہ حیدرآباد کے واسطے عہ/ر سماعہ روپیہ اور اضلاع
اورنگ آباد بیڑ ناندیڑ و گلبرگہ و ورنگل کے واسطے اسے/للعہ روپیہ نقد سرکار عالی سے مقرر ہین
عاشور خانجات - اضلاع مین ایسے بہت سے ہین جو اراضیات انعام وغیرہ
پاتے ہوے ہین -

حجاج - مکہ کی روانگی کا انتظام سررشتہ امور مذہبی کے تفویض ہے ۱۳۱۴ھ مین
بوجہ طاعون کے ہندوستان کے بندرگاہون کی راہ حجاج کے لئے مسدود ہتی ۱۳۱۵ھ
مین کالی کوٹ سے جہاز پر سوار کرانے کا انتظام کیا گیا - ایک دخانی جہاز سرکار عالی
نے کرایہ پر کرلیا وہ جہاز بمبئی سے کالی کوٹ آیا اور حجاج کو سوار کرکے کراچی کو روانہ ہوا
وہان دیگر حجاج سوار کئے گئے - جن حجاج کی امداد سرکار عالی سے کیگئی انکی جملہ تعداد (۳۱۸) تھی
منجملہ ان کے ۷۴ حیدرآبادی یا ساکن حیدرآباد تھے اور باقیماندہ دیگر اقوام مختلف کے
تھے جنمین ترک و افغان و ہندوستانی و پنجابی و ملیباری و سدہی وغیرہ شامل تھے
مبلغ عہ/ر روپیہ خرچ سرکاری ہوا -

کارخانجات { ممالک محروسہ سرکار عالی مین سوت کاتنے اور کپڑا بننے کے
تین کارخانہ ہین جنمین بہ تفصیل ذیل (۲۶۴۰) آدمی مشغول ہین

نام کارخانہ	مقام	تعداد تکلہ	تعداد کارگاہ	اوسط تعداد مردمان روزانہ
حیدرآباد دکن اسپننگ اینڈ ویونگ کمپنی	حیدرآباد	۱۵۹۷۶	۳۱۹	۸۸۸
محبوب شاہی مل گلبرگہ	گلبرگہ	۲۰۰۰۰	۲۲۰	۱۰۰۵
اورنگ آباد اسپننگ اینڈ مینوفیکچرنگ کمپنی	اورنگ آباد	۱۶۵۰۰	۱۸۴	۷۴۷

مگر سررشتہ امور مذہبی کو صرف اُن اوقاف سے تعلق ہے جو معابد ہنود و مسلمانان کے واسطے مقرر ہین - اور اس چھ ہزار روپیہ سالانہ سے بھی تعلق ہے جو چرچ اوف اینگلنڈ واقع چادرگھاٹ اور رومن کیتھلک چرچ کے ہر ایک پادری کو دیا جاتا ہے -

جن مختلف معابد مذہبی کی ریاست سے امداد کی جاتی ہے اور معافیات جو اُن کو عطا ہوئے ہین وہ تختۂ ذیل مین مندرج ہین -

مقام	جملہ تعداد مساجد	جملہ تعداد درگاہات و عاشور خانجات	جملہ تعداد سرایان و دہرم سالہ	جملہ تعداد دیول	کلیسا نصاریٰ امدادی یا ریاست	عطیہ اراضی انعام و جاگیرات
بلدہ حیدرآباد	۲۶۰	۲۸۶	۷	۹۱	۲	[illegible]
صوبہ اورنگ آباد	۲۹۴	۶۲۷	۵۱	۲۶۴۱	۰	[illegible]
صوبہ گلبرگہ	۵۱۰	۱۲۷۸	۹	۶۲۰۴	۰	[illegible]
صوبہ بیدر	۴۱۶	۱۶۶۹	۲۱	۴۸۳۳	۰	[illegible]
صوبہ ورنگل	۹۳	۱۴۵۷	۱۶	۱۵۸۴	۰	[illegible]
عطیات جدید	۹	۰	۰	۰	۰	[illegible]
جملہ	۱۵۸۲	۵۳۱۷	۱۰۴۰	۲۱۵۳۵۳	۲	[illegible]

بلدہ حیدرآباد مین (۸۳) مساجد (۲۷) درگاہین ایک سراے (۲) دیول ہنود اور دو کلیساے نصاریٰ ہین جو سرکار عالی سے نقدی عطیات جنکی مجموعی تعداد [illegible] روپیہ ہے پلتے ہین -

بلدہ حیدرآباد مین سات ایسے مساجد ہین جنکا خرچ خود انکی آمدنی سے ہوتا ہے زیر انتظام سررشتہ امور مذہبی کے ہین انکو سرکاری طور سے کچھ امداد نہین ملتی اور ان کی سالانہ آمدنی [illegible] کرایہ دوکانات وغیرہ سے جو اُن کی ملک ہین وصول ہوتی ہے -

اس رجمنٹ نے ایام غدر مین جو خدمات کین وہ تاریخ مین قابل یادگار ہین۔ غدر کے زمانہ مین اس فوج نے باغیون کی سرکوبی کرکے اور قلعہ گوالیار کی فتحیابی وغیرہ وغیرہ کے بعد ڈیڑھ مہینے کے عرصہ مین ملک سرکار نظام کو واپس آئی۔ اور حیدرآباد کنٹجنٹ بولارم۔ اورنگ آباد۔ ایلچپور۔ رائچور۔ ہنگولی۔ مومن آباد۔ جالنہ پر متعین ہے۔ اور برٹش انڈیا مین یہہ دیسی رجمنٹ ایک نہایت مستعد اور ہر دلعزیز مانی گئی ہے۔

ساتوان باب

امور مذہبی۔ کارخانہ جات۔ مصنوعات ملکی۔ افزایش نسل چوپایہ۔ کتبخانہ جات۔ علم ادب۔ مطالع واخبارات۔ اقتدار عدالتی حکمرانان۔ مستورات وقانونہای شادی۔ سلاطین آصفیہ۔ مہاراجان آصفیہ۔ نسب نامہ زیدہ آصفیہ۔ گورنر جنرلان ہند

امور مذہبی سرکار عالی کی ہمیشہ اس باب مین شہرت رہی ہے کہ اس کے اصول مذہبی تعصب سے عاری ہین اور اپنے اپنے مسلک آزادہ روی سے بلا تخصیص ہندو و مسلمان وقتاً فوقتاً اوقاف مذہبی اپنی رعایا کے واسطے قایم کئے ہین ممالک محروسہ سرکار عالی مین بڑا حصہ آبادی ہنود کا ہے پس نتیجہ لازمی اس کا یہہ ہے کہ ملک بہر مین تعداد اہل ہنود کے دیولون اور مٹھون کی جنکا صرف سرکار سے دیا جاتا ہے بمقابلہ اہل اسلام کے مساجد اور درگاہون سے زیادہ ہے۔

بعض مدارس اور کلیسائے نصاریٰ اور معابد پارسی کو سرکار سے امداد ملتی ہے

فوج کنٹنجنٹ حیدرآباد کنٹنجنٹ کو قایم ہوے ایک سو برس کا عرصہ ہوتا ہے اور اس کی ابتدا ۱۷۹۹ء مین جبکہ انگریزون نے ٹیپو سلطان کے ملک پر چڑہائی کی تو نظام سرکار نے ایک فوج غیر قواعد دان سپاہیون کی انگریزونکی امداد کے لئے روانہ کی جس کا نام نظام کنٹنجنٹ تھا - اور کپتان ملکم کے ماتحتی مین کام کرنا پڑا - اُس زمانہ مین ملکم صاحب حیدرآباد مین اسسٹنٹ رزیڈنٹ تھے - مگر میر عالم بہادر کی درخواست پر اس مین شریک ہوے تھے - اس لڑائی مین اس فوج نے نہایت عمدہ کارروائیان کین اور اس لڑائی مین فتحمندی کا بڑا حصہ اسی فوج نے لیا - اور یہی فوج سرینگ پٹن کی لڑائی مین انگریزی ۲۳ وین رجمنٹ کے ساتھ لارڈ ولزلی کے زیر کمان تہی - (جو بعد مین ڈیوک آف ولنگٹن ہوے) سرینگ پٹن کی فتح کے بعد کمانڈر انچیف نے اس کنٹنجنٹ کی خدمتون کی بڑی تعریف کی سنہ ۱۸۰۰ء کے عہدنامہ کے مطابق (جو نظام اور ایسٹ انڈیا کمپنی کے درمیان ہوا تہا) سرکار نظام نے فوج کے اخراجات کے لئے بعوض روپیہ کے ایک بڑا علاقہ جو (سدد ڈسٹرکٹ) کے نام سے مشہور ہے سپرد کیا اور نیز اسی عہدنامہ کے روسے سرکار نظام پر لازم ہوا کہ ہنگام وقوع جنگ نوہزار سوار اور چھ ہزار پیدل امداداً کمپنی کو دیا کرین -

نواب ناصر الدولہ بہادر غفران منزل کے عہد اور سراج الملک بہادر کی دیوانی مین کرنل لو رزیڈنٹ کے ہاتھ پر سرکار نظام اور کمپنی کے درمیان ایک عہدنامہ ہوا جسکے روسے برار اور دوسرے اضلاع جنکی سالانہ آمدنی پچاس لاکھ روپیہ کی ہے کمپنی کے حوالہ کئے گئے کہ اسکی آمدنی سے کنٹنجنٹ کے اخراجات وضع کرلئے جائین اور باقی داخل سرکار نظام ہو - اس تاریخ سے اس فوج کا نام حیدرآباد کنٹنجنٹ ہوا اور قرار پایا کہ اس مین پانچہزار پیدل دوہزار سوار اور چار توپخانون سے کم نہون

کوتوالی اضلاع - کی تعداد دس ہزار دو سو انسٹھ - جسکے چودہ لاکھ چھبیس ہزار چارسو دس روپیہ اخراجات ہین -

مہتممان	(۱۶)	کورٹ انسپکٹران	(۱۶)
مددگار مہتمم سرحدات	(۱)	عملہ مہتممان	(۹۶)
امین تعلقات	(۱۰۷)	عملہ امین و نائب امین	(۱۱۴)
نائب امین	(۹)	عملہ بدرقہ	(۱)
پیدل	(۹۴۷۱)	متفرق	(۳۹)
سواران	(۳۸۹)	جملہ	(۱۰۲۵۹)

کوتوالی دیہات - کی تعداد جسمین پٹیلان کوتوالی شامل ہین اٹھائیس ہزار دوسو پچیس اور چھ لاکھ بہتر ہزار ایک سو اٹھاون روپیہ سالانہ خرچ ہے - کوتوالی دیہات کو حقیقتاً ایک بکارآمد جمعیت بنانے کے لیئے بہت سے اصلاحون کی ضرورت ہے - باستثنائے اُن مقامات کے جہان کہ راموسی مقرر ہین یہہ لوگ دیہات کی کوتوالی کہلاتے ہین - بہت کم کوتوالی کا کام کرتے ہین -

جمعیت صرف خاص { اسکی تعداد تخمیناً اٹھارہ ہزار ہے - ملازمان امتیازی منصبداران رکاب اور ملازمان دیگر کارخانجات کا شمار اسکے علاوہ ہے -

جمعیت پائیگاہ { اس کی تعداد تخمیناً چھ ہزار ہے جسمین سے نواب سر وقار الامرا بہادر کے علاقہ مین تخمیناً پندرہ سو ہوگی اور اس سے کچھہ زیادہ کا تعلق نواب سر خورشید جاہ بہادر سے ہے - اور نواب سر آسمانجاہ بہادر کے علاقہ مین ان ہر دو علاقہ ہائے متذکرۂ صدر سے کسیقدر تعداد زیادہ ہے اور نواب خانخانان بہادر - نواب مشیر الملک بہادر - اور فرزندان نواب شمشیر جنگ کے علاقون مین بھی فوج پائیگاہ کا کچھہ حصہ ہے بہرحال ان کل علاقون کی جمعیت پائیگاہ کا ٹوٹل وہی تخمیناً چھ ہزار ہوگا -

اسپان -	۳۷۰۵	نرگاوان -	۸۶
آسامی -	۴۷	میانہ و پالکی -	۸۲
زنجیر فیل	۴۳	جملہ	
مہار شتر	۲۴		(۳۰۱۴)

افواج بیقاعدہ کی زیادہ تعداد اضلاع پر متعین ہے اور مختلف خدمات پر مامور ہے اُنکی تعداد (۵۳۷۷) ہے منجملہ ان کے (۱۴۱۵) سوار ہین - باقی پیدل -
جمعیت سکہان زیر حکم ناظم کوتوالی کے ہے اور تختہ جات افواج بیقاعدہ مین وہ شریک ہنین - اس جمعیت مین کل ایکہزار ستاسی سکہہ اور ایک سو بیالیس اسپان ہین منجملہ ان کے نوسو اُنیاسی پیادے ہین اور ایک سوتین سوار سات سو چہالسٹھ سکہہ اضلاع مین متعین ہین اور تین سو اکیس بلدہ حیدرآباد مین
جمعیت پولس } کوتوالی بلدہ وبیرون بلدہ کی جملہ ملازمین کی تعداد (۳۰۹۶) اور (۴۸۰۹۳۹۴) روپیہ سالانہ خرچ ہے - اس کے کوتوال نواب اکبر الملک بہادر ہین - اعلیٰحضرت اقدس والٰے کی مردم شناسی نے عہدہ کوتوالی کے لئے ایسے منتظم مدبر - مقنن اور لایق کو انتخاب کیا ہے جسکا نظیر مشکل سے ملیگا - اور اوسکا نتیجہ یہ ہوا کہ رعایا مامون و مصئون ہے - اور چوری خونریزی مردم آزاری وغیرہ کا پورا پورا انسداد ہوا ہے - گویا شیر اور گوسفند ایک گہاٹ پانی پیتے ہین -

عام پولس -	(۲۵۹۱)	عہدہ داران (۳۴)	جوانان (۲۵۵۷)
سواران	(۵۰)	عہدہ داران (۲)	جوانان (۴۸)
خفیہ پولس	(۳۰)	عہدہ داران (۲)	جوانان (۲۸)
رواہل	(۳۲۵)	عہدہ داران (۵۸)	جوانان (۲۶۷)
عروب	(۱۰۰)	عہدہ داران (۱۰)	جوانان (۹۰)

فوج بیقاعدہ } یہہ وہ فوج ہے کہ جسمین ہر قوم کے لوگ مثلاً عروب پٹہان ہندی سکہہ وغیرہ وغیرہ شامل ہین - اور یہہ وہ قدیمی فوج ہی کہ جو حضرت مغفرت ماب غفران مآب کے ہمراہ رکاب ہمیشہ جنگ مین شریک رہی ہے - اور ان کے استحقاق ایسے ہین کہ ابتک وراثتاً وہ جاگدادین اونکی اولاد پر برابر چلی آتے ہین - اس قدر مہانوازی و پرورشی کی نظیر ہندوستان کے دوسری ریاستون مین ملنا درکنار بلکہ ناممکن ہے - اس فوج کا خرچ چوالیس لاکہہ اڑتالیس ہزار آٹہہ سو چیاسی روپیہ سالانہ ہے۔

فوج بیقاعدہ کے کل امور کا انتظام محکمہ نظم جمعیت سے متعلق ہے -

اسکے ناظم مرزا غلام* مصطفی بیگ صاحب ہین جنہون نے اس فوج بیقاعدہ کو اپنے حسن انتظام اور اہتمام سے نہایت قابل و درست بنایا ہے اور ایسی ایسی اصلاحین کی ہین جو قابل یادگار ہین قدیم معزز ملکیون سے ہین - اور اکثر خدمات مالی وغیرہ کو بہی نہایت خوش اسلوبی سے انجام دیئے ہین - رحمدلی حق رسانی نیک نیتی اور اخلاق مین ضرب المثل ہین - فوج بیقاعدہ کی تعداد (۱۹۴۶۵) ہے اور جو سکہون کی فوج ایکہزار بیاسی تہی وہ پولس مین منتقل کردیگئی -

ملازمین فوج بیقاعدہ کی تفصیل حسب ذیل ہے

سواران -	۳۳۰۴	برقنداز -	۶۷۷
بارگیران -	۵۴۵	راٹہور -	۱۴۶
عروب -	۶۲۰۱	کمائی وغیرہ -	۱۰۹
رواہل -	۱۴	متفرق -	۷۰۷
جوانان بار -	۶۵۸۶	سواء تقرر -	۲۲۳
سندہی -	۹۲۹	جملہ	۱۹۴۶۵

* صاحب مذکور کے انتقال کیوجہ سے مولوی شہیر الدین احمد صاحب جو نہایت منتدین او منتظم ہین [illegible] مامور کئے گئے [illegible] مولف

خرچ سالانہ	تعداد	تفصیل دستہ افواج باقاعدہ
[illegible]	٦	توپخانہ فوج باقاعدہ ۔ استاف
[illegible]	١١١	توپخانہ فوج باقاعدہ ۔ باڑی نشان (١)
[illegible]	١١١	توپخانہ فوج باقاعدہ ۔ " " (٢)
[illegible]	١٢٠	توپخانہ گولکنڈہ برگیڈ ۔
[illegible]	۴٠٨	اول نمبر حیدرآباد امپیریل سروس ٹروپس ۔
[illegible]	۴٠٨	دوم " " "
[illegible]	٣٠٢	رسالہ جیوشس فوج باقاعدہ
[illegible]	٣٠٢	لانسر رجمنٹ "
[illegible]	٣٠١	گولکنڈہ لانسر رجمنٹ
[illegible]	٦٩٩	رجمنٹ نشان (١) پیدل فوج باقاعدہ
[illegible]	٦٩٩	رجمنٹ نشان (٢) " "
[illegible]	٦٩٩	" " (٣) " "
[illegible]	٦٩٩	" " (۴) " "
[illegible]	٦٩٥	گولکنڈہ رجمنٹ پیدل
[illegible]	١٠٨٩	جمنٹ میسرم پیدل
[illegible]	٥٧	بیانڈ اعلحضرت فوج باقاعدہ
[illegible]	٦٧	" سواران "
[illegible]	٣٥	" گولکنڈہ "
[illegible]	٦٧٩٨	صدر میزان

وہ غنیم کے حملے کے وقت انگریزی پلٹنون کے دوش بدوش میدان جنگ مین
آسکین دیسی حکام ہند کے امپریل سروس فوجین اس تجویز کا نتیجہ ہین - امپیریل سروس
ٹروپس مین دو رجمنٹ سواران سلحداری کے ہین جنکی تعداد آٹھ سو سولہ ہے اور ایک
لاکھ اکیاسی ہزار چھپن روپیہ سالانہ خرچ ہے -

گولکنڈہ برگیڈ } کل تعداد ملازمین گولکنڈہ برگیڈ کی ایکہزار ایکسو اکتالیس ہے
جن مین لینسر رجمنٹ کی تعداد تین سو ہے - اور پیدل رجمنٹ
کی تعداد چھ سو پچانوے ہے - اور ایک توپخانہ بھی ہے - اور سوائے دو رجمنٹ
متذکرہ صدر کے ایک رسالہ آفریکن سوارون کا بھی ہے اور اس کی چھاونی ملک پیٹھ
مین ہے - جو بلدہ سے ایک میل بر شرق و شمال کے مابین ہے -
اور دو سو سوارون کا نیزہ دار رسالہ جو قاسم علیخان کے تفویض تھا سر سالار جنگ مرحوم
اول نے اس غرض سے بنایا تھا کہ وہ معززا اور نامور مہمانون کے جلوس مین رہے
وہ رسالہ ۱۸۸۴ء مین گولکنڈہ لانسرز کر دیا گیا - بعد اس مین نواب دلاور نواز جنگ اور
نیز دوسرے امراؤن کے بیقاعدہ سوار بھرتی کئے گئے - بعد ازان ۱۸۹۳ء مین اسی
گولکنڈہ برگیڈ اور گوشہ محل لانسرز سے دو سو جوان اور ان کے افسر حیدر آباد کے امپیریل
سرویس فوج مین بھیجے گئے - دو لاکھ پینتیس ہزار تین سو سینتالیس روپیہ سالانہ اس
برگیڈ کا خرچ ہے -

فوج نظام محبوب } یہہ رجمنٹ میسرم کی جمعیت کہلاتی ہے - اور عوض بالقلیل المخاطب
بہ نواب جان نثار یار جنگ بہادر اسکی کپتان ہین - اور اب خاص
اعلیحضرت کی محلات شاہی کے پہرہ پر متعین رہتی ہے یہ رجمنٹ بھی قابل دید ہے اور اسکی جوانونکی وردیان
اور باجے بھی قابل تعریف ہین - چونکہ یہہ رجمنٹ شجاعان عرب سے ہے - اسلیے بہت ہی رعب و بارونق ہے -
تعداد اس رجمنٹ کی ایکہزار نواسی خرچ دو لاکھ چونسٹھ ہزار چار سو چھپن روپیہ ہے -

حضور ملکہ معظمہ نے برٹش افواج مین منصب میجری پر سرافراز فرماکر خطاب سی۔آئی۔ ای سے بھی ممتاز کیا ہے۔ اعلیٰحضرت اقدس و اعلیٰ کی خدمت مین انکو بہت بڑا رسوخ حاصل ہے۔ صیغہ فوج کو ان پر بہت بڑا ناز ہے۔ اور اپنی خوش خلقی اور نیک طینتی کے باعث ہر طبقہ اور ہر فرقہ کے لوگون مین ہر دلعزیز ہین۔

رسالہ جیوش۔ اس رسالہ کے بانی راجہ صاحب ونپرتی ہین جنہون نے اپنے زر خرید سدی اور انکی اولاد کو جنگی تعلیم دیکر رسالہ بنایا تھا جسنے ۱۲۷۴ھ مین راجہ صاحب کے مرتب کی ہوی فوجون کے ساتھ شریک ہوکر معرکہ آرائی کی تھی۔ جب یہہ رسالہ حیدرآباد کو واپس آیا تو اسکو حضور پرنور کے جلو کا کام دیا گیا۔ جس زمانہ مین سرسالارجنگ اول اعلیٰحضرت کے جانب سے وکالتاً پرنس آف ویلز (حال شہنشاہ انگلنڈ) کے استقبال کو گئے تھے تو یہہ رسالہ ان کے ساتھ تہا۔ اور دہلی کے شاہی دربار مین بھی یہہ رسالہ اعلیٰحضرت کے ہمراہ رکاب تھا۔ ان دونون موقعون پر تمام ہندوستانین اس رسالہ کی بڑی تعریف ہوی۔ بلکہ اہل ولایت نے بھی کمال درجہ پسند کیا۔ سپاہیون کی وردی خوبصورت گہوڑے عمدہ چستی اور چالاکی قابل دید ہے۔ اس رسالہ کی تعداد تین سو دو ہے۔ اور واقعی یہہ نہایت شجیع اور بہادر اور دلیر ین ایک لاکھ تین ہزار آٹھ سو چھیالیس روپیہ سالانہ اس رسالہ کا خرچ ہے۔

امپیریل سروِیس } جبکہ ۱۸۸۶ء مین ہندوستان پر روسی حملہ کا خوف تہا تو سرکار عالی نے سرحدی انتظام کے لئے گورنمنٹ آف انڈیا کو ساٹھ لاکھ روپیہ دینے کی تجویز پیش کی تھی اور آپ کی دیکھا دیکھی دوسرے دیسی حاکمون نے بھی اسکی تقلید کی تھی۔ لیکن گورنمنٹ آف انڈیا نے بڑے غور و تامل کے بعد یہہ بات ٹھرائی کہ ہند کے شاہزادون سے سرحدی حفاظت کے لئے زر نقد لینے کے عوض انہین یہہ اجازت دیجائے کہ وہ ایسی مستعد اور باقاعدہ فوج تیار کرین کہ

اختیارات مثل اختیارات اُن عدالتون کے ہین جو درجہ مساوی کے صوبہ ورنگل ہین ہین - ان تحصیلدارون مین ایک تحصیلدار کو مخصوص اختیار سماعت مقدمات مالیتی تین سو روپیہ کا ہے اور فوجداری مین اختیارات مجسٹریٹ درجہ دوم -

چھٹا باب

فوج باقاعدہ - امپیریل سروس - گولکنڈہ برگیڈ فوج نظام محبوب - فوج بیقاعدہ - جمعیت پولس جمعیت صرفخاص - جمعیت پائیگاہ - فوج کنٹنجنٹ

چونکہ حضور نظام اول شاہزادگان ہند ہین اس لئے وہ اپنی شان کے مطابق بہ نسبت اور شاہزادگان ہند کے بہت زیادہ (تقریبًا ایک لاکھ) فوج رکھتے ہین -

فوج باقاعدہ چھ ہزار آٹھہ سو چھ ہے - جس مین (۳) توپخانے (۵) رجمنٹ سواران (۶) رجمنٹ پیدل ہین اور چودہ لاکھ چوہتر ہزار تین سو ستر روپیہ سالانہ خرچ ہے - امپریل سروس ٹروپس و گولکنڈہ برگیڈ نظام محبوب فوج اسے اس مین شریک ہے - اور کل افواج باقاعدہ زیر کمان نواب میجر افسر الدولہ بہادر - سی - آئی ہے -- یہہ ایسے بہادر اور جری افسر سرکار نظام ہین کہ جنہون نے اپنے ذاتی کمالات اور جفاکشی کیوجہ سے سرکار نظام کی فوج کو قابل کرکے بہت کچہ نام آوری حاصل کی ہے - کالی پہاڑی کی مہم پر انگریزون کی فوج قاہرہ کے ساتھ اپنی سپاہگری اور مردانگی کے جوہر دکہاکر کمال درجہ کی شہرت اور نیکنامی پیدا کی ہے - حال ہی مین جنگ چین کے میدان مین بھی جنرل کمنس کے اسٹاف مین مقرر ہو کر گئے تھے

اور یہ اختیارات صیغہ ابتدائی فوجداری ان جرائم کی سماعت کرتے ہین جن کی سزا دس سال تک محدود ہے - اور یہ اختیارات مرافعہ دیوانی اُن مرافعون کی سماعت کرتے ہین جو بنا راضی فیصلہ جات منصفان و ناظم عدالت دیوانی اضلاع دائر ہوتے ہین اور یہ صیغہ مرافعہ فوجداری ان مرافعون کی سماعت کرتے ہین جو بنا راضی احکام تعلقداران درجہ اول و دوم سوم دائر ہوتے ہین -

ان تین صوبہ جات مین جہان کہ انتظام عدالتی مین اصلاح ہوئی ہے بارہ ضلع ہین اور ہر ضلع مین ایک صدر منصف ہے - جنکو اختیار سماعت مقدمات مالیتی پانچہزار روپیہ تک کا ہے - بجز چار اضلاع صوبہ بیدر (یعنے اندور - میدک - محبوب نگر - بیدر) جہان کہ صدر منصفون کو اختیار سماعت دس ہزار تک ہے اُن کو یہہ بہی اختیار ہے کہ بنا راضی فیصلہ جات منصفان جو مرافع دائر ہون اُن کی سماعت کرین - دس منصف ایسے ہین جنکو اختیار سماعت مقدمات دیوانی مالیتی پانچسو روپیہ تک اور پانچ منصف ایسے ہین جنکو خاص اختیار سماعت مقدمات مالیتی ایک ہزار روپیہ تک کا ہے - علاوہ منصفون کے دس تحصیلدار ایسے ہین جنکو سماعت مقدمات مالیتی تین سو روپیہ تک ہے دو ان مین سے صوبہ ورنگل مین ہے - مزید بران (۵۹) تحصیلدار (۵) نائب تحصیلدار کو اختیارات دیوانی حاصل ہین اور سو روپیہ تک کے مقدمات وہ فیصل کرتے ہین -

بہ لحاظ اختیارات فوجداری اول تعلقداران ناظم ضلع ہین اور اُن کو اختیارات مجسٹریٹ درجہ اول حاصل ہین اور تعلقداران دوم و سوم کو عموماً اختیارات درجہ دوم و سوم کے ہوتے ہین - پندرہ تحصیلدارون کو اختیارات درجہ دوم حاصل ہین اور باقی سب کو اختیارات درجہ سوم -

ضلع اطراف بلدہ مین ایک عدالت ضلع ہے پانچ عدالت ہائے تحصیل ہین اور ایک عدالت نائب تحصیلدار ہے یہ سب عدالتین اختیارات مجموعی رکہتے ہین اور ان کے

مکئے گئے - جرایم متعلق قواعد وضوابط صفائی چادر گہاٹ وٹکس عدالت فوجداری بلدہ کو منتقل کئے گئے -

عدالت فوجداری بلدہ مجسٹریٹ درجہ اول کے اختیارات ناظم عدالت اور اُن کے دونون مددگارون کو حاصل ہین - اس عدالت مین بعض اعزازی مجسٹریٹ بہی ہین جنکو درجہ دوم وسوم کے اختیارات حاصل ہین -

جوڈیشیل انتظام اضلاع اسمات اورنگ آباد وگلبرگہ وبیدر مین بہ استثنائے عملداری سرپور تانڈور اور چند تحصیلدارون کے حکام مال کو سماعت مقدمات دیوانی کا اختیار نہین ہے - وہان تصفیہ مقدمات دیوانی کے واسطے علحدہ عدالتین ہین - پس ان کو صرف مقدمات فوجداری کے سماعت کا اختیار ہے -

سمت ورنگل اور عملداری سرپور تانڈور مین حکام مال کو دیوانی اور فوجداری دو نون اختیارات حاصل ہین -

عدالتہای اسمات آخر ۱۳۰۳ف مین انتظام عدالتی سمت اورنگ آباد مین اصلاح کیگئی تھی وہی انتظام اسمات گلبرگہ وبیدر مین ۱۳۰۵ف مین کیا گیا (بہ استثنائے سرپور تانڈور) یہان صدر عدالتین مستقرات صوبہ مین قایم کیگئین - نظمائے عدالت دیوانی ضلع یا صدر منصفان بیدر و دیگر صوبہ جات کے اختیارات مین اتنا فرق ہے کہ اُن کو دس ہزار روپیہ تک مقدمات کی سماعت کا اختیار ہے اور اُن کے ساتھ کے جو دوسرے صوبہ جات ہین - صرف پانچہزار روپیہ کی مالیت کے مقدمات کی سماعت کرسکتے ہین -

صوبہ جات اورنگ آباد وگلبرگہ مین نظمائے عدالت صوبہ باختیارات صیغہ ابتدائی دیوانی اُن مقدمات کی سماعت کرتے ہین جنکی مالیت پانچہزار روپیہ سے زائد ہوتی ہے

مدار المہام سرکار عالی کو اختیار ہے کہ ایک کمیٹی پانچ ایسے عہدہ دارون کی جو درجہ مین رکن مجلس عدالت العالیہ سے کم نہون منعقد فرمائین۔ تاکہ کمیٹی مذکور بحث کو سماعت کرے بعدہ کمیٹی مذکور کی رپورٹ بذریعہ مدار المہام بغرض حکم آخر بارگاہ اعلیحضرت مین ارسال کیجاتی ہے۔

دار القضا } دار القضا مین جملہ مقدمات ابتدائی بلا لحاظ مالیت جو متعلق ازدواج وطلاق وورانثت جو اہل اسلام کی نسبت ہوتے ہین فیصلہ کئے جاتے ہین اس مین ایک ناظم اور ایک مددگار ہے۔

عدالت دیوانی بلدہ } عدالت دیوانی بلدہ کے ناظم کو اختیار ہے کہ پانچہزار روپیہ تک مالیت کے مقدمات سماعت کرین اور اُن کے مددگارونکو الڈھائی ہزار تک مالیت کا اختیار ہے۔

جائداد منقولہ کے جو مقدمات ہوتے ہین اور مالیت مین پانچسو سے زیادہ نہین ہوتے اُن مین ناظم کو اختیار ہے سماعت مرافعہ کا بخلاف مددگاران۔ دو مددگارون کے علاوہ آنریری جج بہی ہین جنکو اختیار سماعت ایک سو سے پانچسو تک کا ہے۔

عدالت بیرون بلدہ } عدالت بیرون بلدہ جس مین ایک جج بہی تھا وہ ماہ اردی بہشت ۱۳۰۵ف مین شکست کردی گئی۔ اور کام اس کا حسب ذیل تقسیم کیا گیا

مقدمات مالیتی پانچہزار تک عدالت دیوانی بلدہ کو منتقل کردیئے گئے۔

مقدمات زاید از پانچہزار مجلس عالیہ عدالت کو بصیغہ ابتدائی منتقل کئے گئے

مقدمات متعلق حقوق و دیون وازدواج و وراثت ونقل وصیت نامہ وصداقت نامجات ولایت وضمانت وغیرہ اشخاص یوروپین اوران کی اولاد کے (خواہ وہ ہند مین پیدا ہوئے ہون یا سکونت رکہتے ہون) اور دیسی عیسائیون کے جو کسی حصہ ممالک محروسہ سرکار عالی مین سکونت رکہتے ہون مجلس عدالت العالیہ کو بہ صیغہ ابتدائی منتقل

اس مجلس مین تین اجلاس ہین (۱) ابتدائی (۲) اجلاس متفقہ (۳) اجلاس کامل
اجلاس ابتدائی مین ان دیوانی اور فوجداری مقدمات کی سماعت کیجاتی ہے جو عدالتہاے بلدہ کے اختیار سے باہر ہین -

اجلاس متفقہ مین بہ صیغۂ ابتدائی اُن مقدمات کا فیصلہ کیا جاتا ہے جو بغرض تصحیح وہان آتے ہین اور بہ صیغۂ مرافعہ تین ہزار روپیہ تک کے مالیت کے مقدمات دیوانی مین فیصلہ اجلاس مذکور کا قطعی ہوتا ہے اور مقدمات فوجداری مین کل مقدمات مین فیصلہ قطعی ہوتا ہے -

اجلاس کامل مین اُن مقدمات دیوانی کے مرافعون کی سماعت کیجاتی ہے جنکی مالیت تین ہزار روپیہ سے زاید ہوتی ہے اور وہ مقدمات فوجداری سماعت کئے جاتے ہین جنمین اجلاس متفقہ کا اختلاف آرا ہو - نیز وہ مقدمات جو خاص طور پر بحکم سرکار عالی اسکے سپرد کئے جاتے ہین -

جوڈیشل کمیٹی } معین المہام عدالت کے پاس وہ درخواستین آتی ہین جنمین **اعلیحضرت** کے مراحم خسروانہ کی درخواست کیجاتی ہے یا یہ استدعا کیجاتی ہے کہ ملازمان بندگان عالی کو جو اقتدارات مرافعہ بمقدمات ذیل حاصل ہین اُن کا برتاو کیا جائے -

(الف) سزاے قید (۵) یا زاید از پانچ سال جو مجلس عدالت العالیہ سے دیگئی ہو -

(ب) مرافعہ بخلاف فیصلجات اجلاس کامل مجلس عدالت العالیہ اُن کل مقدمات مین جنکی مالیت دعوے دس ہزار سے زائد ہو -

اگر معین المہام مضمون درخواست کو قابل دست اندازی **اعلیحضرت** خیال کرتے ہین تو وہ اس درخواست کو مع اپنی راے کے نواب مدار المہام کے پاس روانہ کرتے ہین

ٹپہ خانہ - ٹپہ خانہ ایک ناظم کے تحت مین ہے -

سررشتہ طبابت - سررشتہ طبابت اور اس کی شاخین رزیڈنسی سرجن کے سپرد ہین جبکا عہدہ سرکار عالی مین ناظم دواخانجات کا ہے اور اُن کے ماتحت ہر دو صوبون کے لئے ایک ایک ناظر دواخانہ جات رہتے ہین -

طبابت یونانی - ایک عہدہ دار کے تفویض ہے جو افسر الاطبا کہلاتے ہین -

سررشتہ تعمیرات - یہ سررشتہ تعمیرات دو شاخون یعنے عامہ اور آبپاشی پر منقسم ہے جن کے لئے ایک ایک چیف انجنیر معہ عملہ معین ہے -

سررشتہ یتامیٰ - یہہ سررشتہ معتمدی عدالت کے ماتحت ہے اور کورٹ آف وارڈس معین المہام عدالت و سررشتہ جات عامہ اور مدار المہام سرکار عالی سے مرتب ہے -

سررشتہ ریلوی و معدنیات - ریلوی اور معدنیات معتمد سرکار عالی علاقہ تعمیرات عامہ کے تحت مین ہے اس کے علاوہ چند عہدہ دارون کی ایک کمیٹی بہی ہے جس کو کام معاملات سپرد ہوا کرتے ہین -

عدل گستری } ممالک محروسہ سرکار عالی کے عدالتونکا شمار اور حاکمون کی تعداد حسب ذیل ہے -

مجلس عدالت العالیہ	(۱)	دار القضائے بلدہ	(۱)
عدالت ہائے دیوانی	(۱۲۲)	جج ہائے دیوانی	(۱۳۹)
عدالت ہائے فوجداری	(۱۹۵)	جج ہائے فوجداری	(۲۱۵)

ہائی کورٹ } مجلس عالیہ عدالت ایک میر مجلس چار ارکان اور ایک مفتی سے (قاضی شرع محمدی) مرکب ہے ۱۳۰۶ف مین ایک شاستری (جج قانون ہنود) بہی تہا مگر جبکہ ایک رکن اہل ہنود سے مقرر ہو گیا تو عہدہ شاستری تخفیف کیا گیا -

پیمایش و بندوبست† - سررشتہ پیمایش و بندوبست ایک ناظم کے تفویض ہے جس کے ماتحت (۴) مہتمم (۱۷) مددگار مہتمم (۱۵) نائب مددگار مہتمم (۴) مددگار جمعبندی ہین -

انعام - سررشتہ انعام ایک کمشنر کے سپرد ہے جس کے تحت مین ہر صوبہ کے لئے ایک یعنے چار ڈپٹی کمشنر تہے - لیکن اب ڈپٹی کمشنرون کو تخفیف کر کے صرف ایک ڈپٹی کمشنر رکھا گیا ہے جس کا مستقر بلدہ ہے - باقی صوبون کا کام تعلقداران اضلاع اور ان کے مددگار کرتے ہین اور جو مقدمات ان کے اختیارات سے خارج ہوتے ہین اُن کو کمشنر انعام کے پاس بہیجدیا جاتا ہے -

جنگلات - سررشتہ جنگلات ایک ناظم کے ذمہ ہے جس کے چار مددگار ہین -

کروڑگیری - علاقہ کروڑگیری مین ایک کمشنر اور چار ڈپٹی کمشنر ہین -

سررشتہ فینانس - سررشتہ فینانس مین کنٹرولر‡ جنرل اور صدر محاسب ہین کنٹرولر جنرل یوروپین عہدہ دار سرکار انگریزی ہین جنکی خدمتین یہان مستعار ہین -

سررشتہ عدالت - سررشتہ عدالت مجلس عالیہ عدالت کے تحت مین ہے جو ایک سیر مجلس اور پانچ ارکان سے مرتب ہے -

کوتوالی بلدہ وبیرون بلدہ - کوتوال صاحب کے تحت مین ہے -

کوتوالی محابس و اضلاع - ناظم کوتوالی سررشتہ کوتوالی اور محابس اضلاع پر مقتدر ہین لیکن اس اقتدار مین جہانتک کہ محابس کا تعلق ہے صوبہ داران اور اول تعلقداران اضلاع بہی شریک ہین - لیکن ۱۳۰۱ف سے صوبہ دارون کا تعلق کوتوالی سے جاتا رہا ہے البتہ اول تعلقدار اب بہی ناظم کوتوالی ضلع ہین -

سررشتہ تعلیمات - ناظم تعلیمات کے سپرد ہے جن کے ماتحت پانچ انسپکٹر ہین چار چارون صوبہ کے لئے اور ایک بلدہ کے لئے -

کاغذ مہو و دارالضرب - کاغذ مہو اور دارالضرب ایک مہتمم کے سپرد ہے -

† ۱۳۱۰ف مین نظامت بندوبست وغیرہ تخفیف کر کے سررشتہ بندوبست سٹلمنٹ کے ماتحت کردیا گیا - ‡ اواخر ۱۳۱۰ف مین کنٹرولر بوجہ ختم مدت ... ‌گردیز ... [illegible]

بحیثیت عہدہ) چہہ بحسب انتخاب سرکار و چہہ غیر ملازم اشخاص ممبر ہین۔

ارکان بہ حیثیت عہدہ

(۱) میر مجلس عدالت العالیہ سرکار عالی۔ (۲) مشیر قانونی۔

(۳) معتمد عدالت۔

چہہ منتخب عہدہ دارون کا تقرر مدار المہام سرکار عالی کرتے ہین۔

چہہ غیر ملازم ارکان مین سے دو اول درجہ کے وکیل ہوتے ہین جنکو وکلاء درجہ اول مجلس عالیہ منتخب کرتے ہین۔ اور دو جاگیردار یا اس طرح کے اشخاص ہوتے ہین جنکے قبضہ مین مملکت آصفیہ مین ایک یا ایک سے زیادہ گاؤن ہون۔ ان دونون کا انتخاب بھی انہی کے فرقہ والے کرتے ہین۔ باقی دو ارکان کا انتخاب دیگر باشندگان مملکت آصفیہ مین سے بذریعہ مدار المہام سرکار عالی عمل مین آتا ہے۔

یہہ تمام انتخابات صرف دو سال کے لئے ہوتے ہین اور علٰحدہ ہونے والے ارکان مکرر منتخب کئے جاسکتے ہین۔

معتمدین سرکار } معتمدین سرکار اپنے علاقہ جات کے کام مین مدار المہام سرکار عالی اور معین المہام علاقہ کے نزدیک ذمہ دار ہین۔

تعداد معتمدین

(۱) معتمد فنانس۔ (۲) معتمد عدالت و کوتوالی و سررشتہ جات عامہ

(۳) معتمد تعمیرات عامہ (۴) معتمد فوج۔

(۵) پرایوٹ سکرٹری مدار المہام سرکار عالی (۶) معتمد دفتر ملکی۔

انتظام علاقہ جات } مالگزاری۔ مجلس† مال جس مین تین ارکان ہین بما تحتی مدار المہام سرکار عالی جملہ علاقہ جات پر مقتدر رہے۔ ۱۳۰۶ف سے ایک زاید رکن بھی تخفیف یافتون مین سے داخل کیا گیا ہے۔

† اواخر ۱۳۱۰ف مین مجلس مال برخاست کردیگئی اور معتمدی مال قایم کیگئی ۱۲ مولف

(۵) تعلیمات - | (۶) ٹپہ خانہ -
(۷) کورٹ آف وارڈس - | (۸) امورات مذہبی -
(۹) مطابع - | (۱۰) رجسٹری حفاظت حقوق کتب وغیرہ -

امور متعلقہ وزیر کوتوالی

(۱) کوتوالی - | (۲) تعمیرات عامہ -
(۳) ریلوی و معدنیات - | (۴) صفائی -
(۵) حفظان صحت -

مجلس مالگزاری بہ سبب خالی رہینے جاے وزیر مال کے راست نواب مدارالمہام سرکارعالی کے ماتحت ہے -

امور متعلقہ مجلس مال -

(۱) مالگزاری - | (۲) پیمایش وبندوبست -
(۳) انعام - | (۴) کروڑگیری -
(۵) آبکاری - | (۶) جنگلات -
(۷) لوکل فنڈ -

ابتداء مین ایک سررشتہ زراعت وتجارت بہی مجلس مال کے تحت مین تہا لیکن سنہ ۱۳۰۷ف مین ناظم سررشتہ کے مرنے کے بعد پہر کوئی شخص اس جگہہ مقرر نہین ہوا اور اب اس کا کام بوساطت صوبہ داران مجلس مال سے ہوتا ہی -

مجلس وضع قوانین ترتیب قوانین کی غرض سے ایک مجلس وضع قوانین بہی ہے - جس کے میر مجلس مدارالمہام سرکارعالی ہین اور جب علاقہ کا مسودہ زیر بحث ہوتا ہے اس علاقہ کے معین المہام اس وقت کے لئے نائب میر مجلس ہوا کرتے ہین - مجلس مین (تین عہدہ داران

اختیارات مدار المہام

وزیر اعظم یا مدار المہام سرکار عالی کو اعلیٰحضرت نے ریاست مین (سوائے صرف خاص کے) صدر حکومت دے رکھی ہین۔ اور وہ کل سرکاری صیغہ جات کے (باستثنائے صرفخاص) مناسب انتظام کے لئے اعلیٰحضرت کے پاس کامل ذمہ دار ہین اور ان کا فرض ہے کہ وہ اعلیٰحضرت کو تمام اہم امور ریاست سے جو کچھ ہون اچھی طرح پوری طور سے مطلع رکھین۔

وزیر اعظم کے ماتحت چار وزراے علاقہ ہین جو معین المہام کہلاتے ہین (معین المہامی مال پر کوئی مامور نہین ہین) اُن کے تفویض اس قدر دوسرے صیغہ جات ہین جسقدر کہ مدار المہام بمنظوری اعلیٰحضرت وقتاً فوقتاً اُن کے سپرد کرین۔

صیغہ جات پولیٹیکل اور فنانس خاص مدار المہام کے سپرد ہین اور وہ مجاز نہین ہین کہ ان دونون صیغون مین سے کسی صیغہ کو معین المہام کے سپرد کرین۔

امور متعلقہ مدار المہام سرکار عالی

(۱) سر رشتہ فنانس۔
(۲) سر رشتہ مال۔
(۳) سر رشتہ کاغذ ممہور۔
(۴) دار الضرب۔
(۵) افزایش نسل چوپایہ۔
(۶) وہ امور جو اختیارات معین المہامان علاقہ جات سے خارج ہون۔

امور متعلقہ وزیر افواج

(۱) امپیریل سروس ٹروپس۔
(۲) فوج باقاعدہ۔
(۳) فوج بے قاعدہ۔

امور متعلقہ وزیر عدالت

(۱) عدالت۔
(۲) مجالس۔
(۳) رجسٹری۔
(۴) طبابت (ڈاکٹری و یونانی)

اختیارات مختص بذات اقدس اعلیحضرت

امور ذیل مختص بذات اقدس حضور پر نور ہین ۔
(۱) معین المہامون کا تقرر خود اعلیحضرت فرمائین گے ۔
(۲) عہدہ ہاے درجہ اول جنکی ماہوار ایک ہزار یا لنور روپیہ سکہ حالی یا اس سے زاید ہو اُن پر کسی کا تقرر مدار المہام بمنظوری اعلحضرت کرین گے ۔

(۳) عہدہ ہاے درجہ دوم جنکی ماہوار پانسو سکہ حالی یا اس سے زائد مگر ایک ہزار یا لنوسے کم ہون اُنپر کسی کا تقرر مدار المہام کرین گے بشرطیکہ بلاحصول منظوری اعلیحضرت کوئی ایسا جدید عہدہ قایم نہ کیا جاوے ۔ جنکی ماہوار پالنور روپیہ سکہ حالی یا زیادہ ہو اور نہ کسی موجودہ عہدہ کی ماہوار پالنور روپیہ سکہ حالی سے بڑہائی جائیگی ۔
(۴) کسی یوروپین کا تقرر کسی عہدہ پر بجز مدار المہام کے اور کوئی عہدہ دار نہ کرسکیگا اور اگر اس عہدہ کی ماہوار پالنور روپیہ سکہ حالی سے زائد ہو تو قبل تقرر مدار المہام پر لازم ہوگا کہ اس کی منظوری اعلیحضرت سے حاصل کرین ۔
(۵) اعلیحضرت کی فوج مین کوئی شخص بطور کمیشن افسر عہدہ سب لفٹنٹ یا عہدہ ہاے مافوق پر بلا منظوری اقدس مقرر نہین ہوسکتا ۔
(۶) کوئی جدید ماہوار منصب یا ماہوار خاص یا کوئی خاص الاونس کسی قسم کی بلا منظوری اعلیحضرت کسی کو نہین دیجا سکتی ۔ اور نہ کسی عہدہ دار یا دیگر شخص کو اس کے خانگی استعمال کے لئے (بہ استثناء تقاوی) بلا منظوری اعلیحضرت کسی قسم کا قرضہ خزانہ سرکار سے دلایا جاسکتا ہے ۔
ان امور خاص کے علاوہ اعلیحضرت کو جملہ امور اہم سے اطلاع و آگاہ کیا جاتا ہے اور حضرت اقدس و اعلےٰ بہ نفس نفیس اکثرون کے نسبت احکام نافذ فرماتے ہین ۔

کیبنٹ کونسل کیبنٹ کونسل ریاست کی سب سے اعلےٰ ترین مجلس شوریٰ ہے - جسکے میر مجلس مدار المہام ہین اور اعلیحضرت کے پاس اس امر کے ذمہ دار ہین کہ کونسل سے اچھی طرح کام لیا جائے اور کسی اہم اور اشد ضروری مقدمہ مین مدار المہام مجاز ہین کہ اپنی ذمہ داری سے کسی تجویز کے نسبت جو کونسل سے اپنی اجلاس مین منظور کی ہو اس کو منسوخ کر کے اپنی راے کے مطابق احکام جو ضروری متصور ہون جاری کرین - بشرطیکہ اپنی کارروائی کی مفصل رپورٹ فوراً اعلیحضرت کے ملاحظہ مین داخل کرین - اعلیحضرت نے یہ اقتدارات اپنے لئے محفوظ رکھا ہے کہ کسی وقت کونسل کی کسی کارروائی مین حکم کو ملتوی یا اسکی اصلاح ترمیم یا تنسیخ فرمائین - لیکن کونسل کے تمام احکام و کارروائیان جو باضابطہ طور سے ملاحظہ اقدس مین داخل ہوچکے ہون وہ قطعی متصور ہون گے - تاوقتیکہ اعلیحضرت ان کے خلاف کوئی صریح حکم صادر نفرمائین - یعنے درحالیکہ کوئی تغیر یا نامنظوری صادر نہ ہو -
یہ قیاس کیا جاتا ہے کہ کارروائی مذکورہ منظور ہوگئی - اور پھر باضابطہ منظوری کا انتظار نہین رہتا -

امور ذیل کیبنٹ کونسل مین پیش ہونا چاہیئے

(۱) ہر آئندہ سال کا موازنہ (اندازہ فینانس)

(۲) کوئی ایسا مقدمہ جس مین مدار المہام نے کسی معین المہام کی رائے یا حکم کو نامنظور یا منسوخ کیا ہے - اور اس معین المہام نے اس کو کیبنٹ کونسل مین پیش کرنے کی خواہش ظاہر کی ہے -

(۳) ہر امر جو اعلیحضرت بالخصوص کونسل مین غور کئے جانے کیلئے روانہ فرمائین -

(۴) اور دوسرے کل امور جن کو مدار المہام کونسل مین پیش کرنا ضروری سمجھین -

جائیگی اور عام طور پر اس کی طبع اور فروخت کی اجازت ہوگی

کیفیت

اعلیٰحضرت اقدس و اعلیٰ نے ۱۳۰۳ف مین طریقہ وضع قوانین کے اصلاح کے جانب توجہہ مبذول فرمائی کیونکہ اعلیٰحضرت اقدس و اعلیٰ کی یہی کمال خواہش تہی کہ بہتر و مفید قانون اپنے رعایا برایا کے لئے بلا رو و رعایت اور بلا پاس قوم و ملت بغرض حق رسی و انصاف پروری منضبط ہو جائین - چنانچہ اس کا نتیجہ یہہ ظہور پایا کہ ایک مکمل فرمان واجب الاذعان بمشورہ مدار المہام سرکار مرتب اور شایع ہوا اور کونسل کا قیام ایک بالکل جدید اور صحیح بنیاد پر عمل مین آیا - یہہ پہلا ہی مرتبہ تہا جس مین نہ صرف رعایا کو ان کے متعلق قوانین کی ترتیب مین حق شرکت دیا گیا ہے - بلکہ اُن کے جانب سے کونسل بورڈ مین بھی ممبر کے شریک رہنے کا حق عطا ہوا ہے -

اس کونسل کا پہلا اجلاس وسط سال ۱۳۰۳ف م ۶ سے ۱۸۹۴ء بصدارت مدار المہام سرکار رہا - اس کونسل کی کارروائی کا آغاز ایک اڈریس کے ساتھ کیا گیا جسمین اُن اعزاز کو پرزور الفاظ مین بیان کیا گیا ہے جو ممبران کونسل کو وضع قوانین کے کام مین شریک ہونے سے حاصل ہوا ہے -

اور چھ اجلاس اس سال مین ہوئے - خاص کام یہ ہوا کہ دستور العمل مجلس وضع قوانین سرکار عالی پر مباحث رہے اور سال مذکور کے آخر مین وہ مجلس سے پاس ہوا مگر منظوری اس کی بیشگاہ اعلیٰ و اقدس سے سال مابعد مین ہوی - کوئی اور قانون ۱۳۰۳ف مین پاس نہین ہوا - پس مجلس وضع قوانین کا کام جو بطریق جدید کیا گیا وہ واقعی ۱۳۰۴ف سے شروع ہوا ہے -

جلسہ ہا ے منتخبہ جنمین سابقاً تین رکن ہوا کرتے تھے اب پانچ رکن ہوتے ہین اور تین ارکان کا نصاب ہوتا ہے -

اس حکم کے بموجب کونسل موصوفہ مین ارکان ذیل شریک کئے گئے ۔
(۱) میر مجلس عالیہ عدالت (۲) یکے از نظماے مجلس عالیہ عدالت (۳) انسپکٹر جنرل مال (۴) ناظم تعلیمات (۵) ناظم کوتوالی اضلاع (۶) معتمد فنانس ۔ قواعد مندرجہ ذیل قانونچہ بابت مین بغرض اجراے کار کونسل و وضع قوانین صادر ہوے ۔ ہر دفتر سرکاری کے واسطے قواعد اس طرح پر مرتب کئے جائین کہ جس جس صیغہ مین جس جس قسم کے قواعد کی ضرورت ہوگی ۔ اُس اُس صیغہ کا ذمہ دار افسر دستور العمل وغیرہ مرتب کرکے معتمد عدالت کے پاس بھیجدیگا ۔ معتمد عدالت غور کرنے کے بعد جریدہ اعلامیہ مین اطلاع عام کے لئے بدین حکم طبع کرادیگا کہ اس کے نسبت رعایا اور عہدہ دارون کی جو کچھ راے ہو اندرون تاریخ پیشی براہ راست اس دفتر کو اپنی تحریری رایون سے مطلع کیا جاوے ۔ اس لئے کہ تاریخ پیشی پر یہ مسودہ مجلس وضع آئین و قوانین کے سامنے پیش کیا جائیگا ۔ اور جسقدر رائین اس سے متعلق آئین گے اُن سب کا خلاصہ مددگار معتمد عدالت مرتب کرکے مجلس واضع آئین و قوانین کے سامنے پیش کرے گا ۔ اور ارکان ایک مناسب مہلت ان پر غور کرنے کے لئے لیکر ایک تاریخ اس کے فیصلہ اخیر کی مقرر کرین گے ۔ اور اس تاریخ مین وہ فیصلہ کردین گے کہ کسقدر ترمیمات کے ساتھ وہ مسودہ قابل اجرائی ہے اس غرض کے واسطے ایک کمیٹی حسب ذیل ارکان کی ہر مہینہ مین دو اجلاس کریگی ۔ اور نام اس کا (مجلس واضع آئین و قوانین) ہوگا اور مددگار سکرٹری عدالت اس مجلس کا معتمد ہوگا لیکن جس صیغہ کے قوانین ہون اس صیغہ کا معتمد بھی بحیثیت ایک رکن کے شریک کیا جائیگا ۔ اور جس صیغہ کا کام ہو اس صیغہ کے معین المہام صدر نشین ہوا کرین گے ۔
غرض جو کچھ فیصلہ مجلس مذکور کریگی وہ سکرٹری عدالت جو سکرٹری مجلس ہوگا معہ راے مدار المہام میری منظوری کے لئے بھیجیگا ۔ اور میری منظوری کے بعد فوراً بذریعہ جریدہ اعلامیہ مشتہر کیا جائیگا ۔ اور صیغہ کے متعلق محکمہ جات کو خاص طور پر اسکی ایک کاپی بھیجی

محروسہ سرکار عالی کا دورہ کرین اور اپنے تنقیحی رپورٹین اس کمیشن کے غور کے لیے پیش کرین - اور کمیشن اُن قوانین کے مسودے جنکی ضرورت ہے اس طور سے مرتب کر کے پیش کرے کہ بالآخر اُن سے ایک مجموعہ تیار ہو سکے - ان مسودات کیساتھہ ایسی رپورٹین بھی پیش کیجاوین جنمین موجودہ قوانین پر مفصل بحث ہو کہ اُنکے عمل درآمد مین کیا نقایض ہین اور اُن کی اصلاح کس طرح ہونی چاہیئے - مجلس عالیہ عدالت کو یہہ ہدایت بھی ہوی تھی کہ وہ کل مسودات قانون جو اس کے زیر غور ہون اور وہ کل معاملات جنکے واسطے اسکے خیال مین نئے قوانین کی یا قوانین موجودہ مین ترمیم کی ضرورت ہو کمیشن کی اطلاع کے واسطے پیش کرے - دوسرے عہدہ دارون کو بھی لکھا گیا تھا کہ اگر ان کے نزدیک موجودہ قوانین مین کسی اصلاح کی ضرورت ہو تو اپنی راے سے دفتر ہوم سکرٹری کو مطلع کرین چنانچہ چند عہدہ داران ماتحت کے پاس سے ایسی رائین وصول ہوئین اور وقتاً فوقتاً اُنپر غور کیا گیا - میر مجلس صاحب کو اپنے معمولی کام سے دورہ پر جانے کی فرصت نہین ملی اور یہ قرار پایا کہ معتمد مسودات قانون مطلوبہ مرتب کر کے کمیشن کے روبرو پیش کرے مگر کام شروع ہوتے ہی وہ مستعفی ہو گئے اور راے حکم چند ناظم عدالت بلدہ معتمد اور ممبر کمیشن مقرر ہوے - کامل مسودات ضابطہ فوجداری و ٹربیٹ ایکٹ کے اور ایک مسودہ ترمیم دستور العمل میعاد سماعت فوراً ہی مرتب ہو گیا - اور بہت سے قوانین و دساتیر العمل مرتب بھی ہو گئے اور ہو رہے ہین -

کونسل وضع قوانین

حضرت اقدس و اعلے کی خاص توجہ تقرر لیجسلیٹو کونسل کے طرف اس غرض سے مبذول ہوی کہ یہ کام درستی کیساتھہ انجام کو پہنچے - چنانچہ بتاریخ ۱۹ ماہ اسفندار ماہ الٰہی ۱۳۰۲ف حصہ دوم قانونچہ مبارک مشتمل بر احکام اعلیحضرت درباب قیام لیجسلیٹو کونسل شایع ہوا -

بلانے کا خیال ہوا چنانچہ مسٹر ٹریور اور مسٹر محمود بلائے گئے - مگر اِن کے تقرر سے بھی کوئی نتیجہ نہ نکلا خاصکر اس وجہ سے کہ یہ تمامی حالات اور ضرورتون سے محض ناواقف تھے

کونسل آف اسٹیٹ اعلیحضرت کی مسند نشینی کے زمانہ سے اس بارہ مین باقاعدہ کوششین کی گئین چنانچہ کونسل آف اسٹیٹ جسکے ارکان امرائے عظام ریاست اور صدر نشین خود اعلیحضرت تھے مجلس وضع قوانین بھی ہوگئی - اور اس کے کام کو وسیع کرنے کے لئے ایک کمیٹی ناظمان عدالت کی اس غرض سے قایم کیگئی کہ وہ اس کے بحث و فحوا کے لئے قانون کے مسودات تیار کرکے پیش کیا کرین چنانچہ اس کمیٹی نے قانون ضابطہ دیوانی مرتب کیا جس کی اشد ضرورت تھی اور فوراً وہ اس وقت تک کے لئے جاری بھی کر دیا گیا جب تک کہ مکمل قانون تیار ہو -

آخرکار اس قانون ضابطہ دیوانی کو کونسل آف اسٹیٹ اور اعلیحضرت نے پسند فرمایا اور نافذ ہوا - خاص قانون جو کونسل آف اسٹیٹ سے صادر ہوا وہ قانون میعاد سماعت ہے - اسکا نام حضرت اقدس و اعلےٰ کے نام مبارک کے نسبت سے قانون محبوبیہ رکھا گیا اور اعلیحضرت کی منظوری سے نافذ ہوا - ایک خاص قانون روہیلون کے اخراج اور نگرانی کے متعلق نافذ کیا گیا - جسکے باعث ملک کو ایسے لوگون سے نجات ملی جو بدچلن تھے محصولات صفائی و محصولات مقامی کے وصول کے بھی تجاویز منظور ہوئین - اور بعہد سر آسمانجاہ بہادر کونسل آف اسٹیٹ کا اجلاس ہونا موقوف ہوگیا -

کمیشن قانونی سنہ ۱۸۹۰ء مین ایک کمیشن قانون منعقد ہوی جسکے صدر نشین مولوی اقبال علی و رکن نواب فتح نواز جنگ اور معتمد مستقل ہا ہوار یاب سید محمد علی مقرر ہوے - اس کمیشن کے ماتحت ایک جداگانہ عملہ بھی مقرر کیا گیا - ابتداءً یہ حکم دیا گیا تھا کہ اس کے صدر نشین تمام ممالک

پانچوان باب

طرز حکومت ـ انتظام سلطنت

حفاظت

سرکار عالی کو باضابطہ تدوین قوانین کے جانب ایک عرصۂ دراز سے خیال رہا ہے ـ چنانچہ سر سالار جنگ نے مختلف سررشتون کی اصلاح کے وقت انکی کارروائی کے مختصر قوانین ترتیب کرنے کا فائدہ نظر انداز نہین کیا اور سرکار عظمت مدار کے علاقہ ہندوستان مین مجموعات ضوابط و تعزیرات کی تدوین نے عملاً یہان بھی قانون بنانیکا شوق دلایا ایسکام کے پورا کرنے کے لئے بہت سی کوششین کی گئین ـ مگر کوئی عمدہ کامیابی نہین ہوی اوایل ۱۸۶۰ء مین ایک خاص کمیٹی منتخب قانون دان مسلمانون کی اس غرض سے منعقد ہوی تہی کہ سرکار عظمت مدار کے علاقہ ہندوستان مین جو قوانین منضبط ہوے ہین اُسی طرز پر یہان کے ممالک محروسہ کے لئے بہی قوانین مرتب کئے جائین ـ جنکی محنتون کا خاتمہ اسی پر ہوا کہ مجموعہ ضابطہ فوجداری کا فارسی مین جو اُسوقت یہان عدالت کی زبان تہی غیر مکمل ترجمہ کیا گیا ـ ۱۸۷۵ء مین ہندوستان سے ایک مسلمان وکیل اسی کام کے لئے بلایا گیا ـ جسنے ایک دو چھوٹے ضوابط کی ترتیب دی ـ اسکے بعد بشرکت اور دوسرے چار مسلمان عہدہ دارون کے اوسنے چند ضوابط اور گشتیات اور ہر فرقہ کے متعلقہ ذاتی قوانین و دستور کی ترتیب دہی مین کامیاب ہوا ـ جسپر فی زماننا انتظام عدالت کا دار و مدار ہے ـ بعد ازان عمدہ قوانین کی ترتیب کی غرض سے انگلستان کے تربیت یافتہ قانون دان اشخاص کو

خرچ منصب } چودہ لک دس ہزار تین سو انچالیس روپیہ منصب کا خرچ ہے -

خرچ رسوم } چھ لک تراسی ہزار دو سو ستاون روپیہ رسوم کے ہین -

خرچ وظائف } آٹھ لک تیرہ ہزار چار سو سینتیس روپیہ وظایف و انعام و جاگیر پنشن کے ہین حسب ذیل

جاگیر پنشن (لک [illegible]) وظائف و انعام ([illegible]) -

خرچ خاص ماہوارات } چار لک تینتیس ہزار تین سو چوالیس روپیہ ماہوارات خاص کے ہین -

خرچ روزینہ و معمول } پانچ لک چھیانو ہزار دو سو اکتالیس روپیہ اخراجات روزینہ و معمول مقررین

خرچ خلعت و وضع و ضیافت } پانچ لک بیاسی ہزار آٹھ سو تہتر روپیہ کا خرچ ہوا ہے -

خرچ دار الطبع } دار الطبع کا خرچ بیتالیس ہزار چھ سو تراسی روپیہ ہین -

خرچ اخراجات متفرق } دس لک پچیس ہزار بیانو روپیہ اخراجات متفرق کے سنہ ۱۳۰۰ف کی

رپورٹ مین مندرج ہین مگر تفصیل نہین دی گئی ہے -

خرچ آب پاشی و تعمیرات } چھبیس لک اڑتیس ہزار تین سو تیرہ روپیہ حسب تفصیل ذیل ہین

انتظام ([illegible]) آبپاشی ([illegible]) مکانات و راستہ ([illegible])

خرچ جمعیت } انہتر لک چار سو چھیالیس روپیہ خرچ بابت جمعیت کے حسب تفصیل ذیل ہے

(۱) اسٹاف انتظامی (لک [illegible]) ‖ (۲) باقاعدہ ([illegible])

(۳) امپیریل سرویس ٹروپس ([illegible]) ‖ (۴) گولکنڈہ بریگیڈ ([illegible])

(۵) بیقاعدہ ([illegible]) ‖ (۶) کارخانہ باروت ([illegible])

خرچ ریلوی } تیس لک انہتر ہزار [illegible] روپیہ -

واضح ہو کہ رقوم تصفیہ طلب و بیشگیات کا حساب بوجہہ عدم ضرورت نہین بتلایا گیا -

اس آمدنی و خرچ ریاست کے حساب سے بابتہ جمع و خرچ سنہ ۱۳۰۰ف کے تیس لک اکتالیس ہزار

تین سو چار روپیہ (بچت جمع) رہی -

خرچ حقیقی

عملہ دفتر	([illegible])	صیغہ تعمیل	([illegible])
حفظان صحت	([illegible])	تعمیر بدررو ہا	([illegible])
تعمیر و توسیع سڑک و عمارت وغیرہ	([illegible])	نگہداشت سڑک	([illegible])
نگہداشت بدررو ہا	([illegible])	نگہداشت دیگر اشیا	([illegible])
چھڑکاؤ سڑک	([illegible])	عملہ رفت وروب	([illegible])
روشنی	([illegible])	عملہ آب رسانی	([illegible])

آب رسانی بلدہ} بلدہ مین آب رسانی کی ابتدا امرداد سنہ ۱۳۰۵ف سے ہوی ہے اور سنہ ۱۳۰۷ف مین آب رسانی کا کام تمام ہوا - آب رسانی بلدہ کے بابتہ [illegible] روپیہ صرف ہو چکے ہین - جن مین سے [illegible] روپیہ گھرون مین نل پہنچانے کے بابتہ وصول ہوسے -

چادرگھاٹ کی آب رسانی کا خرچ [illegible] روپیہ ہو چکا ہے جن مین سے [illegible] گھرون مین نل پہنچانے سے وصول ہو چکے ہین -

بلدہ مین اوسطاً (۳۵) میل نل "لیکول" نل ہاے تقسیم آب نصب ہو چکے ہین اور چادرگھاٹ مین تخمیناً اوسط طول (۲۰) میل نل نصب ہین -

سنہ ۱۳۰۷ف تک (۳۴۹) گھرون اور مسجدون مین خانگی نل نصب کیے گئے ہین -

داخل حضور پرنور} [illegible] روپیہ داخل حضور پرنور ہوے ہین جس کی تفصیل حسب ذیل ہے -

جمعیت علاقہ صرفخاص	([illegible])	سنہ ۱۳۰۷ف مین خرچ جیب خاص بحکم سرکار بعد واپسی منتقل کیا گیا اور سنہ ۱۳۰۸ف تک چار لاکھ چوبیس ہزار ساٹھ [illegible] بیانوے روپیہ بنام جیب خاص داخل حضور پرنور ہو چکے تھے
تنخواہ محلات مبارک	([illegible])	
ملازمان ذاتی و اخراجات معمولی	([illegible])	
اخراجات غیر معمولی	([illegible])	

ورنگل مین ایک یتیم خانہ بہی ہے جس کے اخراجات سرکار عالی کے ذمہ ہین - اس کے سوا ممالک پنجاب وہند کے مدارس کو بہی مثل محمڈن کالج علیگڈھ اور مدرسہ دیوبند کے لئے ایک معتد بہ رقم دیجاتی ہے - یہہ رقم یہان وظائف نظامیہ سے موسوم ہے اور انگلنڈ کو بہی تعلیم کے لئے ہر سال نوجوان طلبا روانہ ہوتے ہین جن کا خرچ تعلیم وغیرہ گورنمنٹ نظام دیتی ہے -

طبابت} اس سررشتہ کا خرچ پانچ لک ساٹھہ ہزار چھہ سو اکسٹھہ روپیہ ہین - جملہ (۸۶) دواخانجات انگریزی ہین اور (۹) شفاخانجات یونانی ہین جنمین سے دو کو بلدہ مین سرکار سے امداد ملتی ہے اور ایک صدر شفاخانہ اور ایک اندرون بلدہ اور ایک بیرون بلدہ اور اضلاع مین چار یعنے مستقر صوبہ پر ایک ایک شفاخانہ یونانی ہے اور انگریزی شفاخانہ جات بلدہ وبیرون بلدہ مین (۱۴) اور اضلاع مین (۷۲) ہین - سرکار عالی کے سررشتہ طبابت مین وہی اطباء نوعمر بہرتی ہوتے ہین جنکو مدرسہ طبیہ سرکار عالی مین تعلیم دیجاتی ہے - اس مدرسہ سے برار کو بہی ہاسپٹل اسسٹنٹ بہیجے جاتے ہین

خرچ دفاتر جداگانہ} تین لک انیس ہزار پینسٹھہ روپیہ متفرق دفاتر کا خرچ ہے -

خرچ امداد صفائی} چار لک پچپن ہزار تین سو بیاسی روپیہ صفائی کو امداد دیجاتی ہے آمدنی وخرچ محکمہ صفائی حسب ذیل ہے -

آمدنی واقعی

عطیہ سرکاری -	(دو لک [illegible])
ٹیکس مکانات -	([illegible])
ٹیکس جانوران وگاڑیات -	([illegible])
فیس گاڑیہای کرایہ -	([illegible])
محصول آبرسانی مکانات واتی	([illegible])
فیس مسلخ و بازار	([illegible])
متفرقات -	([illegible])

عطیات خاص

تحفظ تالاب سکندر آباد	[illegible]
حفظان صحت مواقعات اطراف چھاونی -	[illegible]
حفظان صحت لنگم پلی -	[illegible]

(۶۷) مدارس طلبائے اناث کے ہین - جن مین (۵۰۳۹۳) طلبا کی تعلیم ہوتی ہے - ذکور (۴۶۵۸۱) اناث (۳۸۱۲) اعداد مندرجہ بالا مین (۳۹۲) مدارس ایسے ہین جن کا خرچ لوکل فنڈ سے دیا جاتا ہے اور (۱۸۳۰۵) طلبا تعلیم پاتے ہین اور (۶۱) مدارس ایسے ہین جن کا خرچ علاقہ صرف خاص سے دیا جاتا ہے اور اِن مین (۱۱۹۵) طلبا تعلیم پاتے ہین -

مدارس نسوان - جملہ تعداد مدارس نسوان کی (۴۷) ہے اور تعداد طلبا ء نسوا نکی جملہ (۲۰۴۴) ہے - نارمل اسکول اور انجنیرنگ اسکولین بہی ہین -

خانگی مدارس - (۱۷۰۹) ہین اور طلبا (۳۶۲۷۶) تخمیناً ہین - مدارس خانگی کے نسبت سررشتہ تعلیم کو مکمل و معتبر تختہ جات نہین ملے اور یہہ اعداد جو درج کیگئے ہین وہ حکام مالگزاری اور ناظر مدارس کی رپورٹ سے اندازاً اخذ کرلئے گئے ہین اور اس مین شبہہ نہین کہ بہت سے چہوٹ گئے ہین اور اعداد واقعی تعداد مندرجہ بالا سے کہین زیادہ ہے -

جملہ (۹۲۰۷۳) طلبا ۱۳۰۷ف کے آخر پر زیر تعلیم تھے -

تختہ مندرجہ ذیل سے بہ نسبالہ ترقیات تعداد مدارس و طلبا و مصارف کی کیفیت من ابتدا سے ۱۲۸۳ف لغایۃ ۱۳۰۷ف واضح ہوگی -

سال	تعداد مدارس	تعداد طلبا	مصارف	ترقی و اضافہ: مدارس	ترقی و اضافہ: طلبا
۱۲۸۳ف	۱۴۷	۵۲۵۵	[illegible] لک	۰	۰
۱۲۸۸ف	۱۶۵	۷۱۸۳	[illegible] لک	۱۸	۱۹۲۸
۱۲۹۳ف	۱۹۲	۱۱۶۶۹	[illegible] دو لک	۲۷	۴۴۸۶
۱۲۹۷ف	۴۴۳	۳۰۱۱۷	[illegible] لک	۲۵۱	۱۸۴۴۸
۱۳۰۲ف	۵۴۲	۴۱۶۰۳	[illegible] لک	۹۹	۱۱۴۸۶
۱۳۰۷ف	۸۰۴	۵۵۷۹۷	[illegible] لک	۲۶۲	۱۴۱۹۴

خرچ افیون - چار ہزار سات سو چپن روپیہ کے اخراجات ہین -
خرچ چوبینہ - ایک لک چھبیس ہزار تین سو اٹھارہ روپیہ اس سررشتہ مین خرچ ہوتے ہین
خرچ کاغذ مہر - تہتر ہزار سات سو سینتالیس روپیہ اس سررشتہ کا خرچ ہے -
خرچ معدنیات - اس سررشتہ کا خرچ انتیس ہزار چھ سو تیس روپیہ ہوتا ہے -
خرچ رجسٹریشن - اس سررشتہ کا خرچ چوالیس ہزار تین سو بیانو روپیہ ہین -
خرچ ٹپہ خانہ - اس سررشتہ کا خرچ دو لک ننانوے ہزار آٹھہ سو چپن روپیہ ہین
خرچ دار الضرب - اس سررشتہ کا خرچ انچالیس ہزار پانچسو پچہتر روپیہ ہے -
خرچ عدالت - اس سررشتہ کا خرچ آٹھہ لک بہتر ہزار ایک سو سترہ روپیہ ہے
خرچ محابس - چار لک ستر ہزار ایک سو اُنہتر روپیہ ہین -
خرچ کوتوالی - چھبیس لاکھہ تیرہ ہزار تین سو سولہ روپیہ اخراجات کوتوالی کے ہین
خرچ تعلیمات - اس سررشتہ کا خرچ سات لک باسٹھہ ہزار دو سو بچانوے روپیہ ہوتے ہین - تفصیل مدارس اور تعداد طلبا اور اہتمام تعلیم کی کیفیت حسب ذیل ہے -
یونیورسٹی - ممالک محروسہ سرکار عالی مین تین کالجون مین تعلیم یونیورسٹی کی دیجاتی ہے -
نظام کالج - اورنگ آباد سکنڈ گریڈ کالج - دار العلوم یعنے السنہ مشرقی کا کالج وسط بلدہ حیدر آباد مین ہے - اور یونیورسٹی پنجاب مین شامل ہے - سنہ ۱۲۶۴ف مین یہہ مدرسہ سب مدارس سے اول قایم ہوا -
ہائی اسکول - (۱۵) ہین (۱۱) حیدر آباد مین اور (۴) اضلاع مین - ان مدارس مین (۳۴۲۵) طلبا تعلیم پاتے ہین -
مڈل اسکول (۴۹) ہین اور (۸۶۳۵) طلبا تعلیم پاتے ہین -
تعلیم ابتدائی - اس شاخ مین (۷۰۰) مدارس طلبائے ذکور کے اور

سے بجواڑہ تک گیا ہے زیر انتظام کمپنی کے ہے - اور کمپنی مثل اپنے ایک جزو لاین کے اس کا انتظام منجانب گورنمنٹ ہند کرتی ہے چہٹیات جداگانہ رکہے جاتے ہین یکم جنوری ۱۳۱۸ف سے اہتمام اس حصہ ریلوے کا ایسٹ کوسٹ ریلوی کے حوالہ کر دیا گیا ہے۔

آمدنی صرف خاص } صرفخاص کی آمدنی تخمیناً اکتالیس لاکہہ سے زیادہ ہے جو موازنہ مندرجہ صدر مین درج نہین ہے -

اخراجات † سلطنت

چار کروڑ تیئیس لک بائیس ہزار چہہ سو اٹہتر روپیہ -

خرچ مالگزاری } [illegible] لک انچالیس ہزار تین سو باون روپیہ حسب تفصیل ذیل ہے۔

(۱) انتظام اضلاع - [illegible] روپیہ

(۲) پیمایش و بندوبست - [illegible] روپیہ

(۳) انعام - [illegible] روپیہ

(۴) دیہہ صادر - [illegible] روپیہ

خرچ کروڑگیری } [illegible] روپیہ حسب تفصیل ذیل ہے -

(۱) بلدہ [illegible] روپیہ

(۲) محصولخانہ جات اضلاع - [illegible] روپیہ

(۳) چہاونیات - [illegible] روپیہ

جملہ تعداد ملازمین سررشتہ کروڑگیری کی (۵۱۱۶) ہے افسران بالا مین ایک کمشنر کروڑگیری تین ڈپٹی کمشنر اور نو مہتمم اور ماتحتین مین گیارہ صدر داروغہ (۲۴) امین اور (۵۴) داروغہ مین

خرچ آبکاری } پندرہ ہزار پانچ سو ستائیس روپیہ ہین اور قبل از ٹہیکہ دینے کے یعنی ۱۳۰۳ف مین اخراجات عملہ سرکاری [illegible] روپیہ تہا -

---

† یہہ موازنہ اخراجات بابتہ ۱۳۱۰ف کا ہے -- ۱۲ مولف

اہتمام مین لے لیا۔ اس کمپنی نے لاین کی قیمت [illegible] لک [illegible] ہزار [illegible] پونڈ دی۔
اس کمپنی کا سرمایہ [illegible] لک پونڈ قرار پایا اور سرکار عالی اسبات کی ضامن ہوی کہ ہم اس کا سود بحساب ۵ فیصدی بیس سال تک پورا کرتے رہین گے۔
سود جس کی ضمانت ہوی ہے بورڈ ڈایرکٹران کے پاس لندن مین سرکار عالی کے جانب سے ششماہی بھیجا جاتا ہے — اور محاصل خالص ریلوی سرکار عالی کو حیدرآباد مین منجانب کمپنی سکہ رائج مین دیا جاتا ہے —
منجملہ سود پانچ فیصدی کے جو سرمایہ کفالتی پر ادا کرنے کی سرکار نے ضمانت کی ہے۔ ایک فیصدی بطور پس انداز (سنکنگ فنڈ) بغرض آئندہ انفکاک یا تخفیف سرمایہ علیحدہ رکہا جاتا ہے —
سنہ ۱۸۸۵ء مین کمپنی نے جدید لائن کے حصہ اول کا کام شروع کی اور لاین ہائے ذیل مکمل ہوکر آمد و رفت مال و مسافران کے واسطے تواریخ مندرجہ ذیل سے کہولدیگئین

حصہ لاین	میل	تاریخ افتتاح
سکندرآباد سے ورنگل تک	۸۳ ½	۸ اپریل سنہ ۱۸۸۶ء
ورنگل سے ڈورناکل تک	۷۱ ¾	یکم جنوری سنہ ۱۸۸۸ء
ڈورناکل سی سرحد جنوبی تک	۵	۱۰ فروری سنہ ۱۸۸۹ء

سولے گوداوری ریلوی کے واڑی گریٹ انڈین پنشولا ریلوی سے حیدرآباد بجواڑہ تک ۳۵۴ میل لاین ہے۔
۱۵ جولائی سنہ ۱۸۹۷ء کو حیدرآباد گوداوری ریلوی کی تعمیر سٹرک کمپنی نے شروع کی اور منماڑ سے تا سکندرآباد براہ اورنگ آباد جالنا پربہنی ناندیڑ اور اندور تعمیر پا کر سنہ ۱۹۰۰ء مین لاین کہولی گئی۔
ریلوی لاین کا حصہ بجواڑہ جو طول مین ۲۱ میل ہے اور سرحد جنوبی ممالک محروسہ سرکار عالی سے

آمدنی متفرقات } لہ سہ لک لو لو ۳ لا مد لعہ روپیہ۔
آمدنی آب پاشی } للو ۳ سما لہ لعہ روپیہ۔
آمدنی مکانات وراستہ وغیرہ } بیۓ لا لہ سہ روپیہ۔
آمدنی جمعیت } عیۓ سما یسہ روپیہ۔
آمدنی ریلوی } لہ سہ لک عہ لو ۳ سما لہ روپیہ۔

ہز ہائینس دی نظامس اسٹیٹ ریلوی اس لین کی تعمیر ۱۸۷۰ء مین شروع ہوی تہی اس کا فاصلہ واڑی سے حیدرآباد اور حیدرآباد سے سکندرآباد تک ملاکر (۱۲۰) میل ہے لاین مذکور سرکار عالی کے لئے خاص حسب الحکم گورنمنٹ آف انڈیا تعمیر ہوی تہی۔ ابتدائے تعمیر کا خرچ خزانہ عامرہ سے دیا گیا۔ لیکن ۱۸۷۵ء مین ہندوستان اور انگلستان مین اس کام کے لئے قرضہ لینا پڑا۔ لاین کی کُل واقعی لاگت مع اراضی کے باستثنائے خرچہ پولس و اخراجات وانتظام وسود وغیرہ کے دس لاکہہ پونڈ ہوئی۔

ماہ جولائی ۱۸۷۴ء مین لین جاری ہوگئی۔ سرکار عالی کے طرف سے پہلے گریٹ انڈین پنیشولا ریلوی کمپنی اس لاین کا انتظام چلاتی تہی۔ اور لبعد ازان گورنمنٹ آف انڈیا چلاتی رہی۔

اس اثنا مین یعنے لغایتہ آخر ۱۸۸۴ء ساڑہے دس برس تک یہہ لاین ملکیت سرکار رہی اور بطور سرکاری (اسٹیٹ ریلوی) کے اس کا انتظام ہوتا رہا۔ خالص آمدنی کا اوسط سالانہ سرمایہ لاگت پر قریب عہ فیصدی کے پڑتا رہا۔

ابتدائی سالون مین آمدنی بالکل کم ہوی مگر مدت مذکور کے آخر مین مالی نتیجہ انتظام زیادہ توقع دلانے والا اور اطمینان بخش ہوا۔ کیونکہ ۱۸۸۴ء مین سرمایہ پر خالص منافع قریب (سہ) فیصدی کے حاصل ہوا۔

غرہ جنوری ۱۸۸۵ء کو نظام گارنیٹڈ اسٹیٹ ریلوی کمپنی نے اس لاین کو اپنے

آمدنی محابس ہزار مالعہ - روپیہ -

سب سے بڑا محبس صدر محبس بلدہ حیدر آباد ہے - جو زیر نگرانی ایک یوروپین صدر مہتمم کے ہے یہہ صدر مہتمم براہ راست معتمد سررشتہ سے مراسلت کرتا ہے اور ناظم محابس اضلاع سے کوئی تعلق نہین رکھتا۔ محابس اضلاع (۱۶) ہین یعنے فی ضلع ایک محبس ہے منجملہ ان کے چار محبس واقع اورنگ آباد گلبرگہ - ورنگل - واندور - سنٹرل جیل ہین - روزانہ اوسط تعداد قیدیان بابتہ صدر محبس بلدہ (۱۰۴۳) ہے جملہ محابس مین کل تعداد قیدیان بابتہ ۱۳۰۲ف حسب ذیل ہے -

مرد (۱۰۳۷۹) عورات (۲۵۰) جملہ (۱۰۶۲۹)

آمدنی کوتوالی } ے لک ہزار المامہ روپیہ -

آمدنی تعلیمات } ہزار الماہی روپیہ -

آمدنی دفاتر جداگانہ } ہزار حماہ روپیہ -

آمدنی دار الطبع سمہ ہزار لاعہ روپیہ -

دار الطبع سرکار عالی کا انتظام جس مین جریدہ اعلامیہ سرکار اور دوسرے سرکاری اردو کاغذات طبع ہوا کرتے ہین ۱۳۰۳ف سے صدر مہتمم محابس بلدہ سے متعلق کر دیا گیا ہے - دار الطبع سرکار عالی مین جو کام ہوا اس کی قیمت بقدر ۱۳٫۰۷ فیصدی کے بڑھ گئی ہے یعنے ۱۳۰۳ف کی قیمت تعدادی ہزار سے بڑھکر ۱۳۰۴ف مین لہ ہزار سماعہ ہوگئی ہے اور جملہ اخراجات مین کمی واقع ہوی - جریدہ اعلامیہ کا حجم ۱۳۰۴ف مین دوگنا ہو گیا - اگر سامان جو جدید خرید اگیا اسکے اخراجات خارج کر دیئے جائین تو بمقابلہ ہزار سماعہ بابتہ ۱۳۰۳ف سرکار کو ۱۳۰۴ف مین ہزار سمالہ بچت ہوی -

زاید از ایک ہزار میل مربع ہے اور اضلاع رائچور و لنگسور مین واقع ہے سرکار عالی کو حق سلطانی بحساب فیصدی حصہ زر ثمن خالص طلا پر دیا جاتا ہے - دیگر رقوم حقوق سلطانی کے ابہی تصفیہ طلب ہین -

آمدنی رجسٹریشن } [illegible] لہ روپیہ -

فاضلات ملک برار } سے لک [illegible] روپیہ - ۱۳۰۳ف تک [illegible] روپیہ فاضلات ہوی ہتی

آمدنی ٹپہ خانہ } لک [illegible] روپیہ - وسط ۱۳۰۶ف مین واسطے انتظام ٹپہ خانہ جات کے مسٹر سی لاڈرڑ علاقہ ٹپہ خانہ سرکار عظمت مدار کا تقرر ہوا - جن کی خدمت سرکار انگریزی سے مستعار لیگئی -

ٹپہ خانہ جات وصنادیق خطوط حسب ذیل ہین -

ٹپہ خانہ جات (۲۱۴) فاصلہ بذریعہ ریل بحساب میل (۷۲۳)

صنادیق خطوط (۱۴۱) ؍؍ بذریعہ ہرکارگان (۳۶۶۳)

خطوط رسان - (۳۸۱) -

آمدنی دار الضرب } [illegible] روپیہ - اواخر ۱۳۰۳ف ۲۴ امرداد کو عام طور پر سکہ نقرہ کا دار الضرب مین تیار کیا جانا بند کر دیا گیا - اب سکہ جدید کا مسئلہ تیاری درپیش تہا. چنانچہ اب نمونہ تیار ہو گیا ہے - اور منظوری بہی ہو گئی - جسکے ایک طرف نقشہ چارمینار اور دوسرے جانب نظام الملک آصفجاہ بہادر ہے - یقین ہے کہ قریب ہی مین سکہ نمونہ بالا کا تیار ہو جائیگا -

آمدنی عدالت } لک [illegible] روپیہ -

اور وہی ایجنٹ منجانب سرکار عالی افیون مذکور پر فی سیر [illegible] کلدار کے حساب سے محصول وصول کرتا ہے۔ سنہ ۱۳۰۶ف مین سرکار عالی نے اس محصول مین [illegible] کلدار لینے سے [illegible] روپیہ حالی اور بڑھا دیئے جو بعد داخلہ افیون وصول کئے جاتے ہین۔ پس اسطرح سے جملہ [illegible] کلدار فی سیر محصول لیا جاتا ہے۔ حلقہ بلدہ اور ہر ضلع مین چلر فروش کے لئے گتہ ہراج کیا جاتا ہے۔

آمدنی گانسجہ کی۔	بلدہ مین	[illegible]
"	اضلاع مین	[illegible]
	جملہ................	[illegible]

آمدنی چوبینہ — [illegible] لک [illegible] روپیہ۔ عمدہ سے عمدہ جنگل اضلاع ورنگل۔ ایلگندل۔ اور اندور مین دریائے گوداوری کے دونون طرف اور عملداری سرپور تانڈور مین جو ممالک متوسط سے ملحق ہے واقع ہین۔

آمدنی ممہور — [illegible] لک [illegible] روپیہ۔ کاغذات ممہور مین سے جن مین کہ عدالتی اور ہر علاقہ کے اسٹامپ شامل ہین اب صرف ایک قسم کا کاغذ مستعمل ہے۔ ابواب ممہور حسب ذیل ہین کاغذات ممہور۔ ٹکٹ بمعاوضہ ممہور۔ ٹکٹ ٹپہ۔ لفافہ نشان ٹپہ۔ پوسٹ کارڈ۔ ٹکٹ زرطلبانہ۔ ٹکٹ رسید۔ کاغذات ہنڈی۔ ٹکٹ ہنڈی۔

آمدنی معدنیات — لک [illegible] روپیہ۔ ابواب آمدنی۔ معدن کوئیلہ سنگاریني۔ معدن طلائے رائچور وندلی۔ حیدرآباد دکن کمپنی کو ایک پٹہ میعادی ۹۹ سال بابت حقوق معدنیات اس معدن کے دیا گیا ہے۔ جو موسوم بہ طلائے رائچور دوآب ہے۔ یہہ معدن رقبہ مین

کشید ہوتی ہے اور چلر فروشون کو بہ نرخ مقررہ حسب تعداد پروف فروخت کیجاتی ہے، سیندہی جو سکندرآباد اور بلوارم مین لائی جاتی ہے اسپر فی گھڑا (۴۰ سیر) کو [illegible] محصول لیا جاتا ہے - شراب ولایتی کے جو دوکانین ہین وہ زیر نگرانی حکام چھاونی کے ہین -

بیرون بلدہ حیدرآباد مین ایک جدید ڈسٹلری ۱۳۰۶ ف مین جاری کی گئی ہی اور اسکے ساتھہ ایک کارخانہ شکر بنانے کا آخر مین ملا دیا جائے گا - اس ڈسٹلری سے سرکار عالی کے سررشتہ طبابت کے لئے اسپرٹ خرید کیجاتی ہے -

کل تعداد بھٹیات حلقہ بلدہ کی (۲۸۹) اور دوکانون کی تعداد جملہ (۶۴۴) ہے اس کے علاوہ (۱۱۲۸) سیندہی کی دوکانین ہین - اندرون بلدہ کسی دوکان کے رہنے کی اجازت نہین ہے -

آمدنی بابتہ آبکاری اضلاع — [illegible] لک [illegible] -

آمدنی بابتہ آبکاری بلدہ — [illegible] لک [illegible]

آمدنی بابتہ آبکاری سکندرآباد و بلوارم - [illegible] لک [illegible]

جملہ

[illegible] لک [illegible]

سکندرآباد مین دوکانات شراب کے -	(۶۸)	سیندہی کے	(۹۳)
بلارم	”	(۱۵)	”	(۱۳)
حلقہ دو میل اطراف چھاونی	”	(۸)	”	(۱۶۴)
جملہ		(۹۱)		(۲۷۰)

آمدنی افیون — [illegible] لک [illegible] روپیہ - ممالک محروسہ سرکار عالی کے لئے تمام افیون ایجنٹ مالوہ علاقہ سرکار انگریزی کی راہداری پر درآمد کیجاتی ہے -

آمدنی آب کاری

(لکھ روپیہ) اضلاع مین طریقہ کشید بمقام بھٹیات خانگی جاری ہے اور کشید و فروخت اشیاء منشی کی کلیتاً اختیار کا گتہ ضلع دار و تعلقدار ہراج کیا جاتا ہے۔ سیندہی کے نکالنے اور فروخت کرنے اور گلمہوہ کے جمع کرنیکا حق بہی ہراج کیا جاتا ہے۔

بلدہ مین آبکاری کی آمدنی یون وصول کیجاتی ہے کہ فی پلہ (۱۲۰) سیر گلمہوہ درآمدہ پر محصول ہے اور فی راس (۹۶) سیر شراب پر جو اضلاع سے آتی ہے سے تک لئے جلتے ہین۔ اور یہہ محصول بلحاظ کمی درجات پروف جو (۶۰) سے لیکر (۱۰) تک ہوتے ہین لیا جاتا ہے۔ فی گہڑا جسمین ۴۰ سیر سیندہی ہو ۸ محصول لیا جاتا ہے اور بعض مقامات پر جو سیندہی کے درخت لوگون کے ذاتی باغ مین ہین اُنپر ایک محصول درختی بشرح مختلف وصول کیا جاتا ہے۔

جن دوکانون مین شراب ولایتی فروخت ہوتی ہے اُن کو بہ ادای فیس ماہوار ماہانہ لائسنس دیا جاتا ہے ۱۳۰۰ف کے آخر تک چند انتظام ہوے ہین جو مفید ثابت ہوے

(۱) بھٹیات یا دوکانات مین کوئی جدید حقوق موروثی نہ پیدا کئے جائین۔

(۲) کوئی جدید بھٹی یا دوکان بلا اجازت خاص مجلس مالگزاری نہ کہولیجاوے اگر کسی جدید بھٹی یا دوکان کے کہولے جانے کی اجازت دیجاوے تو وہ حق صرف ایک زمانہ محدود کے لئے ہوگا اور موروثی نہ ہوگا۔

(۳) ایک ضرر رسان طریقہ یہ جاری تہا کہ بھٹیات یا دوکانات موروثی کو اجازت تہی کہ ایک مقام سے دوسرے مقام کو اُٹہا لے جائین وہ بہی موقوف ہوگیا اور یہہ حکم ہے کہ حقوق موروثی جو ابتداءً عطا ہوئے تہے وہ اسی مقام کے لئے ہے جہان پر کہ وہ بھٹی یا دوکان قایم ہے اور دوسری جا منتقل نہین ہوسکتی

سکندرآباد مین ایک سرکاری ڈسٹلری ہے جسمین تمام شراب سکندرآباد اور بلارم کی

در آمد مال		بر آمد مال	
اشیاء	رقم محصول	اشیاء	رقم محصول
پارچہ	[illegible]	غلہ	[illegible]
روغن	[illegible]	پنبہ	[illegible]
سوت	[illegible]	السی	[illegible]
ریشم	[illegible]	تل و رام تل	[illegible]
نمک	[illegible]	ولایتی مونگ	[illegible]
شکر	[illegible]	تخم ارنڈی	[illegible]
منیاری	[illegible]	نیل	[illegible]
میوہ جات	[illegible]	روغنیات	[illegible]
گرد چوب	[illegible]	چوبینہ	[illegible]
جانوران مع گوسفند	[illegible]	پارچہ	[illegible]
ظروف مسی و برنجی	[illegible]	چرسہ	[illegible]
آہن	[illegible]	جانوران مع گوسفند	[illegible]
چوبینہ	[illegible]	دیگر اشیا	[illegible]
متفرقات	[illegible]		
میزان در آمد	[illegible]	میزان بر آمد	[illegible]

جملہ میزان

[illegible]

زیادتی تجارت در آمد بہ مقابلہ تجارت بر آمد کے [illegible] کروڑ [illegible] لک روپیہ کی سنہ ۱۳۰۰ف مین ہوی تہی ۔

مین لائے جاتے ہین وصول کیا جاتا ہے - اکثر اشیاء کے نسبت بغرض سہولت فی پلہ جو ایک سو بیس سیر کا ہوتا ہے معین ترخ پر محصول مقرر کیا گیا ہے - اور بعض اشیاء پر حسب مالیت محصول لیا جاتا ہے - لیکن ہر صورت مین محصول بحساب ۵ فیصد قیمت مال پر شمار کیا جاتا ہے -

اس عام قانون سے صرف نقرہ مستثنے ہے کہ جبر دارالضرب بند ہو جانے سے اور اس امر کے انسداد کی غرض سے کہ قلب سکہ بنانے کے لئے چاندی درآمد نہو بمنظوری گورنمنٹ آف انڈیا محصول بڑہا کے دس روپیہ فیصدی مقرر کیا گیا - لیکن سرکار یہہ حق محفوظ رکھتی ہے کہ بلحاظ نقرہ کے کم و بیشی قیمت بازار محصول کی تعداد دس فیصدی کے حد تک حسب ضرورت وقتاً فوقتاً کم و بیش کر دیا جاوے -

امرا اور اکثر جاگیرداروں اور عہدہ داروں کو اپنے خانگی استعمال کے لئے بلا ادائے محصول چیزین درآمد کرنے کی اجازت ہے - افواج علاقہ سرکار انگریزی کنٹنجنٹ اور برٹش افسر بہی ادائی محصول کروڑگیری سے مستثنے ہین -

درآمد غلہ پر کوئی محصول نہین لیا جاتا ہے - اور اسیطرح پر بہت سے چہوٹی چیزین ہین جو محصول سے مستثنے ہین -

۱۳۰۳ف مین ۱۲ر فی پلہ کا محصول امتحاناً تخم ارنڈی پر لگایا گیا جو اس سے قبل مستثنے تہی - ۱۳۰۶ف مین محصول مذکور فی پلہ ۸ر کر دیا گیا - جو بلحاظ قیمت تخمیناً فی صد ۵ ہی للعہ ہوتا ہے -

بنظر ترقی تجارت اورنگ آباد کے مصنوعات از قسم مشروع و ہمروع و کمخواب وغیرہ کا محصول برآمد و جنگی معاف کر دیا گیا ہے -

حیدرآباد سکندرآباد اور بلوارم مین جو مصنوعات اور پیداوار ممالک محروسہ سرکار عالی لائے جاتے ہین اُنپر جنگی لیجاتی ہے - اور شرح محصول کروڑگیری کے مساوی ہوتی ہے - بلدہ کی جنگی خزانہ جیب خاص مین داخل کر دیجاتی ہے -

چوتھا باب

تحصیل مملکت - اخراجات سلطنت

علاقہ دیوانی کی آمدنی چار کروڑ چھتیس لاکھ باون ہزار آٹھ سو چودہ روپیہ سالانہ ہے - ✣

آمدنی مالگزاری دو کروڑ [illegible] لک [illegible] ہزار [illegible] روپیہ ہین - مالگزاری اراضی کے حسب ذیل ہین -
مالگزاری رعیت واری - مقطعہ یا سربستہ - پیشکش - امرائی بنجرائی - متفرقات - جاگیرات منضبطہ - جرمانہ مالی -

جس مقدار سے کہ مالگزاری بابتہ ہر فصل کے وصول کیجاتی ہے وہ حسب حالت موسم بدلتی رہتی ہے - اگر ابتدای بارش اچھی ہوی تو فصل خریف وآبی زیادہ ہوتی ہے بخلاف اس کے اگر آخری بارش اچھی ہوی اور ابتدای اچھی نہ ہوی تو فصل ربیع اور فصل تابی زیادہ ہوتی ہے - یہہ کمی بیشی زیادہ تر شالی کی فصلوں مین ہوا کرتی ہے -

آمدنی کروڑگیری [illegible] لک [illegible] ہزار [illegible] روپیہ - اور [illegible] لک [illegible] ہزار روپیہ بھی سنہ ۱۳۰۵ف مین ہوی تھی -
محصول کروڑگیری مال برآمد و درآمد و میزان پیداوار یا مقبوضات پر جو ممالک محروسہ سرکار عالی مین پیدا یا تیار ہو کر بلدہ حیدرآباد یا سکندرآباد

✣ یہہ جملہ موازنہ علاقہ دیوانی سنہ ۱۳۰۷ف کا ہے اور صرفخاص کی آمدنی علیحدہ بتلائی گئی ہے - اور جاگیرات پایگاہ و راجگان و زمینداران و مقطعہ داران کی آمدنی سوا اس کے ہے - جو تقریباً محاصل مملکت سات کروڑ روپیہ ہوتے ہین

پرگنہ کو دی گئی ہین -

راجہ یان خراج گزار حیدرآباد کے اضلاع متوسط اور جنوبی شرقی کنارے پر خراج گزار راجہ ہین جو (سرکار نظام) کو پیشکش دیا کرتے ہین اور اپنے ملک کا خود انتظام بہ حکم سرکار عالی کرتے ہین تخمینی رقم خراج کی ۵ ہزار سے ایک لاکھ روپیہ تک انفراداً انفراداً ہے اور جملہ رقم خراج کی قریب پانچ لاکھ کے ہے - جو مشہور رجواڑے ہین وہ درج کئے جاتے ہین -

(۱) راجہ اناگندی -

(۲) راجہ ونپرتی -

(۳) راجہ سگر -

(۴) راجہ جٹ پول -

(۵) رانی گوپال پیٹ -

(۶) راجہ امرچینتہ -

(۷) راجہ بالنسوارٹہ -

(۸) راجہ دوم کنڈٹہ -

(۹) راجہ حلمو ار -

(۱۰) راجہ جنجولی -

(۱۱) راجہ گدوال -

(۱۲) راجہ گرگنٹہ -

سوائے ان کے اور بہت سے سربستہ مقطعہ دار ہین جو دیسمکھ - سردیسمکھ سردیسپانڈیہ - دیسپانڈیہ وغیرہ کے نام سے مشہور ہین - مثلاً دیسمکھ نرکھوڑا وغیرہ وغیرہ -

(۲) ذات جاگیر - یہہ جاگیرین ذاتی پرورش کے لئے دیئے گئے ہین -

(۳) تنخواہ محلات - یہہ جاگیرین اُن رقمون کے معاوضہ مین دیئے گئے ہین جن کا دینا سرکار پر واجب تھا -

انعام - وہ اراضی ہین جو وسعت مین ایک موضع سے کم ہون اور کسی شخص کی پرورش یا ادائی خدمت یا کسی کار خیرات کے لئے دی گئی ہو - اور جس پر کلیتاً محاصل معاف ہے یا کچھ پن مقرر ہو -

اراضی کے ادنے قسمین حسب ذیل ہین -

پیشکش - وہ رقم ہے جو بعض زینداروں یا سمستانون سے لیجاتی ہے اس مین خرابی ہنگام کے باعث کوئی معافی نہین دیجاتی اور اس قسم کے اراضی کا انتظام خود زینداران کے سپرد ہے -

سربستہ یا با المقطعہ پیشکش سے کم درجہ کی اراضی ہے مگر اور صورتون مین اس کے مشابہ ہے - اس کا پن دوامی طور پر مقرر ہوتا ہے - اور خرابی ہنگام کے باعث کوئی معافی نہین دیجاتی -

پن مقطعہ - سربستہ کے مانند ہے مگر اس مین اراضی کا رقبہ کم ہے اور اُس سے جو آمدنی ہوتی ہے اس سے ایک معین حصہ سالانہ بطور پن لیا جاتا ہے - اور کوئی رقم سالانہ معین نہین ہوتی -

اگرہار - وہ اراضیات ہین جو صرف برہمنون کے قبضہ مین دیول وغیرہ کے مدد کیلئے دیئے گئے ہین ان کا پن دوامی طور پر مقرر ہوتا ہے -

مکاسا - وہ اراضیات ہین جن کے بابتہ پیشوا کے زمانہ مین آمدنی کا ایک معین حصہ سرکار مین وصول کیا جاتا تھا -

اپنی - اراضی مکاسا کے مشابہ ہے - مگر فرق اتنا ہے کہ وہ صرف وطنداران

نام ضلع	تعداد تعلقات	رقبہ میل مربع	تعداد دیہات	آبادی	جملہ مداخل	جملہ مخارج	بجت
امراوتی	۴	۲۷۵۹	۱۰۱۵	۵۷۵۳۲۸	ایک کرور ۹ لاکھ ۹۶ ہزار [illegible] کلدار	۹۲ لاکھ ۴۱ ہزار	۱۷ لاکھ ۶۶ ہزار
اکولہ	۵	۲۶۶۰	۹۷۰	۵۹۲۷۹۲			
ایلچپور	۳	۲۹۶۳	۷۳۳	۳۱۳۸۰۵			
بلدانہ	۳	۲۸۰۴	۸۸۷	۴۳۹۷۶۳			
ون	۴	۳۹۰۷	۱۱۳۹	۳۹۲۱۰۲			
باسم	۳	۲۹۵۸	۸۴۱	۳۵۸۸۸۲			
جملہ	۲۲	۱۷۷۱۱	۵۵۸۵	۲۶۷۲۶۷۳			

اقسام قبضہ اراضی } اراضی ممالک محروسہ سرکار عالی کے چار اعلے قسمین ہین ۔

(۱) خالصہ (۲) صرفخاص

(۳) پائگاہ (۴) جاگیر

خالصہ سے وہ اراضی مراد ہے جس کی مالگزاری سرکار دیوانی مین وصول ہوتی ہے اور جو کسی شخص کو بطور جاگیر یا انعام نہین دیگئی ۔ اُس مین وہ اراضیات بہی شامل ہین جو زیر انتظام سرکار ہین ۔

صرفخاص ۔ شاہی اراضیات کو کہتے ہین جن کا اعلیحضرت خلد اللہ ملکہ کی ذات سے تعلق ہے اور جس کا محاصل اعلیحضرت اخلد اللہ ملکہ کے تصرف مین آتا ہے ۔

پائیگاہ ۔ یہہ جاگیرین امراے ریاست سلطنت کی امداد و اعانت کے لئے فوج فراہم رکہنے کی غرض سے دی گئی ہین ۔ اور مداخلت علاقہ دیوانی سے باہر ہین ۔

جاگیر ۔ بالخصوص تین قسم کے ہوتے ہین ۔

(۱) آلتمغہ یا انعام آلتمغہ ۔ یہہ جاگیرین موروثی اور دوامی ہوتے ہین ۔

ملکِ برار } یہہ ملک ممالک محروسہ سرکار نظام کا شمالی حصہ ہے جو پہلے خاندان عماد شاہی کا دار السلطنت تہا - گو فی الحال سرکار انگریزی کے تحت حکومت ہے - مگر در اصل سرکار نظام کی ملک ہے - اور کنٹنجنٹ کی تنخواہ کی کفالت کے واسطے یہہ ملک برار ۱۲٦۹ سنہ مین سرکار انگریزی کے تفویض کر دیا گیا - بموجب عہد نامہ ۱۸٦۱ء سنہ سرکار انگریزی راضی ہوی کہ بعد منہائی جملہ اخراجات بجیت سرکار عالی کو دیجاویگی - یہان کی زمین زرخیز و شاداب - آب و ہوا نفیس - یہہ ملک واقع ہے درمیان ۱۹ - ۲٦ - اور ۲۱ - ۴۹ عرض بلد کے اور مابین ۱ - ۷۵ - ۵۹ - ۴۵ - اور ۷۹ - ۱۱ - ۱۳ - شرقی عرض بلد کے - اس کے شمال اور مشرق مین ملک متوسط (سنٹرل پرانسیز) جنوب مین ممالک محروسہ - مغرب مین احاطۂ بمبئی - رقبہ ۱۷۷۲۸ میل مربع شرقاً غرباً ۱۵۰ میل اور شمالاً جنوباً ۱۴۴ میل -

ست پوڑہ کے پہاڑون کا سلسلہ اس کے شمال مین اور اجنٹا کے پہاڑ جنوب مین ہین ست پوڑہ کے دامن کو پائین گہاٹ اور اجنٹا کے کہسار زمین کو بالا گہاٹ کہتے ہین - پورنا - تاپتی - وردہا - اور پائین گنگا بڑے دریا ہین - اور چہوٹی چہوٹی پہاڑی ندیان جو شمال و جنوب کے پہاڑون سے نکلتی ہین - قدرتی جہیل ایک ہے جس کا نام لونار ہے اور پانی مصفا - زمین کالی عمدہ قسم کی روئی کے واسطے مناسب امراوتی کے قریب اور کارنجا کے پہاڑون مین لوہا نکلتا ہے - ضلع ون مین کوئلہ -

بارش ۳۰ انچہ - آبادی ۲٦۷۲٦۷۳ -

اس ملک کے دو حصے کئے گئے ہین یعنے شرقی اور غربی - اور ہر ایک حصہ مین ایک کمشنر رہتا ہے -

اس مین چہہ ضلع ہین جنکے رقبہ و آبادی کی فہرست نقشہ مندرجہ صفحہ آئندہ سے واضح ہوگی

جناب سیدۃ النسا لیکر مخلوق نے وہاں چلہ بنایا۔

لنگر۔ کہتے ہین کہ سلطان عبداللہ قطب شاہ تیرھوین ذیحجہ کو من مورت نام ہاتھی پر سوار تھا کہ دفعتاً وہ ہاتھی مست ہوگیا۔ اور جنگل کو نکل گیا۔ سلطان کی والدہ نے بیقرار ہو کر جناب باری مین واسطہ حضرت امام حسین علیہ السلام کا دیکر منت کی کہ اگر شہزادہ سلامت آوے تو ایک لنگر (زنجیر) سونے کا ہاتھی کے لنگر کے ہموزن بنوا کر حسینی علم کے پاس لیجاؤنگی اور اس کو ٹکڑے کرکر مساکین کو تقسیم کرونگی۔ بعد کئی روز کے محرم شریف مین جب مستی ہاتھی کی اتری شہزادہ سلامت واپس آیا۔ بی بی مذکورہ نے اپنے وعدہ کو ادا کیا اور لنگر سونے کا شہزادہ کی کمر سے باندہ کر بہ جلوس تمام حسینی علم کو لیگئے۔ پس اسی روز سے لنگر کا رسم شہر مین رواج پایا۔

علم بی بی۔ بی بی حیات ماصاحبہ ایک علم اللہ محمد علیؑ کے اسماء متبرکہ سے طیار بنوا کر چیار خدمتگار کے ذریعہ شہر کے باہر جانب شرق استادہ کی۔ اسلئے لوگ اس کو بی بی کا علم کہتے ہین۔ چنانچہ ابتک اسی رسم قدیم کے مطابق محرم شریف مین بروز عاشورہ نہایت ہی طمطراق سے ہاتھی پر سواری نکلتی ہے اور سواری کے ساتھ علاوہ سرکاری انتظامی فوج کے تمام تماشبین اور معتقدین کا ایک بہت بڑا مجمع رہتا ہے۔

نوٹ۔ اسکے علاوہ حیدرآباد کے اندر اور باہر بہت سے بزرگون کے درگاہ اور ہندوؤن کے دیول ہین جہان ہرسال تاریخ و ماہ مقررہ پر عرس اور جاترا نہایت ہی تزک و اہتمام سے ہوتے ہین۔ اور تماشبینون کا ایک میلا لگا رہتا ہے۔ مثلاً عرس حضرت بابا شرف الدین صاحب اولیا و حضرت میر محمود صاحب قبلہ و حضرت برہنہ شاہ صاحب قبلہ۔ و جاترا بے رام باغ وغیرہ۔ اور عشرہ محرم کے بعد اکثر علم استادہ ہوا کرتے ہیں چہلم تک اٹھتے رہتے ہین۔ اور ہر ایک علم کی سواری کے روز اکثر تماشبین اور معتقدین کا ازدہام رہتا ہے مثلاً۔ میلہ تاڑبن و چشمہ بی بی و باولی سنکیسرو عنبر پیٹھ وغیرہ۔

اس مسجد کا (۷۰) درعہ اور عرض (۳۴) درعہ - بلندی معہ کلس (۹۴) درعہ ہے -
شاہی عاشور خانہ - سنہ ۱۰۰۳ھ مین ساٹھ ہزار روپیہ کے خرچ سے عہد سلطان محمد قلی قطب شاہ مین طیار ہوا - اور عبداللہ قطب شاہ کے عہد مین چینی کی نقاشی کیگئی -
نعل صاحب - کہتے ہین کہ جناب سرور کائنات کا خود مبارک جو معرکہ کربلا مین جناب سید الشہدا کے سر مبارک پر تہا - اور اس کے بینی کا ٹکڑا جو کارزار مین گر پڑا تہا کسی زوار کے ہدست ہوا - اور وہ رفتہ رفتہ دست بدست عادلشاہیون کے ریاست مین بیجاپور کو آیا اور سلطان عصر نے اسکو روپے کے تعویذ مین رکہکر صندل چسپان کرکے لفظ اللہ کی صورت علم بنواکر عشرہ شریف مین استادہ کرتا تہا - جب وہ سلطنت تباہ ہوگئی حیدرآباد کو وہ علم لایا گیا اور ابتک عشرہ شریف مین غرہ محرم کو استادہ ہوتا ہے - اور نوین تاریخ شب عاشورہ کو نہایت تزک و احتشام کے ساتہ سواری اٹہتی ہے اور تماش بینون کا ایک بہت بڑا گروہ ساتہ رہتا ہے -
حسینی علم - ایک شخص آغا علی نامی نے مدینہ منورہ مین ایک تلوار کو جو حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے دست مبارک سے منسوب تہی لاکر ایک آہنی علم بنواکر سیف مذکور کو قبضہ سے علیحدہ کر وسط علم مین نصب کیا - اور زمانہ قطب شاہی مین حیدرآباد کو وارد ہوا - شاہ نے استقبال کرکر اب جس مکان مین موجود ہے وہ اُس وقت عزب روپیہ تہا اس مین رکہا اور اسکو طلاکار تہہ نشان کیا - اور عشرہ شریف مین استادہ کرنے کا حکم دیا -
چشمہ بی بی - شہر کے جنوب کے جانب حیات بخشی بیگم عرف بی بی ماما صاحبہ مادر سلطان عبداللہ قطب شاہ ایک صحرائے پر فضا مین جہان ایک چہوٹی سی پہاڑی پر ایک چشمہ تہا ہمیشہ جاکر سیر کیا کرتی تہین - اس زمانہ سے نام اس چشمہ کا بی بی کا چشمہ ٹہر گیا - چونکہ ایک اسم جس کا اطلاق کثیر پر آتا ہے اور وہ مطلق کہا جاوے تو ذہن سامعین کا طرف فرد کامل کے جاتا ہے - پس اس لحاظ سے بی بی کے نام سے مراد

سرور نگر - حیدرآباد سے ۴ میل جانب شرق واقع ہے - اس کو ۱۲۰۰ھ مین (منکوحہ ارسطو جاہ بہادر مدار المہام سرکار عالی) مسماۃ سرور افزا بائی نے بنا کر اپنے نام سے موسوم کی - اور ارسطو جاہ مشیر الملک بہادر نے بازار نہایت تکلف کا ترتیب دیا (جسمین ہاتی اور جواہرات فروخت ہوتے تھے) حضرت غفرانمآب نواب نظام علیخان بہادر کو دعوت دی تھی -

سلطان نگر - جو پُرانے قلعہ کے نام سے مشہور ہے - سمت مشرق حیدرآباد ۵ میل کے فاصلہ پر ویران قلعہ کے صرف نشانات باقی ہین - اس کو سلطان محمد قطب شاہ فرزند بانی حیدرآباد نے ۱۰۳۰ھ مین بنا ڈالی تہی -

بلدہ - حیدرآباد کے اندرون حصار کو بلدہ کہتے ہین - بنائے حیدرآباد کی کیفیت باب اول مین درج ہے -

چارمینار - سلطان محمد قلی قطب شاہ کو یہ منظور ہوا کہ بلدہ کی آبادی مشہد مقدس کی آبادی کے مطابق ہونا چاہیئے - لہذا بجائے روضہ منورہ حضرت امام ضامن ثامنؑ کے چارمینار (۶۲) درعہ بلند اور اوپر اس کے مسجد و حوض و مدرسہ تین لک روپے کے خرچ سے ۱۰۰۰ھ مین بنا گیا -

جامع مسجد - الف خان کے اہتمام سے جو امرائے قطب شاہی تہا دو لک روپیہ کے خرچ سے ۱۰۰۶ھ مین تعمیر ہوی - اور خانقاہ و مدرسہ و حمام بہی متصل اس کے طیار کیا گیا

مکہ مسجد - ۱۰۲۳ھ مین سلطان محمد قطب شاہ نے اپنے ہاتھ سے اسکی بناء ڈالی - اور پتھر گگن پہاڑ سے جو بلدہ سے آٹھ میل سمت جنوب واقع ہے لیا گیا - اور اس مسجد کا نام بیت العتیق رکھا گیا - عہد شاہ عالمگیر ۱۰۹۳ھ مین مکہ مسجد کے نام سے موسوم ہوی اور اسی عہد مین حصار اور حوض اور دروازہ اور برج ہر دو بازو اور کلس کی طیاری ہوی - اور خانہ وُسطےٰ متصل منبر کے جو وسیع تہا اس مین دیوار کہینچ دی گئی - طول

لالہ گوڑہ یعنے تہنیت نگر - راستے مین کوہ مذکور کے واقع ہے جس کو حضرت تہنیت النسا بیگم صاحبہ نے تعمیر کرا کر تہنیت نگر کے نام سے موسوم کیا -

سکندرآباد - بلدہ حیدرآباد سے ۶ میل جانب شمال و شرق سب سے بڑی چھاونی (۱۸۳۰) فیٹ سمندر سے بلند ہے - جو حضرت مغفرت منزل نواب سکندر جاہ بہادر کے نام نامی سے سکندرآباد موسوم کیا گیا تھا - اس مین مدراس کی فوج اور امدادی فوج رہا کرتی ہے - آبادی (۶۰) ہزار - اس سے تھوڑے فاصلہ پر ترملگیری ہے جہان سولجرون کے لئے نفیس بارکین بنی ہوی ہین -

بولارم - جس کو الوال کہتے ہین حیدرآباد سے ۱۱ میل شمال کے جانب واقع ہے - (۱۸۹۰) فیٹ سمندر سے بلند ہے - آبادی (۱۳۲۰۷) یہان انگریزی اور کنٹنجنٹ کی فوج رہتی ہے - آب و ہوا یہان کی عمدہ سمجھی گئی ہے -

گولکنڈہ } یہہ قلعہ ابتدا مین اینٹ و مٹی سے کشن داس نے بنا کیا تھا بہ عہد ابراہیم قطب شاہ نو مہینے کے عرصہ مین بیس لاکھ روپیہ رائج الوقت قطب شاہیہ خرچ ہو کر حصار قلعہ کا سنگ و آہک سے بنا کیا گیا - اس قلعہ مین چار سو برج آٹھہ دروازہ آہنی اور خندق دشوار گزار حیرت نماد عالیشان ہین -

یہہ قلعہ حیدرآباد سے ۵ میل غرب کے جانب واقع ہے قطب شاہیون کا پایہ تخت تھا جنھون نے سنہ ۱۵۰۰ء م سنہ ۱۰۹۸ھ تک حکومت کی در اصل یہہ چھوٹا قلعہ تھا جس کو راجہ ورنگل نے بنا کر سنہ ۷۶۵ھ م سنہ ۱۳۶۴ء مین محمد شاہ بہمنی کو دیا تھا - قطب شاہیون نے اس کو وسیع کیا اور محمد نگر کے نام سے موسوم ہوا - قلعہ ایک پہاڑی پر واقع ہے اور بہت وسیع ہے کہ شہر کہا جا سکتا ہے - دور مین ۳ میل دیوار پتھر کی - چارون طرف کھائی ۵۰ اور ۶۰ فیٹ بلند - جا بجا ٹانکیان نفیس پانی کے - بالا حصار سے کوسون تک منظر ہوتی ہے -

چھوٹا سا رواق جواب اندرون رواق ہاے نقرئی پس پردہ موجود ہے سنگ و آہک سے بنوا کر اُن کے نشانون کے پتھر کو تراش کر وہان نصب کیا - اور اسی تاریخ کے لحاظ سے وہان میلہ ہوا کرتا ہے - اور آپ کا تولد مبارک ۱۳ رجب کو ہے -

جب ابراہیم قطب شاہ نے یہ کیفیت سنی پہاڑ پر حاضر ہو کر رواق کے روبرو و تعمیر مسجد کے حکم دیا - چنانچہ مسجد مذکور تا الی الآن قایم ہے -

اور صاحب محبوب السلاطین نے لکھا ہے کہ سلطان ابراہیم قطب شاہ نے ایک روز چاندنی راتون مین بالاحصار گولکنڈہ پر چڑھکر تفریحاً دیکھ رہا تھا - شمال کے جانب روشنائی نظر آئی پوچھا کہ یہ روشنی کیسی ہے - رائے راؤ نامی برہمن جو مصاحب تھا عرض کیا کہ اس پہاڑ پر مولا علی کا علم ہے - لہذا روشنائی کیگئی ہے - بادشاہ نے کہا کہ ہم بھی جمعرات کو چلین گے - صبح ہوتے ہی برہمن مذکور نے جاکر بت نکلوا کر ایک علم استاد کرادیا - اور اطراف مین اسکے سبز کپڑا بند ہوا یا - بادشاہ جب وہان گیا - چونکہ حضرت علی علیہ السلام کی ۱۳ رجب کو ولادت مبارک ہوی ہے اس لیئے اُس روز وہان جشن حیدری ترتیب دیا - اور کھانا پکوا کر کھلوایا - اُس روز سے پہاڑ مذکور پر اب تک ہر سال بڑی دھوم دھام سے میلہ لگتا ہے - وہان تبرکات بھی رکھے گئے ہین -

قدم رسول کا پہاڑ - محاذی کوہ مولا علی کے اور ایک پہاڑی ہے جو قدم رسول کے نام سے مشہور ہے - جہان محمد شکر اللہ خان خانہ زاد سرکار آصفیہ نے حضرت غفرانمآب کے زمانہ مین آثار شریف کو عمارات کہنہ قطب شاہیہ سے نکالکر وہان رکھا تھا اور موضع ترملگیری وہان کے مجاورون کے اخراجات کے لیئے جاگیر مقرر ہوی -

اور متصل اس پہاڑی کے اور ایک پہاڑی ہے جہان ایک پتھر بالائے پتھر برابر بینار سے رکھا ہوا ہے - جو تماشائے قدرت خدا ہے - یہہ زمانہ سابق مین کسی راجہ کا قلعہ ارجن کے نام سے مشہور تھا - اور تا حال بنیاد دیوار اور پتھر کا دروازہ موجود ہے -

طیار رہوا جس کی تاریخ یہہ ہے - ناصر الدولہ شاہ آصف جاہ ✣ کہ عدیلش گہے ندید نگاہ
شد چو حکمش بہ راجہ چند و لعل ✣ زود ساز ند پل بشام و پگاہ ✣
باسر عقل مجیب استورٹ ✣ پل بنا کرد مثل مہر و ماہ ✣ ١٢٦٨ھ

افضل گنج کا پل - حسب الحکم حضرت مغفرت مکان نواب افضل الدولہ بہادر کے ١٢٧٦ھ سنہ مین طیار ہوا جس کی تاریخ یہہ ہے - بعہد افضل الدولہ بہادر ✣ نظام الملک آصفی دوران
الٰہی بود تابان ہمچو خورشید ✣ بود خورشید اقبالش درخشان
لکو دیوان او مختار ملک است ✣ کہ نیکی را بود آن حال خواہان
بود کرنیل ڈیوڈسن بہادر ✣ سفیر نیک دل ذی شوکت و شان
صراط مستقیم رد دیدہ است ✣ ز معنی مصرعہ تاریخ برخوان ١٢٧٦ھ

چنپا دروازہ کا پل - نواب غالب الملک لایق الدولہ نے رفاہ عام کے لئے بہ صرف زر ذاتی سنہ ١٣١٨ھ مین تعمیر کرایا ہے - جس کی تاریخ یہہ ہے - **قطعہ**
عہد مین حضرت آصف کے بنا ✣ غالب الملک کا پل موسی پر
اسکی تاریخ کہی قانع نے ✣ واہ کیا خوب عمارت بہتر ١٣١٨ھ

پہاڑ مولا علی کا - دار السلطنت حیدر آباد سے ٨ میل سمت شمال کے واقع ہے تزک قطبیہ مین لکہا ہے کہ ابراہیم قطب شاہ کے زمانہ مین یاقوت نام خواجہ سراے سلطانی تبدیل آب و ہوا کے لئے گولکنڈہ سے نکلکر (لالہ گوڑہ) مین سکونت پذیر تہا - سولہوین تاریخ رجب کو قریب صبح یاقوت مذکور نے خواب مین ایک شخص کو عربی سبز لباس مین دیکہا اور وہ شخص یاقوت کو کہا کہ تجہکو حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے یاد فرمایا ہے اور اپنے ہمراہ حضرت موصوف کے روبرو لے گیا - جس جگہہ کہ اب کوہ شریف پر آستانہ ہے - یہان حضرت کو تشریف فرما دیکہا - اور آنکہہ کہل گئی - یاقوت نے کوہ موصوف پر جاکر تمام اشجار صحرائی کو پاک و صاف کر دیا - اور بچشم خود دیکہا کہ جس پتہر کو آپ تکیہ کئے ہوے تہے اُس پر دست مبارک و پہلوے شریف کا نقش اُٹہا ہوا تہا - الغرض اوسنے معمارون کو طلب کر کر

ایسی واقع ہین کہ گویا ایک طوفان عظیم نے اس سرزمین کو دہو ڈالا ہے اور پتہر ایک دوسرے پر باقی رہ گئے ہین - سیاہ پتہرون کے چٹانین اکثر بے درخت ہر جگہ موجود ہین
حدود - **شمال** مین بیدر - میدک - الگندل - **جنوب** مین ضلع محبوب نگر
غرب مین ضلع گلبرگہ - **شرق** مین نلگنڈہ اور تہوڑا حصہ ناگر کرنول کا -
دریا - **موسی** - ندی سواے تہوڑے مغربی حصہ کے سراسر شرقاً غرباً اس ضلع مین واقع ہے - اور اس مین دوسری ندی (ہرگی) شامل ہوکر غربی جنوبی حصہ کو سیراب کرتی ہے - ٹانڈور کے نزدیک ایک چہوٹی ندی ہے جو اس نام سے مشہور ہے -
پُل - اس ندی پر چار ہین - قدیم پُل - چادر گہاٹ کا پل - افضل گنج کا پل - چنپا دروازہ کا پل -
پُل قدیم کی تعمیر کی وجہ مورخین نے یہ لکھی ہے کہ سلطان ابراہیم قطب شاہ کا بیٹا محمد قلی قطب شاہ مسماۃ بہاگ متی طوائف پر عاشق تہا اور وہ موضع چچلم مین جس جگہ اب آبادی بلدہ ہے سکونت پذیر تھی - محمد قلی نے ایک روز حسب عادت قلعہ گولکنڈہ سے موسی ندی پر آیا اسوقت موسی طغیانی پر تھی - غلبۂ عشق نے محمد قلی کو مضطرب کر دیا - اور اس نے ندی مین اپنے گہوڑے کو بڑہایا - اور پار ہوگیا - خفیہ نگار نے اس واقعہ کی اطلاع شاہ کو دی - حکم دیا گیا کہ بہت جلد پل طیار ہوجائے دوسرے موسم بارش تک بصرف دو لک ہون کے طیار ہوگیا - جس مین چار ہزار روپیہ باقی رہ گئے تھے غرباؤن کوان روپیون کا کہانا پکواکر کہلایا گیا -
ایک شخص نے اس پل کے بنا کی تاریخ (صراط المستقیم ۹۸۱) لکھکر بادشاہ کے نذر کی بادشاہ نے پانسو اشرفیان اس کے صلہ مین مرحمت فرمائے -
چادر گہاٹ کا پل - حسب الحکم حضرت غفرانمنزل نواب ناصر الدولہ بہادر کے سنہ ۱۲۴۶ھ مین

جنگل اور جھاڑی سے کسیقدر پاک -

دہاراسیون - ضلع نلدرگ مین بسبب غارون کے مشہور ہے - یہہ غار دو میل کے فاصلہ پر شمال و مشرق کے جانب واقع ہین -

تلجاپور - ضلع نلدرگ مین بالاگہاٹ کے نیچے واقع ہے - یہان تین مشہور عمارتین ہین (۱) مہادیو کا مندر (۲) جس مین تلجا دیبی کے کپڑے خزانہ اور زیور تہا (۳) تلجا کا مندر کہ جس کے نام سے یہہ مقام مشہور ہے - ہنود کے اعتقادات سے ہے کہ اس جگہ کوئی شخص پلنگ پر نہین سو سکتا یہہ مرتبہ صرف دیبی کو حاصل ہے - ۱۶۵۷ء مین افضل خان نے اس مندر کو تاراج کیا - اور جب سیواجی نے افضل خان کو قتل کیا تو لوگون نے سمجہا کہ وہ اپنی سزا کو پہنچا -

پرینڈا ضلع نلدرگ مین احمدنگر کی سرحد پر ایک قدیم قلعہ ہے - اس کو محمد غوان نے بنایا تھا جب ۱۴۷۰ء مین احمدنگر مغلون نے لے لیا چندے نظام شاہیون نے اس کو اپنا پایہ تخت قرار دیا تھا -

ضلع اطراف بلدہ } بلدہ یعنے حیدرآباد کے اطراف جو مواضع واقع ہین وہ ضلع اطراف بلدہ علاقہ صرفخاص سے موسوم ہین -

یہ ضلع واقع ہے درمیان ۱۶-۴۷- اور ۱۷-۵۴- شمالی عرض بلد کے اور مابین ۷۷-۳۰ اور ۷۹ شرقی طول بلد کے -

شرقاً غرباً قریب (۱۰۵) میل کے ہے - آبادی جملہ (۸۱۱ ۴۱۳) نفوس کی ہے جسمین (۳۹۷۸۴) بلدہ اور بیرون بلدہ مع ریلوی کی آبادی (۴۲۱۶۲۹) اور اطراف بلدہ کی آبادی مکانات مسکونہ جملہ (۱۷۴۱۱۸) جس مین بلدہ اور بیرون بلدہ مع ریلوی کے مکانات مسکونہ (۴۱۹۸۲) اور اطراف بلدہ کے (۷۵۸۷۷) -

صورطبعی - اکثر حصہ مین میدان وسیع ہین مگر نشیب و فراز سے خالی نہین چہوٹے پہاڑیان

مین اسُی مقام پر لشکر کشی ہوی ہتی اور بعد صلح کے فیروز شاہ نے اس لڑکی کو اپنے فرزند حسن خان کے شاکلبرگہ مین بڑی دہوم سے عقد کیا - بہمنیون کے بعد مدگل بیجاپوریون کے پاس رہا اور اُن کے بعد اورنگ زیب کے قبضہ مین آیا -

جلدرگ - مدگل سے ۱۶ میل شمال سے ایک پرانہ قلعہ ہے دریاے کرشنا کے جزیری مین ایک پہاڑی پر یہہ قلعہ بنایا گیا ہے - شکم کرشنا سے ۳۰۰ فیٹ بلند ہے -

کپل - اس کا قلعہ ٹیپو سلطان کے قبضہ مین تہا ۱۷۹۰ء مین اس پر سرکار نظام کی فوج نے چہہ مہینے تک محاصرہ کیا تہا - ۱۸۵۷ء مین ایک باغی بہیم راؤ اسپر قابض ہوگیا تہا قلعہ کی بلندی میدان سے ۴۰۰ فیٹ ہے - اس زمانہ مین نہایت مستحکم سمجہا گیا تہا -

اٹگی - کپل سے شمال وغرب مین ایک قصبہ ہے جس مین ہنود کا دیول ہے - سنگتراشی کا کام عمدہ صنعت سے کیا گیا ہے لوگ وہان سیکہنے کی غرض سے اکر دیکہتے ہین -

یلبرگہ - ایک قدیم شہر کپل سے ۲۱ میل شمال وغرب مین - سنا جاتا ہے کہ کسی زمانہ مین سندہیا کا پایہ تخت رہا ہے -

شوراپور - دراصل سور پور یعنے (جوانمرد بیٹا) اس مین ابادی بیڈر قوم کی زیادہ ہے - ابتدائً یہہ لوگ میسور کے جانب سے آئے تہے اور راجہ گولکنڈہ او بیجاپور کے پاس ملازم ہوے - ان کے سردار کا نام بیم نائک تہا - اس کی اولاد ۱۸۵۸ء م ۱۲۷۵ھ مین سرکار نظام کی مطیع ہوی جب تک ریاست بیڈر کا پایہ تخت تہا - یہان کی رولی اور جوار مشہور ہے -

نلدرگ - اس ضلع کے شمال مین ریاست ہانجرا اور ضلع بیڑ - جنوب مین جاگیر ہاگا وضلع شولاپور علاقہ بمبئی - مشرق مین بہالکی - دہاراسیون - ضلع بیدر - مغرب مین دریاے سینا اور ضلع احمد نگر علاقہ بمبئی - بالاگہاٹ کے پہاڑ دریاے مانجرا کے گہاٹی کے برابر مشرق کے طرف واقع ہین - ہوا گرم - ۲۲۰۰ فیٹ سمندر سے بلند ہے -

عبد الرزاق - جو ۸۴۶ھ م ۱۴۴۲ع میں سفارت پر شاہ ایران کے طرف سے عادلشاہی عہد مین آیا تھا اپنی تاریخ (مطلع السعدین) مین لکھا ہے کہ اس کی فصیل کے سات دیوارین ہین یکے بعد دیگرے - اناگندی کا راجہ سرکار نظام - کا خراج گزار ہے -

دیودرگ - رائچور سے ۲۲ میل کے فاصلہ پر شمالی وغرب کے جانب تین طرف پہاڑیوں سے محصور - راجہ پولے گار کا مسکن تہا - اس کی فصیل کو شوراپور کے راجہ نے برباد کیا کہتے ہین کہ یہان کے آخر راجہ نے اپنی حالت تنگ دیکہکر تودۂ باروت جمع کیا تمام خاندان کو ساتھ لیکر قریب تودۂ باروت کے آیا اور روشن چپڑ جو منہ مین تہا باروت پر پہینکدیا - جس کے اڑتے ہی خود معہ تمام خاندان کے خاک سیاہ ہوگیا -

الپور - دیوستان سے ہے ہزار ہا بت جنگلون مین موجود ہین خوش وضع تراشے ہوی مشہور ہے کہ راجہ رامچندر نے اسی کو اپنا بن باس اختیار کیا تہا - اسمین شطرنجی رومال سوزنی اچہے تیار ہوتے ہین -

گدوال - یہ سمستان خراج گزار سرکار ہے -

لنگسگور - اس ضلع کے شمال مین تعلقات اندولہ اور یادگیر - جنوب مین دریائے تنگبہدرا - جو اس ضلع کو ضلع بلاری علاقہ مدراس سے علٰحدہ کرتا ہے - مشرق مین رائچور مغرب مین دہارواڑ علاقہ بمبئی -

یہان گرمی زیادہ اور بارش کا تعین نہین اسی سبب سے اکثر اس ضلع پر قحط کے آثار نمایان رہتے ہین - بارش تمام اضلاع سے کم یعنے بدرجہ اوسط ۵۸ ء ۲۳ انچہ سالانہ - یہان کی قوم لنگایت ہے - گلے مین پتہر کی مورت آویزان رکہتے ہین جس کو لنگ کہتے ہین اور صرف وقت مرگ اسکو علٰحدہ کرتے ہین -

مدگل - کنڑی ملک ہے - قلعہ کا طول آدہی میل سے زیادہ اور عرض اس سے کچہ کم یہان ایک سنار کی لڑکی نہایت حسین تہی جسکی وجہ سے راجہ بیجانگر اور فیروز شاہ بہمنی

م ۱۰۶۶ھ سنہ ۱۶۵۶ء مین اورنگ زیب نے اس کا محاصرہ کیا - یہان سے تہوڑی دُور نارایَن پور ہے جو چلوکیا خاندان مین متبرک سمجہا جاتا تہا - بہت سے بت اور کندہ کئے ہوے پتہر حسب اجازت سرکار عالی انڈین میوزیم (دار النوادر لندن) کو بہیجے گئے ہین - اسکو ۱۰۴۵ھ م سنہ ۱۶۳۵ء مین خان دوران نے تباہ کیا -

سیڈم - یہان کا پتہر نہایت نرم اور معدن ہے سیلو کا - اس چہوٹے قصبہ مین قریب تین سو کے معابد ہون گے - یہ گڈہی سلطان محمد قلی قطب شاہ کے زمانہ مین بعد جنگ و جدل وہان کے راجہ سے فتح ہوی -

رائچور - یہ ضلع واقع ہے درمیان دریائے کرشنا اور تنگبہدرا کے اس لئے اس ضلع کو دوآبہ کہتے ہین جیسے پنجاب - پانچ دریاؤن کے رجوع سے مشہور ہوا - ۱۳۱۵ فیٹ سمندر سے بلند ہے - یہان گرمی سخت ہوتی ہے - بارش بدرجہ اوسط ۱۲۲ سالانہ اور معین نہین - اسلئے اکثر قحط کا سا منا رہتا ہے اور گرانی دایم -

یہان کے ظروف گلی جس پر سنہری اور روپہلی کام ہوتا ہے - مشہور ہین - اور کفش ہا بہی نہایت نازک - سبک - خوش وضع اور پائدار ہوتے ہین -

گریٹ انڈین پنین شولا ریلوی کا آخر اسٹیشن ہے - بموجب عہد نامہ ۱۲۷۰ھ م سنہ ۱۸۵۳ء رائچور سرکار انگریزی کے تفویض کیا گیا تہا - اور ۱۲۷۸ھ م سنہ ۱۸۶۱ء مین پہر سرکار عالی کو مسترد ہوا - اس کا قلعہ ۶۹۴ھ م سنہ ۱۲۹۴ء مین تعمیر ہوا تہا - اس کی بندش نادر ہے - اور بعد اس کے اندرونی حصار و دروازہ وغیرہ سلطان ابراہیم عادل شاہ نے ۹۵۵ھ مین تعمیر کرایا تہا - ریل کے جاری ہونے سے یہہ ہی تجارت گاہ ہو گئی ہے - غلہ - روئی - اور دوسرے اشیا بکثرت بمبئی بہیجے جاتے ہین -

اناگندی - ضلع رائچور مین قدیم اور مشہور مقام ہے - آبادی ۳۲ ہزار - یہان کے راجاؤن کا سلسلہ بیجا پور کے راجاؤن سے ملتا ہے -

۷۵ - ۴۷ - اور ۷۸ - ۱۵ - شرقی طول بلد کے واقع ہے - اس کے شمال مین دیہات بہالکی (جاگیر پائیگاہ) جنوب مین دریاے تنگبہدرا - ضلع کرنول (احاطہ مدراس) شرقی مین ناگر کرنول - گدوال - ٹیلور (علاقہ صرف خاص) غرب مین اضلاع دہارواڑ (علاقہ بمبئی) -

اس مین جابجا پہاڑ ہین مگر مسلسل نہین - یمنی گڑہ اور بالاگہاٹ کا حصہ اسی مین واقع ہے - زمین اکثر بلند ہے اس مین مرہٹواڑی اور تلنگانہ دونونکی حیثیت ہے -

زمین ریگڑ کی قسم سے جو زیادہ تر خشکی کے کاشت کے لایق ہے - روئی - جوار باجرا - گیہون کے لئے مناسب ہے -

ہوا اکثر گرم - بارش بدرجہ اوسط ۶۶ ؛ ۲۹ - انچہ یعنے صوبہ غربی کے ⅔ کے قریب

گلبرگہ ریل کے جاری ہونے سے اچہی تجارت گاہ ہوگیا ہے اور آبادی روز افزون ہے

اس جنوبی صوبہ مین چار ضلع ہین -

(۱) گلبرگہ - اس ضلع مین سات تعلقہ ہین - اندولہ - چنچولی - گلبرگہ - گرمٹکل کڑنگل - مہاگاؤن - سیڑم -

(۲) رائچور - اس ضلع مین چہہ تعلقہ ہین - الپور - دیودرگ - مانوی - رائچور یادگیر - یرگرہ -

(۳) لنگسگور - اس ضلع مین بہی چہہ تعلقہ ہین - گنگاوتی - کشٹگی - لنگسگور شاہ پور - شوراپور - سندہنور -

(۴) نالدرگ - اس ضلع مین تین تعلقہ ہین - نلدرگ - تلجی پور - الکول

کلیانہ - قدیم شہر ضلع گلبرگہ مین ہے جسکی آبادی ۱۲۰۰۰ ہے - چلوکیا خاندان کا پایہ تخت تہا جب سلاطین بہمنیہ گلبرگہ پر قابض ہوے تو کلیانہ اُن کے قبضہ مین آیا بعد ان کے عادلشاہیون کے قبضہ مین رہا - سنہ ۱۶۳۵ع مین مغلون نے اسکو لوٹا سنہ ۱۶۶۰ع

سرپور ٹانڈور - طول اس علداری کا سہ چند ہے عرض سے - مشکل مستطیل کے مشابہ اکثر زمین ناہموار اور جہاڑی سے ڈہکی ہوی -

حسن آباد گلبرگہ صوبہ جنوبی | سلطان علاوالدین حسن کانگو بہمنی ریاست کے بانی نے ۷۴۸ھ مین اس شہر کی بنا ڈالی اوراس کو حسن آباد سے موسوم کیا یہ صوبہ درمیان ۱۵ - ۳ اور ۱۷ - ۴۲ شمالی عرض بلد کے اور مابین

+ اصلی نام اس بانی سلطنت بہمنیہ کا ظفرخان تہا یہ ایک افغان سردار تہا جو محمدؐ تغلق کے عہد مین گذرا ہے - یہ شخص پہلے ایک مفلس و نادار آدمی تہا - کانگو - نامی ایک برہمن منجم ملازم شاہزادہ محمدؐ تغلق کے پاس دارالخلافہ دہلی مین رہا کرتا تہا - اُسی زمانہ مین ایک روز سلطان المشایخ نظام الدین محبوب الٰہی قدس سرہٗ کی خانقاہ شریف مین عام و خاص کی دعوت تہی شاہزادہ محمدؐ تغلق بہی اِس دعوت مین شریک تہا - جب یہ شاہزادہ رخصت ہوا تو ظفرخان بہی اس مفلسی حالت مین بیرون خانقاہ اگر کہڑا ہو گیا - سلطان المشایخ نے فرمایا کہ (سلطانے رفت و سلطانے آمد) اور ایک روٹی جو افطار خاص کیلئے طاق مین رکہی ہوی تہی انگشت پر رکہہ کر اُس کو دی اور فرمایا کہ یہ چتر شاہی ہے - الغرض اس بشارت کے چند روز بعد ظفرخان کانگو برہمن کے ذریعہ سے شاہزادہ محمدؐ تغلق کے سرکار مین اپنی امانت و دیانت داری کے باعث زمرۂ ملازمی مین شریک ہو گیا - جب شاہزادہ محمدؐ تغلق مالک تخت و تاج ہوا اس نے تغلق خان حاکم دکن کے ماتحت اس کو بہیجدیا - تغلق خان کے قتل کے بعد باتفاق اعیان دکن ظفرخان بادشاہ ہوا - اور اپنا لقب حسن علاوالدین کانگوی بہمنی رکہا - (چونکہ کانگو منجم نے پیشین گوئی کی تہی اور عہد لیا تہا کہ جب تو مدارج اعلےٰ پر فائز ہوے اپنے نام کے ساتھہ میرا نام شریک رکہنا) دارالخلافہ دہلی سے جو حاکم فوج لیکر اس سے لڑنے آیا اُن سبکو اس جوانمرد نے مغلوب کیا - اور گلبرگہ کو اپنا تخت گاہ قرار دیکر نام اسکا حسن آباد رکہا اور سلطنت دکن کا خودسر بادشاہ بنگیا - تخت شاہی پر قدم رکہتے ہی سب سے پہلے حکم دیا کہ پانچ من طلا اور دس من نقرہ مولانا برہان الدین کی معرفت فاتحہ روح حضرت محبوب الٰہی قدس سرہ کے لئے پہنچادین - گیارہ سال دو ماہ سلطنت کرکر بعمر ۶۷ سال ۷۵۹ھ ہجری مین راہی عالم بقا ہوا - ۱۲ تاریخ فرشتہ -

اودگیر۔ حیدرآباد اور جالنہ کی سڑک پر واقع ہے۔ عادلشاہی سلطنت مین یہہ مستحکم قلعہ جات سے سمجھا گیا ہے اسپر کئی مرتبہ محاصرہ ہُوا آخر مرتبہ ۱۶۳۵ء مین سرکار نظام اور مرہٹو نمین مشہور لڑائی ہوئی جس مین بہت کشت و خون ہُوا ۔

اس شمالی صوبہ مین پانچ ضلع ہین۔

(۱) بیدر۔ اس ضلع مین پانچ تعلقہ ہین۔ الگول۔ بیدر۔ جوگل پٹی۔ نلنگہ راجورہ۔

(۲) اندور۔ اس ضلع مین دس تعلقہ ہین۔ آرمور۔ ہمگل پٹی۔ بانسواڑہ۔ بودہن اندور۔ کاماریڈی پیٹھ۔ مدہول۔ نرمل۔ اولا۔ ایلاریڈی پیٹھ۔

(۳) محبوب نگر۔ اس ضلع مین بھی دس تعلقہ ہین۔ امراباد پٹی۔ ابراہیم پٹن۔ جڑچرلہ کلواکرتی۔ کوبلکنڈہ۔ محبوب نگر۔ کلیل۔ ناگرکرنول۔ نارائن پیٹھ۔ پرگی۔

(۴) میدک۔ اس ضلع مین چھہ تعلقہ ہین۔ اندول باغات۔ کلبگور۔ میدک راماییم پیٹھ۔ ٹیکمال۔

(۵) سرپور تانڈور۔ اس علداری مین تین تعلقہ ہین۔ ایدلاباد۔ راجورہ سرپور تانڈور۔

اندور۔ یہان عہدہ داران ضلع کی کچہریان ہین۔ کچھہ کچھہ دور تک ایک لین مین بسا ہُوا ہے۔ یہان ہر سال دیکھا مائی کی جاترا بڑی دہوم سے ہوتی ہے۔ اس تعلقہ مین خاصکر نیشکر موٹے اور شیرین ہوتے ہین۔ یہان کا عطر۔ تیل۔ سرکا مصالحہ مشہور ہے۔

محبوب نگر۔ یہہ ضلع ہمارے آقا تاجدار دکن اعلیحضرت کے نام نامی پر موسوم ہے۔

میدک۔ اس کو گلشن آباد کہتے ہین۔ شہر کی فصیل جو راجہ ورنگل کی بنائی ہوئی ہے اب بالکل خستہ ہوگئی۔ اس کے بعد یہ شہر بہمنیون کے قبضہ مین آیا۔ یہان مشایخ اکثر ہین۔ جاجم۔ پردے۔ دسترخوان۔ پختہ رنگ کے عمدہ چھاپے جاتے ہین۔

مقامات کو تاراج کیا آخر وہ قتل کیا گیا اوراُس کا سر اور ہاتھہ پاؤن حیدرآباد کے دروازے پر عبرت کے لئے لٹکائے گئے تھے ۔

محمدآباد بیدر صوبہ شمالی } یہہ شہر قدیم مانجرانذی پر واقعہ ہے۔ بابین ۱۷-۵۴-۲۴ عرض بلد۔ اور ۷۷-۳۴-۲۱- طول بلد کے - ۲۳۳۰ فیٹ بلندی پر سمندر سے اور ۵۰۰ فیٹ بلند حیدرآباد سے ۔

اس کا قدیم نام دورابہا تھا اور قدیم سلطنت کا پایہ تخت - دمن - جونل دمن کے قصہ مین مشہور ہے - یہین کے راجہ بہیم سین کی لڑکی تھی - یہ شہر بریدشاہی سلطنت کا پایہ تخت تھا - اس کا بانی محمد قاسم برید نامی ایک شخص گزرا ہے جو پہلے شاہان بہمنیہ کے غلامون سے تہا - اسنے محمد شاہ بہمنی کے وقت امارت اور سلطان محمود شاہ کے وقت وزارت پائی رفتہ رفتہ اپنے نام کا خطبہ جاری کیا - محمد آباد بیدر کو دارالسلطنت بریدیہ کا بنایا - یہان پر ہمیشہ جنگ و معرکہ آرائی ہوتی رہی ۔

شمالی و شرقی جانب ۵ میل بیدر سے احمد شاہ بہمنی کا مقبرہ نہایت خوبصورت مقبرہ ہے جسنے ۸۳۶ھ م ۱۴۳۳ء مین پایہ تخت کو گلبرگہ سے بیدر مین منتقل کیا ۔

بیدری برتن مشہور ہین اور یہان سے نمایش کے لئے ولایت جاتے ہین - جو ایک بچرس دہات سے بنتے ہین - اس مین تانبا سیسہ ٹین اور جست ملاتے ہین - اور ظروف پر سونے اور چاندی کا کام نہایت نفیس اور باریک کرتے ہین جو کسی بلاد مین نہین ہوتا ۔

مالے گاؤن - ضلع بیدر مین واقع ہے یہہ جاترا کی وجہ سے مشہور ہے جو ہر سال نومبر و ڈسمبر مین ہوتی ہے اور قریب ۰۰۰ ۴ گہوڑا اور یابو فروخت کے لئے تمام دکن سے جمع ہوتا ہے - قدیم زمانہ مین پچاس ہزار گہوڑے آتے تھے چونکہ راستے مین ہر جگہ پر محصول لاگ گیا ہے اسلئے گہوڑون کی آمد بہت کم ہوگئی - گو مدارالمہام مرحوم نے محصول معاف کر دیا - مگر تجار لوگ اسی خیال سے نہین لاتے ۔

اس کے اطراف پختہ حصار ہے - اور پانی مین اکثر جوش معلوم ہوتا ہے - سنگارینی سائسٹی - راجورہ - کا ماوارم مین کوئلہ نکلتا ہے -

ایلگندل - شکل اس ضلع کی قریب مثلث کے ہے - اکثر حصہ میدان جنگل مین جانور شکاری بہت سے ہین -

مانجرا اس کے بالکل وسط سے آر پار گزرتی ہے - ایلگندل قدیم شہر ہے اور تلنگانہ کا پایہ تخت تہا - قلعہ بیضاوی شکل کا اب بالکل شکستہ ہوگیا ہے ڈہائی میل مربع - اطراف خندق اور بیچ مین ایک چہوٹی پہاڑی ۲۰۰ فیٹ بلند جس پر ایک مسجد ہے -

جگتیال کا قلعہ بہی قدیم ہے - وہان کا محبس اس ریاست مین وہی کام دیتا ہے جیسا کہ سرکار انگریزی مین عبور دریائے شور (انڈمین آئرلینڈ) یہان لکڑی کے کاریگر اچہے ہین -

ملنگور - ضلع ایلگندل مین پہاڑی پر واقع ہے - ۶۹۰ فیٹ میدان سے اور ۱۰۱۷ فیٹ سمندر سے بلند ہے اس کے قلعہ کو راجہ ورنگل نے بنایا تہا اور قطب شاہ اول نے اسپر قبضہ کیا

نلگنڈہ - اکثر کہنا ہین مگر پہاڑ مسلسل نہین صرف متفرق طور پر واقع ہین خاصکر دیورکنڈہ - گنگاپور - بہونگیر کے نلگنڈے کی بستی دو طرف پہاڑون سے گہری ہوی ہے اور دو طرف مٹی کے پشتے سے - عرض مین تنگ اور سراسر لانبی - ان پہاڑون سے ایک کا نام نلا ہے اور دوسرے کا گنڈہ - اور یہی اس بستی کی وجہ تسمیہ ہے - گرمی شدت کی ہوتی ہے - بچہوؤن کی یہان کثرت ہے -

دیورکنڈہ - اس مین پہاڑی قلعہ ہے جس کے دامن مین محصور بستی ہے - وزیرآباد قصبہ دریائے کرشنا اور موسی کے اتصال کے قریب ہے -

بہونگیر - حیدرآباد سے ۳۰ میل شرق کے جانب واقع ہے - یہان غلہ اور تمباکو کثرت سے پیدا ہوتا ہے - خافی خان نے لکہا ہے کہ یہان ایک مشہور ڈاکو پاپارائے نامی نے ایک گروہ جمع کر کے قصبہ شاپور کو اپنا مسکن بنایا تہا - بہونگیر ورنگل او بہت سے

چانول اس ضلع کی خاص پیداوار ہے اور کئی قسم عمدہ ہوتا ہے۔ املی نیشکر۔ تل۔ ساگوان۔ شیشم۔ آبنوس۔ بکثرت ہوتا ہے۔

جانورون مین سواے معمولی جانورون کے۔ ارنا۔ بہینسہ۔ گینڈا۔ اور ہاتہی۔ اس صوبہ مین ہوتا ہے۔ کوئلہ کا کان بہی اسی صوبہ مین ہے۔ لوہا اور ابرک بہی نکلتا ہے

اس صوبہ مین تین ضلع ہین۔

(۱) ضلع ورنگل۔ اس ضلع مین دس تعلقہ ہین۔ چریال۔ کندی کنڈہ۔ کہم مٹہ مدہرا۔ پاکہال۔ پالونچہ۔ بارکال۔ ورنگل۔ وردنا پیٹہ۔

(۲) ضلع الگندل۔ اس ضلع مین نو تعلقہ ہین۔ چنور۔ جگتیال۔ جمی کنٹہ۔ کریم نگر لکشٹی پیٹہ۔ مہادیو پور۔ سدی پیٹہ۔ سرسلہ۔ سلطان آباد۔

(۳) ضلع نلگنڈہ۔ اس ضلع مین پانچ تعلقہ ہین۔ دیل کنڈہ (بہونگیر) دیول پلی۔ دیورکنڈہ۔ نلگنڈہ۔ سُریاپیٹہ۔

ہنمکنڈہ ورنگل سے ۴ میل شمال و غرب مین واقع ہے۔ یہان سوتی اور اونی قالین شطرنجیان۔ نوال۔ رومال۔ وغیرہ تیار ہوتے ہین۔ تلوار بیش قبض اور چاقو بہی اچہے بنتے ہین۔ قدیم عمارات سے ایک ہزار دری مکان ہے مگر ناتمام صرف ۳۰۰ در ہوئے ہین

پاکہال۔ یہ تعلقہ جس کا مستقر نرسایم پیٹہ ہے اور جسمین پاکہال کا تالاب واقع ہے صرف ۸ مہینے آباد رہتا ہے۔ بارش مین ہوا زہر آلود اور بخار کی وجہ سے لوگ چلے جاتے ہین۔ جنگلہ کی جہاڑی بہت گہنی ہے اسمین شیر ہاتھی اور دوسرے درندے رہتے ہین۔ تالاب کے تین سمت پہاڑ ہے اس کا پانی صاف ہے مگر جہاڑی کی وجہ سے خراب ہو جاتا ہے۔

کہم۔ اس تعلقہ مین بہ موسم بارش ایک بہت بڑی مکہی پیدا ہوتی ہے جس سے گہوڑے شیر اور درندے ہلاک ہوتے ہین۔ قصبہ لوسکا مین گرم پانی کا چشمہ ہے

زمانہ مین یہانکی عمارتین بنا ہوئین -

پالور - مین جو بیڑ سے جنوب و غرب مین ڈہائی میل کے فاصلہ پر ہے سرخ کہریا نکلتی ہے -

ہنگولی - ضلع پربہنی مین واقع ہے سرحد براڑ سے ۲۰ میل - روئی کی بڑی تجارت گاہ ہے - انسداد ٹہگی و ڈکیتی یہین سے شروع ہوا -

ناندیڑ کے سیلے اور پگڑیان مشہور ہین - پارچہ بافی اور چرمی کام اچہا ہوتا ہے شاہجہان نامہ سے واضح ہوتا ہے کہ اس زمانہ مین صوبہ تلنگان کا پایہ تخت تہا - اس مین سکہہ زیادہ رہتے ہین جن کا گرو گوبند نایک ببیا کانہ وعظ کیا کرتا تہا سنہ ۱۷۰۸ء مین ایک افغان نے گروے مذکور کو مار ڈالا -

ورنگل صوبہ شرقی } یہہ شہر قدیم ضلع کہم مین ۸۶ میل شمال و مشرق مین حیدرآباد کے واقع ہے - درمیان - ۱۷-۵۸ - شمالی عرض بلدہ اور ۸۹-۰۰ ہ شرقی طول بلد کے -

اس کو گیارہوین پوت راج نے بنایا - سنہ ۷۰۳ھ م سنہ ۱۳۰۳ء مین ملک معزالدین نے اس پر حملہ کیا - سنہ ۱۳۰۹ء مین ملک نائب کافور نے حملہ کیا - اس وقت پرتاب رودر دیو یہان کا راجہ تہا - اس کا حصار گو مٹی کا ہے مگر ایسا مضبوط کہ گولے اثر نہین کرتے - اسکا دور سات میل ہے -

مٹی کے حصار کے اندر پتہر کی دیوار ہے اور چارون طرف خندق - بیرون حصار مین دو دروازے ہین اور اندرونی حصار مین چار دروازہ ہین - سنہ ۸۲۶ھ م سنہ ۱۴۲۲ء مین آخر مرتبہ بہمنیون کے ہاتہہ سے لوٹا گیا - ۱۱۰۰ فیٹ سمندر سے بلند ہے -

اس صوبہ کے شمال مین صوبہ شمالی - جنوب مین دریاے کرشنا - مشرق مین دریاے گوداوری - اور مدراس کے اضلاع - کرنول - مچہلی بندر - مغرب مین ضلع اطراف بلدہ اور صوبہ جنوبی -

ایک پختہ سراے جسکو جمشید خان نے ۹۶۶ھ م ۱۵۶۰ء مین بنایا تہا قلعہ جالنہ کو قابل خان نے ۱۱۳۸ھ م ۱۷۲۵ء مین بنا کیا تہا۔ شکل مربع۔ برج نیم مدور۔ آدہ میل پر غرب مین ایک خوشنما تالاب ہے جو موتی تالاب کے نام سے مشہور ہے۔

یہہ تالاب ملک عنبر کے زمانہ کا تیار شدہ ہے۔ دکن مین جالنہ کی آب وہوا ولایتی فواکہات کے باعث عمدہ ہے۔ اکثر میوہ جات یہان سے بمبئی اور حیدرآباد جاتے ہین۔

جالنہ کی چہاونی ۱۲۴۳ھ م ۱۸۲۷ء مین ڈالی گئی اس مین دو پلٹن ایک رسالہ اور ایک توپخانہ رہتا ہے۔ مسافرخانہ۔ ڈاک خانہ۔ مشن اسکول۔ گرجا بہی موجود ہے۔ یہان ملک سرکار عالی اور خاندیس کے شمالی حد ہے۔ سمندر سے ۲۴۰۰ فیٹ بلند ہے۔

اس **غربی صوبہ** مین چار ضلع ہین۔

(۱) ضلع اورنگ آباد۔ جسمین آٹہہ تعلقہ ہین۔ انبڑ۔ اورنگ آباد۔ بیضہ پور۔ بہوکردن۔ گانڈاپور۔ جالنہ پور۔ کنڑ۔ پٹن۔

(۲) ضلع بیڑ۔ اس ضلع مین چھ تعلقہ ہین۔ انبہ جوگائی۔ آشٹی۔ بیڑ۔ گیورائی۔ کیج۔ منجلے گاؤن۔ (پاترہ)

(۳) ضلع پربہنی۔ اس مین بہی چہہ تعلقہ ہین۔ بسمت۔ جنتور۔ نرسی۔ اونڈا۔ پربہنی۔ پاتہری۔

(۴) ضلع ناندیڑ۔ اس ضلع مین سات تعلقہ ہین۔ بلولی۔ دیگلور۔ حدگاؤن قندہار۔ عثمان نگر۔ ناندیڑ۔

بیڑ مین محمد تغلق شاہ نے ۷۴۳ھ م ۱۳۴۲ء مین جنوب سے واپسی کے وقت اپنے دانت کو بڑے کر وفر سے دفن کیا تہا۔ شاہجہان کے زمانہ مین یہان نظام شاہیون اور عادلشاہیون مین اکثر لڑائیان ہوے۔

انبہ جوگائی۔ زمانہ قدیم مین جیٹ پال راجہ کا دار السلطنت تہا۔ شاہجہان اور اورنگ زیب کے

بغرض تبدیل ہوا اکثر لوگ یہان آکر رہا کرتے ہین - یہہ شہر قبرستان ہے -
اورنگ زیب عالمگیر اعظم شاہ - آصف جاہ - ناصر جنگ - ملک عنبر کے مقابر اس
مین ہین - اس کے چار دروازہ ہین - نقار خانہ کا دروازہ - لنگر دروازہ -
منگل پیٹہ - جنوبی دروازہ - مقبرہ اورنگ زیب بہت وسیع اور عمدہ عمارت ہے
جس مین نقار خانہ - مسجد - مدرسہ ہے - مگر قبر بے نقش و نگار - اورنگ زیب
عالمگیر بادشاہ کا لقب بعد وفات خلد مکان ہوا - اسوجہ سے اس جگہ کا نام
خلد آباد رکہا گیا -

آصف جاہ بہادر کا مقبرہ بہی عالمگیر کے مقبرہ سے کم نہین ہے - ایک حجرہ مین
جبۂ شریف آنحضرتؐ کا مقفل رہتا ہے ۱۲ ربیع الاول کو زیارت کے لئے کہولا
جاتا ہے -

اور یہان حضرت برہان الدین رز زری زر بخش قدس سرہ العزیز کا مزار مبارک ہے
جنکا عرس شریف ماہ ربیع الاول مین ہوا کرتا ہے - دور دور کے مقامات سے
زیارت کے لئے لوگ بکثرت آتے ہین - اور نہایت ہی پر تکلف میلہ لگا رہتا ہے -

اجنٹا - یہہ مدار المہام مرحوم سر سالار جنگ کی جاگیر ہے جسمین (۲۱)
گاؤن ہین - قصبہ اجنٹا اسی نام کی پہاڑی پر واقع ہے ۱۱۴۰ھ مین نواب آصف جاہ
بہادر نے اس کو بنا کیا - اجنٹا کے غار جو دنیا مین مشہور ہین اور تعداد مین ۲۹ ہین
یہان سے ۴ میل پر واقع ہین - اکثر یورپ مین سیاحون نے ان غارون کا
حال مبسوط لکہا ہے -

جالنہ - اورنگ آباد مین دہنے کنارے پرگنڈ لیکا ندی کے واقع
ہے - کہتے ہین کہ یہہ نہایت قدیم شہر ہے جسمین سیتا - رام لچھمن - کی بی بی رہا
کرتی تہی - اُن زمانہ مین اس کا نام جان کا پور تہا - یہان ایک مسجد ہے اور

اورنگ زیب نے ۱۰۹۸ھ مین قید کیا تھا باقی ہے - ایک برج کے قریب پہاڑی کے کہو مین ایک مندر کندہ کیا ہوا ہے - جس مین جنار دہن سامی رہا کرتا تھا اور اب ہنود اس کو متبرک جانتے ہین -

غار ہاے ایلورہ - اورنگ آباد سے ۱۵ میل شمال غربی جانب مین واقع ہین - دیول دیوی راجہ گجرات کی لڑکی نہایت شکیلہ اور جمیلہ تہی جس کو اس مقام سے سلطان علاوالدین کے لوگ لے گئے تھے اور اس کے فرزند کے نکاح مین آئی -

ان غارونکی تعداد قریب ۲۹ کے ہے - قصبہ ایلورا جسکو ان غارون کی وجہ سے شہرت ہوی - اورنگ آباد سے ۱۷ میل اور غارون سے ایک میل پر ہے - یہان ایک بزرگ کا مزار ہے جو سلب امراض کرتے ہین - قصبہ اور غارون کے درمیان اہلیہ بائی رانی اندور کا مندر ہے اور اس کے قریب راجہ کا تالاب ہے جس کا پانی شفا بخش مشہور ہے -

تمام ممالک محروسہ مین اس صوبہ کی ہوا نفیس ہے - مقیاس الحرارت سرما مین ۷۵ درجہ اور گرما مین ۸۵ درجہ سے زیادہ اوسط ۸۰ درجہ کے قریب - شمالی حصونمین سردی زیادہ بہ نسبت جنوبی حصون کے بارش بدرجہ اوسط ۳۳ انچہ اور شمالی اور غربی ہوا پر جس کو مانسون کہتے ہین منحصر ہے -

باشندے یہان کے محنتی - سپاہی - مضبوط بلند و بالا - گندم رنگ - اس صوبہ کی زمین خاص کر گہاٹیون کی زرخیز - گیہون اور روئی یہان بکثرت ہوتی ہے -

روضہ خلد آباد - اورنگ آباد سے ۱۴ میل جانب غرب و شمال اور ایلورے کے غارون سے تہوڑے فاصلہ پر واقع ہے آبادی (۲۲۱۸) ہے چونکہ بلندی سمندر سے ۲۰۰۰ فیٹ ہے اس لئے آب وہوا نہایت لطیف اور گرمیون مین

جس ذریعہ سے پانی گئو مکہہ کے حوض سے اس برج تک پہنچایا گیا ہے جس کو شاہ گنج بمبہ کہتے ہین - اس نالہ سے فائدہ اٹہا کر کہلی ہوی نہر کا پانی اسی مین ڈالدیا گیا - یہان کے محبس مین شطرنجیان بُنی جاتی ہین - صفائی کا عمدہ انتظام ہے - بیگم پورہ کے نزدیک اورنگ زیب کی بی بی رابعہ دورانی کا مقبرہ ہے - بعینہ آگرہ کے تاج محل کے روضہ کی نقل ہے - ۱۰۷۱ ہ م ۱۶۶۰ء مین اسکی تعمیر ہوی ہے اور قریب ۱۸ لاکہہ روپیہ کے صرف ہُوا ہے - اورنگ زیب کا محل اب قلعہ ارک کے نام سے مشہور ہے - لکڑی کا کام خاص کر کہڑاوین - ریشمی اور سوتی کپڑے - کمخواب - ساڑی - مشروع ہمروع - کلابتو - بادلہ - نمدہ - کاغذ - یہ سب چیزین دیساور جاتے ہین - بلدہ کے قریب کے جانب چہاونی ہے جسمین سرکاری باغ مسافر خانہ ڈاک خانہ اور بہت مکانات ہین میس ہوس کے قریب ہفتہ مین ایک بار ہاٹ لگتی ہے -

شہر سے ۲ میل شمال مین سجل کے پہاڑیون مین مکانات کندیدہ کئے ہوے ہین جن کو غار (کیوس) کہتے ہین - انکی وضع تراش خراش کا شہرہ ہے - کہا جاتا ہے کہ بدھ کے زمانہ مین کندہ ہوے تھے - جس کو چار ہزار سال ہوتے ہین - یہان کے چند مشہور مقامات ذیل مین بتلائے جاتے ہین -

دولت آباد - دس میل شمال وغرب مین بلدہ اورنگ آباد کے اور ۲۸۰ میل حیدرآباد سے ایک پہاڑی قلعہ ہے ۶۰۰ فیٹ بلند - دیوگڈہ اس کا قدیم نام ہے ۶۹۲ ہ م ۱۲۹۴ء مین علاوالدین اور رام چندر سے لڑائی ہوی جسمین راجہ نے شکست پائی - بادشاہ نے چہہ سو من سونا ۷ من موتی دو من اور جواہرات ۵۰۰۰ تہان ریشمی اور زرین اور ایلچپور لیکر صلح کی ۱۷۰۷ء مین دولت آباد نواب آصف جاہ بہادر کے قبضہ مین آیا -

علاوالدین کا منار اب تک موجود ہے اور چینائی محل جس مین تاناشاہ ابوالحسن کو

گئی ہے اور اُس قدرتی چٹان پر کہڑی ہے - جس سے اس آبگیر کے بازو کی دیوارین
بنی ہین - اور ۲۰۰ یا ۳۰۰ فیٹ کے فاصلہ پر آدمی کے نیچے اُترنے کے سوراخ کئے
گئے ہین اس مین جو پانی آتا ہے اس کا اندازہ کیا گیا تھا جس سے معلوم ہوا کہ ۲۴ گھنٹہ
مین ۱۷۰۵۵۳۶ - گیلن پانی آتا ہے - پانی کے نکالدینے کے لئے ایک نالہ بنایا گیا ہے
جسکو چدر بمبہ کہتے ہین اور جہان وہ ندی پر سے گزرتا ہے وہان دو خمیدہ نالیان
بنائے گئے ہین جو بہد سے طور سے پتہر کی تراشی ہوی ہین اور ہر ایک کا قطر دائرہ
۱۲ - انچ کا ہے -

آبگیر مذکور دوسری خمیدہ نلی کے پاس ختم ہوتا ہے کیونکہ وہان کا جہرنا موقوف ہوجاتا ہے
اور یہان سے پانی زمین کے نیچے نہر بنا کر ایک حوض تک پہنچایا گیا ہے جس کو (گئومکہہ)
اور جہان ایک گاؤ کی مورت پتہر کی تراشی ہوی ہے - اب پتہر کی خمیدہ نلیان شکستہ
حالت مین ہین اور آبگیر کے پانی کا چوتہا حصہ گئومکہہ تک پہنچتا ہے - اس حوض سے
پانی مٹی کے نل کے ذریعہ سے جو چونہ اور پتہر مین بٹھایا گیا ہے اس خزانہ تک پہنچتا ہے
جو دہلی دروازہ کے قریب واقع ہے اس نل سے اور ایک دوسرے نل سے جس کو
شاہ گنج کا نل کہتے ہین شہر کے بڑے حصہ کو پانی ملتا ہے اور شہر کے مغربی حصہ مین
جہان آبادی کم ہے ایک کہلی نہر سے پانی پہنچتا ہے -

سنہ ۱۸۸۶ع مین آب رسانی کے ذرایع شکستہ ہونے کی وجہہ سے قحط آب کا اندیشہ تھا
اسلئے سرکار نظام نے آبگیر سے مٹی نکالنے اور ایک ڈہالے ہوے لوہے کا نل لگانے
کے لئے ہ ہزار روپیہ کی منظوری عطا فرمائی - آبگیر مذکور جو ایک مدت سے بے مرمت
پڑا تہا تمام مٹی وغیرہ سے صاف کر دیا گیا - آدمیون کے اندر اُترنے کے سوراخ
پختہ تعمیر ہوے اور ایک ۸ انچہ کا ڈہلا ہوا نلِ آہنی دہلی دروازہ سے شاہ گنج کے
حوض تک نصب کیا گیا - اس مرمت کے وقت ایک قدیم پختہ نالہ ظاہر ہوا

بہادر اور کل مختار سردار تھا سنہ ۱۶۱۰ء مین اس کو بنا کرکے کہڑکی نام رکھا تھا۔ اورنگ زیب نے اپنے عہد حکومت سنہ ۱۰۶۴ھ م سنہ ۱۶۵۳ء مین اس کا نام اورنگ آباد رکھا شہر کے شمال و جنوب مین سچل اور ستارے کے پہاڑیان ہین۔ مغربی جانب کام ندی بہتی ہے۔ اطراف مین پختہ حصار ہے جسکی طیاری مین ۳ لاکھہ روپیہ صرف ہوا تہا مگر اب جابجا شکستہ ہوگیا ہے۔ باغات اور مکانات قدیم کے معائنہ سے (جو اب بالکل خستہ ہین) ثابت ہوتا ہے کہ پیشتر اس کے آبادی کثیر تہی اور باشندی اعلے درجہ کے مرفع الحال تھے۔

شہر مین ایک محل ہے جس کو نواب آصف جاہ بہادر حضرت مغفرت مآب نے تیار کرایا تہا۔ شاہی عمارات سے صرف ایک مسجد باقی ہے جس مین اورنگ زیب یاد الہی کیا کرتے تھے۔ جب سے نواب آصف جاہ بہادر نے دار السلطنت اورنگ آباد سے حیدرآباد کو منتقل فرمایا۔ وہان خزان آگئی۔

کارہاے آب رسانی بہی سنہ ۱۰۰۹ھ مین ملک دیار خان کے اہتمام سے بعہد نیابت ملک عنبر جاری کئے گئے تھے۔ اس آب رسانی کا خرچ دو لک ۵۰ ہزار بیان کیا جاتا ہے۔ اور چار سال مین اسکی تعمیر ہوئی۔

اس آب رسانی کے لئے سطح زمین کے نیچے پتہر کی چٹانون مین ایک آبگیر بنایا گیا ہے جس کا ذکر خالی از دلچسپی نہین۔ اس آبگیر مین ۱۲ مربع میل کے رقبہ کی بارش کا پانی زمین کے اندر سے بہر کر جمع ہوتا ہے۔ اس آبگیر کا آغاز ارسول ندی کے قریب ایک نشیب سے ہوتا ہے۔ اور کچہہ حصہ ندی کے کنارے کنارے ہوتا ہوا اور اس کے بعد ندی کے اوپر کچہہ حصہ کی تعمیر ہو کر وہین ختم ہوگیا ہے۔ یہہ آبگیر سطح زمین سے ۴۲ فیٹ نیچے غرق کیا گیا ہے اور ۹۴۰۰ فیٹ طول اور ۳ فیٹ عرض مین ہے اور ۶ سے ۱۰ فیٹ تک بلند ہے۔ اس کی چہت اینٹ کی کمان سے بنائی

نقشہ مندرجہ مین ضلع اطراف بلدہ اور اٹس کے تعلقات و دیہات مندرج نہین ہین صرف دیوانی کی فہرست دی گئی ہے -

ہر صوبہ مین ایک صوبہ دار ہے جس کا عہدہ سرکار انگریزی کے عہدہ کمشنر کی مساوی ہے اور ہر ضلع مین ایک اول تعلقدار ہے جس کا عہدہ سرکار انگریزی کے عہدہ کلکٹری یا ڈپٹی کمشنری کے مساوی ہے -

تعلقدارون کے مددگار بہی ہین جنکو دوم وسوم تعلقدار کے نام سے موسوم کیا گیا ہے - ہر تعلقہ یا حصہ ضلع مین ایک تحصیلدار ہے - اور پانچ پٹیون یا حصص تعلقات مین نائب تحصیلدار ہین -

جملہ تعداد عہدہ داران سررشتہ مال مندرجہ رپورٹ بابتہ ۱۳۰۲ف کے حسب ذیل ہے -

صوبہ داران	۴	اول تعلقداران	۱۵
عملدار	۱	دوم تعلقداران	۲۲
سوم تعلقداران	۳۸	تحصیلداران	۱۰۳
نائب تحصیلداران	۵ -		

یہہ کل ماتحت مجلس مالگزاری کے ہین جسمین تین ارکان ہین - اور ۱۳۰۶ف سے ایک رکن زائد بہی شریک کیا گیا ہے - ابہی معین المہام مال کا تقرر نہین ہوا ہے اسلیے یہہ مجلس بالراس نواب مدار المہام سرکار عالی کے پیشگاہ مین مقدمات متدائرہ کے متعلق گزارشات پیش کرتی ہے -

صوبہ اورنگ آباد } اورنگ آباد خجستہ بنیاد کام ندی کے کنارے پر ۱۹ - ۴۵ شمالے عرض بلد اور ۷۵ - ۲۲ شرقی طول بلد کے درمیان واقع ہے (۲۱۴۳) فیٹ سمندر سے بلند ہے -

ملک عنبر حبشی جو نظام شاہی سلطنت کا (جبکا احمدنگر پایہ تخت تہا) ایک بڑا منتظم

ضلع وصوبہ	تعداد [illegible] سنہ ۱۳۰۷ ف	جاگیر				خالصہ						
		ذات	تنخواہ	دیگر	جملہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	جملہ
اورنگ آباد	۱۸۶۲	۴۳۱	۱۰	۴۴	۳۹۵	۱۴۱۰	۰	۵۸	۰	۰	۰	۱۴۶۸
بیڑ	۹۱۱	۹۲	۵	۸	۱۰۵	۷۹۱	۴	۱۱	۰	۰	۰	۸۰۶
پربھنی	۱۴۱۱	۱۸۱	۰	۱۳	۱۹۴	۱۱۹۳	۱۸	۳	۰	۰	۳	۱۲۱۷
ناندیڑ	۱۱۳۲	۱۰۷	۶	۱۴	۱۲۷	۹۵۰	۵۵	۰	۰	۰	۰	۱۰۰۵
جملہ صوبہ اورنگ آباد	۵۳۱۷	۷۲۱	۲۱	۷۹	۸۲۱	۴۳۴۴	۷۷	۷۴	۰	۰	۳	۴۴۹۶
گلبرگہ	۱۰۵۰	۴۶۸	۰	۲۴	۴۹۲	۵۱۸	۴۰	۰	۰	۰	۰	۵۵۸
رائچور	۹۷۳	۳۳	۰	۲	۳۵	۵۲۸	۱۱۸	۲۴۳	۰	۰	۴۹	۹۳۸
لنگسور	۱۱۰۳	۲۹	۰	۵	۳۴	۸۳۴	۸۴	۵۵	۹۶	۰	۰	۱۰۶۹
نلدرگ	۵۳۹	۲۹۶	۰	۰	۲۹۶	۲۴۳	۰	۰	۰	۰	۰	۲۴۳
جملہ صوبہ گلبرگہ	۳۶۶۵	۸۲۶	۰	۳۱	۸۵۷	۲۱۲۳	۲۴۲	۲۹۸	۹۶	۰	۴۹	۳۸۰۸
بیدر	۸۳۵	۲۱۴	۰	۲۱	۲۳۵	۵۸۰	۱۴	۶	۰	۰	۰	۶۰۰
اندور	۱۲۶۲	۲۰۷	۰	۲۳	۲۳۰	۸۷۱	۱۰۶	۱	۳	۲	۴۹	۱۰۳۲
محبوب نگر	۱۳۹۱	۱۴۸	۱	۳	۱۵۲	۷۶۵	۱۴۸	۲۷۷	۳۷	۸	۴	۱۲۳۹
میدک	۵۶۰	۱۳۰	۴	۰	۱۳۴	۳۷۹	۳۱	۰	۶	۳	۷	۴۲۶
سرپور ٹانڈور	۱۸۳۳	۲۳	۰	۱۳	۳۶	۸۸۱	۴۹	۰	۰	۱۸۴	۶۸۰	۱۷۹۴
جملہ صوبہ بیدر	۵۸۸۱	۷۲۲	۵	۶۰	۷۸۷	۳۴۷۶	۳۴۸	۲۸۴	۴۶	۲۰۰	۷۴۰	۵۰۹۴
ورنگل	۱۷۳۲	۸۷	۱	۹	۹۷	۱۲۳۵	۴۴	۶۶	۵۹	۱۳۱	۷	۱۶۳۵
ایلگنڈل	۱۶۹۵	۱۲۳	۲۰	۲۶	۱۶۹	۱۲۲۴	۵۵	۲	۱۵	۹۱	۱۳۹	۱۵۲۶
نلگنڈہ	۱۰۱۶	۱۵۹	۴	۵	۱۶۸	۷۷۷	۳۰	۰	۲۴	۹	۸	۸۴۸
جملہ صوبہ ورنگل	۴۴۴۳	۳۶۹	۲۵	۴۰	۴۳۴	۳۲۳۶	۱۴۹	۶۸	۹۸	۲۳۱	۲۲۷	۴۰۰۹
جملہ صوبہ جات	۱۹۳۰۶	۲۶۳۸	۵۱	۲۱۰	۲۸۹۹	۱۳۱۷۹	۸۱۶	۴۲۲	۲۴۰	۴۳۱	۱۰۱۹	۱۶۴۰۷

+ نقشہ مندرجہ ذیل سے صوبوں۔ ضلعوں۔ دیہات اور رقبہ و آبادی مالگزاری کی تعداد واضح ہوگی۔

نام ضلع معہ صوبہ	رقبہ مربع میل	تعداد تعلقات	تعداد موضعات	آبادی	مالگزاری اراضی
اورنگ آباد	۵۸۶۳	۸	۱۸۶۳	۷۷۷۱۰۱	[illegible]
بیڑ	۴۱۳۰	۶	۹۱۱	۵۹۹۹۹۷	[illegible]
پربھنی	۴۶۴۹	۶	۱۴۱۱	۷۲۴۴۹۱	[illegible]
ناندیڑ	۳۳۳۷	۷	۱۱۲۲	۶۳۰۳۱۰	[illegible]
جملہ صوبہ اورنگ آباد	۱۷۹۷۹	۲۷	۵۳۱۷	۲۷۳۱۸۰۹	[illegible]
ورنگل	۹۷۲۷	۱۰	۱۷۳۲	۸۴۳۰۲۲	[illegible]
ایلگندل	۷۰۹۵	۹	۱۶۹۵	۱۰۷۴۴۰۶	[illegible]
نلگنڈہ	۴۱۱۸	۵	۱۰۱۶	۶۲۲۱۳۰	[illegible]
جملہ صوبہ ورنگل	۲۰۹۴۰	۲۴	۴۴۴۳	۲۵۳۹۵۵۸	[illegible]
بیدر	۲۸۶۵	۵	۸۳۵	۸۴۸۰۵۷	[illegible]
اندور	۴۸۲۲	۱۰	۱۲۶۲	۶۳۹۵۹۸	[illegible]
محبوب نگر	۶۴۴۴	۱۰	۱۳۹۱	۶۷۰۳۳۹	[illegible]
میدک	۲۰۰۸	۶	۵۶۰	۳۵۹۹۸۷	[illegible]
سرپور ٹانڈور	۵۰۲۹	۳	۱۸۳۳	۲۳۱۷۵۴	[illegible]
جملہ صوبہ بیدر	۲۲۱۶۸	۳۴	۵۸۸۱	۲۷۴۹۷۳۵	[illegible]
گلبرگہ	۳۹۹۸	۷	۱۰۵۹	۶۴۲۴۴۷	[illegible]
رائچور	۳۶۶۱	۶	۹۷۳	۵۱۲۴۵۵	[illegible]
لنگسور	۴۹۰۷	۶	۱۱۰۳	۶۲۰۰۱۴	[illegible]
نلدرگ	۲۴۷۵	۳	۵۳۹	۳۷۸۷۰۶	[illegible]
جملہ صوبہ گلبرگہ	۱۵۰۴۱	۲۲	۳۶۷۵	۲۱۵۳۶۲۲	[illegible]
صدر میزان	۷۶۱۲۸	۱۰۷	۱۹۳۰۶	۱۰۱۷۴۸۰۴	دو کروڑ [illegible]

+ یہ مالگزاری اراضی [illegible] کی ہے۔ چونکہ [illegible] کی رپورٹ ابھی مرتب نہیں ہوئی ہے، اسی وجہ سے سالہائے مذکورہ کی مالگزاری کا تعین نہیں کیا گیا

تیسرا باب

تقسیم مملکت ۔ صوبہ اورنگ آباد ۔ صوبہ ورنگل ۔ صوبہ بیدر ۔ صوبہ گلبرگہ ۔ ضلع اطراف بلدہ ۔ علاقہ صرفخاص ملک مفوضہ برار ۔ اقسام قبضہ اراضی ۔ خراج گزار راجایان

تقسیم مملکت } ممالک محروسہ سرکار نظام بہ نظر اغراض انتظامی چار صوبہ ۔ سولہ ضلع (ضلع اطراف بلدہ اسمین شامل ہے) اور ایک عملداری پر منقسم ہے، اور کل اضلاع مین ایک سو سترہ ۱۱۷ تعلقات انیس ہزار سات سو ترسٹھ مواضعات دو ہزار آٹھ سو ننانوے جاگیرات ہین ۔

قدیم زمانہ مین ملک سرکار نظام صوبہ ۔ سرکار ۔ محال ۔ مین تقسیم کیا گیا تھا ۔ اور تعلقات کا گتہ دیا جاتا تھا ۔ بعض خرابیان واقع ہونے سی سر سالار جنگ مرحوم نے ۱۲۷۵ف مین تمام علاقہ کو اسمات ۔ اضلاع ۔ تعلقات ۔ اور تحصیل مین تقسیم کیا ۔ اس زمانہ کو ضلع بندی کے زمانہ سی موسوم کرتے ہین بعد وفات مرحوم مسطور کے اسمات کے عوض صوبہ مقرر کئے گئے اور نیز تعلقدار سمت صوبہ دار کے نام سے منتخب ہوئے ۔ اور اقتدارات مین بھی توسیع ہوی ۔

صوبہ غربی	اورنگ آباد	صوبہ شرقی	ورنگل
صوبہ شمالی	محمد آباد بیدر	صوبہ جنوبی	حسن آباد گلبرگہ

راجہ رام بخش دیوان مقرر ہوے - بعدازان دوبارہ سراج الملک بہادر دیوانی سے ممتاز ہوے -

نواب سراج الدولہ بہادر کے عہد وزارت مین بہ سبب باقی رہجانے تنخواہ کنٹنجنٹ کے حسب مطالبہ گورنر جنرل بہادر ملک برار بطور امانی سرکار انگریزی کے تفویض کیا گیا کہ بعد وضع اخراجات کے باقی رقم سرکار نظام کے خزانہ مین جمع ہو - تہوڑے ہی دنون کے بعد ۱۲۶۹ھ مین نواب سراج الملک بہادر بہی راہی سفر آخرت ہوے - ان کے بعد سالار جنگ بہادر نے خدمت دیوانی سے سرفرازی پائی -

۱۲۷۰ھ سے بہ حسن انتظام سر سالار جنگ بہادر ملک کی رونق شادابی پر نظر آنے لگی اور سلطنت کا انتظام بہی زیادہ بڑھ گیا -

۲۲ رمضان ۱۲۷۳ھ کو نواب ناصر الدولہ بہادر آصف جاہ رابع نے ۵۸ سال کی عمر مین ۲۹ سال حکمران رہکر راہی روضہ رضوان ہوے - بعد وفات غفران منزل آپ کا لقب ہوا -

آپ کو دو صاحبزادے تہے -

خلف اکبر - نواب* افضل الدولہ میر تہنیت علیخان بہادر -

دوم - نواب+ روشن الدولہ میر جہانگیر علیخان بہادر -

---

* آپکا ذکر خیر دفتر اول مین ملاحظہ ہو -

+ نواب روشن الدولہ بہادر کو ایک ہی صبیہ مسماۃ راحت النسا بیگم صاحبہ تہین جو نواب حیدر الدولہ بہادر خلف نواب رفیع الدولہ حیدر الملک بہادر سے منسوب ہوئین - اور آپ کے بطن سے نواب جہانگیر جنگ بہادر اور تین صاحبزادیان ہین -

میر عالم بہادر جو محبوس تھے طلب کئے گئے اور خدمت مدار المہامی سے سرفراز ہوے۔ اور راجہ چندو لال مدار المہام اور حضور کے فیمابین سفیر مقرر پائے۔ اور ۲۲ صفر ۱۲۲۱ھ بروز چارشنبہ کو راجہ چندو لعل نے خدمت پیشکاری سے سرفرازی پائی۔

۲۱ شوال ۱۲۲۳ھ مین میر عالم بہادر نے انتقال کیا اور منیر الملک بہادر (داماد میر عالم) خدمت دیوانی پر مامور ہوے۔

۱۲۴۳ھ بروز جمعہ ۱۷ ذیقعدہ کو اس رئیس رحمدل رعایا پرور نے ۳۶ سال حکمران رہکر انتقال فرمایا۔ صحن مکہ مسجد مین مدفون ہوے۔ بعد وفات کے آپ کا لقب مغفرت منزل ہوا۔ آپ کو نو فرزند ارجمند اور آٹھہ صاحبزادیان تہین۔

خلف اکبر نواب ناصر الدولہ بہادر میر فرخندہ علیخان آصف جاہ رابع۔

دوم۔ نواب صمصام الدولہ بہادر میر بشیر الدین علیخان — سوم۔ نواب مبارز الدولہ بہادر میر گوہر علیخان۔

چہارم میر پادشاہ تفضل علیخان بہادر۔ — پنجم نواب منور الدولہ بہادر منور علیخان۔

ششم نواب ذوالفقار الدولہ بہادر۔ — ہفتم۔ نواب قمر الدولہ بہادر میر داور علیخان۔

ہشتم نواب مظفر الدولہ بہادر میر فتح علیخان — نہم۔ نواب میر محمود علیخان۔

نواب ناصر الدولہ بہادر غفران منزل آپ ۱۲۰۸ھ مین پیدا ہوئے اور ۱۲۴۳ھ ۱۹ ذیقعدہ کو تخت نشین ہوے۔ مارٹن صاحب اس وقت رزیڈنٹ تھے ۱۲۴۶ھ مین آپکے حکم سے چادر گھاٹ کے پل کی بنا ہوی۔ اور اسی سال راجہ چندو لعل کو راجایان راجہ کا خطاب عطا ہوا۔ ۱۲۵۸ھ مین نواب منیر الملک بہادر نے انتقال کیا اور خدمت مدار المہامی سے راجہ چندو لعل بہادر سرفراز ہوے۔

اور ۱۲۶۱ھ مین راجہ چندو لعل بہادر نے اس دار فانی سے سفر کیا۔

اسی سنہ مین نواب سراج الدولہ بہادر مدار المہام مقرر ہوے اور کچہ مدت معزول رہے اور نواب شمس الامرا فخر الدینخان بہادر نے چہ ماہ دیوانی کی اور ان کے بعد

ایک لڑکا راجہ کی اولاد سے جو گدی کا وارث تہا مسند نشین کر دیا گیا۔
حقیقت یہہ ہے کہ سرکار نظام کی حمایت و وفاداری اور سلطنت میسور کی فتحیابی سے انگریزون کی حکومت صرف دکن مین ہی نہین بلکہ تمام ہند مین برتریان لیگئی۔
الغرض میر عالم بہادر بعد اس واقعہ کے معہ فوج سرکار نظام کنٹنجنٹ داخل حیدرآباد ہوے۔ اور جمعیت انگریزی ماموره سرکار نظام کے لئے الوال (بلارم) مین چہاونی ڈالی گئی۔ اوراس کی تنخواہ مین ملک مفتوحہ ٹیپو سلطان سے جو حصہ ملا تہا مقرر کر دیا گیا۔
۱۲۱۸ھ ہجدہم ربیع الثانی کو اس رستم دوران فلاطون زمان نے بہتر سال کی عمر مین چوالیس سال حکمرانی کے بعد اس جہان ناپائدار کو الوداع فرمایا۔ دارالسلطنت حیدرآباد مین بہ صحن مکہ مسجد اپنی والدہ عمدہ بیگم صاحبہ کے پہلو مین دفن کئے گئے۔ تاریخ رحلت

بروح پاک میر نظام علی مدام	خوانند با وضو ہمہ اشخاص فاتحہ
زین مصرعہ عجیب دو تاریخ را بخوان	مستوجب بہشت و باخلاص فاتحہ
	۱۲۱۸ھ ۱۲۱۸ھ

بعد وفات غفرانمآب لقب ہوا۔ آپ کے خلف ارجمند آٹہہ تہے۔

خلف اکبر۔ نواب عالیجاہ میر احمد علیخان بہادر	دوم۔ نواب سکندر جاہ میر اکبر علیخان بہادر
سوم۔ نواب فریدون جاہ میر سبحان علیخان بہادر	چہارم۔ نواب جہاندار جاہ میر ذو الفقار علیخان بہادر
پنجم۔ نواب جمشید جاہ میر جمشید علیخان بہادر	ششم۔ نواب اکبر جاہ میر تیمور علیخان بہادر۔
ہفتم۔ نواب سلیمانجاہ میر جہانگیر علیخان بہادر	ہشتم۔ نواب کیوانجاہ بہادر۔

نواب سکندر جاہ بہادر غفرانمنزل ذیحجہ ۱۱۸۲ھ کو آپ کا تولد ہے۔ ۲۰ ربیع الاول ۱۲۱۸ھ مین تخت نشین ہوے۔ اور وہ معاہدے جو فیما بین سرکار نظام و سرکار انگلشیہ کے قرارداد ہوے تہے اُنکو بلا کم و کاست بحال رکہا
۱۲۱۹ھ مین ارسطو جاہ بہادر بخار مین مبتلا ہو کر انتقال کئے اُن کے بعد راجہ گہوتم راؤ پیشکار مدار المہامی کا کام دو مہینے تک انجام دیتے رہے۔ پنجم ربیع الاول ۱۲۱۹ھ مین

کیا اور فرانس کا نامی سپہ سالار نپولین بوناپارٹ اس وقت مصر پہ جنگ آرا تہا اور ٹیپو سلطان نے انگریزون کو سرزمین ہند سے نکال دینے کے لیئے برملا اُس سے مدد چاہی اور آپ کو معین وحامی بناکر (سب سیڈی اے ای) قاعدہ پر عہدنامہ مرتب کرلیا - اس قاعدہ کو جب کوئی ریاست عہدنامہ کے روسے منظور کرتی تہی وہ سرکار انگریزی کی حکومت کو ہند مین سارے حکومتون پر غالب مانتی تہی اور سرکار انگریزی اس کی سلامتی اور حفاظت کی ذمہ دار ہوجاتی تہی -

الغرض نواب نظام علیخان بہادر نے میرعالم بہادر کو ۱۲۱۴ھ مین بہ سپہ سالاری فوج جنگی وبرجستہ سرینگ پٹن کے طرف روانہ فرمائے - ایک فوج کا کمپو احاطہ بمبئی سے بہ سپہ سالاری جنرل سٹوورٹ اور کرناٹک کمپو بہ سرکردگی جنرل ہیریس انگریزون کے جانب سے چڑھ آیا - اور لشکر متفقہ نے قلعہ سرینگ پٹن پر حملہ کیا - ملازمان ٹیپو سلطان نے انگریزون سے سازش کرکے قلعہ مین داخل کرلیا - ٹیپو سلطان بہادرانہ بذات خاص معرکہ آرا ہوگیا - کئی ایک یوروپین جو بیرون نقب تہے گولی سے مار کر گرادیا -

جب فوج انگریزی اُن کے قیام گاہ تک پہنچگئی اسوقت ٹیپو سلطان کے پاس کے اکثر لوگ بہاگ نکلے - ٹیپو سلطان نے ایک فصیل پر سے جوانمردانہ مقابلہ کیا اور کئی بار لشکر انگریزی کے ہراول کو روک دیا - المختصر چارون طرف سے قلعہ کے لشکر انگریزی کی آمد شروع ہوگئی - گولیون کا مینہ برسنے لگا - سلطان بہت سے زخم کہاکر گرپڑے ایک سولجر نے انکی تلوار کے حمایل کو جو بہت قیمتی تہی نکالنا چاہا تو سلطان نے اُسکو زخمی کیا سولجر نے ضرب بندوق سے اسیوقت ٹیپو سلطان کو شہید کیا -

جب اس جنگ کا خاتمہ ہوگیا تو ملک مفتوحہ سے وہ ضلع جو دارالسلطنت حیدرآباد کے قریب تہا سرکار نظام کے حصہ مین آیا -

بعض اضلاع انگریزی عملداری مین شامل کرلیئے گئے - اور ریاست میسور کے لیئے

نواب نظام علیخان بہادر بعد صلح انگریزون کے ہمیشہ حامی اور معین رہے جس سے ثابت ہے کہ نواب نظام علیخان بہادر سے کسی قدر انگریزون کو نفع پہنچا جس کو آج زمانہ کی آنکھین کس حالت مین دیکھ رہی ہین ۔

سنہ ۱۲۰۳ھ مین ابوالقاسم میر عالم بہادر کی روانگی براہ جگناتھ کلکتہ کو واسطے ملاقات لارڈ کارنوالس گورنر جنرل بہادر کے عمل مین آئی اس وقت سے سرکار نظام و سرکار کمپنی مین مستحکم سلسلہ محبت و اتفاق قایم ہوگیا ۔ اس عرصہ مین ٹیپو سلطان کی حکومت اور دولت بہت بڑھ گئی تھی ۔ انہون نے ایک بار قلعہ ادہونی سرکار نظام پر بھی حملہ کیا تھا میر نظام علیخان بہادر نے اول ٹیپو سلطان کو بخیال حیدر علی نایک دوستانہ نصیحت فرمائے مگر جب کچھ نتیجہ نہ نکلا تو سنہ ۱۲۰۴ھ مین معہ لشکر جرار قلعہ پانگل کے طرف ارادہ فرمایا اور نواب سکندر جاہ بہادر کو بہ ہمراہی نواب مشیر الملک معہ فوج جرار سرنگاپٹن پر حملہ کرنے کا حکم دیا ۔ کلکتہ سے لارڈ کارنوالس فوج کی سپہ سالاری کو خود ہی لیکر مدراس آگئے ۔

بنگلور شہر ٹیپو سلطان کا مفتوح ہوا ۔ بعدہ ٹیپو سلطان اور گورنر جنرل سے صلح ہوگئی انگریزون کو تین کروڑ روپیہ نقد اور ملیبار کے اضلاع ہاتھ لگے اور سرکار نظام کو ایک کروڑ روپیہ نقد اور ایک کروڑ کا ملک کڑپہ سدہوٹ کنجی کوٹ ہاتھ آئے ۔

سنہ ۱۲۰۹ ہجری مین کہڑلہ کی لڑائی درپیش ہوی بائیس دن تک قلعہ کہڑلہ مین سرکار نظام اور مرہٹون سے جنگ ہوتی رہی آخرکار ۔ بدین شرط صلح ہوئی کہ مشیر الملک ان کے قید مین رہے ۔

سنہ ۱۲۱۳ھ مین چوتھی لڑائی میسور کی واقع ہوئی ۔ مجملاً کیفیت یہ ہے کہ زمان شاہ درانی جو کابل اور پنجاب کا بادشاہ اور ہندوستان کے دشمن احمد شاہ ابدالی کا پوتہ تھا اس نے ٹیپو سلطان کی حمایت کے لئے دکن یعنے شمالی ہند پر یورش کرنیکا قصد

اور ۱۱۷۷ھ مین وفات پائے ۔ چونکہ زمانہ پرآشوب تہا اور مرہٹون کی بغاوت ترقی پر تہی لہذا امیرالممالک صلابت جنگ بہادر کو زاویہ ناکامی مین بیٹہنا پڑا اور قلعہ بیدر مین منزوی کئے گئے ۔

آصف جاہ ثانی نواب نظام علیخان بہادر غفران مآب — آپ فرزند چارمین نواب آصف جاہ مغفرت مآب کے ہین۔ غرہ شوال ۱۱۴۶ھ سنہ ولادت ہے ۔ ۱۱۷۵ھ مین سریرآرائے سلطنت آصفیہ ہوے ۔ اُن کی تاریخ سلطنت رانی اور وقایع حکومت کے دیکہنے سے واضح ہوتا ہے کہ آپ ایک اولوالعزم فرمانروا تھے ۔ جو خوبیان ایک اعلےٰ حکمران مین رہنی چاہئین وہ سب آپکی ذات باصفات مین موجود تہین۔ جب آپ تخت نشین ہوے راجہ پرتاب ونت کو اپنا دیوان مقرر فرمایا۔

نواب نظام علیخان بہادر کا بڑا حصہ حکومت مرہٹون اور حیدرعلی اور ٹیپو سلطان سے جنگ وجدال مین گزرا ہے ۔ جس زمانہ مین یورپ کے دو زبردست قومین یعنے انگریز اور فرانسیس دکن کی حکومت کے لئے کرناٹک مین باہم خونخوار لڑائیان لڑ رہے تہے ۱۱۷۶ھ مین دریاے بہیمر لکے اس طرف رگہناتہ راو مرہٹہ سے لڑائی ہوی اور وہ شکست کہاکر واپس پہرا ۔ بعد رگہناتہ راو اور راجہ پرتاب ونت دیوان سے مقابلہ ہوا اور دیوان مذکور اس لڑائی مین مارا گیا ۔ آخرکار صلح ہوگئی ۔

اس واقعہ کے بعد میر موسی خان احتشام جنگ خدمت دیوانی سے سرفراز ہوے ۔ ۱۱۸۰ھ مین حیدرعلی ٹیپو سلطان کے باپ نے نواب نظام علیخان بہادر اور مرہٹونکو اپنا معین بناکر انگریزون پر چڑہ آیا اور اول معرکون مین ظفرمند رہا ۔ چونکہ انگریزی فوج کے سپہ سالار کرنل ہمٹ کے پاس سات ہزار آدمی تہے اور حیدرعلی و سرکار نظام کا لشکر ستر ہزار کا تہا ۔ المختصر محمد علی والاجاہ نے رکن الدولہ مدارالمہام کو اپنے پاس بلوایا اور بعد گفت وشنود سرکار انگریزی اور سرکار نظام کے مابین صلح کروادی ۔

منجانب نواب ناصر جنگ بہادر۔ انورالدینخان شہامت جنگ مقرر تھے ۱۱۶۲ھ مین
فیمابین مظفر جنگ و انورالدینخان جنگ ہوی اور انورالدینخان مقتول ہوے ۔
مظفر جنگ صوبہ دار اور چندا صاحب نواب کرناٹک رہے ۔
مظفر جنگ کے حامی فرانسیس اور والاجاہ کے حامی انگریز و نواب ناصر جنگ تھے
یہ لڑائیان آٹھ مہینے تک ہوتے رہین ۔ ایک روز فرانسیسی سپاہ نے شب تیرہ مین
ناصر جنگ بہادر کے لشکر پر شبخون مارا ۔ ناصر جنگ بہادر نے باتفاق افاغنہ کرناٹک
چاہا کہ ان سرکشون کی تادیب کرین اس خیال سے قریب صبح صادق فیل خاصہ پر سوار ہو کر
بڑہا مگر مشیت ایزدی ناصر جنگ کے خلاف تہی جب فیل خاصہ ہمت بہادر خان کے
ہاتھی کے پاس پہنچا ہمت بہادر نے موقع پاکر ضرب بندوق سے نواب عالیجاہ کا کام تمام
کیا ۔ نواب ناصر جنگ کی نعش اورنگ آباد مین لاے اور نواب مغفرت مآب کے
پہلو مین دفن کیے گئے ۔ آفتاب رفت تاریخ شہادت ہے ۱۱۶۴ھ
آپ کے شہادت کے بعد مظفر جنگ ہدایت محی الدینخان کے (جو حضرت مغفرت مآب کے
نواسے تھے) سر پر تاج حکومت افغانان کرناٹک نے رکھا ۔ اُنہون نے رام داس
پنڈت کو دیاناتھ خطاب دیکر مستقل دیوان کیا ۔ اور ایک ہزار سپاہ قوم فرانسیس اور
تیس ہزار دیسی سپاہ ہمراہ لیکر حیدرآباد کے جانب کوچ کیا راہ مین کڑپہ کے قریب
انہین افغانون سے بگڑ گئی آخر ۱۷ ربیع الاول ۱۱۶۴ھ روز یکشنبہ کو لڑائی ہوی اور
مظفر جنگ ہمت بہادر خان کے تیر سے مارے گئے ۔ ہمت بہادر خان بہی اسی
جنگ مین مارا گیا ۔

بعد ان کے سید محمد خان صلابت جنگ (فرزند سومی حضرت مغفرت مآب کے)
تخت نشین ہوے اور اُن کا سپہ سالار فرانسیسی بوسی ہوا ۔ آپ نہایت جری
اور دلاور تہے سنہ ۱۱۳۰ھ مین تولد ہوے اور ۱۱۶۴ھ مین تخت نشین ہوے

کر کر ۴۴ سال کی عمر ۱۱۶۱ھ مین بضرب تفنگ جام اجل نوش فرمائے -
آپ نہایت باہیبت وجلال تھے دربارمین امراالصورت تصویر کھڑے رہتے تھے
جلوس کے ساتھ ہی انتظام مالی وملکی کے جانب توجہ کی - چنانچہ پورن چند دیوان کو
معزول کرکر صمصام الدولہ شاہنوازخان صوبہ دار برار کو اپنا وزیر اور مختار کل کیا.
مور وپنڈت کو پیشکاری کی خدمت سے سرفرازی بخشی -
تمام عہدہ داران قدیم خانہ نشین ہوئے - اسی اثنا مین شاہ ہند نے دہلی کو طلب
کیا آپ نے صمصام الدولہ کو نیابتاً صوبہ داری دکن پر مامور کرکر خود ستر ہزار سوار اور
ایک لاکہہ پیادہ کے ساتھ دہلی کو روانہ ہوئے - دریاے نربدا پر پہنچے تھے کہ دربار
شاہی سے مراجعت کا فرمان آپہنچا -
اسی عرصہ مین خبر پہونچی کہ ہدایت محی الدین خان مظفر جنگ ہمشیرہ زادہ نواب
ناصر جنگ بہادر صوبہ دار بیجاپور نے بغاوت پر کمر باندہی ہے -
یہہ وہ زمانہ ہے جو ہند کے فرانسیسی سرداروں مین ڈوپلے بڑا مدبر و منتظم گزرا ہے
جسنے دس سال چند رنگر کی گورنری کی اور ۱۷۴۱ء مین پانڈیچری کا گورنر جنرل ہوگیا
یہہ عہدہ پاتے ہی ہند سے انگریزون کو نکالنے اور فرانسیسی سلطنت قایم کرنے کی
کوشش کرتا رہا - اکثر ملک کرناٹک مین انگریزون و فرانسیسون کے مابین لڑائی
ہوتی رہی اور جب تک انگریزون نے ۱۷۶۱ء مین پانڈیچری پر اپنا قبضہ پورا
نہ کرلیا رفع نہ ہوی -
پہلے پہل فرانسیس غالب رہے کیونکہ ڈوپلے اور جنرل لابورڈنے ملک ۱۷۴۶ء مین
مدراس کو جو علاقہ انگریزی کا صدر مقام تھا اپنا مستقر کرلیا تھا -
الحاصل مظفر جنگ اور حسین دوست خان نوآئت نے ملک کرناٹک کے طرف
بڑہے اور فرانسیسون کو بہی ہمراہ لیا - اسی وقت صوبہ داری کرناٹک پر

رام راؤ سے خالی کرا لیا اور قوم نوآیت سے ملک آرکاٹ لے لیا ۱۱۵۷ھ مین منور خان دکھنی سے قلعہ بالکنڈہ چہینا گیا۔

الحاصل نواب موصوف کے اقبال روز افزون سے حیدرآباد نے رونق پائی اور طول وعرض اس کا بڑی بڑی سلطنتون سے بڑھگیا۔ چنانچہ ملک دکن نربدا سے انتہائے صوبہ بیجاپور تک اور حیدرآباد سے لیکر دریاے بندر ایمشور تک آصفجاہی عملداری پہیل گئی۔

۱۱۶۱ھ مین جب احمد خان ابدالی والی کابل نے شاہجہان آباد پر حملہ کیا تو نواب آصفجاہ بہادر نے اورنگ آباد سے نکلکر برہان پور تک آئے وہان خبر پہونچی کہ شاہ دہلی کو فتح ہوئی۔ اسی اثنا مین مزاج ناساز ہو گیا۔ برہان پور ہی مین توقف فرمائے مرض و ضعف واضمحلال بڑہتا گیا۔ آخر چوتہی جمادی الاخر ۱۱۶۱ھ وقت عصر انتقال فرمایا آپ کا جنازہ خلدآباد مین لاکر دفن کئے۔ عمر شریف ۸۰ سال۔ بعد وفات مغفرت مآب۔ لقب ہوا۔

آپ کے خلف اکبر امیر الامرا نواب غازی الدینخان فیروز جنگ ہین۔

خلف دوم نواب نظام الدولہ میر احمد خان ناصر جنگ۔

خلف سوم امیر الممالک نواب آصف الدولہ سید محمد خان صلابت جنگ۔

خلف چہارم نواب آصف جاہ ثانی میر نظام علیخان بہادر۔

خلف پنجم امیر الامرا سید محمد شریف خان شجاع الملک بسالت جنگ۔

خلف ششم ناصر الملک ہمایون جاہ نواب میر مغل علیخان۔

اور چھ صاحبزادیان تہین۔

نواب ناصر جنگ بہادر حضرت مغفرت ماب کے بعد سریر آرا سے سلطنت دکن ہوے تولد آپ کا ۱۱۲۴ھ مین ہوا اور ۱۱۶۱ھ مین جلوس۔ دو سال چھ ماہ سلطنت

توڑنیکا سب نے منصوبہ کیا - نواب آصف جاہ بہادر سن رسیدہ اور عالمگیر کے صحبت یافتہ تھے بادشاہ کو صلاحیت پر لانا چاہا - مگر امرا کے بہکانے سے اس نے توجہہ نہ کی - جب نواب موصوف نے دربار کا یہہ رنگ دیکھا حیدرآباد کی صوبہ داری کو اپنی وزارت پر ترجیح دی - اور بہ عذر ناسازی آب وہوا مرادآباد کی اجازت لیکر روانہ ہوے اسی اثنا مین ۱۱۳۶ھ مین عماد الملک مبارزخان ناظم حیدرآباد مقرر ہو کر روانہ ہوگیا - بمجرد استماع اس خبر کے نواب آصف جاہ بہادر معہ خدم وحشم اک لخت اورنگ آباد پہنچے - مبارزخان جنگ آرا ہو کر ۲۳ محرم ۱۱۳۷ھ معہ اپنے دو تو فرزند اسدخان و مسعودخان کے معرکہ جنگ مین کام آیا - اور محمودخان وحامدالدینخان فرزندان مبارزخان اسیر ہوے - نواب فلک رکاب بہ فتح ونصرت وارد حیدرآباد ہوے - اسی اثنا مین فرمان شاہی ۱۱۳۸ھ مین معہ خطاب آصف جاہ براہ دلجوئی آیا ۱۱۵۰ھ مین آپ اپنے فرزند ناصر جنگ بہادر کو قایم مقام کر کر حسب خواہش سلطانی پہر روانہ دارالخلافہ دہلی ہوئے -

چونکہ ایک طرف کی دست برد سے سلطنت کے اعضا متزلزل تھے اودہر سے نادرشاہ ہند کے جانب متوجہ ہوا - اس لئے بادشاہ کے طلب پر آصفجاہ بہادر کو جو باجی راو سے برسر مقابلہ تھے رجعت قہقری کرنی پڑی - دہلی مین بوقت قتل عام آپ ہی کے حسن تردد سے نادر نے تلوار کو نیام کی جب نادر دو مہینے دلی کا مہمان رہ کر خاطر خواہ نقد وجنس معہ تخت طاؤس تیس کروڑ کی دولت لیکر روانہ ہوا - اور پنجاب و کابل کو سلطنت ہند سے علحدہ کر کر سلطنت ایران مین شریک کیا -

محمد شاہ نے پہر بزم نشاط آراستہ کی اور روزوشب رقص وسرود کا سمان بندہ گیا - آصف جاہ بہادر سے نہ دیکہا گیا - حیدرآباد کو راہی ہوے ۱۱۵۴ھ مین اورنگ آباد پہنچے ۱۱۵۶ھ مین نواب آصف جاہ بہادر نے ملک کرناٹک کی تسخیر کا ارادہ کیا اور قلعہ ترچناپلی

کا ارادہ کیا۔ ناظم برہان پور قطب الدولہ نے ملازمت و متابعت حاصل کرلی۔ چند ہی روز گزرے ہون گے کہ سید دلاور خان بخشی فوج شاہی بہ ایماء حسین علیخان امیر الامرا بہ قصد جنگ آپہونچا۔ آپ نے مردان جنگ آزما کو ساتھ لیکر مقابلہ کیا دلاور خان عین معرکہ مین مارا گیا۔ آصف جاہ بہادر مظفر و منصور برہان پور پر قابض ہوے۔

امیر الامرا نے جب یہہ خبر وحشت اثر سنی اپنے ہمشیرہ زادہ عالم علیخان ناظم اورنگ آباد کو تاکیدی فرمان بہیجا کہ بہادران جرار کو لیکر اورنگ آباد سے بعزم جنگ نواب آصف جاہ بہادر کے مقابل صف آرا ہو۔ جب فیما بین مقابلہ ہوا عالم علیخان شکست کہایا اور مقتول ہوا نواب موصوف فتحمند داخل اورنگ آباد ہوے اور ملکی انتظام کے جانب مصروف۔

جب امیر الامرا نے یہہ حادثہ جانکاہ سنا بادشاہ کو ساتھ لیکر بہ ارادہ مقابلہ دکن کا قصد کیا۔ اگرچہ بادشاہ سیدون کے ہاتھ مین تھا مگر اُن سے غافل بہی نہ تہا اور اُن کے قید حکومت سے آزادی چاہتا تھا۔ امیر الامرا سوار ہوگیا اور ہنوز باشاہ سوار ہونے نہ پایا تہا کہ باشارۂ محمد امین خان بخشی میر احمد کاشغری نے امیر الامرا حسین علیخان کو پالکی مین خنجر سے قتل کرڈالا یہ واقعہ ۱۱۳۲ھ مین ہوا۔ بادشاہ نے نواب آصف جاہ بہادر کو دکن سے طلب کرکر ۵ جمادی الاولے ۱۱۳۴ھ مین خلعت وزارت و صدارت کل سے سرفراز کیا۔

اگرچہ اور صوبون مین اب بہی فساد باقی تہا مگر جب دربار شاہی نواب آصف جاہ بہادر کے حسن انتظام سے صاف ہوا تو بادشاہ کی رنگین طبیعت نے اپنا اصلی رنگ دکہانا شروع کیا۔ رقص و سرود کے جانب ہمہ تن مائل ہوا۔ ہر دن عید رات شب برات تہی۔ تمام امرا جو ہر ایک ملک پر متعین تہے بہار دربار کے لطف اُٹھانیکو نائب اپنا وہان چہوڑ کر خود عشرت و عیش کی غرض سے دہلی چلے آتے تھے۔ ظاہر ہے کہ جہان اہل دربار کے ایسے ایسے خیالات مین ہون وہان کے انتظام کا کیا ٹہکانا۔ وزیر اور سپہ سالار کے

اور صوبہ داری اودہ و لکھنؤ سے مفتخر ہوئے - مگر آپ نے دار السلطنت دہلی کو چھوڑا
بعہد فرخ سیر بادشاہ ۱۱۲۳ھ مین نظام الملک فتح جنگ بہادر خطاب اور صوبہ داری
دکن سے ممتاز ہوئے - اس صوبہ داری کو تین ہی سال گزرے تھے کہ دکن کی صوبہ داری
سید حسین علیخان امیر الامرا کے سپرد ہوی اور نواب نظام الملک بہادر کو بسبب برہمی
اعیان سلطنت و ارکان دولت کے صوبہ داری سنبہل مراد آباد پر بادل ناخواستہ
جانا پڑا اور تادیب زمینداران کوہ شوالک کی کیگئی - چند روز گزرے تھے کہ سید
حسین علیخان حاکم بہار اور اُس کا بھائی سید عبد اللہ خان حاکم الہ آباد جو متعصب
مزاج تھے فرخ سیر بادشاہ کو اپنا مطیع بنا رکھا تھا اور تمام اراکین کا عزل و نصب انہین
دونو سیدون کے ہاتھ مین تھا - جب فرخ سیر نے ان دونو کی قوت کو گھٹانا شروع
کیا - تب انہون نے تاج سلطنت فرخ سیر سے چھین کر رفیع الدرجات کے سر پر
رکھدیا - تیسرے مہینے اس پر بھی وہی معاملہ گزرا اور بہادر شاہ کا دوسرا بیٹا رفیع الدولہ
تخت سلطنت پر بٹھایا گیا - دو مہینے کے بعد اس کو وہی دن دیکھنا پڑا اور اسیر ہوگیا -
تیسرا بادشاہ جسکو سیدون نے تخت نشین کیا تھا بہادر شاہ کا پوتا روشن اختر تھا جو
محمد شاہ کے لقب سے ملقب ہوا - سادات بارہہ جو سلطنت کی کلید اور بادشاہ کے
عقل کل تھے نواب آصف جاہ بہادر کی دانش اور دلیری و جرأت کو ہمیشہ رشک سے
دیکھتے تھے دہلی مین رہنا آپ کا پسند نہ ہوا - ملک مالوہ کی صوبہ داری پر روانہ کر دئے
گئے - ۱۱۳۲ھ مین جب ارکان سلطنت مین رشک و حسد و نفاق نے ترقی کیا - اور سادات
بارہہ نے اعیان دولت کے استیصال کی فکر کرنے لگے - نواب آصف جاہ بہادر
جو عقل و دانش و فہم و کیاست مین بے نظیر تھے - ایسی حالت مین دہلی مین اپنا قیام
(جہان پچاس برس گزرے تھے) نامناسب سمجھ کر بادل ناخواستہ موسم برشکال
مین براہ مملکت مالوہ قلعہ آسیر پر قابض ہوئے اور وہان سے دار السرور برہانپور

اپنا مستقر حکومت قرار دیکر ایک خود مختار سلطنت کے بانی ہوے - اور آپ ہی کے نام نامی سے خاندان اقدس واعلے کے حکمرانون کو نظام کہتے ہین -

آصف جاہ بہادر مغفرت مآب | نام نامی میر قمر الدینخان - تاریخ تولد لفظ (نیکبخت ۱۰۸۶ھ) سے واضح ہے - آپ کے نانا نواب سعد اللہ خان بہادر شاہجہان بادشاہ ہند کے وزیر اعظم تھے - اور جد امجد خواجہ عابد خان المخاطب قلیچ خان بہادر سمرقندی تھے - ۱۰۶۵ھ مین خواجہ عابد خان نے ہندوستان مین آکر شاہی ملازمت اختیار کرلی بعدہ زیارت حرمین شریفین کو روانہ ہوے بعد مراجعت سفر حرمین شریفین شاہزادہ اورنگ زیب کے ملازمان شاہی مین شریک ہو کر جلیل القدر کارہاے نمایان کے مقتدر ہوے - جب اورنگ زیب تخت سلطنت پر متمکن ہوے خواجہ عابد خان کو محکمہ صدارت کی صدر نشینی سے سرفراز فرمایا - اور ۱۰۸۱ھ مین (قلیچ خان) کا خطاب اور پنجہزاری منصب سے ممتاز فرمایا - جس زمانہ مین عالمگیر بادشاہ قلعہ گولکنڈہ کا محاصرہ کئے ہوے ابو الحسن تانا شاہ سے جنگ آرا تھا ایک گولۂ زنبورک عین معرکہ جنگ مین تحت قلعہ گولکنڈہ اس رستم دوران قلیچ خان بہادر کے سینہ پر لگا - جس ضرب سے آپ مرد میدان عدم ہوے - آپ کا مقبرہ گولکنڈہ کے نواح مین قلیچ خان کی درگاہ کے نام سے مشہور ہے -

آپ کے بعد آپ کے خلف میر شہاب الدینخان کو عالمگیر بادشاہ نے منصب ہفت ہزاری اور خطاب نواب غازی الدینخان بہادر فیروز جنگ سے سربلند کیا - اور بعد فتح مہم بیجاپور (فرزند ارجمند بے ریو ورنگ) خطاب صدر پر اور زیادہ کیا - بہادر شاہ کی تخت نشینی کے بعد ملک مالوہ کی صوبہ داری پر ممتاز ہو کر ۱۱۲۲ھ مین روانہ عالم جاودانی ہوے -

آپ کے خلف ارشد میر قمر الدینخان خطاب چین قلیچ خان بہادر اور چار ہزاری منصب سے بعہد عالمگیر شاہ سرفراز ہوے - اور بعہد بہادر شاہ خطاب خان دوران خان بہادر

اور شہنشاہ کو مجبوراً ان کے شرائط منظور کرنے پڑے - انہون نے قلعہ اور محل شاہی قبضہ کرکے فرخ سیر کو بماہ فروری سنہ ۱۷۲ء تخت سے اوتار دیا اور دو ماہ بعد اسکو مروا ڈالا سید حسین علیخان اور سید عبداللہ خان نے رفیع الدولہ کو تخت پر بٹھایا مگر وہ تھوڑے ہی دنون بعد مرگیا - جس کے جانشین محمد شاہ ہوئے -

محمد شاہ

۲۸ سال تک یہ دہلی کے خود مختار آخر شہنشاہ تھے - محمد شاہ کو بھی تخت پر بیٹھ کر سب سے پہلے یہی فکر ہوئی کہ کسیطرح ان دونون شاہ گر سیدون کی مدافعت ہو اور یہہ کوشش آصف جاہ بہادر اور سعادت خان کی مدد سے جو بعد ازان اودہ کے شاہی خاندان کا بانی ہوا شروع کیگئی -

آصف جاہ بہادر نے اس حیلہ سے کہ سلطنت مین امن قایم نہین ہے فوج بھرتی کرنی شروع کی - اور دکن کا عزم فرمائے سنہ ۱۷۳ء مین حسین علیخان مارا گیا اور عبداللہ خان شکست کہاکر گرفتار ہوگیا -

دکن کی خود مختاری

ماہ جنوری سنہ ۱۷۲۲ء مین آصف جاہ بہادر نے دہلی پہنچکر بادشاہ اور درباریون کو عیش و عشرت مین مصروف پائے اور معاملات کو روباصلاح لانے کی کوششون کے بعد حاکم گجرات کے مقابلہ مین جس نے بغاوت اختیار کی تھی بھیجدئے گئے - جس پر آپ نے سنہ ۱۷۲۳ء مین فتح پائی - بعد ازان آصف جاہ بہادر دہلی کی خدمت سے مستعفی ہوکر دکن کو چلے آئے - صوبہ دار دکن کو معزول کئے اور حاکم حیدرآباد مسمی مبارز خان کو حکم دئے کہ دکن کی حکومت کا جائزہ لے لے شہنشاہ نے ان کا استعفا منظور کرکے اپنا نائب السلطنت مقرر کیا -

آصف جاہ بہادر نے مبارز خان حاکم حیدرآباد سے علانیہ جنگ کرکے ماہ اکٹوبر سنہ ۱۷۲۴ء مین کامل فتح حاصل کی - مبارز خان مارا گیا - آصف جاہ بہادر نے اس کا سر کاٹ کر شہنشاہ دہلی کے پاس بغاوت ختم ہونے کی مبارک بادین بھیجدئے - اور حیدرآباد مین

جسکے مقابلہ مین بہادر شاہ نے دکن کیطرف کوچ کیا اور حیدر آباد کے قریب باہ فروری ۱۷۰۸ء ایک جنگ مین اسے شکست دیکر قتل کرڈالا۔ اس کے بعد بہادر شاہ نے مرہٹون سے صلح کا عہد کرلیا۔ اعظم شاہ کے سپہ سالارون مین ذوالفقار خان کو دکن کی صوبہ داری عطا ہوی

فرخ سیر } بہادر شاہ کے وفات کے بعد اس کے بیٹون مین تخت نشینی کے بابت جنگ ہوی بڑے بیٹے جہاندار شاہ کی نالایقی کی وجہ سے دوسرے بیٹے عظیم الشان نے بڑی قوت حاصل کی تھی۔ مگر جنگ مین مارا گیا۔ اور جہاندار شاہ نے تخت پر بیٹھکر جو پہلا کام تھا وہ یہہ کیا کہ خاندان تیموریہ کے شہزادون مین جو اسکے قبضہ مین آگیا۔ اس کو مار ڈالا۔ صرف عظیم الشان کا بیٹا فرخ سیر بچ کر نکل گیا جسکی تائید پر سید حسین علیخان حاکم بہار آمادہ ہوگیا۔ بتاریخ ۲۸ ہر ڈسمبر ۱۷۱۲ء آگرہ کے قریب جنگ عظیم ہوی جسمین فرخ سیر فتحیاب ہوا اور یکم جنوری کو اسکی شہنشاہی کا اعلان دیا گیا ان کے وفادارون مین ایک اعلے طبقے کے امیر روشن تدبیر میر قمرالدینخان تھے جنکو بعد نظام الملک آصفجاہ کے خطاب سے سرفراز فرمایا گیا۔ ذوالفقار خان مارا گیا۔ اور سید حسین علیخان صوبہ دار دکن مقرر ہوا۔

فرخ سیر کو سید حسین علیخان کی قوت پر رشک آیا اور اُسنے داود خان کو لکھا کہ جب وہ دکن مین پہنچے تو تم حملہ کرکے اس کو قتل کرڈالنا۔ اور اگر اس مہم مین تم کامیاب ہوگے تم کو اس کی جگہ صوبہ دار کردیا جائیگا۔ داؤد خان نے جو اپنے دوست ذوالفقار خان کے قتل کا انتقام ڈھونڈھ رہا تھا۔ اس تجویز کو قبول کرلی۔ اور اپنی صوبہ داری کا اعلان کرکے برہان پور مین قیام اختیار کرلیا۔ ۱۷۱۶ء مین سید حسین علیخان کے یہان پہنچتے ہی ایک بہت بڑی جنگ ہوی اور عنقریب تھا کہ داود خان کو فتح ہو کہ وہ گولی سے مارا گیا۔ سید حسین علیخان اور اس کا بھائی سید عبداللہ خان وزیر دکن دونون اپنی فوجین شامل کرکے فرخ سیر کے مقابلہ کو چلے۔ ۵ ڈسمبر ۱۷۱۹ء مین دہلی پر حملہ کیا

فوج لیکر حیدرآباد پر ۱۶۸۱ء مین حملہ کیا اور اپنے حسب دلخواہ ابوالحسن سے عہدنامہ لکھوالیا یہہ حالت دیکھکر سلطنت بیجاپور کو بہی جرات ہوی - اور بیجاپور کی فوج نے بہی حیدرآباد پر چڑہائی کی مگر مادہو پنت نے مقابلہ کر کے شکست دی -

باوجودیکہ اورنگ زیب کے بیٹے شہزادہ محمد معظم نے اپنے باپ کے طرف سے عہد کرلیا تہا کہ آئندہ حیدرآباد پر حملہ نہ ہوگا - شاہ جہان نے حیدرآباد کے طرف کوچ کیا اور ادہر سے شہزادہ معظم اپنی فوج لیکر آگے بڑہا - مادہو پنت نے دونون فوجون کو ملکر بلا مزاحمت حیدرآباد تک آنے دیا اور خاص گولکنڈہ کی دیوار کے نیچے جہان ابوالحسن پناہ گزین ہواتہا اپنی فوج کا بڑا حصہ لیکر غنیم سے ملگیا - اور دوسری دفعہ پہر حیدرآباد لوٹا گیا -

مادہو پنت بلوائیون کے ہاتھ سے ماراگیا اور ابوالحسن نے صلح کی درخواست کی - دو کروڑ روپیہ اور بہت سا جواہرات پیشکش دینے پر منظور ہوی - یہہ عہدنامہ بہی بہت جلد ٹوٹ گیا - کیونکہ ۱۶۸۷ء مین اورنگ زیب نے ابوالحسن سے جنگ کا اعلان کردیا قلعہ گولکنڈہ بہت بہادری سے مدت تک بچایا گیا - آخر دغا سے فتح ہوگیا - ابوالحسن قید ہوگیا اور قلعہ دولت آباد بہیجدیا گیا - جہان چودہ سال قید مین کاٹ کر انتقال کیا -

(اسی جنگ مین نواب قلیچ خان بہادر جد حضرت مغفرت ماب گلولہ زنبورک سے شہید ہوئے)

اسی طرح اورنگ زیب نے بیجاپور اور گولکنڈہ کو سلطنت ہند مین شامل کرلیا - مگر اب تک اُن کی حکومت ان ممالک پر محض اصول جنگ پر قائم تہی یعنے اقطاع ملک افسران فوج کے سپرد کردئے تہے - جن کو مالگزاری وصول کرنے کا حق بحساب فیصدی پچیس روپیہ تہا

دکن کی ماتحتی تخت دہلی سے بہادر شاہ

جب ۱۷۰۷ء مین اورنگ زیب کا انتقال ہوگیا تو تخت نشینی کے بابتہ اُن کے دو بیٹون معظم شاہ اور اعظم شاہ مین خوب جنگ ہوی اعظم شاہ نے شکست کہائی - اور معظم شاہ تخت پر بیٹہکر اپنا لقب بہادر شاہ اختیار کیا مگر اُن کا چہوٹا بہائی کام بخش بغاوت سے باز نہین آیا

ظلم ہوا ہے اس کی تلافی کیجائے - اُس نے سلطان عبداللہ قطب شاہ کو ایسا مشتعل
کیا کہ اس نے اپنے وزیر کی تمام جائداد ضبط کر کے اس کے بیٹے محمدؐ امین کو قید کر لیا
شاہجہان نے فوراً اورنگ زیب کو حکم دیا کہ سلطان عبداللہ پر چڑہائی کر کے اس کو میرجملہ
کی دادرسی پر مجبور کرے - اورنگ زیب نے اس حیلہ سے اپنا مقصد پورا کرنے کا مصمم ارادہ
کرلیا - اور سلطان عبداللہ کو اطلاع دی کہ ہمارے فرزند سلطان محمدؐ کی شادی ہمارے
بہائی شاہ شجاع کی بیٹی سے بنگالہ مین قرار پائی ہے وہان جاتے ہوے ہم حیدرآباد کے
نزدیک سے گزرین گے - سلطان عبداللہ نے کہدیا کہ میری دعوت قبول فرمائیے -
حیدرآباد کے بالکل قریب پہنچکر اورنگ زیب نے اپنا ارادہ ظاہر کر دیا -
یعنے سلطان عبداللہ پر حملہ کیا - سلطان کو صرف اتنی مہلت ملی کہ وہ بالاحصار یہ جو گولکنڈہ
مین ایک پہاڑی قلعہ ہے چڑہ گیا - مغلون نے حیدرآباد کو لوٹ ڈالا - اور گولکنڈہ کا محاصرہ
کرلیا - سلطان عبداللہ نے حریف سے جنگ کا موقع نہ دیکھکر مجبور ہو گیا - اور سب شرطین
منظور کرلین جو ذیل مین درج ہین -

سلطان محمدؐ کے عقد مین اپنی بیٹی کا دینا معہ بھاری جہیز کے جس مین زمین اور نقد رقم
بھی شامل ہے منظور کرے -

ایک کروڑ سالانہ خراج دینا قبول کرے - اور ایک سال کا خراج پیشگی دے -

میرجملہ نے اورنگ زیب کی خدمت مین ملازمت قبول کر لی اورنگ زیب نے
اس کو اپنا سپہ سالار مقرر کیا اور اس کو بہت چاہتا تھا -

ابوالحسن عرف تاناشاہ

اس کے بعد اس کا داماد ابوالحسن تاناشاہ ۱۰۸۳ھ مین تخت پر
بیٹھا - چونکہ یہہ بادشاہ نہایت عیاش اور کمزور تہا - جلد اپنے
وزیر اعظم مادہو پنت کے ہاتھ مین پہنس گیا - یہہ ایک مرہٹہ برہمن
تہا اور اسنے سیواجی بانی عروج مرہٹہ سے سازش کر لی - سیواجی نے ستر ہزار کی

اس کے عہد مین صرف دروازہ چادرگھاٹ اور دبیرپورہ کے جانب جو فصیل بلا کنگرہ ہے تعمیر ہوی تہی باقی تمام حضرت مغفرت مآب کے عہد مین کنگرہ دار فصیل تعمیر ہوی - دور مین قریب ۶ میل کے رقبہ ۲½ میل مربع ہے -

محمد قلی } نے گرد و نواح کے ہندو راجاؤن سے جنگ جاری رکہی جس کا اغاز اس کے پیشرو ابراہیم قطب شاہ کے عہد مین ہو چکا تہا - اس کے فتوحات دریاے کرشنا کے جنوب تک پہنچ گئی تہین گنڈی کوٹہ کا مضبوط قلعہ فتح ہو چکا تہا -

شہر کڑپہ کو اس کی فوج تاخت و تاراج کر چکی تہی - بعض فوجین اس کی کوچ کرتی ہوی بنگالہ کی سرحد تک پہنچ گئی تہین - اور اوڑیسے کے راجہ کو شکست دیکر محمد قلی نے شمالی سرکار کا ایک بڑا حصہ اپنی سلطنت مین شریک کر لیا تہا -

۱۶۰۳ء مین شاہ عباس شاہ ایران کا سفیر بیش قیمت تحائف لیکر حیدرآباد آیا - اور اس کی سکونت کو محل دلکشا دیا گیا - جس مین چہہ سال تک سکونت پذیر رہا - اور شاہ محمد قلی کے طرف سے ۲۰ ہزار روپیہ سالانہ پاتا رہا - اس کی واپسی کے وقت دربار حیدرآباد سے کے طرف سے ایک عہدہ دار اس کے ہمراہ گیا - محمد قلی ۳۴ سال تک اقبال مندی سے حکمرانی کرنے کے بعد ۱۶۱۱ء م ۱۰۲۰ھ مین انتقال کیا -

سلطان عبد اللہ } اس کے بعد اس کا بیٹا سلطان عبد اللہ قطب شاہ تخت نشین ہوا اس کے عہد مین شاہجہان شہنشاہ پنجم دہلی کی مغلیہ فوج جنوبی ہند مین داخل ہوی اور کسیقدر حصہ بہی فتح کر لیا - شاہ جہان نے اپنے بیٹے اورنگ زیب کو دکن کا صوبہ دار مقرر کرکے بہیجا - جس سے مصمم ارادہ یہ تہا کہ بیجاپور اور گولکنڈہ دونون سلطنتون کو فتح کر لے سلطان عبد اللہ قطب شاہ کے وزیر اعظم میر جملہ نے جس پر اس کے بیٹے کے سازشون سے تشدد ہو رہا تہا -

شاہ جہان سے پناہ مانگی - اس پر شاہجہان نے عبد اللہ قطب شاہ کو لکہا کہ میر جملہ پر جو

دوسرا باب

بناء حیدرآباد ۔ تاریخی حالات ۔ محمد قلی قطب شاہ ۔ سلطان عبداللہ قطب شاہ ابوالحسن تاناشاہ ۔ تخت دہلی کی ماتحتی ۔ فرخ سیر بادشاہ ۔ محمد شاہ دکن کی خود مختاری ۔ نواب آصف جاہ ۔ نواب نظام علیخان نواب سکندر جاہ ۔ نواب ناصر الدولہ

بناء حیدرآباد اس دلچسپ شہر کی بناء آبادی سنہ ۱۰۰۰ھ م ۱۵۸۹ء مین قطب شاہ محمد قلی نے ڈالی تھی جو سلطان قلی قطب شاہ بانی خاندان قطب شاہیہ کے بعد پانچوان بادشاہ تہا اور جس نے قلعہ گولکنڈہ کو اپنا دارالسلطنت مقرر کیا تھا ۔

گولکنڈہ مین پانی کی قلت اور آب وہوا کی خرابی کی وجہ سے محمد قلی نے رود موسی کے کنارے سات میل کے فاصلہ پر گولکنڈہ کے مشرقی جانب ایک نیا شہر آباد کیا اور اسکو اپنا مستقر بناکر اس کا نام اپنی معشوقہ بہاگوتی کے نام پر بہاگ نگر یعنے (خوش نصیب شہر) رکہا اور اس کے انتقال کے بعد اسکو حیدرآباد کے نام سے موسوم کیا ۔

تاریخی حالات تاریخ بناء حیدرآباد کی ۔ یا حافظ (۱۰۰۰) ۔ سے نکلتی ہے اور تاریخ اختتام فرخندہ بنیاد ہے (۱۰۰۹) ۔

شہر پناہ حیدرآباد آصف جاہ بہادر مغفرت مآب کے حکم سے ۱۱۳۲ھ مین تعمیر ہوا اگرچہ قبل ازان عماد الملک مبارز خان نے فصیل کی تعمیر شروع کی تھی جو ناتمام رہگئی ۔

زبان	آبادی	فیصدی	زبان	آبادی	فیصدی
تلنگی	۵۰۳۱۰۶۹	۴۳ ، ۶۱	مرہٹی	۳۴۹۳۸۵۸	۳۰ ، ۲۸
اردو معہ ہندی	۱۲۷۵۹۴۰	۱۱ ، ۰۶	کنٹری	۱۳۴۶۱۰۴۶	۱۲ ، ۵۸

دوسری زبانین حسب ذیل ہین -

گونڈ	۳۶۱۵۷	گجراتی	۲۶۹۹۴
ٹامل (اروی)	۲۹۲۶۶	عربی	۱۲۸۶۹
انگریزی	۸۸۸۵	پشتو	۲۹۱۹
پنجابی	۲۴۳۹	.	-

تختہ جات ذیل سے تعداد آبادی دار الحکومت معہ محلہ جات تفصیل وار واضح ہوگی -

صفائی بلدہ		صفائی چادر گہاٹ	
میر چوک	۲۹۹۱۶	افضل گنج	۶۱۶۵۳
سلطان شاہی	۳۱۴۱۸	بیگم بازار	۳۱۳۴۸
علی آباد (اندرون	۲۸۹۰۵	کاروان	۳۳۶۲۳
حسینی علم	۴۳۸۱۸	میزان چادر گہاٹ	۱۲۶۶۲۴
یاقوت پورہ	۳۱۲۸۷	رزیڈنسی بازار	۱۴۷۰۹
علی آباد بیرون	۲۵۶۱۳	سکندر آباد	۸۰۶۲۶
میزان صفائی بلدہ	۱۸۰۹۵۷	بولارم	۱۲۱۲۳
		میزان رزیڈنسی	۱۰۷۴۵۸

جملہ صدر میزان (۴۱۵۰۳۹)

ریلوی آبادی دار الحکومت (۶۵۹۰) سوا اسکے ہے -

نوٹ - یہ ۳۱ مارچ سنہ ۱۹۱۱ء مین بھی مردم شماری عمل مین آئی ہے مگر تا ہنوز اسکا ریزرٹ نہین نکلا جس سے بتلایا جاسکے کہ پہلے مردم شماریون کے نسبت کمی یا زیادتی ہوئی - البتہ قیاساً یہہ کہا جاسکتا ہے کہ کمی ضرور ہوی - اور اسکی وجہ ظاہر ہے کہ تقریباً پانچ سال سے بارش اپنے مقدار سے نہین ہوی - جسکی وجہ سے ممالک محروسہ مین قحط سالی نے اپنا تسلط کیا ہے - چنانچہ اس بلا کے اندفاع کے لئے حال ہی مین بہت کچھ روپیہ صرف کیا گیا - اب بفضلہ تعالے حالت درست ہے -

تختہ مندرجہ بالا مین ۲۴ طبقات کی تفصیل مع تعداد ہر ایک طبقے کے اور اُس تناسب کے جو ہر طبقہ مجموعی آبادی ممالک محروسہ کے ساتھ و نیز دار الحکومت کے ساتھ رکھتا ہے دکھلادی گئی ہے ۔

یہہ امر قابل غور ہے کہ نظم و نسق اور ملازمت ذاتی و خانگی کا اوسط فیصد سب سے زیادہ ہے ۔

حفاظت کی تعداد بہ مقابلہ کسی احاطہ پریسیڈنسی (ریاست جمہوری) کے یا دیگر اضلاع برٹش انڈیا کے چار چند ہے جس کا سبب یہ ہے کہ انگریزی اور حیدرآبادی افواج کی تعداد بہت زیادہ ہے زراعت پیشہ کا اوسط فیصد کسی قدر کم ہے ۔ ایک امر قابل لحاظ یہ ہے کہ طبقہ نشان (۲۲) یعنے عام محنت کا اوسط فیصد دار الحکومت مین بہ مقابلہ بلاد برٹش انڈیا کے کم ہے مگر یہہ اطمینان کی بات ہے کہ خود مختار آبادی کی تعداد سب جگہ سے زیادہ ہے ۔

حالت تمدن ۔ تختہ ذیل سے تین بڑے مذہبون کی حالت تمدن ظاہر ہوتی ہے ۔

حالت تمدن	مسلمان		ہندو		عیسائی	
	مرد	عورت	مرد	عورت	مرد	عورت
مجرد	۳۸۴۴۱۰	۱۸۸۸۷۷	۲۲۶۷۲۲۸	۱۴۵۷۲۹۵	۷۵۳۶	۴۰۸۲
شادی کئے ہوے	۲۷۴۲۲۴	۲۶۴۱۵۹	۲۷۵۰۰۴۰	۲۶۹۹۰۴۰	۳۷۷۲	۳۶۷۵
رانڈ و رنڈوے	۲۲۴۸۷	۱۰۲۸۶۱	۲۱۷۵۵۷	۹۰۹۳۳۳	۳۱۷	۱۰۳۹
غیر مصرحہ	۳۷۵	۱۲۷۳	۳۰۸۶	۲۶۱۰	۵	۳

زبان ۔ تختہ مندرجہ ذیل سے ظاہر ہوگا کہ اس ملک مین چار دیسی زبانین آبادی کے سب سے بڑے حصے مین رائج ہین ۔

سلسلہ نمبر	طبقہ	تعداد	تناسب فیصدی	
			ممالک محروسہ	دار الحکومت
۱	نظم و نسق	۵۴۱۱۱۰	۴٫۶۹	۱۴٫۱۲
۲	حفاظت	۶۳۲۹۹	۰٫۵۵	۹٫۷۵
۳	دیگر ملازمت ریاست	۴۵۰۹	۰٫۰۴	۰٫۸۶
۴	چرائی وغیرہ	۲۸۳۹۰۶	۲٫۴۶	۰٫۲۵
۵	زراعت	۵۱۷۸۳۲۹	۴۴٫۸۸	۲٫۵۲
۶	ذاتی و خانگی ملازمت	۶۵۶۲۹	۵٫۶۵	۲۴٫۸۷
۷	خوراک وغیرہ	۶۵۷۶۷۱	۵٫۷۰	۷٫۲۷
۸	روشنی اشیاء سوختنی وغیرہ	۹۲۶۸۹	۰٫۸۰	۱٫۰۸
۹	عمارت	۶۰۸۵۹	۰٫۵۲	۱٫۱۳
۱۰	گاڑیان و کشتیان	۳۵۴۹	۰٫۰۳	۰٫۱۲
۱۱	ضمیمہ ایضاً	۳۲۲۶۰	۰٫۲۸	۱٫۰۵
۱۲	بافتہ و پوشاک	۷۲۴۳۳۸	۶٫۲۸	۲٫۴۱
۱۳	فلزات وغیرہ	۱۷۲۲۰۵	۱٫۴۹	۴٫۱۶
۱۴	ظروف گلی و شیشہ	۹۳۹۸۱	۰٫۸۱	۰٫۲۷
۱۵	لکڑی و بید	۱۶۳۵۴۵	۱٫۴۲	۱٫۱۳
۱۶	ادویہ و رنگ وغیرہ	۱۹۷۱۷	۰٫۱۷	۰٫۱۴
۱۷	چرم	۱۵۷۶۷۴	۱٫۳۷	۰٫۹۲
۱۸	تجارت	۱۷۶۲۲۹	۱٫۵۳	۴٫۷۸
۱۹	باربرداری وغیرہ	۸۲۷۹۰	۰٫۷۲	۲٫۵۴
۲۰	اعلیٰ پیشے	۱۳۶۹۰۵	۱٫۱۹	۳٫۹۳
۲۱	کشتکار وغیرہ	۱۱۶۳۹	۰٫۱۰	۰٫۱۴
۲۲	عام محنت	۱۴۶۴۳۲۷	۱۲٫۶۹	۸٫۷۳
۲۳	غیر معین	۴۴۱۲۸۰	۳۱٫۸۲	۱٫۲۵
۲۴	خود مختار	۳۲۲۶۰۰	۲٫۸۰	۷٫۴۸
	میزان	۱۱۵۳۷۰۴۰		

بڑی جنگلی قومین جو ممالک محروسہ مین ہین -

ذاتین	تعداد	ذاتین	تعداد
کویا	۶۰۸۹۷	گونڈ	۳۷۹۹۵
آندہ	۱۸۲۰۹	بہیل	۱۱۰۱۵
چینچولا	۱۰۶۴۱	.	.

عمر - سب سے بڑے اور چہوٹون کا اوسط عمر (۲۴،۹۷) ہے جس سے ظاہر ہے کہ آبادی عملاً قریب قریب ایک ہی حال پر قایم ہے - اس تختہ مین ہر پنچسالہ سے لے کر ساٹھ سال تک درج ہے -

مدت عمر	تعداد	مدت عمر	تعداد
لغایۃ ۴ سال	۱۶۵۸۰۷۶	۵ تا ۹	۱۵۵۸۶۴۴
۱۰ تا ۱۴	۱۲۸۸۰۴۰	۱۵ ،، ۱۹	۱۱۴۶۵۰۱
۲۰ ،، ۲۴	۱۰۲۳۰۳۷	۲۵ ،، ۲۹	۹۱۴۹۶۷
۳۰ ،، ۳۴	۸۱۶۷۴۹	۳۵ ،، ۳۹	۷۲۳۰۹۶
۴۰ ،، ۴۴	۶۲۸۳۰۲	۴۵ ،، ۴۹	۵۳۱۱۰۵
۵۰ ،، ۵۴	۴۲۳۲۵۸	۵۵ ،، ۵۹	۳۱۶۲۶۳
۶۰ وزائد ازان	۵۹۸۴۴۷	عمر بلا تصریح	۱۰۵۵۵
میزان .... (۱۱۵۳۷۰۴۰)			

پیشے - مردم شماری مین (۸۷۴) پیشے درج ہین اُن کی تفریق ۷ گروہ ۲۴۵ طبقہ اور ۷۷ شکمی طبقون مین کیگئی ہے -

آئے ہوئے ہین -

مذاہب	تعداد	مذاہب	تعداد
ہنود	۱۰۳۱۵۲۴۹	مسلمان	۱۱۳۸۶۶۶
عیسائی	۲۰۴۲۹	سکھ	۴۶۳۷
پارسی	۱۰۵۸	جین	۲۷۴۴۵
گونڈ	۳۸۶۶۰	بھیل	۴۷۰
یہودی	۲۶	.	.

عیسائیون کی کل آبادی (۲۰۴۲۹) ہے اس مین سے (۵۲۶۱) غیر ملکون کی قوم سے ہین - اور (۲۵۰۷) یورشین ہین - دیسی عیسائی (۱۲۶۶۱) ہین - فرقون کے لحاظ سے آبادی دیکھی جاتی ہے تو منجملہ کل عیسائی آبادی کے فرقہ رومن کیتھولک کی تعداد (۳،۵۰) فی صدی ہے - اُن کے بعد فرقہ چرچ آف انگلنڈ ہے جس کی تعداد ۹۹،۱۳ فیصدی ہے -

مردم شماری مین ۲۰۰ سے زیادہ بڑی ذاتین اور ۵۰۰۰ تحتانی ذاتین درج ہوئی ہین - تختہ ذیل مین صرف وہی ذاتین درج ہین جن کی آبادی کی تعداد دو لک پچاس ہزار سے زائد ہے -

ذاتین	تعداد	ذاتین	تعداد
دھیڑ	۱۲۵۹۴۵۹	کنبی	۱۳۳۳۹۳۰
مرہٹہ	۹۶۹۳۴۰	شیخ	۸۵۶۱۲۴
دانی (ہندو و م -	۴۰۵۵۵۳	تلنگہ	۳۱۶۴۴۶
جولاہہ (سلائی)	۳۱۶۰۶۵	مانگ	۳۱۳۱۲۲
برہمن	۲۷۰۴۳۲	کولی	۲۷۰۲۰۸
مالا	۲۶۴۴۲۳	.	.

مکانات کی (۲۲۸۳۷۸۷) تھی جو بمقابلہ (۱۸۵۹۶۰۰) سنہ ۱۸۸۱ء کے (۲۲٫۸) فیصدی بیشی ظاہر ہے۔ دارالحکومت۔ یعنے بلدہ وبیرون مع ریلوی مین تعداد مکانات مسکونہ کی (۱۴۱۲۸۹) اور اطراف بلدہ کی (۷۵۸۷۷) ہے۔

غیر ملکی جنہون نے اس ملک مین آکر وطن اختیار کرلیا ہے مردم شماری گزشتہ مین (۳۸۵۲۷۳) تھی سب سے زیادہ تعداد فیصدی (۳۴) بمبئی احاطہ سے آئے ہوے لوگون کی تھی۔ اور مدراس والون کی (۲۴) اور برار والون کی (۲۲) فیصد تھی۔ ہندوستان کے دوسرے حصص سے آئے ہوے لوگون کی تعداد (۱۵) فیصد تھی اور باقی دنیا کے دوسرے حصون سے آئے ہوئے تھے۔

دارالحکومت کی آبادی مین (۶۸۵۰۹) وہ لوگ شامل ہین جنہون نے باہر سے آکر وطن اختیار کرلیا ہے۔ جس کا اوسط آبادی بلدہ کے مقابلہ مین (۱۹٫۷) اور کل ممالک محروسہ مین باہر سے آئے ہوے لوگون کی آبادی کے مقابلہ مین (۱۷٫۷) ہے۔

نام ملک	تعداد نفوس	نام ملک	تعداد نفوس
مدراس	۳۱۵۸۰	ممالک مغربی وشمالی واودھ	۷۴۹۱
ریاستہای راجپوتانہ	۶۱۹۳	میسور	۴۱۱۱
بمبئی	۳۸۶۳	یورپ	۳۳۷۰
عرب	۲۷۰۵	ممالک متوسط	۲۵۰۹
پنجاب	۲۳۰۶	برار	۱۰۳۴

تختہ مندرجہ بالا سے اُن لوگون کی تعداد ظاہر ہوتی ہے جو بڑے بڑے ملکون سے آکر بلدہ مین متوطن ہوگئے ہین۔

یورپ اور مدراس کے مقابل مین جو تعداد کثیر درج ہے اس کا سبب یہ ہے کہ انگریزی اور کنٹنجنٹ کی فوج بیرون بلدہ مقیم ہے اور ریلوی کے ملازمین کثرت سے احاطہ مدراس سے

اور (۵۶۶۳۹۱۱) عورتین ہین -

علاقہ خالصہ مین (۸۱،۸۹۵۲) اور علاقہ جات صرف خاص و جاگیرات مین (۳۳۵۱۴۹۶) ہین
سنہ ۱۸۸۱ع کی مردم شماری مین آبادی کی تعداد (۹۸۴۵۵۹۴) تہی - سنہ ۱۸۹۱ع کی مردم شماری مین (۱۶۹۱۴۴۶) کی بیشی ہوی جس مین (۸۷۰۹۹۲) مرد اور (۸۲۰۴۵۴) عورت شامل ہین - یعنے ۱۷،۰ فیصدی کی بیشی ہے -

آبادی مین تفاوت کے تین سبب معمولاً بیان کئے جاتے ہین - (۱) افزونی ولادت بر اموات - (۲) توطن بیرون ملک (۳) توطن اندرون ملک - ولادت اور وفات کا شمار ممالک محروسہ کی آبادی کا اوسط دس سال لگانے سے یہہ ہے کہ تعداد پیدایش (۴۳،۲) اور اموات (۲۷،۳) فی ہزار سالانہ ہے اس سے سالانہ بیشی ۱،۵۹ فیصدی حاصل ہوتی ہے فرض کیجئے کہ قحط سالی اور وبا سے تعداد اموات معمول سے زیادہ نہ بڑہ جائے تو یہہ حساب لگایا گیا ہے کہ ۴۳،۷ سال مین آبادی دوچند ہو جائیگی -

کل تعداد آبادی پر لحاظ کرنے سے ایک ہزار مردون کے مقابلے مین عورتون کی تعداد (۹۶۴) ہے اس کمی کی وجہ یہ بتائی جاتی ہے کہ لڑکیون کی تعداد اموات زیادہ ہے اور عورتون کو خصوصاً گوشہ نشین مستورات کو مردم شماری سے عادتاً خارج رکہنے کی کوشش کیجاتی ہے -

اہل ہنود مین تعداد تناسب کے حساب سے (۹۶۶) ہے اہل اسلام مین (۹۵۸) ہے عیسائیون مین (۷۵۶) ہے - آخر الذکر کی کمی کی وجہ یہ ہے کہ سولجر کثرت سے بغیر شادی والے ہین - پارسیون مین بہی یہہ تعداد تناسب بہت کم یعنے (۶۸۵) ہے -

سنو - شوہرون کے مقابلے مین بیویون کے تعداد (۹۷،۶) ہے - سنو کنوارون کے مقابلے مین کنواریونکی تعداد (۶۴) ہے اور سنو رنڈوون کے مقابلے مین رانڈون یعنے بیوائون کی تعداد (۴۲۰) ہے -

مکانات - مردم شماری مین صرف مکانات مسکونہ شمار مین آئے تہے کل تعداد

مدارالمہام سرکارعالی واسطے معائنہ معدن طلا کے وندلی تشریف لے گئے تھے - کمپنی کے ایجنٹ نے دو تختیان طلا خالص اسی معدن کے ایک اعلیحضرت خلد اللہ ملکہ کے لئے دوسری مدارالمہام سرکارعالی کے لئے نذر کین -

سنگارینی ضلع ورنگل مین کوئیلے کے معدن سے کوئلا بمقدار کثیر برآمد ہو رہا ہے ابرک اور سرخ کہربا بھی بہمرست ہوتا ہے -

پیداوار } حیوانات - سوائے میسور کے اور کہین ہند مین ایسے انواع و اقسام کے حیوانات نہین ہین جیسے کہ ملک سرکار عالی مین ہین - دکھنی گھوڑے اور معمولی جانورون کے سوا - ہاتھی - ارنا - بہینسہ - پاکہال کے تالاب کے قریب اور راسکونٹہ کے پہاڑیون مین موجود ہین - نیل گائے - سانبھر - چرخ - بہیڑئے - ریچھ - شیر - اکثر ہوتے ہین -

پرند بھی مثل دوسری جگہ کے معمولی ہین جیسے - تیتر - بٹیر - کبوتر - ہریل - دہنچڑی مور - مرغی - مرغ آبی - قاز - بط - مینا - طوطا - ہزار داستان -

نباتات مین - یہان چانول کی خاص پیداوار ہے اور اکثر لوگون کی خوراک اس کے بعد گیہون - چنا - کلتھی - تور - تل - باجرا - کدرو - جوار - مکئی - رالہ - نیشکر - راگی اُرد - مونگ - مسور - وغیرہ - افیون - تمباکو - ہلدی - مرچ - ارنڈی - پنبہ - مٹر - آلو مولی - گاجر - بیگن - سنگہاڑا وغیرہ پیدا ہوتے ہین -

فواکہات مین ام بہت سے قسم کا - شفتالو - جام - جامون - بیر - سیتاپھل - افراط سے - انجیر - انگور (حبشی - سبی - فخری - بکری) تربز - خربوزہ - کہیرا - رام پہل منجل - ہرفہ ریوڑی - گیگل - وغیرہ یہ دکن کے واسطے مخصوص ہین -

آبادی } آبادی کی تعداد ایک کروڑ پندرہ لاکھ تیس ہزار چالیس نفوس سنہ ۱۸۹۱ع مطابق سنہ ۱۳۰۱ف مین شمار ہوی تھی - جن مین سے (۵۸۷۳۱۲۹) مرد -

اوسط کی گرمی اور سردی رہتی ہے۔ نہ مثل شمالی ہند کے
یہان زیادہ سردی ہوتی ہے اور نہ اس شدت کی گرمی لو ایک زہر آلود گرم گرم ہوا جو بموسم گرما شمالی ہندوستان مین چلا کرتی ہے۔ اور آندہی۔ یہان مطلق نہین۔ اور نہ بارش مین وہ اس جو دوسری جگہ ہوتی ہے۔ نہ سردی مین وہ پالہ جو شمالی ہند مین درختونکو جلا دیتا ہے بارش کا دار و مدار اس جنوبی و مغربی ہوا پر ہے جسکو مانسون کہتے ہین اور گرمی کے بعد چلتی ہے۔ لیکن ملک کے مشرقی و جنوبی حصہ پر آخر بارش کا بھی اثر ہوتا ہے۔ جب کہ وہی ہوا پھر کر ہند کے مشرقی کنارے پر چلتی ہے اس طرح اس ملک پر اس کی خصوصیت موقع کے باعث دو مختلف سمتون سے پانی کے ابخرات لانے والی ہوا کا اثر پڑتا ہے۔
ملک کے تین بڑے حصون کی بارش کا اوسط حسب ذیل ہے۔

مرہٹواڑی	۲۷ ء ۶۳ انچ	کرناٹک	۲۷ ء ۰۳ انچ
تلنگانہ	۳۳ ء ۶۹ "	کل ملک کا اوسط	۳۴ ء ۰۰ "

موسم سرما مین وسط نومبر سے وسط فروری تک تھرمامیٹر (مقیاس الحرارت) (۷۴) درجہ پر رہتا ہے۔ گرمی مین آخر مے تک (۹۱) درجہ پر بارش مین ابتدائے جون سے آخر اکٹوبر تک (۸۰) درجہ۔

معدنیات اس ملک کے معدنیات مین خاص کر سونے اور کوئلے کے طبقات اور آہنی دہات مشہور ہین۔ آہنی دہات کے وادی دریائے گوداوری کے اُن رقبون مین بکثرت موجود ہین۔ جہان سرخ رنگ کے اور ریگ آمیز پتھر ہین۔ ایک وقت قوی امید تھی کہ ملک کے جنوبی مشرقی حصہ مین ہیرے ملینگے۔ لیکن حیدرآباد دکن کمپنی جس کے پاس اس کا اجارہ ہے بہت سا روپیہ اُس کی تلاش مین صرف کرنے کے بعد فی الحال تلاش مزید سے دست بردار ہو گئی ہے۔
وندلی ضلع رائچور مین سونا برآمد ہو رہا ہے چنانچہ ۱۸۹۶ء مین حسب کہ

منجملہ اُن کے ضلع	ورنگل مین	۳۷۷۰	ضلع	ایلگندل	۴۶۸۳
"	نلگنڈہ	۱۹۲۲	"	اندور	۲۱۸۴

اضلاع محبوب نگر و میدک مین بھی بہت سے تالاب ہین اور چندر رائچور سے کے مشرق و مغرب مین۔ ایسے بنے ہوے تالابون کو سرخ پتھرون کے ملک سے ایک خصوصیت ہے۔ اور جہان کہین اس قسم پتھرون کے پہاڑیان ہونگی وہان تالاب بھی ضرور نظر آئینگے مگر سبزی مایل سیاہ پتھرون کے ملک مین عموماً تالابون کا پتہ نہین کیونکہ وہان کی زمین اس قدر مسام دار ہوتی ہے کہ جہان جو بند باندہا جاتا ہے وہ گرمیون مین جابجا شق ہو جاتا ہے اور موسم برسات مین ٹوٹ جاتا ہے۔

نہر ابراہیم پٹن - اس نہر کا طول ۵۶ میل ہے ابراہیم پٹن کے تالاب مین پانی لانے کی لئے بنائی گئی تھی اس کی تعمیر مین دس لاکھ چھپن ہزار روپیہ خرچ ہوا۔ اور بزمانہ وزارت نواب مختار الملک اولے مدار المہام سرکار نظام تیار ہوی۔

نہر ملکاپور - جس مین موسی ندی کا پانی بہر کر حسین ساگر کے تالاب کو آتا ہے طول ۳۲ میل ہے۔

جنگل - مرہٹواڑی مین عموماً جنگل بہت کم ہوتا ہے مگر تلنگانہ مین بڑے بڑے درخت بہت کثرت سے ہوتے ہین اور اُن سے سالانہ آمدنی ریاست کو ہوتی ہے۔ اصل چوبینہ ساگوان۔ شیشم۔ بیجاسال۔ اور پیا۔ ہے جو خصوصاً تعلقات چنور جہادیوپور ضلع ایلگندل تعلقہ پاکہال ضلع ورنگل اور تعلقہ امرآباد ضلع محبوب نگر مین پیدا ہوتا ہے۔

تاڑ اور سیندہی کے وسیع بن ملک مین پہیلے ہوے ہین مگر زیادہ حصہ مین ملک کے پہاڑیان ہین

آب و ہوا - تمامی جزیرہ نمائے ہند مین اس ملک کی آب و ہوا معتدل اور بعض مقامات مین صحت بخش سمجھی گئی ہے۔ سال کا بڑا حصہ خوشگوار رہتا ہے اس وجہ سے کہ

(آپ سلطان ابراہیم کے داماد ہین) کے اہتمام سے تیار ہوا ہے اور آپ ہی کے نام سے مشہور ہو کر زبان زد خلایق ہے - جس کی تعمیر مین دو لاکھ ہون (ایک ہن مساوی تین روپیہ آٹھہ آنہ کے) صرف ہوے تھے -

میر ساگر - یہہ تالاب میر عالم کے نام سے مشہور ہے سنہ ۱۲۱۱ھ مین میر عالم بہادر مدار المہام سرکار نظام نے بخرچ ایک لاکھہ روپیہ تیار کرایا تھا -

اس تالاب مین ۴۸۰۰۰۰۰۰۷ اگیلن پانی اور ۱۰۳۷۵۰۰۰ اسکوئر گز مربع زمین ہے -

ابراہیم پٹن - یہہ تالاب بہ عہد سلطان ابراہیم قطب شاہ سنہ ۹۶۸ھ مین تیار ہوا تھا - اور اسی شاہ کے نام سے موسوم ہے -

عمدہ ساگر - سنہ ۱۳۰۸ھ مین عمدۃ الملک سر آسمانجاہ بہادر نے اپنے ذاتی خرچ سے تیار کرایا تھا -

میر جملہ - سلطان ابو الحسن قطب شاہ عرف تانا شاہ کے امیر میر جملہ نے سنہ ۱۰۶۰ھ مین بنوایا تھا -

مان صاحب کا تالاب - بی بی حیات ماں صاحبہ والدہ سلطان عبد اللہ قطب شاہ نے سمت شمال شہر ۹ میل کے فاصلہ پر موضع حیات نگر کے قریب سنہ ۱۰۶۱ھ مین بنوایا تھا

سرور نگر کا تالاب - اس تالاب کا قدیمی نام سنکراج کا تالاب تھا - جب سرور افزا بائی منکوحہ ارسطو جاہ مشیر الملک مدار المہام سرکار نظام ثانی سنہ ۱۲۰۸ھ مین سرور نگر کے نام سے موضع آباد کیا - انہین ایام سے یہہ تالاب سرور نگر کے نام سے مشہور ہوا چنانچہ سنہ ۱۱۹۵ھ مین میر نظام علیخان بہادر نے قبل بناے سرور نگر اس تالاب پر شکار وغیرہ فرمایا ہے -

ممالک محروسہ مین سب چھوٹے بڑے تالاب ملاکر ۲۰۴۷۶ بیس ہزار چار سو چہتر ہین -

گوداوری مین گرتی ہے -

بھیما - پونہ کے قریب احاطہ بمبئی کے پہاڑون سے نکلکر تعلقہ بیملی علاقہ صرف خاص مین داخل ہوتی ہے - دریاے سینا بھیما مین ملکر ضلاع لنگسگور و گلبرگہ مین بہتی ہوے کاگنا مین ملکر ۲۰۵ میل بہاو کے بعد کرشنا مین گرتی ہے -

رود ونڈی - ضلع اطراف بلدہ مین بہکر کرشنا مین شامل ہوجاتی ہے -

رود منیر - تالاب پاکہال واقع ضلع ورنگل سے نکلکر موضع مذکور کے درمیان بہتی ہوی رود ویرا سے ملکر موضع پالوٹر علاقہ سرکار انگریزی کے قریب دریاے کرشنا مین گرتی ہے - اسکا طول قریب ۹۶ میل کے ہے -

رود موسی - موضع سیو ریڈی پیٹہ تعلقہ کوٹ پلی سے نکلکر بلدہ حیدر آباد مین ہوتی ہوی ضلع نلگنڈہ مین بہکر بالآخر موضع واڑاپلی تعلقہ دیول پلی مین کرشنا سے ملجاتی ہے - اس کا طول ۱۴۴ میل ہے -

تالاب اور جھیلین اس سرزمین مین کوئی قدرتی جھیل نہین ہے مگر قدیم الایام سے یہان کی زمین کی ناہمواری سے ایک فائدہ حاصل ہوتا ہے کہ جہان کہین نشیب ہو یا ایسا درہ ہو جدہر کسی بڑے رقبہ کا پانی بہکر آتا ہو وہان بند یعنے کٹہ باندھ لیا جاتا ہے -

پاکہال - ممالک محروسہ مین سب سے زیادہ وسیع پاکہال کا تالاب ہے جو ایک ندی مین دو پست ٹیکرون کے درمیان بند باندہنے سے بنا ہے - اس کا کٹہ ۲۰۰۰ گز طول مین ہے - شکم تالاب کا عرض ۶۰۰۰ گز اور کٹہ کے پیچھے کا عمق ۸ گز ہے جب یہ تالاب بہرجاتا ہے تو تم کے پاس ۱۲ گز عمیق پانی ہوتا ہے - اور سطح آب ۱۳ میل مربع بوقت لبریزی کے ہوجاتا ہے -

حسین ساگر - بعہد سلطان ابراہیم قطب شاہ ۹۶۵ھ مین حسین شاہ ولی صاحب قبلہ رح

اور دریاے گوداوری سے دوسرے نمبر پر ہے - ایچم پیٹ کے نزدیک سرکار عالی کے ملک مین داخل ہوتا ہے - اضلاع رائچور - لنگسگور - محبوب نگر - نلگنڈہ - ورنگل مین سے بہتا ہوا جانب جنوب و مشرق چلا گیا ہے - قریب ۷۰۰ میل بہاؤ کے بعد جس مین ۴۰۰ میل سرکار عالی کے ملک کے اندر ہین مچھلی بندر کے نیچے خلیج بنگالہ مین گرتا ہے - اس کا اوسط پاٹ نصف میل ہے - کنارے عموماً اونچے اور نرم مٹی کے ہین اس کا پیٹہ عموماً ریتلا لیکن اکثر چٹانی اور پتھریلا ہے - اوائل ماہ جون سے وسط ماہ جنوری تک طغیانی رہتی ہے چڑہاؤ کا زمانہ مختلف طور سے دس دن سے بیس دن تک اور اتار کا بیس دن سے تیس دن تک رہتا ہے - تنگبہدرا - وندی - موسی - منیر - ویرا - بہیما - کرشنا کے خراج گزار ہین -

تنگبھدرا - ہمن ساگر کے نزدیک ملک سرکار عالی مین داخل ہوتا ہے ۱۷۰ میل تک حد جنوبی ہے اس کا طرز و عرض قریب قریب کرشنا کے ہے - عالم پور کے نزدیک کرشنا سے یہ دریا ملجاتا ہے -

پائین گنگا - ملک برار مین دیول گڈہ کے پہاڑون سے نکلکر جنوباً شرقاً بہتی ہے اور دریاے وردہا مین ملکر ضلع ایلگندل مین تعلقہ چنور کے قریب گوداوری مین گرتی ہے طول ۲۰۷ میل ہے سندہ کہیڑ اسی کے کنارے پر واقع ہے -

مانجرا - تعلقہ پاٹودہ ضلع بیڑ سے نکلکر - بیڑ - ناندیڑ - اندور - میدک ہوتی ہوئی بیدر مین پہنچتی ہے - اور وہان ترنا کے ساتھ ملکر قریب ۳۸۷ میل کے چکر کہاتی ہوئی دریاے گوداوری مین جا گرتی ہے -

پورنا - ضلع اورنگ آباد کے تعلقہ کنڑ کے پہاڑون سے نکلکر ۱۴۵ میل جنوباً شرقاً بہتی ہوئی وددنا مین ملکر گوداوری مین جا گرتی ہے -

منیر - تعلقہ ایلگندل موضع کلکو سے نکلکر ۹۴ میل بہنے کے بعد بہ مقام چنور ضلع ایلگندل

کنارے مٹی کے ہین جن کی اوسط بلندی چالیس فیٹ کی ہے۔ خشکی کے موسم مین قریب چار فیٹ کے پانی رہتا ہے۔ لیکن موسم بارش مین اور بارش کے بعد بہت زیادہ پانی رہتا ہے۔ بیڑ سے ضلع نانڈیڑ مین بہتا ہے۔ یہان اس کی روانی سانپ کی چال کے مشابہ ہے۔ جس کا رخ عموماً مایل بہ مشرق ہے۔ نانڈیڑ سے ۴ میل بجانب مشرق دریاے مذکور دفعتاً بسمت جنوب مڑکر اُن گھنے درخت دار پہاڑون مین داخل ہوتا ہے جو سلسلہ نرمل یا سیحیل سے نکلے ہین اُن مین بجانب جنوب و مشرق بہیر کہا کر قریب ۴۰ میل کے بہتا ہے۔

یہان سے وہ کھلے ہوے مزروعہ ملک مین شرقی مائل سمت کو بہتا ہوا چلا جاتا ہے۔ اس کی دہار کے اس حصہ مین اس کے کنارے عموماً اونچے اور ڈہالوان ہین۔

دریاے گوداوری پہلے ایلگندل کی شمالی حد کا ایک جزو ہے۔ اس کا پاٹ اس مقام پر جہان کہ وہ ضلع ایلگندل مین داخل ہوتا ہے ۷۰۰ گز ہے دریا کی تہہ ریتلی ہے اور جہاڑی اور چٹانون سے پٹی ہوی ہے اور کنارے بلند ہین۔ بارہ چودہ میل نیچے کے طرف چل کر اس کا پاٹ ایک میل کا ہوجاتا ہے۔ اس کے رودخانہ مین بہت سے چھوٹے جزیرے ہین جو کاشت بہی ہوتی ہے۔

ایک جزیرہ پونے چھ میل لمبا اور ایک میل چوڑا ہے۔ ایلگندل سے بہتا ہوا ضلع ورنگل مین دریاے مذکور چلا جاتا ہے۔ اور ضلع مذکور کی شرقی حد ہے۔ اس ضلع کے جنوبی شرقی گوشے پر دریا اس ملک کے باہر ہوکر احاطۂ مدراس مین گزرتا ہوا خلیج بنگالہ مین جاگرتا ہے۔ اس کا طول تقریب ۸۰۰ میل کے ہے جس کا بڑا حصہ ملک سرکار عالی مین واقع ہے جہان سنگ سیاہ کے شمالی حصون سے اس کو سب سے زیادہ مدد پانی کی پہنچتی ہے۔ اس دریا سے ۶۰۰۰ ہزار میل مربع زمین سیراب ہوتی ہے۔

کرشنا۔ ستارے کے جنوب مین مہابلیشور کے پہاڑون سے نکلتا ہے

ڈنگر - یہہ ضلع بیڑ کے تعلقہ پٹنور سے نکلکر مغرب کے طرف ضلع احمد نگر کو چلا جاتا ہے - اس کا طول ممالک محروسہ مین ۸۰ میل تک ہے -

بہت سے پہاڑ جو شمالاً و جنوباً دوڑے ہوے ہین مختلف سلسلون کو ایک دوسرے سے ملاتے ہین - اسطرح ایک سلسلہ بیڑ - دہارور - مومن آباد - اودگیر - کولاس مین سے گزرتا ہوا اُس ملک مین دوڑا ہوا ہے جو مابین گوداوری و مانجرا کے واقع ہے -

ایک دوسرا اسلسلہ چیتاپور سے کویل کنڈہ اور میدک کو اور تیسرا اسلسلہ دیور کنڈہ سے بہونگیر اور ارسیکوٹہ کو جاتا ہے - نیچے کے طرف وادی دریاے گوداوری کی حد اُن چھوٹے چھوٹے پہاڑون سے محدود ہے جو پاکھال اور سنگاریتی سے اشوناپیٹہ کو چلے جاتے ہین -

ممالک محروسہ سرکار عالی مین بعض مقامات کے بلندیان گرد و نواح کے ملک سے پانسو فیٹ سے زیادہ بلند ہین - لیکن عموماً اوسط بلندی ۱۸۰۰ فیٹ تک -

دریا } عموماً دریاؤن کا بہاؤ شمال مائل مغرب سے جنوب مائل بہ شرق ہے کل تعداد دریاؤن کی قریب پچاس کے ہے مگر گوداوری اور کرشنا اور تنگبھدرا بڑے دریا ہین - باقی یا تو ان کے خراج گزار (جو چھوٹی ندی بڑی ندی مین ملی ہے) ہین یا بہت چھوٹے ہین -

گوداوری - ملک مین سب سے بڑا دریا ہے اور اہل ہنود اس کو متبرک جانتے ہین اور اس کو گوتما گنگا بھی کہتے ہین - مغربی گھاٹ سے چاندور کے قریب سے نکلکر جنوباً شرقاً بہتا ہوا پیہولمبا کے قریب اس ملک مین داخل ہوتا ہے اور ضلع اورنگ آباد کی جنوبی حد قایم کرتا ہے - ضلع اورنگ آباد سے روان ہوکر ضلع بیڑ مین پہنچتا ہے جس کی شمالی حد اس سے قایم ہوتی ہے - اس مقام پر اس کا پاٹ قریب پاؤ میل کے ہے -

ہوگیا ہے - عموماً دریاؤن کا بہاؤ شمال مائل بہ غرب سے جنوب مائل بہ شرق ہے -
چھوٹے دریاؤن کے پانی کا ڈہلان بہی اسی جانب ہے جس سے بڑے دریاؤن کے
گہاٹیان علٰحدہ ہوگئی ہین -

پہاڑ } **بالاگھاٹ** - سلسلۂ بالاگھاٹ دو سو میل تک ملک سرکار عالی مین
واقع ہے - اور طول اس سلسلہ کا ۶۰ - ۳۰ میل تک بمقامات مختلف ہے
تعلقۂ بلولی ضلع ناندیڑ سے شرقاً غرباً شروع ہوکر ضلع بیڑ کے تعلقۂ آشٹی تک پہنچتا ہے -

شادری پروت - شمال مین سلسلۂ شادری پروت تعلقۂ نرمل ضلع اندور سے
شروع ہوکر مشرق سے شمال و مغرب کے جانب ضلع پربہنی اور ملک برار مین گزرتا ہوا
اجنٹا تک پہنچتا ہے وہان سے پھر غرب کے جانب پھر کر خاندیس مین جاتا ہے -
سرکار عالی کے ملک کے اندر جسقدر حصہ اس کے سلسلہ کا واقع ہے اس کا طول ۲۵۰ میل
ہے - جس مین سے تقریباً سو میل کے سلسلہ کا نام اجنٹا گہاٹ ہے -

جالنہ - پہاڑون کا ایک اور سلسلہ دولت آباد سے نکلکر شرقاً بطرف جالنا
ہوتا ہوا ملک برار مین چلا جاتا ہے - اس کا طول قریب ۱۲۰ میل کے ہے -

یمنی گڈہ - یہہ سلسلہ تعلقۂ گنگاولی ضلع لنگسگور سے شروع ہوتا ہے
اس کا طول قریب ۱۴ میل کے ہے

کنا ریکل گٹہ - یہہ سلسلہ ضلع ورنگل سے شروع ہوکر تعلقہ جنور مین گزرتا
ہے اس کا طول قریب ۵۰ میل کے ہے اس سلسلہ کا نام سرنا پلی بھی ہے -

رکہی گٹہ - یہہ سلسلہ ضلع الگندل مین واقع ہے اور تعلقہ جنور سے شروع
ہوکر اسی تعلقہ کے موضع سنودم مین ختم ہوجاتا ہے طول ۱۲ میل -

کنالی علیپو - یہہ سلسلہ تعلقہ ملنگور ضلع الگندل سے تعلقۂ الگندل تک ہے
طول ۳۰ میل اس کو کند ی کرنجا بہی کہتے ہین -

تالاب اور نہرون کے ذریعہ سے شالی کی کاشت کثرت سے کی جاتی ہے -

اسی طرح سے ملک کے دو نون حصون کے طبعی اشکال مین بھی فرق امتیازی ہے - یعنے سرخی مایل پتھریلے ملک کے علامات یہ ہین کہ وہان صفاچٹ گنبد نما پہاڑ منتشر طور پر واقع ہین مخروطی شکل کی بیٹھی ہوی چوٹیان ہین - چٹانون کی ڈھیر ہین اور گول پتھرون کے دو دو تین تین گز کے چُنے ہوے انبار عجیب و غریب قسم سے جا بجا لگے ہوے ہین - ان کے گلنے سے جو مٹی نکلتی ہے وہ ریتلی ہے - اور اس لئے وہ شادابی نہین ہے جو سیاہی مایل پتھریلے اضلاع مین پائی جاتی ہے - اور اسی سبب سے وہان پانی کا ذخیرہ جمع کرنے کے لئے تالابون کی ضرورت ہے -

برخلاف اسکے شمالی حصہ اکثر خوشنما ہے جہان کہ لہر نما پہاڑیون کا منظر - زینہ نما چڑھایان ناہموار نشیب و فراز - اور منتشر ہین - یان بمقابلہ سرخی مائل پتھرون کے پہاڑیون کے نہایت مختلف قسم کا سمان دکھلاتے ہین - اکثر سیاہی مائل پتھرون کے گلنے سے جو مٹی پیدا ہوتی ہے وہ ملایم ہوتی ہے اور اس مین تولیت اور تری کو قایم رکھنے کی قوت ہوتی ہے - چنانچہ اسی سبب سے سیاہی مائل پتھرون کا ملک عموماً سرسبز و شاداب ہوتا ہے - جنگلی نباتات سیاہی مائل پتھریلے ٹیلون مین خفیف اور کم ہوتے ہین لیکن سرخی مائل پتھریلے حصون مین جھاڑی بکثرت ہوتی ہے - چوبینہ اور گھنے ہوے جنگل خاصکر دریاے گوداوری - وردھا - کرشنا کی پتھریلی وادی مین پاے جاتے ہین - ان دونو حصون کے لوگون کے خط و خال بول چال اور طرز معاشرت بالکل جداگانہ ہین -

ملک کا ڈھلان پانی کا بہاؤ ملک جنوب مائل بہ شرق کی طرف ڈھلوان ہے چنانچہ اورنگ آباد کے قریب دو ہزار فیٹ - رائچور مین بارہ سو فیٹ اور کرنول کے قریب نو سو فیٹ بلندی رہ جاتی ہے - اس طرح سے شمال مائل بہ غرب کے گوشہ سے جنوب مائل بہ شرق تک گیارہ سو فیٹ تفاوت

واقع احاطہ مدراس کے شمالی حد مین -

رقبہ وطول وعرض } طول شمال مین بمقام اتصال پائین گنگا اور وردہا سے جنوب مین بہاگر تک کہ جہان سے تنگبہدرا حد وملک نظام سے ملتی ہے (۳۸۱) میل ہے - عرض شرق مین پولمبا جہان سے گوداوری سرکار عالی کے ملک سے خارج ہوتی ہے اور اس مقام تک مغرب مین کہ جہان دریائے مذکور داخل ہوتا ہے بخط مستقیم (۵۱۴) میل ہے

رقبہ باستثنائے ملک مفوضہ یعنے برار (۸۲۶۹۸) مربع میل ہے -

صور طبعی } ملک سرکار عالی ایک وسیع میدان ہے - عام سطح زمین کی ہموار اور چپٹی ہے - جو سمندر کی سطح سے ساڑہے بارہ سو فیٹ اور بعض جا اٹھارہ سو فیٹ بلند ہے - چنانچہ بولارم والوال حیدرآباد سے ۱۱ میل شمال کے جانب (۱۸۹۰) فیٹ اور سکندرآباد بلدہ سے ۶ میل (۱۸۳۰) فیٹ سمندر سے بلند ہے - اور اس کے بعض بلندیان ڈہائی ہزار فیٹ تک سطح سمندر سے اونچے ہین -

اس ملک کے دو بڑے بڑے قریب قریب مساوی حصہ ہین - حصہ شمال ومغرب مین سیاہی مائل بہورے پتہرون کے ٹیلے ہین - اور حصہ جنوب وشرق مین سرخی مائل اور چونے کے پتہرون کی زمین ہے - اسی طرح ملک کی صورت اراضی اور قومی کی تقسیم مین بھی ایک مطابقت ہے یعنے دریاے گوداوری ومانجرانے ملک کو اس طرح منقسم کردیا ہے کہ قوم مرہٹہ جنوب کی قوم کنڑہ وتلنگون سے جدا ہوگئی ہے اور سرخی مایل اور چونے کے پتہر کا ملک چٹانی ملک سے علحدہ ہوگیا ہے - اور اسیطرح شالیزار اور تالابی زمین گیہون اور روئی پیدا کرنے والی زمین سے علحدہ ہوگئی ہے -

ایک حصہ مرہٹواڑی اور دوسرا حصہ تلنگانہ کہلاتا ہے - مرہٹواڑی مین وہ اضلاع شامل ہین جہان اکثر خشکی اور باغات کی زراعت ہوتی ہے - تلنگانہ مین وہ اضلاع ہین جہان

۷۸۶

پہلا باب

موقع ۔ حدود ۔ رقبہ ۔ صور طبعی ۔ پہاڑ ۔ دریا

تالاب ۔ جنگل ۔ آب وہوا ۔ معدنیات ۔ پیداوار ۔ آبادی

موقع } جزیرہ نمائے ہند مین نربدا کے جنوب کے ملک کو دکن کہتے ہین اسی حصہ مین ریاست حیدرآباد یعنے ممالک محروسہ سرکار نظام واقع ہے ۔ ہند کے تمام دیسی ریاستون مین یہہ سب سے بڑی مسلمانون کی ریاست ہے ۔ خواہ بلحاظ رقبہ اور رقم محاصل کے خواہ بلحاظ آبادی کے جو ۱۱۳۱ہجری سے جس کو ایک سو اٹھاسی سال ہوتے ہین تحت حکومت خاندان آصفیہ یعنی سرکار نظام ہے ۔ (تا قیام شمس و قمر خدا قایم رکھے) یہہ ملک درمیان ۱۵-۱۰- اور ۲۱-۵۰ شمالی عرض بلد کے اور ۸۱-۳۵- شرقی طول بلد کے واقع ہے ۔

حدود } شرقی حد مین ممالک محروسہ کے دریائے گوداوری ۔ اور وردہا ۔ جو ممالک متوسط کے اضلاع چاندا و سرانچہ کے غربی حدود مین بہتے ہین ۔

غربی حد مین اضلاع دھاروار ۔ کلاڈگی ۔ شوراپور ۔ احمدنگر ۔ جو سب احاطۂ بمبئی کے اندر واقع ہین اور کچہہ حصہ دریائے سینا کا ۔

شمالی حد مین ضلع خاندیس اور حیدرآباد کے اضلاع مفوضہ یعنے ملک برار واقع ہے ۔

جنوبی حد مین دریائے تنگبھدرا اور کرشنا واقع ہین جو اضلاع بلہاری کرنول و کرشنا

دفتر دوم

جغرافیہ۔ نظم و نسق مملکت

تاریخی حالات۔ انتظام سلطنت

اوسی طرح اپنے ملک سے باہر ہردلعزیز ہین۔آپ کے ایک ایک لفظ سے ملکی اور قومی ہمدردی ٹپکی پڑتی ہے آپ کے ایک ایک فقرہ سے برٹش گورنمنٹ کی دوستی اور محبت کی بوآتی ہے۔اسمین ذرا بھی شک نہین ہے کہ آپکا وجود باجود رعایاے دکن کے لئے ابر رحمت۔مسلمانون کے لئے سرمایۂ ناز ہندوستان کے لئے امیدگاہ۔انگلستان کے لئے قوت بازو ہے۔آپ اس قابل ہین کہ رعایا آپ کی پرستش کرے۔اور دل سے آپ کو محبوب سمجھے اور آپ پر جان و مال فدا کرے۔

ہم آخر مین اعلیحضرت قدر قدرت سرکار نظام خلداللہ ملکہ کے لئے جنکے دور حکومت مین دکن نے ملکی و مالی۔دماغی واخلاقی۔علمی وعملی۔ہر قسم کی ترقی کی ہے۔اور آپ کی فیاضی نہ صرف اپنے رعایا کے لئے مخصوص ہے بلکہ تمام ہندوستان پر آپکا احسان محیط ہے۔

دل سے دعا کرتے ہین کہ خدا آپ کے وجود باجود کو مدت تک قایم رکھے۔اور صاحبزادۂ بلند اقبال کی عمر کی درازی ہو۔اور رعایا غیر رعایا مین آپ کے ساتھ الفت اور اخلاق کا جوش برقرار رہے۔ہم نہایت صدق دل سے یہ بھی دعا کرتے ہین کہ برٹش گورنمنٹ اور نظام گورنمنٹ مین موانست اور اتحاد پہلے سے زیادہ ترقی کرتا رہے۔(این دعا از من و از جملہ جہان آمین باد۔) فقط

جان نثار سلطنت آصفیہ

غلام صمدانی خان گوہر حیدرآبادی

گریں - اور پرنس ڈمراگنف سیاح قابل ذکر ہین - ملکہ معظمہ کی پنجاہ سالہ جوبلی مین جو جشن
کہ حیدرآباد مین کیا گیا ایسا تمام ہندوستان مین کسی جگہ بھی نہین ہوا - اور بسرکردگی
نواب سر آسمان جاہ بہادر ایک ڈیپوٹیشن بھی ملکہ معظمہ کی خدمت مین روانہ کیا گیا -
ڈائمنڈ جوبلی (شصت سالہ) مین اوس سے زیادہ تکلف کیا گیا اور اس موقعہ پر ایک
ڈیپوٹیشن بسرکردگی نواب ظفر جنگ شمس الملک بہادر لنڈن بھیجا گیا - ان ہر دو
ڈیپوٹیشن کا لنڈن مین جس تپاک کے ساتھ استقبال ہوا ہے وہ اس یادگار موقع
کی تاریخ کا ایک جزو سمجھا جاتا ہے - ہر زمانہ مین یہ دیکھا گیا ہے اور تواریخ سے بھی اسکا
پتا چلتا ہے کہ مختلف طبقات رعایا مین سے اکثر طبقات اگر فرمانرواے وقت کے
خیرخواہ و موافق ہین تو کوئی فرقہ مخالف بھی موجود رہتا ہے - لیکن الحمد للہ شکر خداوند عالم کا
ہے کہ اوسکے فضل و کرم سے ہمارے بادشاہ ذیجاہ کی رعایا کا ہر طبقہ - ہر فرقہ - ہر
مذہب و ملت کا آدمی تہ دل سے اپنے بادشاہ پر جان نثار ہے - اس سے پورا ثبوت اس
بات کا ملتا ہے کہ ہمارے آقاے ولی نعمت اسقدر ہر دلعزیز ہین کہ ہر خاص و عام کے دل
مین آپکی محبت کا سمندر جوش زن ہے - اسکا اندازہ اون تمام اڈریسون اور تہنیت نامون
اور سپاس نامون سے ہو سکتا ہے جو سالگرہ مبارک کے موقعہ پر پیشگاہ اقدس مین
گذرے ہین - اور حضور پرنور نے جو اڈریسون کے جوابات ارشاد فرمائے ہین اون سے
اس امر کی پوری تصدیق ہوتی ہے کہ آپکو اپنی رعایا کے ہر گروہ سے کسقدر دلی محبت
اور الفت ہے - سچ تو یہ ہے کہ آجکل دکن کی رعایا پرانکی خوش قسمتی سے ایسا والی ملک
حکمران ہے جو ہر قوم کو اپنی قوم کی طرح عزیز رکھتا ہے - ہر محکمہ اور ہر صیغہ کی اصلاح
و ترقی سے آپ کو دلچسپی ہے - آپ اہل قلم کی ویسی ہی قدر کرتے ہین جیسے اہل
شمشیر کی - آپ حکیمانہ دماغ رکھتے ہین اور ناصحانہ طبیعت - آپ تعلیم و تربیت کے
حامی ہین اور تہذیب و شایستگی کے دلدادہ - آپ جسطرح اپنے ملک مین محبوب ثانیا

دو برس بعد آپ نے اپنی دوستی اور وفاداری کا ایک اور مزید ثبوت دیا اس زمانہ مین شمالی مغربی سرحد پر روس کے ایک ممکن حملہ کے لئے آپنے وایسرائے بہادر کو ساٹھ لاکھ روپیہ دینے کا وعدہ فرمایا اور اس فیاضانہ دوستی کے ساتھ ہی یہ خواہش بھی ظاہر فرمائی کہ اگر دونون سلطنتون مین جنگ ہوگی تو مین خود شریک ہونگا۔ ایسے سچے وعدے اپنا اثر ڈالے بغیر نہین رہ سکتے ہندوستان اور انگلستان اور کل دنیائے انگریزی دان عوام پر ہزہائنس کی اس فیاضانہ وعدہ کا اسقدر اثر پڑا کہ ہر جگہ آپکے ارادہ کی تعریف کیگئی۔ لارڈ ڈفرن نے گورنمنٹ ہند اور ہر مجسٹی کی جانب سے جو جواب دیا اور اس وعدہ کا نتیجہ جو اثر پڑا وہ ایک تاریخی معاملہ ہے۔ ان درخواستون کا اثر علی الخصوص ہندوستان کے دوسرے دیسی حکام پر ایسا اچھا پڑا کہ وہ ہمیشہ یادگار رہیگا۔ سچ تو یہ ہے کہ دوسرے دیسی حکام نے بھی حضور نظام کی (اپنی اپنی حیثیت کے مطابق) تقلید کی۔ سنہ ۱۳۱۷ھ مین بمقام کلکتہ اعلیحضرت نے اپنی ایجیچ مین روپیہ - فوج - اور تلوار سے امداد دینے کے لئے جو ارشاد فرمایا تھا۔ گورنمنٹ برطانیہ کیساتھ وفاداری اور رابطہ کا یہ کیا کم ثبوت تھا۔ بلکہ اسکو وفاداری اور محبت کی انتہا کہنا چاہیئے۔ اب اس سے زیادہ کوئی الفاظ محبت اور وفاداری کے ثبوت مین پیش نہین ہو سکتے۔ انگلینڈ اور یورپ پر اکثر غور و تامل کیاگیا۔ چنانچہ سپہ سالار جنگ اول سفر یورپ کا تہیہ کر چکے تھے لیکن بیوقت موت نے اسکو موقوف کر دیا۔ اور اعلیحضرت نے بھی صرف اس خیال سے کہ یورپ کی سیر و سیاحت مین بہت وقت صرف ہوگا اسلئے اپنا عزم ملتوی فرمایا۔ جیسے کہ لارڈ رپن نے حیدرآباد آکر رسم عطائے اختیارات ادا فرمائی ہے اوسوقت سے وایسرایان ہند اپنے اپنے عہد حکومت مین ایک مرتبہ ضرور حیدرآباد آتے ہین۔ چنانچہ لارڈ ڈفرن اور لارڈ لینسڈون اور لارڈ الگن اپنے اپنے زمانہ حکومت مین باری باری سے حیدرآباد تشریف لائے۔ (صرف لارڈ کرزن ہی وہ وایسرائے بہادر ہند ہین جنہون نے حضرت اقدس اعلی کو کلکتہ مین اپنا مہمان فرمایا) علاوہ انکے تمام سیاح بھی اعلیحضرت کے مہمان بنتے آئے ہین انمین ڈیوک و ڈچز آف کیناٹ۔ پرنس البرٹ وکٹر مرحوم و موجودہ شہنشاہ روس و فرانز فرڈینینڈ پرنس آف آسٹریا۔ پرنس آف ڈنمارک پرنس

حاصل ہے اور یہی وجہ ہے کہ ہمارے آقاے ولی نعمت تمام رئیسون سے ممتاز ہین ۔ ہمارے بادشاہ کی حسن صورت اور حسن سیرت نے ساری رعایا کو دل و جان سے فدائی اور شیدائی بنا لیا ہے ۔ اگرچہ سطوت و جبروت سے بہتون نے سلطنت کی ہے ۔ اور فوجی قوت سے بہتون نے ملک فتح کیا ہے اور تلوار کے زور سے بہتون نے رعایا کو مسخر کیا ہے ۔ مگر محبت سے جس نے لوگون کے دلون کو مسخر کیا ہو اور التفات و الفت سے جس نے دل کو فتح کیا ہو وہ اس زمانہ مین ہمارا آقاے ولی نعمت ہے ۔ اگر انصاف سے دیکھا جاے تو یہان کی رعایا پر بادشاہ پرستی کا مقولہ پورا صادق آتا ہے ۔ اور یہ شرف خاص دکن ہی کی رعایا کو حاصل ہے ۔ اور بقول لارڈ مکالی کے "بادشاہ پرستی اوسی ملک کے باشندون کو زیبا ہے جہان انسان کی محنتون اور کوششون کو آزادی کے ساتھ بار آور ہونیکا موقع حاصل ہو ۔ جہان عام ترقی کی راہ مین کوئی چیز حائل نہو ۔ جہان آسائش اور بہبودی کے تمام اسباب مہیا ہون ۔ جہان رائون اور خواہشون پر کوئی دباؤ نہو ۔ جہان تعصب اور جہالت کے دیوتا دانت پیستے ہون ۔ جہان علم کی روشنی دماغون کو منور کرتی ہو ۔ جہان عام اتفاق اور دلی ہمدردی موجزن ہو" کوئی ہندوستانی ریاست ایسی نہین ہے جس پر بجز سلطنت نظام کے یہ مقولہ پوری طور پر صادق آتا ہو ۔

اعلیحضرت وقتاً فوقتاً ملکہ معظمہ اور انڈین گورنمنٹ کو اپنی دوستی اور وفاداری کا عمدہ ثبوت دیتے رہے ہین ۔ چنانچہ سنہ ۱۸۸۹ء مین آپ نے مہم مصر کے لئے اپنی فوج دینے کی خواہش ظاہر فرمائی ۔ اور اسی قسم کا وعدہ اوس زمانہ مین بھی فرمایا جب روس افغانستان پر حملہ کرنے کی دہمکی دے رہا تھا ۔ ...کی لڑائی مین آپ نے دو رجمنٹون کو شریک ہونے کی اجازت دی ۔

اور وہ بھی ایسے وقت مین جبکہ دکن اسٹیٹ کی فنانشل حالت بہت ہی نازک ہو چلی تھی۔ اور اس رفع تکلیف کے لئے (۷۰) لاکھ کی منظوری صادر فرمانے مین کچھ پس و پیش نہین فرمایا۔ اور پھر جب بارگاہ خسروی مین سالگرہ مبارک کے جلسون اور جشنون کے رچانے کے متعلق جان نثار رعایا کی جانب سے استدعا پیش ہوئی تو اپنی قحط زدہ اور مفلوک الحال رعایا کی تکلیف اور دکھ کو فراموش نہین فرمایا۔ اور اوس روپیہ کو غربا اور قحط زدون کی امداد مین صرف کرنے کے لئے تاکید فرمائی۔

عظمت و شان۔ سطوت و جلال۔ شجاعت و سخاوت۔ اور بیدار مغزی و ہمت یہ ایسی صفتین ہین کہ جن سے سلاطین اور والیان ریاست ممدوح خلایق ہوئے ہین۔ مگر درحقیقت شاہی اور ریاست اوسی کو زیبا ہے جو رعایا کا محب اور ملک کا محبوب ہو۔ رعیت سے محبت رکھتا ہو۔ اور رعیت دل سے اوسکو اپنا محبوب جانتی ہو۔ ہم نہایت فخر سے کہ سکتے ہین کہ ہمارے اعلیحضرت نے اپنے رحیمانہ اور عادلانہ برتاؤ سے اپنی رعایا کے دلون کو مسخر فرمالیا ہے۔ ملک آپ پر فریفتہ ہے۔ اور رعیت آپ کی عاشق ہے۔ آپ کی ایک نظر سے ہزارون صدمون کی تلافی ہوتی ہے۔ آپ کی طلعت زیبا دلون کو زندہ کرتی ہے۔ آپ کا تخت رعایا کا دل ہے۔ آپ کی سلطنت لوگون کے قلوب پر ہے۔ رعایا اور حکمران مین اس قسم کے تعلقات کا قایم ہونا اور حاکم و محکوم مین اس قسم کی محبت اور الفت کا پیدا ہونا کوئی معمولی اور آسان بات نہین ہے دنیا کی کوئی سلطنت اور دنیا کی کوئی حکومت شاید مشکل سے ایسی نظیر پیش کرسکے گی کہ اوسکی رعایا کو اوسکے حکمران اور اوس کے بادشاہ کے ساتھ ایسی عقیدتمندی اور ایسی گرویدگی حاصل ہو جیسی کہ بفضل خدا ہے رعایائے دکن کو حضور دکن کی ذات بابرکات کے ساتھ

آبادی گنجان ہو رہی ہے - زمین کی قدر و قیمت دن بدن بڑہتی جاتی ہے - مال و اسباب کی درآمد برآمد ترقی پر ہے زراعت کی قوت نشو و نما پر ہے صنعت و درفت کا بازار گرم ہے - دولتمندون اور امیرون سے لیکر مزدورون اور فلیون تک ہر شخص عام آسودگی اور فارغ البالی کے نشہ مین مخمور ہے - اعلیحضرت کی بیدار مغزی اسباب کی شاہد ہے کہ عدالتین امیر و غریب خاص و عام سب کی دادرسی اور حقوق رسانی کے لیئے کُھلی ہوی ہین - اعلیحضرت بہت سے اہم اور نازک معاملات کو بذات خود انجام دیتے ہین - اور اپنی رعایا کے ہر طبقہ کو محبت اور انصاف کی نظر سے دیکھتے ہین - اعلیحضرت زمانہ سابق کے سلاطین کیطرح نظر سے چہپکر رہنا پسند نہین فرماتے - بلکہ شاہان یورپ کی طرح ملکی اور قومی مجمعون مین شریک ہوتے اور رعایا کے ساتھ محبت و الفت کے عملی ثبوت دیتے ہین - اعلیحضرت کی محنت اور جفاکشی مستعدی اور مردانگی کی کیفیت کوئی اون یورپ کے شہزادون اور امیرون اور فوج کے سردارون سے (جنکو حیدر آباد آنے اور ہمارے اعلیحضرت کے ساتھ سیر و شکار کرنیکا موقع ملا ہے) دریافت کرے - گھوڑے کی سواری اور نشانہ اندازی کا یہ حال ہے کہ تمام یورپ اور ہندوستان کے سلاطین اور شہزادون مین شاید ہی کوئی دوسرا ہو جو اعلیحضرت کا مقابلہ کرے - اگرچہ یہ سارے صفات اور یہ تمام خوبیان ایسے ہین کہ انہین سے اگر چند صفتین بھی کسی رئیس مین ہون تو اوسکے فخر کے لیئے کافی ہین -

اعلیحضرت کی خدا ترسی اور انسانی ہمدردی اور نوازش شاہی کا اس سے بڑہکر کیا ثبوت مل سکتا ہے کہ قحط کے زمانہ مین اپنے ملک کے قحط زدہ مخلوق کے حال زار پر کیسی نہ کچھ توجہ فرمائی - اور اون کی مصیبت اور اون کے درد دُکھ کے دور کرنے کے لیئے اپنے خزانہ کا روپیہ یون بیدریغ صرف فرمایا -

یہ بات صاف دکھائی دیتی ہے کہ اعلحضرت اپنی رعایا کے مختلف فرقون اور گروہون کے لوگون مین مخالفت عداوت اور بغض وعناد کو کسقدر ناپسند فرماتے ہین۔ پولس کا انتظام ایسا کامل اور اطمینان بخش ہے کہ جو دنگے اور فساد۔ جھگڑے قضیئے۔ قتل وخون کی وارداتین بڑے بڑے شہرون مین ہندوستان کے ہوا کرتے ہین بہ نسبت اوسکے حیدرآباد دارالامن کہا جاسکتا ہے۔ فوجداری اور دیوانی کے قوانین نے ہر گروہ کے لئے یکسان حقوق اور یکسان اختیارات کا دروازہ کھولدیا ہے۔ کوئی صیغہ۔ کوئی محکمہ۔ کوئی دفتر۔ اور کوئی کچہری مختلف قوم کے عہدہ دارون سے خالی نہین ہے۔ سول لسٹ اور ملٹری لسٹ کے دیکھنے سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ ہر گروہ اور ہر قوم اور ہر مذہب کا آدمی جو اس قلمرو مین آباد ہے حکومت مین حصہ لینے اور ترقی کرنے کا حق رکھتا ہے۔ رعایا کے ہر طبقہ کو کسی پیشہ یا کسی کام مین مشغول ہونے اور اس پیشہ یا کام مین محنت اور کوشش کرنے اور اوسکے نتیجہ سے متمتع اور مستفید ہونے کا پورا اختیار ہے کاشتکار ہو یا سوداگر۔ صناع ہو یا عالم کوئی شخص اپنے علم اور فن کے فوائد سے محروم نہین رہ سکتا۔

یہی وجہ اسبات کی ہے کہ قلمرو کے تمام گروہون مین دلی ہمدردی اور اتفاق کا جوشش پیدا ہوگیا ہے۔ اور عام طور پر روابط واتحاد اور میل جول کے اظہار کے لئے کلب اور انجمنین قایم ہوگئی ہین۔ اور ہر گروہ علمی اور عملی ترقی مین سرگرمی کے ساتہ مشغول دکھائی دیتا ہے۔ عام طور پر علمی مذاق بہت کچہ ہوگیا ہے۔ اخبار اور علمی مضامین تاریخ ہائے بزرگان سلف کے دیکھنے کا ہر ایک کو شوق ہی جسکی وجہ سے دن بدن حیدرآباد مین اخبارات اور علمی رسالے اور مطابع ترقی پذیر ہین حسن اخلاق اور حسن معاشرت کا دائرہ وسیع ہوتا جاتا ہے۔ ملک کی

بھی اسکا لحاظ اسی طریق سے رکھا گیا ہے۔ ہر شخص مذہب مین آزاد ہے۔ اور رعایا ہونے کے حقوق اور اختیارات سب کو یکسان حاصل ہین۔ جہان ایکطرف عالیشان مسجدون کے مینار دکھائی دیتے ہین اور اون سے اذان کی آواز ہوا مین گونجکر سنائی دیتی ہے۔ وہان دوسری طرف مندرون اور شیوالونکی قطار بھی نظر آتی ہے جنمین ہندو پجاری بھجن گاتے اور سنکھ بجاتے ہین۔ عیسائیون کے چرچ بھی جا بجا پھیلے ہوے ہین۔ مسلمان ہو یا عیسائی۔ ہندو ہو یا پارسی کوئی شخص اپنے مذہبی رسوم کے بجالانے اور اپنے بزرگون کے طریقہ پر عبادت کرنے سے روکا نہین جاتا۔ لا اکراہ فی الدین اور لکم دینکم ولی دین کی سچی تصویر یہین نظر آتی ہے۔ کیا دنیا مین کوئی گورنمنٹ ایسی پیش کیجا سکتی ہے کہ جو اپنے خزانہ سے اپنے غیر مذہب اور خلاف ملت رعایا کے مذہبی مراسم اور معابد کی مدد اپنی ہم مذہب اور ہم ملت رعایا سے بڑھکر کرتی ہو جہانتک ہماری وسعت معلومات پہونچ سکتی ہے اوسکی بنا پر ہم دعوے کے ساتھ یہ کہہ سکتے ہین کہ دنیا کے کل طبقہ پر اس صنعت اور اس قسم کی گورنمنٹ اعلیحضرت کی گورنمنٹ کے علاوہ کوئی دوسری گورنمنٹ نہین ہے۔ چنانچہ ہمارے اس دعوی کی تصدیق اسنبات سے پوری ہو سکتی ہے کہ اعلیحضرت کی گورنمنٹ سے مسلمانون کے جن مساجد کو مدد دی جاتی ہے اونکی تعداد (۵۸۲) ہے اور ہندؤون کے جن معابد اور دیولون کو امداد دیجاتی ہے اون کی تعداد (۵۳۵۳) ہے۔ ہم یقین اور وثوق کے ساتھ کہتے ہین کہ دنیا کے کوئی عیسائی یا ہندو گورنمنٹ ایسی نہین ہوگی کہ جس کے خزانہ سے غیر مذاہب کے لوگون کے معابد کی امداد اوسکے ہم مذہب اور ہم ملت لوگون کے معابد سے بڑھکر کیجاتی ہو۔ اور اعلیحضرت کا یہ فرمان جو سید جعفر علی کے ملازمون کی عفو تقصیر کے متعلق صادر ہوا ہے اوس سے کے دیکھنے سے

کیطرح ظاہر ہے کہ اعلیحضرت کے عہد ہمایون مین رعایاے دکن نے تعلیم مین جسقدر ترقی کی ہے اوسقدر اس سے پہلے کسی زمانہ مین اون کو نصیب نہین ہوئی تھی چنانچہ یہ اوسی تعلیمی ترقی کا سبب ہے کہ اسوقت فضل خدا سے ابناے ملک مین سے گورنمنٹ کے اعلےٰ سے اعلےٰ ذمہ داری کے خدمات کو بوجوہ احسن انجام دینے والے بکثرت مل سکتے ہین۔ اور پہلا سا قحط الرجال یہان اب نہین رہا ہے۔ اسوقت صدہا ملکی امتحان وکالت۔ جوڈیشیل۔ مال۔ اور کوتوالی مین کامیاب ہین۔ اور ہر سال کامیاب ہوئے چلے جاتے ہین۔

اعلیحضرت اپنی رعایا اور ہر طبقہ ہر گروہ کے ساتھ جن مراحم خسروانہ اور الطاف شاہانہ سے پیش آتے ہین یہ اونھین کا قدرتی اثر ہے کہ رعایا کے ہر فرد بشر کے دل بلا کسی تصنّع اور ریاکاری کے اعلیحضرت کے جانب اسطرح مائل اور جھکے ہوئے ہین جیسے پنجگانہ نماز کے وقت وحدہٗ لاشریک لہٗ کی عبادت کرنے والے مسلمانون کے منہ قبلہ کی جانب لا محالہ اور لابدی طور پر رجوع ہوتے ہین۔ اور آپ کی بے تعصبی اسقدر ہے کہ ہر مذہب اور ہر فرقہ کا شخص بجائے خود یہ سمجھے ہوے ہے کہ میرے ہی فرقہ اور میرے ہی مذہب کی گورنمنٹ ہے۔ یہ کیا کچھ کم بات ہے کہ بلا تفریق مذہب اور بلا امتیاز قومیت ہر ایک شخص اپنی لیاقت اور قابلیت کے لحاظ سے بڑی سے بڑی اور اعلےٰ سے اعلےٰ خدمت پانیکا مستحق ہے۔ اگر نظر انصاف سے دیکھا جائے تو اس خصوص مین یورپ کی مہذب اور شائستہ گورنمنٹین کہ جنکے ہان بہت سی خدمتین گورنمنٹ کے مذہب اور ہم ملت قومون کے لئے پٹینٹ اور مخصوص ہین۔ اعلیحضرت کی بے تعصب اور عادل گورنمنٹ کے مقابلہ مین کسی قسم کی بڑائی اور شیخی نہین بگھار سکتین یہ بے تعصبی صرف ملازمت کے لئے ہی نہین ہے بلکہ دوسرے انتظامی اور ملکی امور مین

اکثر ہندوستان کے مدارس کو یہان سے واقعی امداد دیجاتی ہے - چنانچہ ابتک علیگڈہ کالج - کیننگ کالج لکہنؤ - پنجاب اور بمبئی کے کالجون کو برابر امداد جاری ہے - اور مصنفون کے لئے بھی بیش قرار منصب اور وظایف مقرر ہین - تمام رعایا مین شوق ضرور اور ترتیب وتہذیب پہیلانیکی غرض سے جابجا کتب خانے جاری کئے گئے ہین اور اون مین ہر زبان اور ہر علم وفن کی نایاب اور بیش قیمت کتابون کا ذخیرہ مہیا کیا گیا ہے - اور علما وفضلا کی عام طور پر قدر وعظمت کیجاتی ہے -

دائرۃ المعارف کے نام سے ایک علمی انجمن قایم ہے جسکی غرض عربی زبان کی نایاب کتابون کے چھاپنے اور شایع کرنے کی ہے - ایک محکمہ تصنیف وتالیف کا ہے جسکا مقصد ہر زبان کی کتابون کو اردو مین ترجمہ کرنا اور اوس زبان کے ادب کو وسیع کرنا ہے - علم کی حمایت اور علما کی قدرشناسی کا یہ نتیجہ ہے کہ اسوقت ہندوستان کے بڑے بڑے باکمال اور محقق حیدر آباد مین موجود ہین - اور اون کی عالمانہ تحریرون اور تصنیفون سے اہل ملک کے دل ودماغ روشن اور اون کے خیالات پاکیزہ اور ترقی کے جانب مائل ہوگئے ہین - اس لحاظ سے اعلیحضرت کا زمانہ حیدر آباد مین ایسا ہے جیسا خلافت عباسیہ مین مامون - سلجوقیہ مین ملک شاہ - ایوبیہ مین سلطان صلاح الدین فاتح بیت المقدس - اور خاندان مغلیہ مین شہنشاہ اکبر کا تھا -

اور یہ امر مسلمہ ہے کہ تعلیم تمدن کی کنجی ہے - اگلے فرمانروایان حیدر آباد کی عہد حکومت مین تعلیم کی جو ردی حالت تھی وہ ظاہر ہے جس کسیکو لکہنا پڑہنا آتا تھا وہ پرلے درجے کا عالم وفاضل کہلاتا تھا یہ بھی ایک قلیل جماعت تھی جو ابتدائی اور بوسیدہ تعلیم سے بہرہ ور تھی - کثیر حصہ رعایا کا جاہل تھا تعلیم عنقا تھی - اور اہل ملک لکیر کے فقیر تھے - اب ہر ایک قسم کی تعلیم ہونے سے تعلیم کی ترقی کے ساتھ تمدن بھی ترقی پر ہے - صیغۂ تعلیمات کی رپورٹون کے دیکھنے سے یہ بات روز روشن

اور طاعون اور تمام متعدی اور وبائی امراض اس قلمرو کے باشندون پر اسقدر موثر نہین ہین جسقدر کہ ہندوستان کے دوسرے صوبون پر۔ طب یونانی اور طب انگریزی دونون عنان بہ عنان دوش بدوش ترقی کر رہے ہین۔ طبیبون کی ہوشیاری اور ڈاکٹرون کی تجربہ کاری دونون بنی نوع انسان کی خدمت مین سرگرمی سے مشغول ہین۔ اور شفاخانے رعایا کے ہر طبقے اور ہر گروہ کے لئے بلا لحاظ مذہب و قوم کے کھولے گئے ہین۔ دواؤن کی تازگی۔ صفائی۔ آلات کی عمدگی اور لطافت کیمیاگرونکی لیاقت اور حذاقت جراحون کی چستی اور ہوشیاری ویسی ہے جیسی کہ مہذب ملک کے کیمیاخانون اور شفاخانون مین دیکھی جاتی ہے۔ طبیب عورتون کا گروہ بھی مستورات کی بیماریون اور تکلیفون مین تیمارداری اور غمخواری کرنے کو موجود ہے۔ طب کے اہم اور نازک مسائل کو حل کرنے کیلئے اطبا کی کمیشن منعقد کیجاتی ہے۔ اور ہر سال سائنس اور مڈیکل کی تعلیم کے لئے یہان کے نوجوان طلبا بصرف رقم سرکاری ولایت بھیجے جاتے ہین۔

تعلیم پر بھی اس قلمرو مین نہایت توجہ کی گئی ہے۔ چونکہ خود اعلیحضرت کو اپنی رعایا کی تعلیم مین خاص دلچسپی ہے۔ اور آپ تعلیم عوام کے بڑے حامی اور معاون ہین۔ ابتدائی تعلیم کے لئے ملک کے ہر ایک صیغہ مین بیشمار اسکول کھولے گئے ہین جنمین جوق جوق لڑکے اور لڑکیان ہر ملت و ہر مذہب کے تعلیم پاتے ہین۔ اعلے تعلیم کے متعدد کالج ہین۔ اسکولون کی اور کالجون کی تعداد ہر سال ترقی پر ہے۔ اور رعایا بھی روز بروز تعلیم مین ترقی کرتی جاتی ہے۔ بہت سے نوجوان تکمیل تعلیم کے لئے ولایت بھیجے جاتے ہین۔ اور اونکے مصارف تعلیم کا بار گورنمنٹ نظام اپنے ذمہ لیتی ہے۔ اور ملک کے اندر یا باہر جو اشخاص کہ تعلیم پاتے ہین اونکو اسکالرشپ اور وظائف دئے جاتے ہین۔ کچھ یہان پر ہی موقوف نہین ہے،

مسافر غیر ملکون سے اس قلمرو مین سفر کرتے ہین اور اسیطرح خیالات کا تبادلہ نہایت آسانی سے ہو رہا ہے۔ اسباب تجارت نہایت افراط کے ساتھ اجنبی ملکون مین داخل ہوتا ہے اور اس قلمرو سے اون ملکون کے طرف بھیجا جاتا ہے تار اور سڑکون اور شاہراؤن کا جال بھی ملک کے اس سرے سے اوس سرے تک پھیلا ہوا ہے جس سے سلطنت اور تاجرون اور عام طبقۂ رعایا کو مسافرت اور تجارت مین سہولت ہوگئی ہے۔ پیشتر بجز جولاہون کے بُنے ہوے موٹے سوت کے کپڑون کے دوسرا کپڑا دستیاب ہونا بالکل ناممکن تھا۔ اب اس مبارک زمانہ مین حیدرآباد۔ گلبرگہ۔ اورنگ آباد مین روئی اور پارچہ بافی کے کارخانے اور نیز ریشم اور شال کے کارخانے جاری ہین جس سے عمدہ سے عمدہ کپڑا مثل ولایت کے مل سکتا ہے۔ اسکے علاوہ تیل اور روئی کی کلین بھی قایم کیے گئے ہین۔ اور تمام علاقون مین ریلوے کے اجرا سے ریاست مین بڑی ترقی ہوئی۔ سنگارینی کے کوئلہ کی کانین جو ایلندہ کے قریب مین ورنگل کی ریلوے کے ذریعہ سے ہندوستان کے بازارون سے متصل ہوگئین۔

آب پاشی کے ذرائع مین بھی کچھ کم ترقی نہین ہوئی ہے۔ بڑی بڑی سرسبز زمینون مین پانی لایا گیا جس سے ریاست کے محاصل مین معقول اضافہ ہوا۔ بنجر و افتادہ زمین مرہٹواڑی مین بالکل باقی نہین رہی۔ اور تلنگانہ مین بھی روز افزون ترقی ہو رہی ہے ڈاک خانون کی تعداد دن بدن ترقی پر ہے۔ پارسلون اور رجسٹریون کے قواعد مین یوماً فیوماً اصلاح ہوتی جاتی ہے۔ صفائی اور حفظان صحت کے محکمون کا قیام بھی اس قلمرو کے لئے ابر رحمت سے کم نہین ہے۔ جس نے بڑے بڑے شہرون اور قریون کو جواب سے پیشتر کثافت۔ غلاظت۔ بیماریون اور وباؤن کا مسکن بنے تھے نہایت پاکیزہ۔ صحت افزا اور قابل بود و باش بنا دیا ہے۔ حقیقتہ

۵	ناروے و سویڈن	۰	۷ ملین	۱۰	بلجیم	۱۱۴۰۰	۶ ملین
۶	کنگڈم آدبوریا	۳۰۰۰۰	۵½ ملین	۱۱	اطالیہ	۱۴۰۰	۳۲ ملین
۷	کنگڈم آدورٹمبرگ	۷۵۰۰	۲ ملین	۱۲	یونان	۲۵۰۰۰	۲ ملین
۸	کنگڈم آدسیکسنی	۶۰۰۰	۳½ ملین	۱۳	ابی سینا	۰	۳ ملین
۹	ہالینڈ	۱۲۷۰۰	۴½ ملین	۱۴	برازیل	۰	۱۴ ملین

اور لطف یہ ہے کہ اگر کوئی سیاح اس ملک کے شمال سے جنوب تک اور مشرق سے مغرب تک سفر کرے تو اوسکو ترقی اور آسودگی۔ فلاح اور بہبودی کے سامان اسقدر نظر آئین گے کہ اوسکی آنکھین چکاچوند ہوجائین گی۔ کیونکہ یہ ملک عام طور پر نہایت سرسبز و شاداب ہے۔ اسمین ہر طرف آب رسانی کے قدرتی ذرائع موجود ہین۔ چارون طرف سرسبز وادیان۔ موجزن دریا۔ شاداب پہاڑیان۔ شفاف جھیلین۔ جھلملاتی نہرین۔ ہری ہری کھیتیان نظر آتی ہین۔ جہان بنجر زمین یا چٹیل میدان تھے وہان گنجان شہر اور قریے آباد ہین۔ بجاے ہولناک جنگلون کے جہان خونخوار درندون کا مسکن تھا اب قطار در قطار باغات لہلہاتے ہین۔ بجاے خوفناک راستون کے جہان قافلے کے قافلے موت کے گھاٹ اوتارے جاتے تھے اب مسلسل اور عالیشان عمارتین موجود ہین۔ ملک کی آبادی روز بروز بڑہتی جاتی ہے اور اوسکی ترقیون کا دائرہ وسیع ہوتا جاتا ہے۔ منجملہ اون علامات تہذیب کے جنکا وجود فرمانروا کی روشنضمیری اور ملک کی ترقی کی خبر دیتا ہے۔ ریلوے اور تار کا سلسلہ ہر جو مغرب اور مشرق۔ جنوب اور شمال مین ہندوستان کے ریلون سے مربوط ہے۔ اسنے تجارت اور سفر کے مشکلات کو حل کردیا ہے جون جون

ہوس اپنے ساتھ لیتے گئے۔ چنانچہ لارڈ رپن نے بوقت حکمرانی بہایت افسوس کے ساتھ اپنی اسپیچ مین ایک موقعہ پر اسکا تذکرہ کیا ہے۔ لارڈ رپن کے بھی مخلصانہ نصائح آب زر سے لکھنے کے قابل ہین۔ بعد حکمرانی اعلیحضرت نے پہلا کام جو فرمایا وہ خود بدولت کی حکمرانی کا اعلان تھا جسمین انتظامی پالیسی کو بالتفصیل بیان فرمایا ہے۔ جو حضرت اقدس و اعلےٰ کی فراست و دانائی اور اولوالعزمی کا بین ثبوت ہے۔

سفر ابراہیم پٹن و میلوارم کے کارروائیان دیکھنے سے واضح ہوتا ہے کہ اعلیحضرت کو اپنی عزیز رعایا کا کسقدر خیال رہتا ہے، اور اون کی تکلیف کا اثر آپ پر کس حد تک ہوتا ہے۔ اور عہدہ دارون کی جانب سے رعایا پر جو ظلم توڑے جاتے ہین۔ اوسکی باداشش دینے مین آپ کسقدر جلدی فرماتے ہین اور یہ اعلیحضرت کی ہی خوش انتظامی اور فرمانروائی کا باعث ہے جو ریاست مین بہت سی ترقیان اصلاحین اور انتظامات عمل مین آئے اور آمدنی کے ذرائع وسیع ہوے۔ ملک کی ترقی اور اہل ملک کی بہبودی کے لئے کوئی چیز جو اس زمانہ مین مہذب اور شایستہ خیال کیجاتی ہو ایسی نہین ہے جو اسپر توجہ نہ کیگئی ہو۔ یہ قلمرو بہ لحاظ رقبہ وآبادی کے یورپ کے بعض ملکون کے برابر اور بعض سے کہین زیادہ وسیع ہے۔ چنانچہ مقابلتاً چند سلطنتون کے نام معہ رقبہ اور آبادی کے درج کئے جاتے ہین جس سے ہمارے کلام کی صحت ہو جائیگی۔

نشان نمبر	نام سلطنت	رقبہ مربع میل	آبادی	نشان نمبر	نام سلطنت	رقبہ مربع میل	آبادی
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸
۱	حیدرآباد دکن	۱۰۳۷۰۰	۱۳½ ملین	۳	ایران	۰	۹ ملین
۲	انگلستان وغیرہ (برٹن)	۱۲۱۰۰۰	۰	۴	ڈنمارک	۱۴۵۰۰	۲ ملین

معین المہامون یا کیبنٹ کونسل کے ارکین کے بعد ہوگا اور اونکی حیثیت و مرتبت بحکم مدار المہام اعلیحضرت بندگان عالی محفوظ و قایم رہیگی۔
(۱۲) قواعد ہذا کے کسی بات کا اثر قانونچہ اور اوسکے قواعد پر نہوگا۔ فقط

اب ہم یہان پر دفتر اول کو ختم کرتے ہین۔ اور نظم ونسق مملکت انتظام سلطنت وغیرہ حصۂ دوم (جو اسکے ساتھ ہے) کے دیکھنے سے معلوم ہوجائین گے مگر یہان پر مناسب یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس سی و پنجسالہ عہد حکومت اعلیحضرت قدر قدرت پر ایک مختصر ریویو کیا جاے۔ جس سے ہمارے معزز ناظرین کے روبرو حضرت اقدس واعلےٰ کے عہد حکومت کی ترقیون اور انتظامی حکومت کا فوٹو کھچ جاوے۔ ہمارے آقاے ولی نعمت ابتداے ولادت سے ہی خوش اقبال اور زبردست تقدیر کے ہین۔ اول تو آپ حضرت مغفرت مکان کے اکلوتے شاہزادے ہین۔ یہ بہت بڑی نعمت غیر مترقبہ ہے۔ کیونکہ برادری کے مخمصے اور جھگڑون سے بالکل محفوظ ہین۔ دوسرا زمانہ صغر سنی مین سلطنت کے کفیل اور نائب حضور جو قرار دئے گئے وہ ایسے لایق اور مدبر ممتاز امرا تھے جنکا نظیر مشکل سے ملیگا خصوصًا نواب مختار الملک اول جسکو آجتک تمام یورپ مانتا ہے۔
اور فہم و فراست مین اون کو بسمارک ثانی جانتا ہے۔ قطع نظر اس کے تعلیم و تربیت کے لئے ایسے لایق اساتذہ مقرر پاے جو اپنے وقت کے لقمان وارسطو تھے اور آتالیق و مصاحبین بھی ہوشیار و لایق جہاندیدہ تجربہ کار تھے۔ اسکے ساتھ ساتھ مختار الملک اعظم کی نگرانی اور دیکھ بھال نے تو سونے پر سہاگہ کا کام دیا۔ سفر دہلی اور سفر اورنگ آباد و گلبرگہ مین جسقدر معلومات، و تجربات حاصل ہوے وہ شاہد حال ہین مگر عین موقع پر مختار الملک اعظم نے دنیاے فانی سے کوچ کیا اپنی خدمت و جان نثاری جتلانے کا موقع نہ ملا۔ اور اعلیحضرت کو حکمرانی کی

فینانشل سکریٹری ہی قواعد منضبط کرین گے جن کی تعمیل سر رشتہ مذکور کو کرنی ہوگی جب ان قواعد کو مدار المہام پسند اور اعلیحضرت بندگان عالی منظور فرمالین گے تو فوراً انکا نفاذ ہوگا۔ اور اونکی بالکلیہ پابندی کیجائیگی۔

(۸) فینانشل سکریٹری ریاست کی فینانشل حالت کو تفحص کے ساتھ جانچنے کے بعد تجاویز بھی پیش کرین گے اور صلاحین بھی دینگے جو اونکے نزدیک تخفیف مصارف و ترقی محاصل کے لئے ضرور معلوم ہون اور اصلاحات جاری کرین گے۔ جب یہ تجاویز اور صلاحین مدار المہام کے پسند ہون اور اعلیحضرت بندگان عالی منظور فرمالین تو بطور قواعد و ضوابط مرتب ہوکر ریاست کے موازنون مین تعمیل ہوگی۔

(۹) مدار المہام اعلیحضرت بندگان عالی ریاست کے جملہ سر رشتون اور عہدہ دارون کو حکم دین گے کہ فینانشل سکریٹری جو قواعد و ضوابط بمنظوری مدار المہام جاری کرین اونپر عمل کرین اور ریاست کے مداخل اور مخارج کے جملہ ابواب کے متعلق اونھین عمل اور صحیح کیفیت دیا کرین۔

(۱۰) ریاست کے ذرایع آمد کے انکشاف و توسیع کے لئے جو معاملات ہون مثلاً حقوق معدنیات کا عطا کرنا۔ ریلوے کی تعمیر۔ کارخانجات کا قیام۔ روئی کی گرنیون کا بنانا وغیرہ اور موجودہ کمپنیون اور تاجرون سے جنکو ریاست سے عہد و پیمان ہے جو کچھ کاروبار ہون اور آیندہ اس قسم کے جو معاملات پیش آئین ان تمام مین فینانشل سکریٹری سے مشورت کیجائیگی اور اون کے خیالات اور آرا قلمبند کئے جائین گے اور بغیر علم فینانشل سکریٹری کے اور جب تک وہ سرکاری طور سے اپنی راے اور اصلاح کو ہر ایک اس قسم کے معاملہ یا معاہدہ کی نسبت تحریراً ظاہر نکرین اوسوقت تک کسی معاہدہ کا آغاز ہوگا نہ تکمیل اور نہ کوئی تبدل ہو سکے گا۔

(۱۱) فینانشل سکریٹری کا مرتبہ سرکار عالی کے عہدہ دارون سے بڑھکر اور

براہ مہربانی مستعار دئے ہین اون کے یہان آکر اپنی خدمت کا جایزہ لینے کی تاریخ سے ہوگا۔

قواعد متعلقۂ تقرر معتمد فینانس گورنمنٹ آف انڈیا نے فینانس سکرٹری کی خدمت کے لئے تین سال کی مدت کے واسطے جس عہدہ دار کا انتخاب کیا ہے اوسکو سرکار عالی قبول کرتی ہے۔

(۲) گورنمنٹ آف انڈیا نے عہدہ دار منتخب کے لئے جو تنخواہ مقرر کی ہے اوسکو سرکار عالی دینے پر رضامند ہے مع اوس رقم کے جو عہدہ دار مذکور کی رخصت و وظیفہ کے الونس کی بابت ادا کرنے کی ضرورت ہو۔

(۳) فینانس سکرٹری کے لئے ایک مناسب اور فرنیچر سے آراستہ مکان بغیر کرایہ کے مہیا کیا جائیگا اور اون کے استعمال کے لئے ایک گاڑی اور اسپ کی جوڑی رکھی جائے گی۔

(۴) سول سروس رگیولیشن کے بموجب معمولی شرح سے وہ سفر کا بھتہ لیا کرینگے

(۵) فینانشل سکرٹری بحیثیت سرکاری صرف مدار المہام اعلیحضرت کے ماتحت رہین گے اور کسی عہدہ دار کو اونپر کوئی اختیار نہوگا۔

(۶) بماتحتی حکومت مدار المہام اعلیحضرت فینانشل سکرٹری کو ریاست کے فینانس پر کامل اور کافی ضبط حاصل رہیگا اور انھین اختیار دیا جائیگا کہ حسابات کی تنقیح کرین اور ریاست کی موجودہ فینانشل حالت سے بخوبی واقف ہوجائین اور اونکو اختیار دیا جائیگا کہ موازنون کو ترتیب دین اور ریاست کے ہر سررشتہ کے لئے اونین بمنظوری مدار المہام اعلیحضرت مقرر کرین اور جملہ عہدہ دارون سے حساب طلب کیا کرین۔

(۷) ریاست کے ہر ایک سررشتہ کے لئے جنہ مصارف ہوا کرتے ہین

سرفراز کیا گیا۔ اور مولوی سید غلام رسول صاحب پندرہ سو روپیہ کی ماہوار سے
شریک معتمد مال مقرر کیے گئے۔ اور محکمہ بندوبست وغیرہ مال مین ضم کر دیا گیا۔
مزید بران کورٹ آف وارڈز جو ایک عرصہ دراز سے معتمدی عدالت سے تعلق
رکھتا تھا معتمدی مال مین شریک کر دیا گیا۔ معتمدی تعمیرات عامہ پر شمس العلما
مولوی سید علی صاحب بلگرامی کے وظیفہ یاب ہونے سے مولوی میر کاظم علی صاحب
صدر مہتمم صفائی بلدہ کو منصرمانہ معتمدی کا چارج دلایا گیا۔ اور مولوی صاحب موصوف
سے دفتر صفائی کا بھی تعلق اوسی طرح باقی رکھا گیا۔ اور مولوی محمد عزیز مرزا صاحب
بی۔ اے۔ منصرم عدالت و کوتوالی و امور عامہ سرکار عالی کے اول تعلقداری
پر چلے جانے سے نواب عماد جنگ بہادر کو علاوہ معتمدی فنانس کے معتمدی
عدالت کا بھی جایزہ دلایا گیا۔ مگر کچھہ روز بعد مسٹر کیاسن واکر اسکوائر کے (جن کے
خدمات سرکار انگریزی سے تین سال کے لیے مستعار لیے گئے ہین) آنے
سے نواب عماد جنگ بہادر فنانس کا جایزہ ان کو دیکر حسب سابق معتمدی
عدالت کا کام انجام دے رہے ہین اور معتمدی فوج پر حسب سابق میجر ریسی گاف
اسکوائر مقرر ہین اور نواب معتضد جنگ بہادر جائنٹ سکرٹری۔ مگر اسوقت
میجر ریسی گاف کے رخصت پر جانے کے وجہ سے نواب معتضد جنگ بہادر
منصرم معتمد ہین۔ اور معتمدین صدر کے اختیارات حسب سابق بحال ہین۔
کوئی ترمیم وغیرہ نہین کی گئی۔ صرف مسٹر کیاسن واکر معتمد فنانس کے اقتدارات
مین بلحاظ مصلحت ملکی بہت کچھہ توسیع کی گئی ہے۔

قواعد متعلقہ تقرر معتمد فنانس جو خاص بارگاہ بندگان اعلیحضرت قدرقدرت مدظلہم العالی
سے منظور ہو کر نافذ ہوئے ہین وہ ذیل مین طبع اور مشتہر کیے جاتے ہین۔ انکا
افادہ مسٹر کیاسن واکر جنکی خدمات خاص اعلیحضرت کی خواہش پر گورنمنٹ آف انڈیا نے

تعمیرات عامہ و ریلوے و معدنیات۔ معتمد دفتر ملکی۔ معتمد امور مذہبی۔ پرائیویٹ سکریٹری) اور مال کے لئے مجلس قایم تھی۔ مگر اب بعض معتمدیان ایک دوسرے کے ساتھ ضم ہوگئی ہین۔ چنانچہ تغیر وزارت کے قبل معتمدی امور مذہبی معتمدی عدالت مین ضم کردی گئی۔ اور نواب محی الدولہ بہادر معتمد امور مذہبی ناظم قرار دئے گئے۔ اور تغیر وزارت کے بعد جو دفتر ملکی نواب صدیق یار جنگ مرحوم کی انتقال سے نواب رحمٰن یار جنگ بہادر کے نگرانی مین تھا دفتر پرایوٹ سکرٹری مین ضم کردیا گیا۔ جسکے معتمد مسٹر فریدونجی جمشیدجی ہین۔ اور مال کے متعلق جو مجلس تھی وہ برخاست کرکے معتمدی مال قایم کی گئی اور سید غلام رسول صاحب بحیثیت منصرم معتمد مال نگران رہے۔ اور حسب سابق انسپکٹر جنرل مال مسٹر اسے۔ جے ڈنلاپ سی آئی ای۔ مقرر ہوے۔ اور اونکی نگرانی مین محکمہ بندوبست۔ اسٹیٹ سرسالارجنگ وغیرہ دیا گیا۔ مگر چند ہی روز مین بعد غور انسپکٹر جنرل مال کا عہدہ بے ضرورت خیال کیا گیا اور فوراً اوسکا شکست کرکے مسٹر اسے۔ جے ڈنلاپ اسکوئر کو معتمدی مال سے

(بقیہ نوٹ صفحہ ۳۵۳) شہزادی ممدوحہ کو حسب تفصیل اولاد (الگزنڈرا وکٹوریہ ۱۷ مئی سنہ ۱۸۹۱ء ماڈ الگزنڈرا ۳۔ اپریل سنہ ۱۸۹۳ء) ہوی۔ (۵) پرنسس وکٹوریہ ہین جو ۶ جولائی سنہ ۱۸۶۸ء کو پیدا ہوئین۔ (۶) پرنسز ماڈ مین جو ۲۶ نومبر سنہ ۱۸۶۹ء کو پیدا ہوئین اور ۲۲ جولائی سنہ ۱۸۹۶ء کو آپ کی شادی ڈنمارک کے شہزادہ کارل سے ہوئی۔

شہنشاہ معظم ساٹھ برس تک پرنس آف ویلس رہے۔ ۲۲ جنوری سنہ ۱۹۰۱ء روز چہارشنبہ گریٹ برٹن و آئرلینڈ کے بادشاہ اور شہنشاہ ہند ہوی۔ اور ایکسو ایک ضرب سلامی توپ کی اتاری گئی۔ ایڈورڈ ہفتم کا لقب شاہ نے اپنی والدہ کی مرضی کے مطابق اختیار کیا ہی۔ ہز ہائنس نے اپنے گوناگون عنایتوں اور خسروانہ کارروائیون سے اپنی رعایا کے دل مسخر کرلئے ہین۔ اور ہر خیرخواہ شخص کی یہی دعا ہی کہ خدا ہمارے سر دن پر عرصہ تک بکا سایہ قایم رکھی اور اپکا عہد ہمایون رعایای ہند کے حق مین ملکہ وکٹوریہ سے بھی بڑہکر بابرکت ثابت ہو۔ ۱۲ مولف

کسی قدر مجمل طور پر تحریر کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے۔ اسکے قبل معتمدون کی تعداد ساات تھی (معتمد فنانس۔ معتمد عدالت وکوتوالی وامور عامہ۔ معتمد افواج۔ معتمد

(بقیہ نوٹ صفحہ ۳۵۲) سب حاصل ہین۔ چھہ مہینے کے عرصہ مین آپ تقریبًا دو سو سرکاری اور غیر سرکاری پبلک تقریبون مین شریک ہوے ہین۔ اعلحضرت کرنل فیلڈ مارشل اور ایڈمرل بھی ہین۔ زباندانی مین بھی کسی فرمانروا سے کم نہین ہین اپنی مادری زبان انگریزی کے علاوہ جرمن۔ فرانسیسی۔ اطالی۔ روسی زبان بخوبی جانتے ہین۔ ۱۳ یونیورسٹیون کی ڈگریان حاصل ہین۔ آٹھ مرتبہ سے زیادہ آپ کو کرنیلی کا عہدہ عطا ہوا۔ آپ پہلے عیسائی تھے جن کے ساتھ سلطان روم نے کھانا کھایا۔ آپ کسی کے مقروض نہین ہین آپکی جنگی پوشاک کی قیمت ۷۵ ہزار سینٹ ہے۔ انگلستان کے ایک بہت بڑے کان کے مالک ہین۔ آپ ہر اتوار کی صبحکو گرجا جاتے ہین۔ انگلستان مین آپ نشانہ باز مشہور ہین تقریبًا دو سو خطوط روزانہ آپ کے پاس آتے ہین۔ اور آپ ہر روز سادین سے بہتون کا جواب بھی دیتے ہین شہنشاہ کو چھہ اولاد ہوئین (۱) جنمین سب سے چھوٹے نے ۱۸۷۱ء مین بعد پیدایش قضا کی۔ (۲) بڑے شہزادہ پرنس البرٹ وکٹر جو ڈیوک آف کلارنس تھے۔ ہندوستان اور برما کا سفر کیا لیکن مشیت الٰہی سے ۱۸۹۲ء مین ۲۸ برس کے سن مین قضا کی (۳) شہزادہ جارج ڈیوک آف یارک (جو اب پرنس آف ویلز ہونگے) ۳ جون ۱۸۶۵ء کو تولد ہوے۔ ۶ جولائی ۱۸۹۳ء کو ڈیوک آف ٹیک کی صاحبزادی وکٹوریہ سے (جو پیشتر پرنس البرٹ کے ساتھ منسوب ہونیوالی تھین) عقد کیا اس شادی سے ڈیوک ممدوح کے حسب تفصیل اولاد۔ (ایڈورڈ البرٹ ۲۳ جون ۱۸۹۴ء۔ البرٹ فریڈرک آرتھر جارج ۱۴ ڈسمبر ۱۸۹۵ء۔ وکٹوریہ الگزنڈرا ۲۵ اپریل ۱۸۹۷ء) پیدا ہوئی (۴) پرنسس لوئیسی ۲۰ فروری ۱۸۶۷ء کو تولد ہوئین ۲۷ جون ۱۸۸۹ء کو انکی شادی ڈیوک آف فائف سے ہوئی۔

مگر اس کتاب کے اختتام تک تغیر وزارت سے جسقدر کہ تبدلات تغیرات اور ترمیمات حسب الحکم حضرت اقدس و اعلےٰ عہدوں اور دفاتر مین ہوے اونکو بھی

(بقیہ نوٹ صفحہ ۳۵۱) مگر ہوس آف کامنس بعد کو اور بھی اضافہ کرتا رہا تھے کہ یہ رقم بائیس لاکھ تک پہونچ گئی۔ تخت پہ جلوہ افروز ہونے کے قبل ہز مجسٹی کی آمدنی اسیقدر تھی ۱۸۷۱ء کے شدید موسم سرما مین ٹائفائڈ بخار مین کئے ماہ تک سخت مبتلا رہے۔ جس سے تمام رعایا متفکر و پریشان تھی۔ ۱۸۷۲ء مین تندرست ہوے۔ اس خوشی کے شکریہ مین سینٹ پال گرجا کی نماز تاریخ انگلستان مین یادگار رہیگی۔ اکتوبر ۱۸۷۵ء مین آپ نے ہندوستان کی سیر فرمائی تقریبًا سات مہینے باہر رہکر مئی ۱۸۷۶ء مین اپنے وطن مالوف کو مراجعت فرمائی۔ اس سفر مین پندرہ ہزار روپیہ یومیہ صرف ہوتا تھا۔ محکمۂ ایڈمیرالٹی نے آپ کی سیاحت کے متعلق سات لاکھ اسی ہزار روپیہ اور گورنمنٹ ہند نے آپ کے استقبال کے لئے چار لاکھ پچاس ہزار صرف کیا۔ اور پارلیمنٹ نے نو لاکھ روپیہ آپ کے ذاتی اخراجات کے لئے دئے تھے۔ والیان ہند نے کمال بلند حوصلگی اور فیاضی سے نہایت قیمتی اور نایاب تحفے اپنے آیندہ شہنشاہ کے نذر کئے۔ حضور ممدوح کو شیر کے شکار کا بہت بڑا شوق ہے۔ چنانچہ جیپور کے نواح مین پہلا شیر مارا۔ ہندوستان سے بہت سے جانور اور چوپائے ولایت لے گئے۔ بہت کم لوگون کو شاہزادہ ویلس کی مصروف زندگی کا اندازہ ہے۔ لیکن دنیا مین آپ سے زیادہ کوئی شخص مصروف نہوگا۔ آپ نے جسقدر اسپیچین فرمائی ہین کسی دوسرے نے نہین کہین۔ البتہ یہ اسپیچین عمومًا مختصر ہوا کرتی ہین۔ آپ نے اب تک اکبانی بنیادی پتھر نصب کئے ہین۔ اگر شخصی گزارش کا ذکر کیا جاے تو ایک مطول فہرست بنجائیگی۔ ہز مجسٹی اناسی مختلف قومون پر اپنی رعایا کے بچون کے دھرم کے باپ ہین۔ یورپ مین نائٹ ہوڈ (طبقۂ دلاوری) کے جتنے طبقے ہین آپکو

دفاتر ممالک محروسہ کو ایک روز کی عام تعطیل عطا فرمائی۔
گو ہم نے دفتر دوم مین طرز انتظام سلطنت تعداد معتمدین وغیرہ تفصیلی طور پر بتادیا

(بقیہ نوٹ صفحہ ۳۵۰) اور وہان جاکر حسین شاہزادی سے ملاقات فرمائی - اور ۱۰ مارچ سنہ ۱۸۶۳ء کو سنٹ جارج گرجا واقع ونڈسر مین رسم شادی ادا ہوئی - اس سے سات صدیان قبل اس گرجا مین کوئی شاہی عقد نہین ہوا تھا - قیمتی ملبوسات بیش بہا جواہرات - درباری - فوجی - اور بحری وردیان اور پوشاکین جیسی اوس دن دیکھنے مین آئین کبھی کم دیکھنے مین آئی ہونگی - نذرون اور تحفہ تحایف کی قیمت کا تخمینہ تیس لاکھ روپیہ کیا جاتا ہے - سب سے قیمتی تحفہ اہل لنڈن کا ایک عطیہ تھا یہ ایک بڑا خوبصورت مرصع ہار تھا جسکی لاگت ڈیڑھ لاکھ روپیہ آئی تھی - (ملکۂ الگزنڈرا شاہ ڈنمارک کرسچین نہم کی دختر نیک اختر ہین - شاہی زوجین کی باہمی الفت اور محبت ضرب المثل ہے - آپ ایک بہت بڑے تعلیم یافتہ لیڈی ہین - آپ کو مختلف السنہ مین تحریری اور تقریری قوت حاصل ہے - جسقدر نسوانی صفات اور اوصاف ہونی چاہئین وہ بہمہ وجوہ آپ کی ذات خجستہ صفات مین موجود ہین -) شادی کے بعد ہمارے شاہ کا پہلا مفید سفر قاہرہ تھا جہان شاہزادہ اور شاہزادی نے اس خوشی کا ایک نیا ثبوت پایا - جو تمام دنیا کے دل مین آپ کی شادی سے پیدا ہوئی - یہان وہ ٹھوس چاندی کے پلنگون پر جن مین سنہری جھالرین لٹکتی تھین استراحت فرماتے تھے - جن برتنون مین طعام خاصہ آتا تھا وہ سونے کے تھے - قسطنطنیہ مین سلطان المعظم نے شہزادے کا وہ اعزاز و اکرام کیا کہ باید و شاید - ایران معلی کے اندر دو سو کنیزین شاہی زوجین کی خدمت کو حاضر رہتی تھین - جب باہر تشریف لیجاتے تھے - تو ایک ہزار آدمیون کا گارڈ ہر جگہ آپ کے ساتھ رہتا تھا - بہرحال آپ نے سنہ ۱۸۶۴ء سے لیکر سنہ ۱۸۶۹ء تک ڈنمارک - سویڈن - روس - [illegible] سوئٹزر - یونان - بحر اسود وغیرہ کی سیر فرمائی - شادی کے وقت پارلیمنٹ نے آپ کے لئے چھ لاکھ روپیہ منظور کیا تھا سنہ ۱۸۸۹ء مین یہ رقم تقریباً دونی کر دی گئی -

تمام تعطیل دیگئی - ۹ - نومبر سنہ ۱۹۰۱ء کو ملک* معظم قیصر ہند سے نے ساٹھ سال بخیر و خوبی ختم کر کے ۶۱ وین سال مین قدم رکھا۔ اسلئے تہنیت سالگرہ ملک معظم مین سرکار عالی سے تمام

---

* ہمارے جدید شہنشاہ (شاہ البرٹ ایڈورڈ) جناب قیصرہ مرحومہ کی اولاد ثانی ہین - آپ ۹ - نومبر سنہ ۱۸۴۱ء کو بکنگھم محل مین پیدا ہوسے - جنوری سنہ ۱۸۴۲ء کو سنٹ جارج گرجا مین دریاے جارڈن کے پانی سے بہت بڑے تزک و احتشام کے ساتھ اصطباغ دیا گیا - شاہی بچہ ایک لیس دار پوشاک پہنے تھا جسکی قیمت دس ہزار روپیہ تھی - اس رسم اصطباغ مین تیس لاکھ روپیہ صرف ہوا تھا - اولاً پرائیویٹ تعلیم پائی - اسکے بعد آکسفرڈ - ایڈنبرا - کیمبرج - کے یونیورسٹیون مین اکتساب علم کیا۔

بہت کم لوگون سے نے شاہ ایڈورڈ ہفتم کی طرح دنیا کی سیر کی ہے - تکمیل تعلیم کے بعد اعلیحضرت نے بہت بڑا سفر اختیار کیا - اُنیس برس کے سن مین آپ سے نے کناڈا اور امریکہ کی سیر فرمائی۔ اسکے قبل حضور ممدوح فوج مین پرائیوٹ کرنیل مقرر ہو چکے تھے اور جزیرۂ آئرلینڈ کے لشکر مین تعلیم پانے کے بعد سنہ ۱۸۶۲ء مین جرنیل مقرر ہوسے اور تیرہ سال کے بعد فیلڈ مارشل کئے گئے۔ علاوہ اسکے اور بھی فوجی عہدے حضور ممدوح کے انگلستان اور نوآبادیون اور غیر ملکون مین ہین ۔ سنہ ۱۸۶۲ء مین حضور ممدوح کارنوال کے ڈیوک کئے گئے - اور ہاؤس آف لارڈین نشست کی - اوسی سال یورپ - مصر - بیت المقدس اور ملک شام کا دور و دراز سفر کیا - بیت المقدس مین پانچ روز قیام رہا - اور جن معابد مین انگریزون کی رسائی تک نہین ہوتی تھی اون کے دیکھنے کے لئے ہمارے شہنشاہ کو پوری اجازت دیدی گئی - دو سو برس سے زیادہ سے کسی یوروپین کو ہبرن کی قبرین دیکھنے کی اجازت نہین ملی تھی ہر مجسٹی کو حضرت ابراہیمؑ اور حضرت یعقوبؑ کی قبرین کھول کر دو صندوقچے دکھائے گئے جن مین تبرک رکھے ہوے تھے شہزادہ صاحب فرماتے تھے کہ "اس جگہ جو عزت میری ہوئی اس سے زیادہ کسی غیر شخص کی نہین ہوئی" اسی سنہ ۱۸۶۲ء مین ملکہ الگزنڈرا کے حسن و جمال کا چرچا سنکر آپ ڈنمارک تشریف لے گئے۔

لنڈن مین ایک ہفتہ کیا گیا۔ اور یہان کُل دفاتر ممالک محروسہ سرکار عالی کو بھی ایکروز کی

(بقیہ نوٹ صفحہ ۳۴۸) ایک مدت تک اوسپر پریسیڈنٹ حکمرانی کرتا ہے۔ یہ مدت چار سال کی ہوتی ہے اور تنخواہ سالانہ پچاس ہزار ڈالر ہوتی ہے۔ ساتھ ہی اسکے ایک نائب پریسیڈنٹ بھی منتخب ہوتا ہے جسکی تنخواہ سالانہ (۸) ہزار ڈالر ہے۔ مسٹر مکنلی اپنی اعلے لیاقت کی وجہ سے دوسرے مرتبہ منتخب ہوئے تھے۔ دو ماہ سے ملک کے دورہ مین تھے۔ چنانچہ مقام بفلو مین جہان ایک نمایشگاہ کُھلی تھی لوگون سے مصافحہ کرتے وقت ایک شخص مسمی کزالگز نے دو ضرب تفنگچہ کے سر کئے وہ دونون گولیان مکنلی کے پیٹ مین لگین۔ علاج شروع کیا گیا۔ زخم مہلک نہین پایا گیا۔ لیکن ایک ہفتہ کے اندر ۱۴ دسمبر سنہ ۱۹۰۱ء کو صبح کے سات گھنٹے ۱۴ منٹ پر داعی اجل کو لبیک کہا۔ مسٹر ولیم مکنلی سنہ ۱۸۴۴ء مین مقام اوہیو مین پیدا ہوا تھا۔ انکا باپ جزیرہ اسکاٹ لینڈ کا باشندہ تھا۔ سنہ ۱۸۶۱ء مین جبکہ امریکہ مین سول وار (خانہ جنگی) شروع ہوی تھی تو وہ فوج مین بحیثیت ایک سپاہی کے شریک ہوا تھا۔ رفتہ رفتہ میجر کے درجہ پر پہنچا تھا۔ سنہ ۱۸۶۹ء مین بیارسٹر ہوا۔ سنہ ۱۸۷۶ء مین سلطنت کے دار العوام مین ممبر مقرر ہوا۔ سنہ ۱۸۹۲ء مین گورنر اوہیو مقرر کیا گیا اور آخر سنہ ۱۸۹۶ء مین اول مرتبہ پریسیڈنٹ سلطنت کثرت آرا سے منتخب ہوا۔ اور پھر دوسرے مرتبہ سنہ ۱۹۰۰ء مین پریسیڈنٹ مقرر ہوا۔ سنہ ۱۸۹۸ء مین جبکہ اسپین سے جنگ شروع ہوا تھا اوسکے ایام حکومت بہت خطرناک حالت مین تھے۔ اگرچہ فلیپائین کی پالسی کے سبب اوسکے نسبت بہت کچھ چون و چرا ہونے لگا تھا تاہم آخری مین وہی بازی لیگیا۔ اوسکے عہد مین انگلستان سے بہت کچھ صفائی ہوی تھی۔ وہ بہت صلح آمیز تھا۔ اسیکے وقت مین پہلے پہل امریکہ یورپ کی پنچایت مین شریک ہوا تھا اسکی دول یورپ سے چونکہ امریکہ کے تعلقات دوستانہ طور پر از سر نو قایم ہوی تھی اسلئے یورپ ایک سرے سے دوسرے سرے تک اوسکی موت پر ماتمی ہوا۔ انگلستان مین ایک ہفتہ ایام سوگ قرار دیا گیا۔ ہندوستان مین بھی ایکروز کی عام تعطیل ہوی اب اوسکی جگہ اوسکا نائب پریسیڈنٹ مسٹر روسولٹ پریسیڈنٹ امریکہ کے ہوئے ہین اسوقت تک امریکہ کے مختلف پریسیڈنٹون کی تعداد ۲۴ تک پہنچ چکی ہے سب سے اول پریسیڈنٹی کا فخر واشنگٹن کو حاصل ہوا تھا اور مسٹر مکنلی جو بیسوان

ہین - لیکن مسلمان جیسا پاکیزہ کیرکٹر رکھتے ہین - اور اسلامی حمیت وغیرت سے
شرفیاب ہین آپ کو تعصب مذہبی سے سخت نفرت ہے اور وسیع المشربی سے
الفت ہے - آپ کو ہز ہائنس کے ساتھ خادمانہ تعلق اور وفادارانہ سچی محبت ہے
اور آئندہ بھی ہز اکسلنسی اسی وفاداری اور مستعدی جفاکشی کے ساتھ ہر ایک کام
کو انجام دینگے - اور ہر حال مین اپنے آقائے ولی النعمت کی فرمانبرداری اور خوشنودی
کے جویان رہینگے - اور ملک وملت کی فلاح وبہبودی کے لئے کوشش فرمائینگے
جس سے یقین کامل ہے کہ مہاراجہ بہادر اپنے فرائض منصبی کی ادائی مین ضرور
کامیاب نکلینگے - این دعا از مین واز جملہ جہان آمین باد -
۱۴ ستمبر ۱۹۰۱ء کو مسٹر مکنلی* پریسیڈنٹ امریکہ نے انتقال کیا جسکا نام

---

*یونائٹڈ اسٹیٹس آف امریکہ ایک جمہوری سلطنت ہے جسکو نئی دنیا بھی کہا جاتا ہے - یہ دو حصون پر منقسم ہے (۱) شمالی (۲) جنوبی - جنوبی حصہ مین بہت سی چھوٹی چھوٹی جمہوری سلطنتین ہین - شمالی امریکا کا شمالی حصہ ملک کناڈا ہے - جو کہ ایک انگریزی مقبوضہ ہے - وسطی حصہ ممالک جنوبی امریکہ کہلاتا ہے - یہی حصہ بہت آباد اور شاداب ہے یہ ملک بھی انگریزی مقبوضہ تھا لیکن جنگ آزادی ۱۷۸۳ء مین خودمختار ہوگیا چونکہ زیادہ تر حصہ آبادی کا قوم انگریزی کی اولاد کا ہے اسلئے ملک اور حکومت ہر دو کی زبان انگریزی ہے - یہان کے ایجادات اور اختراعات مشہور ہین - ۱۸۹۰ء مین رقبہ ملک ۳۵ لاکھ ایک ہزار میل (اس مین نئے جزائر مقبوضہ جات شریک ہین) آبادی ۶ کروڑ ۲۶ لاکھ ۲۵ ہزار دو سو پچاس تھی چونکہ ملک ہوائی - کیوبا وغیرہ کا بھی پچھلے چند سال مین الحاق ہوگیا ہے - اسلئے آجکل کا رقبہ اور آبادی بھی بڑھ گئی ہے - حکومت کی سالانہ آمدنی ۱۸۹۹ء مین ۶۸ کروڑ ۱۷ لاکھ ۶۴ ہزار ایک سو ۸۵ ڈالر تھی جو کہ بحساب ۳ روپیہ فی ڈالر کے دو ارب بہتر کروڑ ۶۹ لاکھ ۴۸ ہزار ۷ سو ۴۰ روپیہ ہوتا ہے - اور کل قومی سرمایہ کی قیمت (۳۴۳) ارب ۴۲ کروڑ ۲۰ لاکھ ڈالر تھی - اور بجائے بادشاہ کے

مدرسہ مفید الانام سے نئے گئے وہ اس امر کے پورے موید ہین - کچھہ بلدہ ہی پر موقوف نہین ہے اضلاع مین بھی یہی خوشیان اور مسرتین ہو رہی ہین - حال ہی مین معلوم ہوا کہ آغا شیخ محمد صاحب اول تعلقدار نلگنڈہ نے اور مولوی محمد عزیز مرزا صاحب بی-اے اول تعلقدار بیڑ نے اپنے اپنے مستقر پر اسی وزارت کے تہنیت مین جلسے منعقد کئے اور ابھی یہہ سلسلہ جاری ہے -

اس مقام پر کسیقدر مہاراجہ بہادر کے ذاتی حالات مجملاً بیان کرنا مناسب ہوگا -
مہاراجہ بہادر کی عمر اسوقت (۳۸) سال کی ہے - آپ نے اپنے نانا مہاراجہ نریندر پرشاد بہادر کی نگرانی مین تعلیم و تربیت حاصل کی ہے - عربی - فارسی - مرہٹی اور تلنگی مین مستند و لایق اساتذہ سے تعلیم پائی ہے - مدرسہ عالیہ مین انگریزی پڑہی - جبلی جودت اور فطرتی ذہانت کے بدولت آپکا استعداد اور لیاقت روز بروز ترقی پذیر ہے آپ کی بیدار مغزی و بلند خیالی - فہم و فراست وسعت معلومات منصفانہ نگاہو نمین قابل تعریف و اطمینان ہین - شعر و سخن مین بھی آپ کو اچھا مذاق ہے - خود اعلیحضرت حضور نظام سے شرف تلمذ حاصل ہے - سنہ ۱۳۱۰ھ مین آپ اپنی موروثی خدمت پیشکاری سے ممتاز ہوئے - پھر وزارت افواج سرکار عالی کا اعزاز آپکو حاصل ہوا - آپ کے نانا کا موروثی خطاب راجایان راجہ مہاراجہ بہادر اور جملہ جاگیرات اور وہان کے اختیارات دیوانی و فوجداری آپ کو عطا ہوئے - اس سے پہلے بھی آپ ایکبار منصرم مدار المہام رہ چکے ہین - اور اپنے فرایض منصبی کو نہایت عمدگی اور شایستگی سے انجام دیا ہے - عموماً یہ مسلم ہے کہ مہاراجہ ممدوح کو اپنے مالک و آقا کی خیر خواہی و اطاعت گزاری مخلصانہ محبت اور وفاداری مین امتیاز و اختصاص حاصل ہے - جس سے آپ مختلف الصفات کے وفادار و خیرخواہ رعایاے دکن مین ہر دلعزیز ہین - اگرچہ آپ نسل و قوم کے اعتبار سے خاندانی ہندو

واحکام نافذہ کے مطابق منصرم مدار المہام کو اور منصرم معین المہام فوج کو وہ تمام اختیارات عطا کیے گئے ہین جو اقتدارات کہ مستقل مدار المہام کو اور مستقل معین المہام فوج کو استعمال کرنے کی اجازت دیگیی تھی۔ تمام امرا و اعزہ جاگیردار۔ عہدہ دار۔ رعایاے باشندگان ممالک محروسہ کو بذریعہ ہذا حکم دیا جاتا ہے کہ وہ منصرم مدار المہام (مہاراجہ پیشکار کشن پرشاد بہادر) کی تابعداری اور اون کے احکام کی تعمیل پوری طور سے کرتے رہین؛؛

اس عمدہ انتخاب سے اعلیحضرت کی مدبری روشن دماغی اور اولوالعزمی کا بین ثبوت ملتا ہے۔ جو لوگ یہان کے پولیٹکل واقعات اصلی اور واردات حقیقی سے باخبر ہین اونپر منکشف ہے کہ حضرت اقدس و اعلیٰ کے عہد ہمایون مین جو کچھہ تبدلات وزارتون مین واقع ہوے کہانتک ناگزیر اور لازمی تھے۔ ہر ایک وزارت کا زوال جداگانہ اسباب سے ہوا جس سے واقفان حال اصحاب پر اعلیحضرت کی مدبرانہ پالیسی اور کمال حلم و تحمل رعایت و رحمدلی کا حال کھل گیا ہوگا۔ اسمین شک نہین ہے کہ عالیجناب مہاراجہ کشن پرشاد بہادر مدار المہام حال اعلیحضرت کی خیرخواہی و جان نثاری اطاعت و فرمانبرداری مین پہلے ہی سے ثابت قدم مانے جاتے ہین۔ اور پبلک یہہ باور کرتی ہے کہ آپ کو اعلیحضرت کے ساتھہ کمال خلوص و محبت ہے۔ فی الواقع یہ کہنا بیجا نہوگا کہ آپ کو بادشاہ پرستی کا شرف حاصل ہے۔ عموماً انھین اوصاف پسندیدہ کی وجہ ہے کہ وزارت دکن کے لئے آپ کے انتخاب پر پبلک خوشیان مناتی ہے۔ چنانچہ اسی تشکر و تہنیت کا جلسہ باغ عام جو بصدارت نواب آصف یاور الملک بہادر و بمیر مجلسی راجہ اندر کرن بہادر ہوا۔ اور جلسہ ٹی پارٹی جو راے واسدیو راو صاحب نبیرہ راجہ رگھورام نے کیا۔ شاہد حال ہین۔ اسکے علاوہ جو جلسے کہ نواب غلام جیلانی خان صاحب جاگیردار اور

پورے طور سے میری عزیز رعایا اور وفادار دوستون کی راے پر چھوڑ دیتا ہون جو وہ علے العموم پسند کرینگے - اوسکو مین بھی خوشی کے ساتھ پسند کرونگا - اور عام راے اور خواہش کے مطابق میموریل کے قیام و تعمیر کا بندوبست انتظامی کمیٹی کریگی - چونکہ مین نے اس چندہ کا موقع میری رعایا اور دوستون کو محض اس خیال سے دیا ہے کہ اس کار خیر مین میرے نام کے ساتھ اون کے نام بھی شریک ہون - لہذا مین نے یہ بھی تجویز کی ہے کہ جسوقت حیدر آباد مین حسب مذکور مقامی میموریل قایم ہوجائیگی اوسکی عمارت مین ایک تقطیع کوئی مناسب جگہ پر لگائی جاے جس مین میرے نام انتظامی کمیٹی کے پریسیڈنٹ وبیس پریسیڈنٹ اور ارکان کے نامون کے ساتھ اون چندہ دہندگون کے نام بھی کندہ کیے جائین گے - جنکے نسبت بلحاظ تعداد رقم چندہ یا دیگر خدمات خاص انتظامی کمیٹی سفارش کریگی " چنانچہ اس کے متعلق اکثر جلسے ہوے اور چندہ فراہم ہورہا ہے - غالبًا عنقریب مین یادگار قایم کیجائیگی -

مدار المہامی راجا یان راجہ مہاراجہ کشن پرشاد پیشکار بہادر — ۱۰ جمادی الاول سنہ ۱۳۱۹ھ کو فرمان واجب الاذعان حضرت اقدس و اعلیٰ بدین مضمون صادر ہوا " چونکہ نواب وقار الامرا بہادر نے چھ ماہ کی رخصت بلا تنخواہ کے درخواست کی ہے اور خدمت مدار المہامی کی ذمہ داری سے اپنی سبکدوشی چاہی ہے - لہذا بذریعہ ہذا وہ بعطاے رخصت شش ماہ بلا تنخواہ خدمت مدار المہامی سے سبکدوش کیے گئے اون کی جگہ پر مہاراجہ پیشکار کشن پرشاد بہادر بالفعل بماہوار موجودہ امتیازًا تا حکم ثانی پیشکار و منصرم مدار المہام مقرر کیے گئے ہین اور اون کی منصرم مدار المہامی کے زمانہ مین ظفر جنگ شمس الملک بہادر امتیازًا تا حکم ثانی بالونس دو ہزار روپیہ ماہانہ منصرم معین المہام فوج و رکن کیبنٹ کونسل مقرر کیے گئے - قانونچہ و قواعد قانونچہ

طرف سے دیجائیگی اوسکا ایک حصہ اور نیز حیدرآباد کے مقامی میموریل کے واسطے جو رقم صرف ہوگی اوسکا ایک حصہ۔ میرے امرا ہو جاگیردار اور علے العموم ہر طبقہ کے تمام باشندگان ممالک محروسہ کے چندہ کی رقم کا ہو تو بہتر ہے تاکہ ہر شخص اپنی مرضی کے مطابق اپنے حتے المقدور اس خیر جاریہ اور رفاہ عام کے کام مین شریک ہو سکے۔ اس چندہ کو جمع کرنے اور مقامی میموریل کے تعمیر کرنے کیلئے انتظامی کمیٹی کے پریسیڈنٹ ہونے کے واسطے مین نے آپ کی اور نیز چند دیگر امرا کی خواہش کے مطابق اپنے دوست آنریبل کرنل بار کو دعوت دی تھی۔ جسکو اونھون نے براہ کرم بہت خوشی کے ساتھ قبول کیا ہے۔ ان کی زیر صدارت انتظامی کمیٹی کے ارکان حسب ذیل ہونگے۔

امیر کبیر سر خورشید جاہ بہادر۔ سر وقار الامرا بہادر۔ آصف یار الملک بہادر۔ مہاراجہ کشن پرشاد بہادر۔ خانخانان بہادر۔ میجر جنرل اوڈہوز۔ برگیڈیر جنرل ڈنگ (حیدرآباد کنٹنجنٹ) افتخار الملک بہادر۔ فخر الملک بہادر۔ مسٹر اے۔ جے ڈنلاپ مسٹر منکن۔ اکبر الملک بہادر۔ افسر الدولہ بہادر۔ مرلیمنوہر آصف نواز ونت بہادر۔ اس کمیٹی کو اختیار ہوگا کہ حسب ضرورت چند دوسرے صاحبون کو بھی بہ حیثیت رکن اپنے ساتھ شریک کرلے اور کسیکو اپنے معتمد اور اپنے خازن بنالے۔ کمیٹی کے ارکان مین سے پریسیڈنٹ صاحب کسیکو نائب پریسیڈنٹ مقرر کرینگے۔ اور اضلاع مین کمیٹیان جو اس چندہ کے واسطے انتظامی کمیٹی قایم کریگی اوسکے چیرمین بھی پریسیڈنٹ صاحب مقرر کرینگے۔ انتظامی کمیٹی کا پہلا اجلاس سہ شنبہ ۱۳ ذی قعدہ سنہ ۱۳۲۸ھ (۵ مارچ سنہ ۱۹۱۱ع) کے شام کے پانچ بجے چادر گھاٹ رزیڈنسی مین ہوگا۔ اسکے بعد کے اجلاسون کا انتظام خود پریسیڈنٹ صاحب مقرر کرینگے۔ باقی رہا یہ مسئلہ کہ مقامی میموریل کیا اور کیسی ہونی چاہیے؟ مین اوسکو

رہیگا مگر ہمیں یہی لازم ہے کہ اوس تاریخی یادگار کی کسیقدر تائید مین کوئی ایسی یادگار قایم
کرین جو اون کے نام نامی سے خیر جاریہ بنی رہے ۔ جہانتک مین اپنی عزیز رعایا کے
خیالات و خواہشات سے واقف ہون مین کامل یقین کے ساتھہ کہہ سکتا ہون کہ اسباب
مین میری عزیز رعایا میری راے سے بالکل متفق ہے ۔ مین تجویز کرتا رہا اور آپ سے
اور چند دیگر امرا سے بھی راے لیتا رہا کہ کیا اور کیسی یادگار قایم ہونا مناسب ہے ۔
اس اثنا مین جب مجھے معلوم ہوا کہ میرے معزز دوست نواب وایسراے بہادر نے
عام اقلیم ہند کے لئے ایک نیشنل یادگار (میموریل) کلکتہ مین قایم کرنے کی ابتدا
کی ہے تو مین نے فوراً اس موقع کو بھی ہاتھہ مین لیکر لطیب خاطر اوس یادگار کا وہیں
پٹرن ہونا پسند کیا ۔ اور ابتدائی چندہ ایک لاکھ روپیہ دیکر وعدہ کیا کہ آئندہ اسمین معتدبہ
اضافہ کیا جائیگا ۔ اسکے علاوہ خود ریاست حیدرآباد دکن مین بھی ایک مقامی یادگار قایم ہونا
لازم ہے ۔ کیونکہ مرحومہ مجسٹی کو یہان سے ایک عمدہ خصوصیت رہی ہے ۔ لہٰذا مین
اس مقامی یادگار (میموریل) کے فنڈ کا پٹرن ہونا بھی پسند کیا تاکہ یہان بھی ایک
ایسی مقامی یادگار قایم ہوجائے جو نہ صرف ریاست حیدرآباد دکن کے لئے شایان ہو
بلکہ اوس بڑے نام کے لئے بھی موزون ہو جس سے کہ وہ یادگار نامزد ہوگی ۔
جب کہ مین نے آپ کو لکھا تھا میرے نزدیک بفضلہ تعالے شانہٗ یہہ بالکل سہل ہے
کہ ہر دو یادگارون کے قیام کے واسطے جو کچھہ خرچ ضروری ہو اوسکو مین اپنے
طرف سے ادا کرون لیکن مجھے یہہ بات پسند نہ آئی کہ اس خیر و برکت کے کام مین
صرف میرا ہی ایک نام ہو ۔ اور میری عزیز رعایا جو فرط محبت اور وفاداری سے میری
خواہش کو اپنی خواہش میرے کام کو اپنا کام سمجھتی ہے اوسکو اس موجودہ کام مین
میرے نام کے ساتھ اپنا نام شریک کرنے کا کوئی موقع نہ دیا جاے ۔ پس مین
نے یہہ تجویز کی ہے کہ کلکتہ کی نیشنل میموریل کے واسطے جو رقم میری ریاست کے

سات روز تک بند رہین ۔ اس کے بعد یہہ معلوم ہوا کہ قیصرہ ہند کے جنازہ کی تکفین ۲۔ فروری سنہ ۱۹۰۱ء کو عمل مین آئیگی۔ چونکہ یہہ روز تمام ہوا خواہان سلطنت کے لئے نہایت رنج و غم کا تھا اسلئے حضرت اقدس واعلےٰ نے حکم فرمایا کہ (۱) اس روز بھی ایک سو ایک توپین ایک ایک منٹ کے فاصلہ سے بغرض اظہار غم واندوہ سر کئے جائین (۲) تمام دفاتر سرکاری بند رہین۔ (۳) تمام سرکاری اعلام کے پرچم سرنگون رکھے جائین۔ (۴) نوبت ونقارخانہ ساکت وصامت رہین۔ (۵) تمام کاروبار تجارت اور بازارات بند رہین (۶) رسوم خوشی وشادی موقوف رہین (۷) تمام طبقہ جات رعایا سرکار عالی اظہار ماتم کے مناسب طریقے اختیار کرین۔ چنانچہ اسکی پوری پوری تعمیل ہوی۔ تمام بازار سنسان اور ہر ایک آدمی کے چہرہ سے رنج وملال برس رہا تھا اس کے تھوڑے سے ہی روز بعد اعلیحضرت اقدس واعلےٰ نے قیصرہ ہند کی یادگار قایم کرنے کے لئے نواب مدارالمہام بہادر کے نام حسب ذیل فرمان صادر فرمایا کہ

"مین آپ کو یہہ لکھنے کی ضرورت نہین کیونکہ خود آپ بخوبی جانتے ہین کہ مرحومہ ہر مجسٹی ملکہ وکٹوریہ قیصر ہند میرے ممالک محروسہ مین کسقدر ہر دلعزیز اور محترم تھین اونکو خصوصًا میری ریاست اور میری بہبودی سے کسقدر زیادہ خلوص کے دوستانہ دلچسپی تھی اوسکا اندازہ کرنے کے لئے صرف ایک ہی بات کافی ہے کہ خط جو ہر مجسٹی براہ عنایت مجھے اکثر بدست خاص تحریر فرماتی رہین اون مین ایک خط یہ بھی ہے جسمین انھون نے میرے فرزند کی تعلیم کے نسبت براہ کرم اپنی مسرت ظاہر فرمائی ہے۔ غرض ایسی بڑی اور ایسی اچھی ملکہ معظمہ کی وفات سے جو غم ہمارے دلون کو ہوا وہ ہمارے دل ہی جانتے ہین حاجت بیان نہین۔ اگرچہ ہر مجسٹی کا نام اور کام ایسا ہے جو دنیا کے صفحۂ تاریخ مین ایک نہایت درخشان یادگا

اور بھی مضبوط کر دیا اپنے دلی رنج وتاسف کا اظہار فرماتے ہین اور حکم فرماتے ہین
کہ بوجہ اس حادثہ عظیم کے تمام ممالک محروسہ سرکار عالی مین دفاتر سرکاری

(بقیہ نوٹ صفحہ ۱۷۰) گیئن تو بدستور موجود تھی۔ ڈائمنڈ جوبلی کے روز حالانکہ ڈیوک آف کناٹ
نے خواہش بھی ظاہر کی مگر آپ نے اپنی وضع کے خلاف نہ کیا۔ باوجودیکہ آپ اس واقعہ کے
بعد چالیس برس زندہ رہین مگر کبھی نہ بھولین اور یہ زخم رگ وپے مین ساری ہوکر جزو بدن
بنگیا۔ چونکہ آپ کی عمر نسبتاً زیادہ ہوی اس سبب سے بڑے بڑے غمناک حادثون کا
سامنا ہوا اگرچہ بادشاہ تھین اور بادشاہ بھی کیسی زبردست کہ روے زمین پر مشہور لیکن اگر
اون کے روزنامچہ کو غور سے دیکھا جاوے تو معلوم ہوسکتا ہے۔ آپ بہت ہی مصیبتون مین
مبتلا رہین۔ اور بڑی جگرداری سے اُن سب کے مقابلہ مین سینہ سپر کرتی رہین۔ کئے دفعہ آپ
پر قاتلانہ حملے ہوے مگر خداوند تعالے بال بال محفوظ رکھا۔ آپ کے عہد مین ۲۴ جنگ ہوے
ابتدائی جنگ کنڈا تھا جو ۱۸۳۷ء سے ۱۸۴۳ء تک ہوتا رہا۔ اور آخر جنگ چین کا تیسرا جنگ تھا۔
(کیونکہ اسکے قبل دو جنگ چین مین ہوچکے تھے) جو ۱۹۰۰ء سے ۱۹۰۱ء تک جاری رہا۔ ۶۳ سال ۷ ماہ
کی بے نظیر حکمرانی مین ملکی ترقیون کے علاوہ ہرمجسٹی نے اپنے مذہبی فرائض بھی نہایت ہی خوش اعتقادی
وسرگرمی سے انجام دئے۔ اور "اول حامی دین" کا لقب پایا۔ آپ کے عہد مین برٹش مقبوضات
ایک کروڑ گیارہ لاکھ ۳۲ ہزار مربع میل تک وسیع ہوے اور سالانہ محاصل ایک ارب پونڈ جسمین
علیاحضرت کا صرف خاص ایک کروڑ پونڈ تھا۔ ۱۶ جنوری سنہ ۱۹۰۱ء تک آپ بالکل تندرست تھین
سہ پہر کو آثار علالت نمودار ہوے اور صرف ایک ہفتہ علیل رہکے ۲۲ جنوری سنہ ۱۹۰۱ء کی شام کو ۶ بجکے
ہمنٹ پر بعمر ۸۱ سال ۸ ماہ بعارضہ فالج انتقال فرمایا۔ اور جو عبارت ہرمجسٹی کے تابوت پر لاطینی زبان مین کندہ
ہوی اوسکا ترجمہ حسب ذیل ہے۔
"یہان نہایت حلیم طاقتور۔ اور نیک ملکہ وکٹوریہ۔ اول حامی دین۔ فرمانروا گریٹ برٹن قیصر ہند کی لاش رکھی ہوی ہے" انتھو

واقعہ ہے۔ ملازمان اقدس واسطے اس اندوہگین موقعہ پر بلحاظ اوس قدیمی اتحاد کے جو تاج برطانیہ کے ساتھ ہے اور جسکو علیا حضرت کی وفاشعاری وہمدردی نے

(بقیہ نوٹ صفحہ (۳۳۹)) (۲۸ مارچ ۱۸۸۴ء کو وفات پاے) (۹) ہز رائل ہائنس پرنسز بیٹریس میری وکٹوریا فیوڈور ۱۴ اپریل ۱۸۵۷ء کو پیدا ہوئین - ۲۳ جولائی ۱۸۸۵ء کو پرنس ہنری ارس آف بیٹن برگ سے شادی ہوئی۔

شاہی باغ کے ہونہار پودون کی غور و پرداخت معزز والدین نے اوس قدیم اخلاقی اصول پر کی جسکی نظیر اس نئی روشنی مین مشکل سے ملیگی۔ باین ہمہ جاہ وحشمت حضور عالیہ نے اپنے ہر پیارے بچے کو اپنا ہی دودھ پلایا کسی دایہ کو یہ عزت حاصل نہین ہوئی - نیز پرنس کنسرٹ نے اون کی تعلیم وتربیت مین کوئی دقیقہ فروگذاشت نہین کیا۔ گو متعدد معلمہ اور ادیب ملازم تھے۔ مگر معزز والدین اپنی اولاد کی تعلیم وتربیت مین اپنی خاص نگرانی ہر کام پر مقدم خیال کرتے تھے۔

۱۸۵۷ء کا مشہور غدر جو ہندوستان مین ہوا اوس سے ہر ایک واقف ہے۔ اوسوقت ہندوستان ایسٹ انڈیا کمپنی کے نگرانی مین تھا۔ (یہ کمپنی ملکۂ الیزبتہ کے زمانہ سے ہندوستان مین قایم تھی۔) اب اس غدر کے بعد ہر مجسٹی نے عنان حکومت ہند اپنے ہاتھ مین لے لی۔ اور ہندوستان کو ایک پرامن اور آزادانہ زندگی عطا فرمائی۔ سنہ ۱۸۶۱ء ملکۂ معظمہ کے زندگی مین سخت منحوس برس تھا۔ مارچ ۱۸۶۱ء مین آپ کی والدہ محترمہ نے سفر آخرت کیا اور ابھی یہ غم دور نہ ہوا تھا کہ پرنس البرٹ کو بخار آگیا اور اون کی حالت اسقدر نازک ہوگئی کہ اونھون نے بھی اسی سال انتقال کیا۔ شہزادہ البرٹ کی وفات سے ہماری قیصرہ کو جو رنج والم ہوا وہ ناقابل بیان ہے۔ وہ برسون باہر نہ نکلین اور ۱۸۶۳ء مین جب شہزادۂ ویلس کی شادی ہوئی تو ملکہ گرجا مین سیاہ ماتمی پوشاک پہنی رسمین دیکھتی رہین باینہمہ امور عامہ کو برابر انجام دیتی رہین۔ عام طور پر یقین تھا کہ جوبلی کے دن آپ اپنے سر سے وہ ماتمی چادر اتارینگے جو اپنی بیوگی کی یادگار مین آپ ہمیشہ پہنتی رہین مگر اوس دن بھی جب گرجے مین نماز شکر یہ کیلئے

سے والبستہ تھی - اون کے سایۂ عاطفت کا اوس وسیع مملکت سے جہان کبھی آفتاب غروب نہین ہوتا اوٹھ جانا ہوا خواہان تاج برطانیہ کے لئے ایک سخت تاسف خیز

(بقیہ نوٹ صفحہ ۳۳۸) نہایت ہی تزک و احتشام کے ساتھ رسم مناکحت ادا ہوی - اکیس سال کی مدت عرصۂ مین علیا حضرت کے بطن سے نو اولادین ہوئین -

(۱) ہزرائل ہائنس وکٹوریہ آڈلیڈ پرنسیز رائل ۲۱ - نومبر ۱۸۴۰ء کو پیدا ہوئین - ۲۵ جنوری ۱۸۵۸ء کو ہزرائل ہائنس فریڈرک ولیم ولیعہد پرشیا سے بیاہی گئین (جنکا انتقال ۱۵ - جون ۱۸۸۸ء کو ہوا) جنکا صاحبزادہ ولیم ثانی اسوقت سلطنت جرمنی کے تخت پر متمکن ہے - (۲) ہزرائل ہائنس البرٹ ایڈورڈ پرنس آف ویلز (موجودہ شاہ ایڈورڈ ہفتم خلد اللہ ملکہ) ولیعہد ۹ - نومبر ۱۸۴۱ء کو پیدا ہوے اور ۱۰ - مارچ ۱۸۶۳ء مین پرنسز الگذنڈریا آف ڈنمارک کے ساتھ بیاہے گئے (۳) ۲۵ - اپریل ۱۸۴۳ء کو پرنسز ایلس ماڈ میری پیدا ہوئین - اور یکم جولائی ۱۸۶۲ء کو پرنس لوئس ادہیسے ڈارم اسٹا دٹ کیساتھ بیاہی گئین (۱۵ نومبر ۱۸۷۸ء کو فوت ہوئین -) (۴) ہزرائل ہائنس پرنس الفرڈ ارنسٹ البرٹ ڈیوک آف ایڈمبرا - ۶ - اگست ۱۸۴۴ء کو پیدا ہوے - ۲۳ جنوری ۱۸۷۴ء کو گرانڈ ڈچز میری الگذر انا (خواہر متوفی شاہنشاہ روس) کے ساتھ شادی ہوی - اور ۳۱ جولائی ۱۹۰۰ء کو فوت ہوے - (۵) ہزرائل ہائنس پرنسز ہلینا اگسٹا وکٹوریہ ۲۶ - مئی ۱۸۴۶ء کو پیدا ہوئین - اور ۵ - جون ۱۸۶۶ء کو پرنس کرسچین آف شلیسوگ ہالسٹن کے ساتھ شادی ہوی - (۶) ہزرائل ہائنس پرنسز لوئس کارڈلین البرٹا ۱۴ - مارچ ۱۸۴۸ء کو پیدا ہوئین - اور ۲۱ - مارچ ۱۸۷۱ء کو مارکوئس آف لورن کے ساتھ بیاہی گئین - (۷) ہزرائل ہائنس پرنس آرتھر ولیم پیٹرک البرٹ ڈیوک آف کناٹ یکم مے ۱۸۵۰ء کو پیدا ہوی - اور ۱۷ مارچ ۱۸۷۹ء کو پرنسز لوئس مارگرٹ الگذنڈریا وکٹوریہ اگنس دختر سوم پرنس فریڈرک چارلس آف پرشیا کے ساتھ شادی ہوی - (۸) ہزرائل ہائنس پرنس لیوپولڈ جارج ڈنکن البرٹ ڈیوک آف البنی ۷ - اپریل ۱۸۵۳ء کو پیدا ہوے - اور ۲۷ - اپریل ۱۸۸۲ء کو پرنسز ہلن فریڈریکا اگسٹا دختر پرنس آف والڈیک و پرمانٹ کے ساتھ بیاہے گئے -

ذات بابرکات بلحاظ انتہاے اقبالمندی و وسعت اخلاق اور کمال انسانی ہمدردی کے
دنیا مین اپنی آپ ہی نظیر تھی اور بلحاظ اون برکات کے جو علیا حضرت کی ذات مستجمع صفات

(بقیہ نوٹ صفحہ (۳۳۷) اور ملکۂ عالیہ کے ماموں زاد بھائی تھے ۔ سنہ ۱۸۳۶ء مین جبکہ ملکۂ محترمہ ابھی بالغ بھی نہ ہوی تھین آپ نے ایک خط اپنے چچا لیوپولڈ کے نام بھیجا تھا جس مین لکھا تھا کہ مین آپ سے ملتمس ہون کہ آپ البرٹ کی صحت اور خبرگیری کا انتظام اپنے ہاتھ مین لین جو مجھے سب سے زیادہ عزیز ہے ۔ اور مجھے امید ہے کہ سب کچھ خاطرخواہ اور حسب مدعا ہوجائیگا ۔ جب سنہ ۱۸۳۹ء مین پرنس البرٹ انگلستان مین آئے تو ملکۂ معظمہ اون کی مردانہ خوبصورتی اور حسن مکالمہ سے یہانتک متاثر ہوئین کہ دوسرے دن اپنے چچا لیوپولڈ کو یہ خط لکھا کہ ”البرٹ قیامت کا حسین ہے اوسکے اوضاع نہایت پسندیدہ اور اون مین تکلف اور تصنع کی بو تک نہین اوسکی مصاحبت بہت ہی دلپسند ہے “ چونکہ اب ارادہ مستقل ہوچکا تھا اسلئے کوئین نے ۱۵ اکتوبر کو دوپہر کے وقت جب پرنس شکار سے واپس آئے تو آپ نے کمرہ مین بلاکر اپنے مافی الضمیر سے مطلع فرمایا ۔ یہ ایک قانونی مجبوری تھی جسکی پابندی فرمان روایان انگلستان کے لئے مقدم تھی کیونکہ قانون کے رو سے شاہ عصر کی خدمت مین کسی شخص کے لئے یہ روا نہین کہ شادی کی خواستگاری کرسکے بلکہ جب خواستگاری ہوگی تو شاہ کے طرف سے ہوگی ۔ دوسرے روز آپ نے پریوی کونسل کے جلسے مین اپنے ارادے کا اظہار اسطرح فرمایا کہ ” اے لایق مشیران خاص آپ صاحبون کو اسوقت اسلئے زحمت دی گئی ہے کہ ایک ایسے معاملہ سے آپ مطلع کئے جائین جسپر رعایا کی بہبودی اور میری آیندہ زندگی کی خوشی مبنی ہے ۔ میرا ارادہ ہوچکا ہے کہ شہزادہ البرٹ کو اپنی شوہری مین قبول کرون “ اس موقع پر ایک ڈیوک کی بیوی نے عرض کی کہ آج حضور نے بڑی جرأت اور حوصلہ کا کام کیا کہ اتنے مردون مین اس نسبت کا اظہار فرمایا ۔ تو آپ نے جواب مین فرمایا کہ کل اس سے زیادہ جسارت کا کام کرچکی ہون یعنے یہی البرٹ سے بھی کہہ چکی ہون ۔ ۲۴ نومبر سنہ ۱۸۳۹ء کو پارلیمنٹ مین بھی آپ نے اپنا منشا ظاہر فرمایا ۔ پارلیمنٹ نے آپ کی تجویز سے اتفاق کیا اور ۱۰ فروری سنہ ۱۸۴۰ء کو

علیاحضرت ملکہ معظمہ قیصر ہند کا عہد دولت مہد بلحاظ امن و آسایش و صلاح و فلاح رعایا و عروج و استحکام سلطنت تاریخ عالم مین ہمیشہ یادگار رہیگا - دراصل علیاحضرت کی

بقیہ نوٹ صفحہ (۳۳۶) اپنی خالص نیک نیتی پر اعتماد اور قادر مطلق کی حفاظت پر کامل بھروسہ ہے.
میرا فرض ہوگا کہ اپنے ملکی و مذہبی صیغون کو کامل تقویت دون اور جس حد تک ضرورت محسوس ہوتی
ہے نہایت ہوشیاری سے اون کی روز افزون ترقی کی ساعی رہون اور اپنی تمام قوت مخالفت کو
نفاق کو مصالحت و آشتی سے ٹھنڈا کرنے مین صرف کردون - ان باتون پر عمل کرتے ہوے مین
پارلیمنٹ کے مشورون اور اپنی رعایا کی محبت کی ہر وقت امیدوار رہونگی جو قیام سلطنت اور استحکام
قوانین کی کافی ضمانت ہے " اسی وقت سے علیاحضرت کی بے حد مصروفیت اور دماغ سوزی نے ملک کی
حالت سنبھالنا شروع کی - گزشتہ بدنظمیان یک قلم دور ہوگئین - اور ترقی کا وہ ابتدائی دور شروع
ہوا جسکے انجام پر آج دنیا کو حیرت ہے - رفتہ رفتہ آپ کے حسن اخلاق اور رعایا پروری کی مقناطیسی کشش
نے عام گرویدگی حاصل کرلی - حتے کہ بڑے بڑے سرکش بھی سچی وفاداری کا دم بھرنے لگے - ایک
موقع پر آئرلینڈ کے او کانل اعظم نے کہا کہ " اگر ضرورت لاحق ہو تو مین ایسی ہردلعزیز ملکہ کے لئے پانچ
لاکھ فوج سے جان دینے کو تیار ہون " وزیر اعظم لارڈ ملبورن جنھین اپنے تدبر پر بہت کچھ ناز تھا اکثر
اوقات کہا کرتے تھے کہ " مین دس بادشاہون کو اپنے قابو مین رکھ سکتا ہون لیکن ایک ملکہ میرے
اختیار سے باہر ہین " واقعی آپ اسی حد تک بیدار مغز تھین - جب تک خود قرار واقعی اطمینان نہ کرلیتین
محض وزارت کے بھروسے پر سلطنت کے متعلق کسی امر پر کاربند نہوتین - گو تخت نشینی کی باقاعدہ
رسمین تو پہلے ہی ادا ہو چکین تھین - لیکن تاج پوشی کی مہتم بالشان رسم اب تک باقی تھی جو بتاریخ ۲۸ جون ۱۸۳۸ء
کو قرار پائی - آپ کے لئے جو نیا تاج تیار ہوا اوسکی مجموعی قیمت ایک لاکھ ۱۲ ہزار پونڈ تھی - جس مین
خوش آب الماس و یاقوت جواہرات نصب تھے - دو برس بعد علیاحضرت نے اپنا شوہر آپ ہی
انتخاب فرمایا - جس شاہزادہ کو یہ عزت دیگئی وہ پرنس البرٹ سکسکوبرگ تھے - پرنس البرٹ جرمنی الاصل

سنے حسب ذیل حکم صادر فرمایا کہ "علیا حضرت ملکہ معظمہ قیصر ہند کے انتقال پر ملال کی خبر وحشت اثر سے ملازمان حضرت اقدس واعلے کو کمال تاسف اور دلی رنج ہوا

(بقیہ نوٹ صفحہ ۳۳۵) یہہ گمان اول ہی سے تھا کہ یہہ کسی روز ملکۂ انگلستان ہو نگے۔ جب ڈیوک آف یارک نے ۱۸۲۷ع مین انتقال کیا تو یہہ بات اور پختہ ہوگئی کہ شہزادی وکٹوریہ وارث تاج ہونگی۔ شہزادی وکٹوریہ کی تعلیم وتربیت انکی والدہ ڈچز آف کینٹ نے کی۔ ۲۴ مئی ۱۸۳۷ع کو آپ کی عمر کے اٹھارہ برس پورے ہوے اور قانوناً بالغ قرار دیگئین۔ یہہ سال قابل یادگار سال تھا سن بلوغ کو پہونچنے سے ایک مہینے کے اندر ۲۰ جون کو شاہ ولیم چہارم نے رحلت کی۔ اوراب جارج سیوم کے وسیع خاندان مین علیا حضرت کے سیوا دوسرا وارث تاج وتخت کوئی نہ تھا۔ صبح ہونے سے پہلے آرچ بشپ کنٹربری اور لارڈ چمبرلین ملکہ کو مژدۂ سلطنت سنانے کے لئے ونڈسر سے کنگٹن پہونچے۔ معلوم ہوا کہ ہرمجسٹی خواب مین ہین۔ دونون اراکین دولت کچھہ دیر تک منتظر رہے۔ اسکے بعد بیدار کرایا اور یہہ مژدہ سنایا کہ "آج سے ہرمجسٹی ملکۂ گریٹ برٹن وائرلینڈ ہوئین"۔ سلطنت کے سخت ذمہ داریون کا خیال کرکے حضور عالیہ کے آنکھون مین آنسو بھر آئے اور پاک پروردگار سے دعا مانگی کہ میرے ادائے فرایض مین ثابت قدمی اور نیک نیتی عطا کر۔ تمام مدبران سلطنت کو آپ کی کم سنی اور ناتجربہ کاری سے سخت تشویش تھی کہ ایک نوجوان ملکہ سے اتنی بڑی سلطنت کا بار کیونکر اوٹھیگا۔ مگر ۱۷ جولائی کو دارالامارۃ لنڈن مین جو پہلا اجلاس پارلیمنٹ کا ہوا۔ اور پارلیمنٹ کے اڈریس کے بعد ہرمجسٹی نے جو اسپیچ ارشاد فرمائی اوس نے سب کا اطمینان کردیا کہ اون جیسا بیدار مغز فرمان روا تخت انگلستان کو کبھی نصیب ہنوا ہوگا۔ خلاصۂ اسپیچ حسب ذیل ہے۔

"مین اپنے ذمہ داریون کے اہم خیالات کے ساتھہ تخت سلطنت پر قدم رکھتی ہون لیکن مجھے

کرین ۔ اسکے علاوہ اعلیحضرت نے ایک خونی کا قصاص معاف اور عید کا دربار موقوف فرمایا مگر قضا و قدر سے کسکو چارہ ہے اسکے تیسرے ہی روز خبر آئی کہ ملکہ معظمہ* نے اس دار فانی کو الوداع فرمایا ۔ اس موقع پر نواب المہام بہادر

---

* الگزنڈریا وکٹوریہ ملکہ برطانیہ اعظم و قیصر ہند ۲۴ مئی ۱۸۱۹ء کو کنگسٹن پیالس مین پیدا ہوئین ۔ ہر مجسٹی ایڈورڈ ڈیوک آف کینٹ فرزند چہارم شاہ جارج سوم کی دختر تھین ۔ آپکی مادر گرامی وکٹوریہ میری لوئسا تھین جو ہر سیرین ہائنس فرانسس ڈیوک آف سکس کوبرگ آف سالفیلڈ کی بیٹی تھین جنھون نے ۱۱ جولائی ۱۸۱۸ء کو بحالت بیوگی ڈیوک آف کینٹ کے ساتھ بیاہی گئین ۔ حضور قیصرہ کا سب سے پہلا نام "الگزنڈرینا" تھا جو آپ کے والد ماجد کی خاص تجویز سے شاہزادی روس کے نام پر رکھا گیا تھا ۔ لیکن دیگر اعزا "جارجینا" کہتے تھے ۔ انھین دونون نامون سے مذہبی اصول پر آپ کی ولادت کی رجسٹری کرائی گئی ۔ تھوڑے ہی عرصہ کے بعد آپ کے والدہ مکرمہ کا نام نامی بھی شریک کر دیا گیا ۔ اور "الگزنڈرینا وکٹوریہ" پکاری جانے لگین ۔ حصول سلطنت کے وقت جب آپ نے اسکاٹ لینڈ چرچ کی حفاظت کے لئے حلف نامہ تحریر فرمایا تو اوسکے آخر مین صرف "وکٹوریہ" درج تھا ۔ اسطرح بجائے اپنے اصل نامون کے محض اپنی والدہ کے مبارک نام سے آخر تک عالمگیر شہرت پائی ۔ آپ فرمانروایان انگلستان کے خاندان ہینوور سے ہین ۔ اس سے قبل سنہ ۱۰۶۶ء سے سنہ ۱۹۰۱ء تک سات خاندان (۱ خاندان نارمنڈی ۔ ۲ خاندان انجیوین ۳ خاندان لنکاسٹر ۔ ۴ خاندان یارک ۔ ۵ خاندان ٹوڈر ۔ ۶ خاندان اسٹورٹ ۔ ۷ خاندان ہینوور) گذر چکے ہین اور یہ ساتوان خاندان ہے ۔ تاریخ ولادت سے صرف آٹھ ماہ بعد ۲۳ جنوری سنہ ۱۸۲۰ء کو مہربان والد کا سایہ آپ کے سر سے ہمیشہ کے لئے اوٹھ گیا ۔ اور سنہ ۱۸۳۰ء مین آپکے نابینا اور معذور دادا شاہ جارج سوم کا بھی انتقال ہوگیا ۔ اور ۲۶ جون سنہ ۱۸۳۰ء کو آپ کے چچا ولیم چہارم تخت نشین ہوئے ۔ ان کے والد کے بڑے بھائیون کو اولاد نہونے سے

مین بھی عام وخاص مسلمانون سے خلوص دل سے جشن منایا۔ روشنی کی گئی۔ قصائد پڑہے گئے۔ اسپیچین دیگئین۔ بہر حال طبقۂ اسلام سے اپنی محبت وخلوص کا جو اون کو سلطان المعظم کے ساتھہ ہے پورا ثبوت دیا۔ اور مسلمانان حیدرآباد کی محبت کا یہ کیا کم ثبوت ہے کہ حجاز ریلوے کے لئے ہزار ہا روپیہ کا چندہ بھیجا جارہاہی چندہ کے وصول کرنے کے لئے کمیٹیان قایم کی گئی ہین۔ بہت ہی جوش و خروش سے چندہ وصول ہورہا ہے۔ غریب وامیر ہر کوئی اپنے حسب استطاعت چندہ دے رہا ہے۔ حتے کہ ہمارے ہندو بھائی اور عیسائی تک چندہ دے رہے ہین۔ حیدرآباد دکن کے اکثر حضرات اس کارخیر مین سخت کوشان ہین۔ خصوصًا ہمارے معزز غنایت فرما مُلّا عبدالقیوم صاحب سابق اول تعلقدار سرکار نظام کی سعی و تردد اور جانفشانی قابل قدر ہے۔ اگر سچ پوچھئے تو مُلّا صاحب کی کوشش کچھہ اسی پر منحصر نہین ہے اکثر اسلامی معاملات مین آپ کو ایک خاص دلچسپی رہتی ہے۔

اواسط جنوری ۱۹۰۱ء مین ملکہ معظمہ کی علالت مزاج کی کیفیت معلوم ہوئی۔ اعلیحضرت اقدس واعلےٰ نے نواب مدارالمہام بہادر کو حکم فرمایا کہ "انریبل۔ رزیڈنٹ صاحب نے مجھکو اطلاع دی ہے کہ اندنون ہر مجسٹی کوئن امپرس کے دشمنون کا مزاج بہت علیل ہے۔ مجھے اس خبر وحشت اثر سے نہایت ہی فکر ہوئی۔ فورًا انتظام کیا جاے کہ ہمارے ممالک محروسہ مین کوئی مناسب روز۔ (شاید آئندہ عید کا دن مناسب ہوگا) تمام معابدون مین عام طور سے ہر مجسٹی کی صحت اور ترقی عمر کی دعائین مانگی جائین۔" چنانچہ تمام مساجد کے پیش امام اور دیولون کے پوجاری اور کلیساؤن کے پادری اور آتشکدون کے معابدون کو حکم دیاگیا کہ بلدہ مین عیدالفطر کے روز اور اضلاعین جس روز جریدہ وصول ہو دعا

اور نہایت جوش و مسرت کے ساتھ جشن منایا گیا۔ شاہان یورپ کے تحفے وغیرہ گذرے۔ نذرین پیش ہوئین مبارکباد دیگئی۔ چنانچہ اس موقعہ پر حیدرآباد دکن

(بقیہ نوٹ صفحہ (۳۳۲) رکھا تھا۔ جس سے ترکی کی حالت روز بروز ردی ہوتی جاتی تھی۔ اور وزراے دولت بالکل ناراض اور سخت مخالف تھے۔ آخر اون کے معزولی کی تجویز ٹھہری۔ اور معزول کردے گئے۔ بعدمین انہون نے خودکشی کی۔ سلطان عبدالحمید کی جگہ مراد پنجم جنکی عمر اوسوقت (۳۶) سال کی تھی تخت نشین کئے گئے۔ مگر مراد اول ہی سے کمزور دل و دماغ کے شہزادے تھے۔ معاملات سلطنت کا بھی بالکل علم نہ تھا اور نہ سیاسی امور مین کچھہ تجربہ رکھتے تھے۔ براے نام سلطان بناے گئے تھے۔ اور وزرا کے ہاتھ مین مثل آلہ کے کام دیتے تھے۔ مراد کی دماغی قابلیت اسکی ہرگز مقتضی نہ تھی کہ وہ سلطنت کے اہم معاملات ایسی خطرناک اور پیچیدہ حالت مین سنبھال سکتے۔ سلطنت کی ذمہ داریان اونپر بہت بھتین مگر وہ اون کا بار اوٹھانے مین بالکل قاصر تھے۔ تخت پر بیٹھتے ہی دوبار سخت جنون کا دورہ ہوا اور یہ ایسے دورے تھے جنہون نے خیرخواہان تاج عثمانیہ کے دلون کو ہلا دیا تھا۔ آخر ۳۱ء اگسٹ کو اونھین تخت سے اوتار دیا گیا اور سلطان عبدالحمید خان کو تخت نشین کیا گیا۔ اسوقت آپ کی عمر ۳۴ برس کی تھی آپ ایسے پُرطوفان زمانہ مین تخت نشین کئے گئے جنکی نظیر تاریخ مین بمشکل ملسکتی ہے۔ خزانہ خالی۔ قرضہ کے وزن سے سلطنت دبی ہوی۔ تمام یورپی صوبون مین بغاوت۔ اور روسیہ آمادۂ پیکار۔ شایستہ فوج کی کمی تعداد۔ انتظام کی حالت خراب۔ یورپ برگشتہ۔ سیواسے مخالفانہ تجویزون اور رایون کے کسی گوشہ سے تائیدی صدا کان مین نہ آتی تھی۔ کسی کو بھی امید نہ تھی کہ سلطان عبدالحمید خان اس سخت آزمایشی موقع مین کچھہ کرکے دکھاینگے۔ مگر سلطان عبدالحمید خان نے اپنے موروثی استقلال عثمانی اولوالعزمی۔ ترکی عالی ہمتی۔ اور اسلامی صبر کو ہاتھ سے ندیا۔ اور بہت مضبوطی سے اپنے دونون ہاتھون سے سلطنت کی باگین پکڑکے کام کرنا شروع کیا۔ اور آخر وہ کام کیا جو آپ کی دایم یادگار کے لئے کافی ہے۔ اور جبتک انسان اور قومی تاریخ کا ظہور دنیا مین باقی ہے آپکا مبارک نام ترکی کا زندہ کرنے والے لقب کے ساتھ یادگار زمانہ رہیگا۔ اور اب جسکو دول یورپ کی نگاہین کسقدر تعجب اور حیرت سے دیکھہ رہی ہین۔ ۱۲ مولف

۳۱ - اگست سنہ ۱۹ء کو قسطنطنیہ مین سلطان* المعظم کی جوبلی (جشن فرمانروائی بست وپنج سالہ) نہایت آب وتاب کے ساتہ وقوعمین آئی - اوراوسکے دوسرے روز یکم ستمبر کو حسن عقیدت

---

* آپ کا اسم گرامی سلطان عبدالحمید خان ثانی ہے - اور بانی سلطنت عثمانیہ سلطان عثمان خان اول جنکی ولادت سنہ ۶۵۷ھ اور سنہ جلوس سنہ ۶۹۹ ہجری ہے اوس زمانہ سے اب تک ۳۴ حکمران گذرے اور آپ کا چونتیسوان نمبر ہے - آپ ۱۵ شعبان سنہ ۱۲۵۸ھ م ۲۱ ستمبر سنہ ۱۸۴۲ء کو پیدا ہوے - آپ سلطان عبدالمجید خان کے منجھلے صاحبزادے ہین - آپ کی تعلیم ترکی قدیم اصول کے مطابق مطلق نہین ہوی - نہ آپ کو جہانداری کے قواعد سکہائے گئے نہ کسی فوج کا سرکردہ بناکے کسی مہم پر بہیجا گیا - نہ کسی صوبہ کا والی بنایا گیا - اور نہ سلطنت کی کچہہ تعلیم ہوی - ترکی مین پہلے یہ قاعدہ تہا کہ شاہزادے مثل سپاہیون کے کام کرکے بتدریج اعلےٰ عہدے حاصل کرتے تھے - اوراس صورت سے وہ ملک داری مین بڑے تجربہ کار ہوجاتے تھے مگر قریب قریب ایک صدی سے یہ طریقہ بدل گیا - اور اب شاہزادے معمولی تعلیم کے سوا اور کچہہ نہین حاصل کرتے - اسی آخرالذکر طریقہ پر سلطان المعظم کی پرورشی ہوی - خانگی تعلیم نے کوئی اعلےٰ درجہ کا دماغ آپ مین نہین پیدا کیا - اگرچہ آپکا سلطنت مین کوئی حق نہین تہا - کیونکہ سلطان وقت کا بہائی تاج وتخت کا مالک ہوا کرتا ہے مگر گہوارے مین فطرت آپ سے وعدہ کرچکی تھی کہ ضرور سلطانی تاج سرپر رکہا جاویگا - اسلیئے ضرور تہا کہ آپ کی ذات مین وہی صفات ودیعت ہوئین جو ایک حکمران کے لیئے ضروری اور لازمی ہوتی ہین مرادخان کے خاص ہوتے کبہی کسیکو خیال بہی نہ آسکتا تہا کہ عبدالحمید خان سلطان بنائے جائینگے - مگر خدا کے کامون کا کسی کو بہی علم نہین ہوتا اور کوئی نہین کہہ سکتا کہ کل کیا ہوگا - ترک مین قاعدہ ہے کہ بہائی ولیعہد ہوتا ہے اور اگر بہائی نہو تو بہتیجا بنایا جاتا ہے سلطان عبدالعزیز کے بعد اگر کسی کا حق تہا تو وہ مرادخان تہا لیکن خدا تعالےٰ کے ہان اسکا فیصلہ ہوچکا تہا کہ عبدالحمید خان جنکے طرف کسیکو خیال بہی نہین ہے اور جنکا کوئی حق سلطنت مین نہین گنا جاتا سلطان قرار دئے جائینگے - سلطان عبدالعزیز انتہا درجہ کے فضول خرچ تھے - اور سلطنت کی جانب بالکل توجہ نہین فرماتے تھے - مہ جبینان سرکیشیا کی دلجوئی اور محبت - اور عیش پرستی نے انکو کہین کا

اسی سال ۳۱ جولائی سنہ ۱۹۰۰ء کو ڈیوک* آف اڈنبرا نے انتقال فرمایا۔ اس حادثہ جانکاہ کے موقعہ پر اعلیحضرت اقدس واعلےٰ نے بکمال رنج وافسوس قیصرۂ ہند کے پاس تعزیتی تار روانہ فرمایا۔ اور ایک روز کی عام تعطیل تمام ممالک محروسہ سرکار عالی کے دفاتر کو دیگئی۔

---

*۔ آپ ۳۱ جولائی سنہ ۱۹۰۰ء کو اپنے ایوان روسینو مین دنیاے فانی سے رحلت فرمائے۔ آپ کی زبان مین سرطان نکلا تھا۔ جسکے جانکاہ صدمہ سے آپ جانبر نہو سکے۔ آپ ملکہ معظمہ کے منجھلے صاحبزادے تھے۔ آپ کا پورا نام نامی مع خطاب کے ہز رایل ہائنس پرنس الفرڈ الگزنڈر ولیم ارنسٹ البرٹ ڈیوک آف سکیس کوبرگ وگوتھا اینڈ فرسٹ ڈیوک آف اڈنبرا۔ کے۔ جی۔ کے۔ ٹی۔ کے پی۔ جی۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ جی۔ سی۔ ایم۔ جی۔ تھا۔

آپ بڑے راستباز اور منصف مزاج شخص تھے۔ آپ کو چار صاحبزادیاں مین۔ چنانچہ آپ کی بڑی صاحبزادی صاحبہ کی شادی جنکا نام پرنسس میری ہے ۱۰ جنوری سنہ ۱۸۹۳ء کو رومانیہ کے ولیعہد سے بمقام سگمارنجن رچائی گئی۔ اور آپ کی چھوٹی صاحبزادی پرنسس وکٹوریہ میلیٹا کی شادی اپریل سنہ ۱۸۹۴ء کو بمقام کوبرگ ڈیوک آف ہیسی سے ہوی۔ آپ کو کوئی اولاد نرینہ نہین ہے۔ کیونکہ آپ کا اکلوتا شاہزادہ ۶ فروری ۱۸۹۹ء کو اپنی جدائی کا داغ آپ کو دیگیا ہے۔ آپ نے اپنے وصیت نامہ مین اپنے ملک واملاک اور اپنے مال ودولت کا وارث اپنی بیوہ اور اپنی چار صاحبزادیون کو قرار دیا ہے۔ آپ کے جنازہ کے ساتھ اکثر ڈیوک اور شاہزادے قطار در قطار پیادہ پا شریک تھے۔ قیصر جرمن بھی پرایوٹ طور پر شریک تجہیز وتکفین ہونیکے لئے آئے تھے۔ اور اکثر امرا واعزہ رشتہ دار قرابتی لوگون کے پاس سے جنازہ پر ڈالنے کے لئے ہار آئے تھے۔ مگر یہان دو ایک ہارون کا ذکر کیا جاتا جنکے الفاظ نہایت درد انگیز اور بکمال حسرت خیز تھے۔ ملکہ معظمہ نے جو ہار روانہ فرمایا تھا اوسپر یہ الفاظ نمایان کئے گئے تھے کہ "مرحوم کی غمزدہ ماں کیجانب سے" ایک بہت بڑا ہار جو پرنس آف ویلز اور پرنسس آف ویلز (حال قیصر و قیصرۂ ہند) نے جنازہ پر چڑھایا تھا اوسپر یہ الفاظ نمایان تھے کہ "غمزدہ بھائی برٹی اور مرحوم کی بہن الیکس اور اونکے بچون کی جانب سے بطور علامت محبت کے ہمارے بھائی الفرڈ کو" بہرحال (خدا بخشے بہت سی خوبیان تھین مرنیوالے مین) ۱۲۔ مولف۔

بھی اس کام مین نہایت دلچسپی دکھلائی۔ اسکے صلہ مین گورنمنٹ آف انڈیا نے نواب مدارالمہام بہادر کو درجہ اول کا تمغہ اور مسٹر اے۔ جے۔ ڈنلاپ اسکوائر کو درجہ دوم کا تمغہ عنایت کی۔ اور اسی قحط سالی کے لحاظ سے اعلیحضرت اقدس و اعلے نے بکمال مراحم خسروانہ جشن ہائے سالگرہ کی ممانعت بذریعہ فرمان واجب الاذعان اسطرح فرمائی کہ "میری عزیز رعایا سے جان نثار و احباب صداقت شعار کے ہرگروہ و طبقہ نے جس عقیدت و صداقت کے ساتھ میری سالگرہ کی خوشیان منانے اور مجھے اڈریس دینے کی خواہش ظاہر کی ہے۔ اوسکی مین تہ دل سے قدر کرتا ہون مگرچونکہ یہ سال قحط کا ہے اور میری غریب رعایا بہت سی اس افسوسناک اثر مین مبتلا ہے۔ میرا دل بحالت موجودہ ہرگز پسند نہین کرتا کہ وہان وہ رنج و تعب مین رہین اور یہان جلسے ہوتے رہین۔ لہذا مین نے اپنے تمام خیرخواہون سے اس سال یہ امید کرتا ہون کہ وہ جسقدر رقم جلسون مین اور روشنی وغیرہ مین خرچ کرنی کی خواہش رکھتے ہون اسکو سب محتاج خانون مین دینگے۔ یا اورکسی طور سے خیرات مین صرف کرینگے۔ اس مین بڑا ثواب ہوگا۔ پس جسقدر رقم محتاجون کی امداد مین میری سالگرہ کے نام سے دیجایگی اسکی اطلاع کو مین امسال اپنی عزیز رعایا و عہدہ دارون کا بہترین اڈریس سمجھونگا"! چنانچہ ایسا ہی ہوا کیونکہ ایک عرصہ سے بیت المعذورین تیار کرنے کی کارروائی جاری تھی اوسکے لئے رکھا گیا۔ اور بعض صاحبون نے مختلف ذریعون سے غرباؤن کی امداد کی۔ ۱۵ جمادی الاول ۱۳۱۸ھ کو ایک جلسہ بمقام بیگم پیٹھ بصدارت نواب مدارالمہام بہادر کیا گیا جس مین اکثر امرا و اعزہ نے اپنے حسب مقدور چندہ دیا جسکی تعداد اوس ایک جلسہ مین للعہ تمام بیسکے ہوی۔ ابھی آئندہ اس مین ایک معتد بہ طور پر زیادتی ہونے کی امید ہے۔

(متعلقہ افواج بوئر) گرفتار ہوگیا ۔ اور لیڈی اسمتھ جو محصور تھا مخلصی پایا ۔ اس موقعہ پر حضرت اقدس و اعلیٰ سلطان دکن نے کمال مسرت کے ساتھ اکیس اکیس ضرب التواب فیر کرنیکا حکم فرمایا ۔ اور بذریعہ صاحب عالیشان پیشگاہ ملکہ معظمہ مین تہنیت کا تار روانہ کیا گیا اور اون سو گھوڑون کے علاوہ جو امپریل ٹروپس سے امداداً دی گئے تھے اور گھوڑے حسب ضرورت معہ اخراجات دینے کا وعدہ فرمایا ۔ جسکو ملکہ معظمہ نے بطیب خاطر منظور فرماکر شکریہ ادا فرمایا ۔ اسکے سوا پچیس ہزار نقد کی امداد بھی دیگئی ۔ میفکنگ کی خلاصی پر بھی وزیر جنگ کو تار مبارکباد روانہ ہوا ۔ اور توپین سر ہوئین ۔ اسکے بعد جون ۱۹۰۰ء مین پریٹوریہ (پایۂ تخت ٹرانسوال) فتح ہوگیا ۔ اس موقعہ پر تو اعلیحضرت اقدس و اعلےٰ نے کمال درجہ کی مسرت و خوشی کا اظہار فرمایا اور ایک سو ایک توپ سر کی گئین ۔ تمام دفاتر سرکار عالی کو ایکروز کی تعطیل عطا ہوی ۔ گو اب بھی بوئر چھوٹی چھوٹی لڑائیان لڑ رہے ہین پوری طرح مطیع و منقاد نہین ہوے مگر اون کے وہ چم وخم نہ رہے ۔ اسوقت یہ سمجھنا چاہئے کہ حالت نزع مین سسکیان بھر رہے ہین ۔ کوئی دم کے مہمان ہین ۔

اس اثنا مین ۱۳۱۸ھ کے آغاز ہونے سے تمام امرائے رعایا نے پینتیسوین (۳۵) سالگرہ مبارک کے جشن منانے اور حسب سابق اڈریس گذراننے کا ارادہ کیا ۔ اور نہایت ہی دہوم دہام سے تیاریان بھی شروع کردین ۔ مگر یہ زمانہ سخت قحط کا تھا ۔ حالانکہ قحط کی ابتدا ۱۸۹۸ء سے ہی ہوچکی تھی ۔ اس قحط کے انسداد کے لئے تقریباً ساٹھ لاکھ روپیہ گورنمنٹ سرکار عالی کا خرچ ہوا ۔ اور لاکھون غربا امدادی کام پر لگائے گئے جس سے اون غربا کی فاقہ کشی سے جان بچی ۔ اس انتظام و اہتمام مین ۔ مسٹر اے ۔ جے ۔ ڈنلاپ ۔ سی ۔ آئی ۔ ای ۔ اسکوائر نے بہت بڑا حصہ لیا ۔ اور نہایت ہی کفایت و خوش اسلوبی سے اس کام کو انجام دیا ۔ اور نواب [illegible] المہام بہادر

عفو تقصیر و خطا سیرتِ سلطانی ہے
بخشش وجود و عطا خصلتِ سلطانی ہے
خاکساروں پہ کرم طینتِ سلطانی ہے
دلِ اعدا پہ رقم سطوتِ سلطانی ہے
دافع جور و جفا نصفتِ سلطانی ہے
دہاک ہے ملک مین کیا صولتِ سلطانی ہے

عہد مین شاہ کے معدوم ہین آشوب و فتن

شہ کے اوصاف معلٰے کا ہے مشکل احصا
شیفتہ در گہِ خالق مین کرو دل سے دعا
شہ کا اقبال ترقی پہ رہے صبح و مسا
در پہ مخلوق شب و روز رہے ناصیہ سا
ملک قایم رہے جب تک رہے قایم دُنیا
حکم جاری رہے جبتک رہے گردش مین سما

داغ دشمن کو ملے ماہ مین جبتک ہو گہن

شہ کے ہاتون مین ہو مضبوط حکومت کی زمام
خون بدخواہ ریاست سے رہے سرخ حسام
یہ ولیعہد سلامت رہین تا روز قیام
سایۂ شاہ ولیعہد کے سر پر ہو دام
خاندان آپکا قایم رہے با عیش تمام
دوست سب آپ کے دُنیا مین ہین شیرین کام

تلخی ذلت و کربت مین رہین سب دشمن

سر سلطان پہ حکومت کا مزین رہے تاج
سکۂ خسرو ذیشان کا ہو تا حشر رواج
کر و فر جاہ و حشم کا رہے پر نور سراج
ملک اور مال مین توسیع ہوا فزون ہو خراج
تیر آفات و ملالت کے عدو ہون آماج
شاہ باذل کا رہے جادۂ صحت پہ مزاج

سیکڑون سال سلامت رہین سلطان دکن

اسی سال اخبارات کے لیے پاؤ آنہ کا ٹکٹ (مثل برٹش گورنمنٹ کے) جاری کیا گیا۔ اور لا کلاس کا افتتاح ہوا۔ اور جنگ ٹرانسوال بھی اسی سال اکتوبر ۱۸۹۹ء م جمادی الثانی ۱۳۱۷ھ کو آغاز ہوا۔ ابتدائے جنگ مین بوئرون نے نہایت ثابت قدمی اور بہادری سے فوج برطانیہ کا مقابلہ کیا بلکہ اکثر مقامات انگریزی کا محاصرہ کیا۔ مگر یہ ثابت قدمی اور بہادری چندروزہ تھی چنانچہ قلیل ہی عرصہ مین جنرل کرانجی۔

آج ہے سب کی طبیعت مین طرب کا مسکن

کوئی کہتا ہے حضور آئے رعایا ہوی شاد
کوئی کہتا ہے حضور آئے ملی دل کی مراد

کوئی کہتا ہے حضور آئے مسرت ہی زیاد
کوئی کہتا ہے حضور آئے ہوا غم برباد

کوئی کہتا ہے حضور آئے بصد جاہ و رشاد
کوئی کہتا ہے حضور آئے ہوا شہر آباد

کوئی کہتا ہے حضور آئے ہین پھر سوئے وطن

شاہ کے سر پہ ہے ظل کرم رب قدیر
شاہ کے نور فراست سے منور ہے ضمیر

شاہ کا ہاتھ ہے بخشش کے لئے ابر مطیر
شاہ کی ذات سے رونق ہے پئے تاج و سریر

شاہ کے رعب سے خایف ہین یاست کے شریر
شاہ کی عقل سلیم اور ہے صایب تدبیر

شہ کا بہبود رعایا کے لئے ہے قدغن

واہ کیا شاہ کے اخلاق ہین ماشاء اللہ
مظہر رحمت خلاق ہین ماشاء اللہ

عدل مین شہرۂ آفاق ہین ماشاء اللہ
جاہ مین دبدبے مین طاق ہین ماشاء اللہ

جود و ایثار مین مشاق ہین ماشاء اللہ
زہر افلاس کے تریاق ہین ماشاء اللہ

غربا کے لئے ہے ذات مقدس کندن

چشم بد دور زمانے مین سخی ایسا ہو
شیر دل ایسا ہو شوکت مین قوی ایسا ہو

مارے تلوار سے شیرون کو جری ایسا ہو
نیک ایسا ہو جرائم سے بری ایسا ہو

رایج حکم خدا حکم نبی ایسا ہو
دوست ہو آل کا محبوب علی ایسا ہو

حب اصحاب پیمبر کا ہو سینہ مخزن

شاہ کے بخت مبارک ہین پسندیدہ خصال
شاہ کا فہم خداداد ہے روشن ہے خیال

شاہ کے عہد مین فتنون کا ہوا استیصال
شاہ کے رعب سے یکجا ہے ہین شیر و شغال

شاہ کے خادم دیرینہ ہین جاہ و اقبال
شاہ کے عہد مین رہتی ہے رعایا خوشحال

کیون نہو شاہ یہ ہے سایۂ رب ذی المن

پل سے نزدیک بنائی ہے چمکدار کمان ۔ قابلِ دید ہے واللہ نئے پل کا سمان
اور دروازۂ پل پر ہے نرالا جوبن ۔

دونون جانب جو درختون کے دہری ہین کونڈی ۔ بعضون مین مختلف الّلون ہین عمدہ پتے
بعضون مین پھول لقفیل ادیہین خوشرنگ لگے ۔ جنکی خوشبو سے معطر شدے ہین سب رستے
جھنڈیان نصب کسی جا ہین کسی جا لوسلٹے ۔ آہنی تارون کے ہین جھاڑ بھی اس کثرت سے
رات ہوجائیگی تنویر سے روز روشن

جھنڈیان نصب ہین دروازونپہ ایسے یکجا ۔ کسی جانب سے جو آتا ہے ہوا کا جھونکا
اہلِ نظارہ مین ہوتا ہے یہ باہم چرچا ۔ گلبدن ملتے ہین جھک جھک کے گلے ہین گویا
دونون پہلو مین ہے دروازکے نوبت خانا ۔ دور تک جس سے پہنچتی ہے مسرت کی صدا
سنکے نقارون کی آواز کو ہین مست ہرن

شہر کا شہر ہے صہبائے طرب سے سرشار ۔ ایک حالت مین خوشی کے ہین غریب و زردار
خوبیِ حسن و لطافت سے سجے ہین بازار ۔ خوب چھڑکاؤ ہے سڑکونپہ نہین گرد و غبار
جابجا لکھے ہین کپڑونپہ دعا کے اشعار ۔ خیرہ کرتی ہے نگاہون کو کمانون کی بہار
جنبشین جھنڈیون کی کھینچ رہی ہین دامن

ریل گھر کا قدمِ شہ نے بڑہایا اعزاز ۔ شاہ کے آنے سے ہر شہر ہوا ہے ممتاز
کوئی کرتا ہے نیازین کوئی پڑہتا ہے نماز ۔ کوئی کہتا ہے خدا سے یہ اجمد عجز و نیاز
میر محبوب علی شاہ کی ہو عمر دراز ۔ لو وہ باجون کی سلامی کی ہے آئی آواز
کوہ نوبت پہ وہ چلنے لگین تپین دن دن

کوئی اسوقت رعایا کی مسرت دیکھو ۔ تازگی جسم کی چہرہ کی بشاشت دیکھو
لب پہ جاری ہے دعا جوش محبت دیکھو ۔ جان و دل سے ہین فدا شہ پہ اطاعت دیکھو
رونقین چھا گئین ہین شہر کی حالت دیکھو ۔ چمک اوٹھے در و دیوار کی صورت دیکھو

ہہین ہٹتے ہین گھُسے آتے ہین سُنتے ہین کڑہی
وقتِ آمد کے لئے دیکھتے ہین جیب گھڑی
خوشنما فوج کے سرداروںمین ہلچل ہی بڑی
پیدلون اور سوارون کی قطارین ہین کھڑی
جابجا فوج کی سڑک کو نیہ بندہی ہے سکھشن

کہین اسوار زرہ پوش چلے آتے ہین
سب کے باہم مین ہمردوش چلے آتے ہین
باگین تانے ہوے باہوش چلے آتے ہین
نیز سے رکھے پس آغوش چلے آتے ہین
گھوڑون کے دل مین ہو اک جوش چلے آتے ہین
ہنہناتے نہین خاموش چلے آتے ہین
سبزۂ چرخ بھی ناظر ہے جھکا سے گردن

لشکر گوشہ محل کا ہے کسی جا دنگل
کہین گلکنڈے کی فوجون کے ہین چھائے بادل
میسرم کی بھی ہے پلٹن لئے ہاتھون مین نل
حبشیہ نکے ہین رسلے کے جوان سب کڑیل
توبجانے لئے سے پڑی گاوزہین ہین ہلچل
سب کی سب فوج یہ کرتی ہے قواعد پہ عمل
تال پر بانڈ کے رکھتی ہے قدم ہر پلٹن

سین جنکشن کا تھا یہ آو چلین شہر کو ہم
خوش نظر ایک نظر دیکھین دہان کا عالم
وہ کمانین نئی فیشن کی وہ اونکا چم خم
خوشنما جنکا ہے خم صورتِ ابروے صنم
موٹے حرفون مین کسی جا یہ لکھا ہے ویلکم
تہنیت کے کہین اشعار ہین جربستہ رقم
جھاڑ لٹکے ہین کہین شکو جو ہونگی روشن

کہین ہوتی ہے سفیدی کہین استرکاری
رنگسازی کا کہین کام ہوا ہے جاری
روشنی کے لئے ہوتی ہے کہین تیاری
شیشیان تارون مین آویزان ہین پیاری پیاری
خوب آراستہ ہین اکثر سرکاری
اسقدر ساز طرب مین ہے مسرت ساری
ٹوٹے جاتے ہین ستارون کے طرب سے بندھن

بھر گئی ہے جو سفیدی تو چمکتے ہین مکان
ریل سے شہر تلک جھالرین ہین آویزان
حسن کے ساتھ ہے آراستہ ہر ایک دکان
کاغذین باغ سے سڑکین ہوی ہین گلِ افشان

آج ہر شخص کے دل مین ہے طرب عکس فگن　　قہقہہ بنکے نکلتا ہے زبانون سے سخن
خواب مین بھی نظر آتے نہین اندوہ و محن　　کہین نغمہ کی صدا ہے کہین صوت ارگن
گل عشرت سے رعایا کے بھرے ہین دامن　　شہر گلہاے مسرت سے بنا ہے گلشن
حیدرآباد مین پھر آتے ہین سلطان دکن

جمع ارکان ریاست کے ہین اسٹیشن پر　　ریل کی راہ پر دوڑی ہوی ہے سب کی نظر
کہتے ہین ختم ہوا خیر سے خاقان کا سفر　　اب کوئی دم مین پہنچتے ہین حضور انور
فلڈ لیمپون سے سجے ریل کے ہین سب انجن　　سیٹیان دور سے ہر وقت یہ دیتی ہین خبر
اب ٹرین آتی ہے نزدیک ہے اسٹیشن

ملک کے مالک و مختار حضور آتے ہین　　غل ہے لوگون مین کہ ہشیار حضور آتے ہین
شاد پھرتے ہین نمکخوار حضور آتے ہین　　لب سبھون کے ہین شکر بار حضور آتے ہین
ریل والون کی ہے گفتار حضور آتے ہین　　گارڈ کہتا ہے خبردار حضور آتے ہین
کسقدر تیز چلاتا ہے ڈریور انجن۔

شاہ کے چہرۂ پر نور کو مین ماہ کہون　　رنگ قیصر ہو جو حال حشم و جاہ کہون
تجھکو اے پیک صبا شہ کا ہوا خواہ کہون　　منحرف شاہ سے جو ہو اوسے گمراہ کہون
کچھ کہے کوئی مگر مین یہی واللہ کہون　　نامناسب نہین گر شاہ کو نوشاہ کہون
شکل دلہن کی ہے آراستہ ہو کر گلشن

سرخ بانات کا ہے فرش بچھا کیا نایاب　　جھالرین ہین کہین لٹکے ہوے لولو کا جواب
روشنی کا بھی ہے موجود بکثرت اسباب　　زر خالص کی ہے ویلکم کے ہر اک حرف مین آب
نصب تصویر ہے سلطان کی بصد آب و تاب　　کونڈے اشیاء کے رکھے ہین نہایت شاداب
چشم نظارگیان پاتی ہے لطف گلشن۔

شہ کے دیدار کو ہے راستون مین بھیڑ بڑی　　کوتوالی ہے ہٹاتی سے لئے ہاتون مین چھڑی

بنگال و بمبئی کے گورنر بھی تھے وہان ... اُنکے سوا وہ دونون مین خوش خلق نامور
جیسا ہون دوست دولت برطانیہ کا مین ... میری زبان سے میری قلم سے ہے مشتہر
کلکتہ وائسرائے کے دم سے ہے فیضیاب ... رونق پذیر شہر ہے آباد گھر کے گھر
ہوتی ہے قدر کان جواہر سے کوہ کی ... کچھ قدر بحر کی نہین جس مین نہ ہون گہر
چھپتی نہین کسیکی محبت کسی کیساتھ ... ہر ایک کے ہے دیدہ و دل پر مجھے نظر
ہوتی ہے ایک کی بھی دعا دل سے مستجاب ... لاکھون دعائین جب ہوئین تو کیونکر نہ ہو اثر
بعد خزان بہار کا آنا ضرور ہے ... میری مراجعت سے نہ کیون خوش ہو ہر بشر
آصف کی یہ دعا ہے رعیت میری رہے ... خوشحال و خوش قماش و خوش اطوار و خوش سیر

۲۹ رمضان المبارک ۱۳۱۷ھ کی تاریخ بھی حیدر آباد کے لئے ایک یادگار اور نہایت مسرت خیز تھی۔ اور یہ دن رعایائے دکن کے لئے روز عید تھا۔ رعایائے دکن کا جوش و خروش شہر مین جھل بھل روشنی کا جابجا اہتمام قابل دید تھا۔ علاوہ سرکاری انتظام اور کمانون کے جان نثاران دولت کے بنگلون کی سجاوٹ اور روشنی کی پرتکلف تیاریان کیا امیر کیا غریب کا اپنے مکانون کی آراستگی مین بدل و جان مصروف رہنا بخوبی بتلا رہا تھا کہ رعایائے دکن اپنے بادشاہ عالم پناہ کی شیدائی اور فدائی ہے۔ حضور عالی بھی ایک بڑے ہی رعایا پرور اور عدل گستر بادشاہ ہین جسکا ہمعصر آج برٹش انڈیا مین کوئی والی ریاست نہین ہے۔ اس مبارک موقع پر جو تیاریان کی گئی تھین اونکا حال اگر لکھا جاے تو ایک دفتر ہو جائے۔ لیکن ہم اس جگہ اوس مسمط مربع کو درج کئے دیتے ہین جو ہمارے خاص عنایت فرما مولوی حاجی محمد کاظم حسین صاحب شیفتہ کنتوری نے اس انتظام و اہتمام کا پورا پورا سمان باندھا ہے۔ جو قبل ازین اوس موقعہ پر رسالہ جلوہ محبوب مین بھی شایع ہوا تھا جس سے وہ سمان ناظرین کے پیش نظر ہو جائیگا۔

ساتھ میرا موروثی اتحاد جو ہمیشہ رہا (اور انشاء اللہ آئندہ بھی روزافزون رہیگا) اُسکا اقتضا یہی تھا جبکہ برطانیہ کو افریقہ مین اپنی رعایا کی حفاظت کے لئے شر و فساد مٹانا ضرور ہے ایسے موقع مین جسقدر ہو سکے مین اپنے اقوال و افعال سے سلطنت برطانیہ کو پوری کمک دینے پر آمادگی و مستعدی علانیہ ظاہر کردون۔ سچا دوست وہی ہے جو وقت پر کام آئے۔

مین بہت خوش ہوا کہ تم بھی اُسکو اچھی طور سے پا گئے ہو اور اپنے اڈریس مین میری اسپیچ کلکتہ کا ذکر کرکے تم نے نہایت صداقت شعاری کے ساتھ بیان کیا ہے کہ جس امداد کا مین نے وعدہ کیا تھا اس مین تم اپنا حصہ لینے کے لئے بالکل تیار و آمادہ ہو۔ مجھے تم سے یہی امید تھی (اور ہے) کہ تم میرے ساتھ ہر امر مین شریک رہوگے۔ میرے مقصد کو اپنا مقصد سمجھوگے اور میری خوشی کو اپنی خوشی۔ مین تمہاری اسبات کی بڑی قدر کرتا ہون اور تمکو یقین دلاتا ہون کہ جیسے وفادارانہ خیالات تم میری نسبت رکھتے ہو ویسے ہی محبانہ خیالات مجھے تمہاری نسبت ہین اور ہمیشہ رہین گے تمہاری آسایش و عام بہبودی اور ہر حال مین تمہاری خوشی مجھے ہمیشہ بدل منظور رہیگی۔ قطعۂ آصف۔

اے میری خیرخواہ رعایا اے جان نثار
مجھکو ہو انھین بھی مبارک ہو یہ سفر

مین خوش ہوا اور ایک مانکو ہی خوشی
دعوت جو وایسرائے کی میری خوب تر

مین کیا کہون کہ کیسی مدارات میری کی
اعزاز و آبرو کا کیا پاس کسقدر

دعوت مین رات کے تھی ہزارون ہی خاص لوگ
ہر سال سے زیادہ یہ جلسہ تھا روب پر

جو لطف وایسرائے سے ملکر مجھے ہوا۔
اُس کیفیت کے لکھنے کو زیبا ہے حرف زر

مجھکو رہین گی یاد یہ مہمان نوازیان۔
کب ایسا میزبان ہو فراموش عمر بھر

جابجا کے سیر کا ہونگی مین نے جو سیر کی
میرے گمان سے لطف ملا مجھکو بیشتر

رونق بخش ہوتے ہی رعایا کا اڈریس پڑھا گیا - نہایت خوشی سے اعلیحضرت نے جواب ارشاد فرمایا جو ذیل مین درج ہے -

اسپیچ اعلیحضرت بمقام ریلوی اسٹیشن حیدرآباد -

میری عزیز رعایا اور وفادار دوستو -

میرے سفر سے خیر خوبی کے ساتھ واپس آنیکی نسبت تمکو خوشیان مناتے ہوے دیکھکر میرے دل سے بے تحاشہ یہی دعا نکلتی ہے کہ خداے تعالےٰ اپنے فضل وکرم سے تمکو اسیطرح ہمیشہ خوش دیکھنے کی خوشی مجھے عطا کرتا رہے اس موقع پر شاید تمکو اسبات کے سننے سے بھی خوشی ہو گی کہ نواب والیسراے بہادر نے خاص طور سے اور باشندگان کلکتہ نے عام طور سے میری خاطر و مدارات اور میری آسایش و سیر کا کوئی دقیقہ اُٹھا نہ رکھا اور مین اس سیر و سیاحت سے بہت مسرور و محظوظ ہوا - میرے سفر کلکتہ کے متعلق تمہارے ابتدائی اضطراب واندیشہ نے مجھہ پر بخوبی ظاہر کیا کہ تمکو میرے ساتھہ کیسی کمال درجہ کی محبت وعقیدت ہے - کیونکہ یہ محبت کا خاصہ ہے کہ اپنے محبوب کی نسبت ذری ذری بات بھی بہت بڑی سمجھی جاتی ہے اگرچہ تمہارا اضطراب و اندیشہ تمہاری صداقت و وفاشعاری کو عملی طور سے مجھے بخوبی جتاتا تھا بازہم اندیشہ تمہارا کوئی صحیح نہ تھا - اسکو دفع کرنے کے لئے مین نے باغ عامہ مین اپنے سفر کا ذکر چھیڑکر تمکو اطمینان دلایا تھا کہ یہ محض دعوت و مدارات - مروت و اخلاق کی بات تھی - اب تمہارے اڈریس سے واضح ہے کہ تمنے ٹھیک طور سے معلوم کرلیا ہے کہ میرے سفر کا مآل کیا تھا - میری بڑی خواہش تھی کہ مین بطور خود سلطنت برطانیہ کے ساتھ اپنی تاریخی وفاداری کا اظہار نہ صرف عملاً کرون - بلکہ علانیہ تقریراً بھی ایسے مقام و موقع پر کرون کہ اُسکی شہرت دور دور تک ہونیکی وجہ سے میری دوست گورنمنٹ کی تائید چوطرف ہوتی رہی - عالیجناب ملکہ معظمہ سلمہا اللہ تعالیٰ کی

متعین کئے گئے ہین اور انشاء اللہ تعالے حیدرآباد کو واپس گئے بعد میری توجہ اس خاص کام کے طرف پوری طور سے مائل رہیگی۔

بہر حال مجھے قوی امید ہے کہ انسان سے جسقدر بدہنگامی کے تکالیف رفع ہوسکتے ہین ان کے رفع کرنے مین اور جسقدر عام آسایش کے ذرائع مہیا کئے جاسکتے ہین ان کے بہم پہنچانے مین بعونہ تعالے شانہ مجھہ سے اور میرے عہدہ دارون سے کوئی کوتاہی ہرگز نہوگی ہم اپنی کوششون مین سرگرم رہین گے اور ان کوششون مین کامیاب ہونے کے لئے خدائتعالے کے فضل وکرم کے امیدوار ہین اور اوسکے بزرگان دین سے مدد چاہتے ہین۔ مجھے یقین کامل ہے کہ ہماری کوششین کبھی بیکار نہونگی۔کیونکہ تمہارے اس متبرک شہر مین ایسے بڑے ولی اللہ کا مزار مقدس ہے جنکی زندہ دلی ایک عالم مین مشہور ہے اور جن کی تائید غیبی کا ہر اعلےٰ وادنےٰ امیدوار ہے۔

حضرت خواجہ بندہ نواز قدس سرہ کبھی اپنے معتقدین کے خواہشات قلبی کو برانے اور اونکی دعاسے دلی کو بارگاہ ایزدی مین مقبول کرانے سے باز نہ رہینگے جیسا کہ میرا مطلع ہے۔

فیض گستر ہے خواجہ بندہ نواز۔

بندہ پرور ہے خواجہ بندہ نواز۔

۲۹۔ رمضان ۱۳۱۷ء؁ روز چہارشنبہ ٹھیک چار بجے اعلیحضرت کی ٹرین رونق افروز بلدۂ حیدرآباد دکن رشک چمن ہوی سلامی کی توپین سر ہوے۔ سارے شہر مین ہل چل پڑہ گئی۔ ہر طرف سے جوق جوق لوگ جوش مسرت سے دوڑ رہے تھے۔ تمام امرا جملہ معتمدین وافسران محکمجات دفاتر وغیرہ اسٹیشن پر حاضر تھے۔ پلیٹ فارم پر نہایت تزک واحتشام سے اعلیحضرت کے لئے اجلاس مہیا تھا جسپر

ای مہاجنان و باشندگان صوبہ گلبرگہ شریف۔

مین تمہارے اڈریس کو بھی بہت خوشی کے ساتھ لیتا ہون اور تمہارے حسن عقیدت کی بڑی قدر کرتا ہون مجھے اس کی سماعت سے بہت اطمینان ہوا کہ تم میری گورنمنٹ کے قوانین و انتظام کو بہت سود مند سمجھتے ہو۔ اور اس امن و آسایش سے اپنی اوقات بسر کرتے ہو۔

اے میرے ہونہار طلبائے گلبرگہ شریف

مجھے تمہارے اڈریس کے سننے سے بھی بڑی خوشی حاصل ہوئی جیسا کہ تم نے بیان کیا ہے مجھے تم سے ایک خاص دلچسپی ہے کیونکہ تمہاری اس عمر مین عمدہ تعلیم ہونے سے آئندہ کے لئے میری ریاست کی بہبودی کی مجھے بہت بڑی امید ہے۔

اے میرے عزیز رعایا اور وفادار عہدہ دار۔

اس سال بارش کی کمی کے آثار ادہر اُدہر راستہ مین دیکھ کر مجھے بہت افسوس ہوا کہ غریب رعایا کو گرانی غلہ کی وجہ سے غالباً تکلیف ہوگی مگر مین تمکو یقین دلاتا ہون کہ مین اور میری گورنمنٹ اس بات سے بے خبر نہین ہے اپنی روانگی کے قبل مین نے غریب رعایا کو کام ملنے اور اُن کے کام سے بالآخر ریاست کو عام نفع حاصل ہونے کی غرض سے ذرایع آب پاشی کے تعمیر اور مرمت چوطرف شروع ہونے کی اجازت دیدی ہے اور خاص خاص مقامون مین متفرق سڑکین وغیرہ بنانے کے تجاویز بھی منظور کئے ہین۔ قلیل تنخواہ والے ملازمین کو بھی اضافہ حتے الامکان بطور امداد دیا جاتا ہے محفوظ جنگلون مین اور میرے خاص شکارگاہون مین بھی زراعت کرنے اور مویشی چرانے کی اجازت بھی حتے الوسع دیگئی ہے اور تمام ایسے امدادی کامون کی عام نگرانی کے لئے مسٹر ڈنلاپ جیسے تجربہ کار عہدہ دار

چار بجے اعلیحضرت کا ٹرین اسٹیشن پر پہنچا ۔ چنانچہ گلبرگہ شریف مین چندروز قیام رہا ۔ وہان پر اعلیحضرت سے حضرت خواجہ بندہ نواز گیسو دراز رحمۃ اللہ علیہ کے مزار مبارک کی زیارت فرمائی ۔ اور تقریبًا چالیس پلے بریانی و مزعفر پکوا کر تمام غربا و مساکینون کو کھلایا گیا ۔

۲۸ رمضان ۱۳۱۷ھ روز سہ شنبہ اعلیحضرت کا حکم صادر ہوا کہ عہدہ داران رعایا و وکلا کا اڈریس لیا جائیگا ۔

نواب افسر الدولہ بہادر ایڈیکانگ سے صوبہ دار صاحب کو فرمان اقدس کی اطلاع دی صوبہ دار صاحب موصوف سے فورًا انتظام شروع کر دیا ۔ اور وہ مقام جہان اڈریس گذران سے کے لئے قرار پایا تھا بہت کچھ آراستہ کیا گیا تھا جس سے صوبہ دار صاحب کی خلوصیت و عقیدتمندی کا پورا اظہار تھا ۔

چار بجے رعایا سے گلبرگہ و عہدہ داران و مہاجنان نے جمع ہو کر اڈریس پیشگاہ اقدس مین گذرانا اُس کے جواب مین یون ارشاد اعلیحضرت ہوا ۔

اسپیچ اعلیحضرت } اے میرے کارگذار عہدہ داران صوبہ گلبرگہ شریف ۔ مین سے تمہارا صداقت شعار اڈریس بہت دلچسپی کے ساتھ سُنا ۔ جن ترقیون کا تمنے ذکر کیا ہے مین سے اُن کے نمایان آثار چوطرف یہان دیکھ کے بہت خوش ہوا ۔ اور خدا تعالےٰ کا شکریہ تہ دل سے ادا کرتا ہون کہ اُسنے اپنے فضل و کرم سے میرے عہد حکومت مین میری ریاست کے اس حصہ رعایا کو اسقدر خوشحال فرمایا ۔ اور اس خوش حالی کے ذرائع تم جیسے عہدہ داران راستباز کو گردانا اب مجھے تم سے قوی امید ہے کہ تم اس ترقی کو اپنے آئندہ کوششونکی مقدمۃ الجیش سمجھو گے اور جہانتک ہو سکے رعایا کی صلاح و فلاح کے کامون مین اور زیادہ ترقی کر سے اور کرانے کا کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کرو گے ۔

علیحدہ لین پر کھڑا ہوا تھا۔

اور میل ٹرین جو بمبئی جانے والی تھی اُسکے گذر کے لئے علیحدہ لین مقرر کی گئی تھی اور اس کی اطلاع آنیوالی میل ٹرین کے گارڈ کو بھی بلحاظ قواعد دیدیگئی تھی۔

برنا اس کے انجن چلانے والے نے حسب الحکم گارڈ کے گاڑی کو سیدھی لانے لگا حتے کہ کلالی اسٹیشن تک وہی پوری رفتار سے انجن چلا رہا تھا باین وجہ کہ اسٹیشن مذکور پر میل ٹرین نہین رُکا کرتی تھی سیدھی چلا جایا کرتی تھی۔ اُسی تیز رفتار سے آنے لگا۔ پائینٹ میان (اوس شخص کو کہتے ہین جو ایک لین کی گاڑی دوسری لین پر کرنیکا کام کیا کرتا ہے) سے اور اسٹیشن ماسٹر سے شاید کچھہ نااتفاقی تھی عمداً اُس نے آنے والی ڈاک گاڑی کو اسی لین پر لے لیا جس لین پر حضور پرنور کا اسپیشل ٹرین کھڑا تھا۔ مگر فضل خدا شامل حال تھا اور مسلمانون کی دعا کا اثر اور حضرت خواجہ بندہ نواز قدس سرہ کی مدد سے تصادم ہونے نہ پایا اکثر لوگ جو ٹرین آنیوالی کو حضور پرنور کی ٹرین کے مقابل دیکھکر ایک ہنگامہ بپا کر دیا تھا۔ اور بہت سارے جوانمرد ریل سے کود پڑے۔ مگر ہمارا رستم دل بادشاہ نعمہ صاحبزادۂ والاتبار اُن لوگ کے حرکات دیکھہ کے اپنی جگہ سے جنبش تک نہین فرمایا موجودہ لوگون کے شور و غل اور اسٹیشن ماسٹر کے ہاتھون کے اشارہ پر آنے والی ٹرین گاڑی کے ہانکنے والے نے بڑی استادی سے بمشکل تمام دس قدم کے فاصلہ پر اپنی گاڑی کو روک لیکر دوسری لین پر واپس لے گیا (خدایا تو اس شاہزادہ کی صدوسی سال کی عمر بخش اور ہمیشہ اپنے حفظ و امان مین رکھہ آمین ثم آمین) فوراً اسٹیشن ماسٹر اور پائنٹ مین کو پولس نے اپنی حراست مین لے لیا بعد تحقیقات اسٹیشن ماسٹر کو چھہ ماہ کی سزا اور پائنٹ مین کو تین سال قید سخت کی سزا ملی۔ انجن ہانکنے والے کو اس استادانہ کارروائی پر حضور پرنور نے بہت کچھہ انعام سے سرفراز فرمایا۔

۲۳۔ رمضان ۱۳۱۷ھ روز شنبہ اسٹیشن ڈون سے ٹرین روانہ ہوکر قریب دو بجے
کے کلالی اسٹیشن پر پہنچی اور یہان باین غرض ٹھہرے رہے کہ بمبئی جانی والی
میل ٹرین جو راجپوتانے سے نکلی ہوی تھی وہ یہان سے گذر جاے ۔ عموماً اسٹیشنون پر
متعدد لین ہوا کرتے ہین تا ایک گاڑی ایک لین پر کھڑی رہے اور دوسری
آنے والی دوسری لین پر سے گذر جائے ۔ ایسا ہی اعلیحضرت کا اسپیشل ٹرین ایک

(بقیہ نوٹ صفحہ ۳۱۵) بعہد شاہ نصیر الدین حیدر بہادر دار السلطنۃ لکھنؤ مین پیدا ہوے آپکا خاندانی سلسلہ
بہت قربت کے ساتھ حضرت مخدوم شاہ مینا صاحب رضی اللہ مرقدہٗ سے ملا ہوا ہے ۔ جنکا مزار مبارک لکھنؤ مین
زیارتگاہ خاص و عام ہے اور یہی وجہ ہے کہ آپ کے نام نامی کے ساتھ لفظ "مینائی" مستعمل ہے ۔ خاندانی فضیلت کے
علاوہ آپکو ذاتی زہد و تقوے مین بھی خاص کمال حاصل تھا ۔ آپ خاندان چشتیہ صابریہ کے مشہور سجادہ نشین حضرت
امیر شاہ صاحب قطب الارشاد قدس سرہٗ سے بیعت رکھتے تھے اور بعد کو خرقہ خلافت سے بھی مستفیض ہوے ۔
آپکا ابتدائی زمانہ محض کسب علوم و عبادت شاقہ مین گذرا ہے ۔ آپکی تعلیم قدیم دار العلوم فرنگی محل لکھنؤ مین ہوی تھی ۔
فہم سلیم و ذہانت فطری کے امداد سے عربی و فارسی کے علم ادب مین فارغ التحصیل ہوئے ۔ اسکے علاوہ طب ۔
جفر ۔ نجوم وغیرہ مین بھی دستگاہ رکھتے تھے ۔ اور شاعری کے لئے تو ایسی خداداد طبیعت پائی تھی کہ آپ کی نازک خیالی
ضرب المثل اور ہمہ دانی مسلم ہے ۔ اس فن مین آپکو حضرت اسیر مرحوم سے تلمذ تھا ۔ اور اسمین شک نہین کہ آپ
خاندان مصحفی کے آفتاب تھے ۔ ۴۴ سال رامپور مین آپکی سکونت رہی آخر عمر مین ۹ جمادی الاول ۱۳۱۸ھ کو حیدرآباد دکن
تشریف لائے ۔ اور ۱۹ جمادی الثانی ۱۳۱۸ھ کو (۷۴) سال کی عمر مین بمقام حیدرآباد دکن انتقال فرمایا ۔ ایک درویش صفت
بزرگ تھے آپکی طبیعت بے انتہا متواضع اور منکسر واقع ہوی تھی ۔ غزلیات کے دو دیوان مرآۃ الغیب صنم خانہ عشق
آپ کے یادگار ہین ۔ ایک نعتیہ دیوان محامد خاتم النبیین بھی آپ ہی کی تصنیف سے ہے ۔ امیر اللغات کے دو ضخیم
جلدین بھی آپ ہی کے لکھے ہوے ہین ۔ لفظ غریب الوطنی مین آپکی تاریخ وفات نکلتی ہی ۔ ایک شعر آپکے نعتیہ دیوان کا مصداق حال ہے
(اب نہ ٹہرون جو کرے میری خوشامد بھی وطن ٭ کہ پکارا ہے غریب الوطنی نے مجھکو ٭) لوح پر یہ شعر
کندہ ہے ۔ شعر ۔ امیر فاتحہ پڑھنے کوئی کہان جائے ٭ مزار ہے نہ نشان مزار باقی ہے ۔ ۱۲ ۔ مولف ۔

غرۂ رمضان ۱۳۱۷ھ روز چہارشنبہ صبح مین مہاراجہ صاحب بنارس معہ اسٹاف و پولٹیکل ایجنٹ بغرض استقبال حضور پر نور حاضر اسٹیشن ہوے - اعلیحضرت برآمد ہوتے ہی مہاراجہ صاحب بہادر نے پیش قدمی کرکے دست بوسی کا شرف حاصل کیا - حضور پر نور و شاہزادہ عالی تبار ایک سواری پر رونق بخش ہوئے - اور راجہ صاحب موصوف ہمراہ رہے - سواری مبارک محل معینہ پر جلوہ افروز ہوی بہت دیر تک راجہ صاحب موصوف حضور پر نور کی خدمت مین حاضر رہے اور خیر مقدم کا شکریہ ادا فرماکر روانہ ہوے - پانچ بجے بازدید کے لئے حضور پر نور رام نگر مین جہان راجہ صاحب کا مسکن ہے تشریف فرما ہوے - سواری مبارک داخل ہوتے ہی راجہ صاحب مع اپنے فرزند و اسٹاف کے گاڑی تک استقبال کرکے لے چلے اور مسند شاہی پر بٹھلاے - قریب نصف گھنٹہ گفتگو ہوتی رہی - آٹھ کے قریب رخصت ہوکر کمپ کو واپس آئے - دس بجے بغرض روانگی اسٹیشن پر فائز ہوے - سواری کی رونق افروزی کے وقت جو ہجوم باشندگان بنارس کا تھا علیٰ ہذا واپسی کے وقت پر بھی نہایت ہجوم تھا - اس موقع پر امیر احمد[×] صاحب مینائی نے ایک مسدس مدحیہ اعلیحضرت کی خدمت مین پیش کیا تھا جسکا ایک بند نذر ناظرین ہے -

یہ سخن وہ ہے جو ہے روح سخن جان سخن | مدح سلطان کی ہے کیون نہو سلطان سخن
شان دربار یہ کہتی ہے بڑھے شان سخن | ہان سخنور یہی گو ہے یہی میدان سخن

ہون سب اشعار رسیلے کہ بنارس یہ ہے
شش جہت مین ہو یہ شہرہ کہ مسدس یہ ہے

[×] آپ کی ولادت ۱۶ شعبان ۱۲۴۳ھ آ[illegible] آپ کے والد ماجد کا نام مولوی کرم محمد صاحب تھا - آپ

وہان سے جانسن اینڈ ہاف مین کے تصویرخانہ کو تشریف لے گئے گھوڑے پر سوار دو تین قسم کے تصویر کھچواے - پانچ بجے وایسراے بہادر کی کشتی مین سوار ہوکر مع مصاحبین کے دریاے ہوگلی کی سیر کے لئے تشریف فرما ہوے. سات بجے تک سیر فرماے اور کشتی کے کپتان کو پانسو روپیہ انعام مرحمت ہوا. اوس روز دس بجے رات کے اعلیحضرت اسپیشل ٹرین مین سوار ہوکر راہی بنارس ہوے - شہر بھر مین شہرت ہوگئی تھی کہ آج شبکو حضور پرنور کی سواری بادبہاری روانہ ہوتی ہے - باشندگان کلکتہ شام ہی سے راستون پر جمع ہونا شروع ہوے محلسرا سے اسٹیشن ہوڑہ تک دورویہ اسقدر لوگ جمع تھے کہ تحریر سے باہر - ہرچند کہ پولس کا بے حد انتظام تھا مگر اون لوگون کے شوق کے روبرو سب بیکار تھا. نو بجے شب کو اعلیحضرت معہ شاہزادۂ عالی تبار و اسٹاف سوار ہوکر اسٹیشن کی طرف روانہ ہوے - راستون پر لوگون کی کثرت ہونے سے گاڑی مبارک بالکل آہستہ چلانے کے لئے حکم ہوا - اسوقت عجیب سمان تھا مسلمانون کے حسرت بھرے دلون سے بے ساختہ دعائین ساتھ ہی اس کے خدا حافظ و ناصر کے نعرے اور امام ضامن کے سپرد کرنا جس سے ہماری ہر دلعزیز رعایا پرور عدل گستر کی ہر دلعزیزی کا پورا پورا ثبوت ہویدا تھا بہ لحاظ ہجوم مردم و کثرت خلایق سواری بادبہاری آہستہ آہستہ قریب دس بجے کے اسٹیشن پر رونق افروز ہوی - اسپیشل ٹرین تیار تھا حضور پرنور و شاہزادۂ عالی تبار و اسٹاف زینت بخش ٹرین ہوے - قریب ۱۱ بجے ٹرین ملرح ہوا.

۹ ۲ شعبان ۱۳۲۰ھ روز سہ شنبہ چونکہ مہاراجہ صاحب بنارس نے اعلیحضرت ظل سبحانی سے رونق بخش بنارس ہونے کی استدعا کی تھی - اور اپنا مدعو کیا تھا - ۹ بجے شب کو ٹرین بنارس پہنچی اعلیحضرت گاڑی ہی مین استراحت فرماے.

اسکے بعد دوسرا ڈیپوٹیشن بارگاہ خداوندی مین پیش ہوا جسکے سکرٹری نواب امیرحسن خان بہادر تھے۔ سکرٹری کو نواب افسرالدولہ بہادر نے پیش کیا اور سکرٹری نے ہر ایک ممبر کو نام نام سے پیش کیا۔ اسکے بعد نواب حیات محمد خان صاحب۔ سی۔ آئی۔ ای۔ نے ایک مختصر مضمون اعلیحضرت کے خیر مقدم مین بیان کیا اعلیحضرت نے اوسکے جواب مین اظہار مسرت فرمایا۔ اسکے بعد ساڑھے چار بجے علیگڈہ کالج کے ٹرسٹیون کے طرف سے ڈیپوٹیشن پیش ہوا۔ نواب افسرالدولہ بہادر نے نواب محسن الملک بہادر سکرٹری کالج کو خدمت ملازمان خداوندی مین پیش کیا۔ پھر سکرٹری صاحب نے ہر ایک ممبر کو نام نام سے یکے بعد دیگرے پیش کیا۔ اسکے بعد نواب محسن الملک بہادر نے ایک مختصر مضمون کالج کے متعلق عرض کیا جسکا خلاصہ یہ ہے کہ علیگڈہ کالج کا باغ خاص اعلیحضرت کا لگایا ہوا ہے اور وہ اس امر کو نہایت خوشی سے عرض کرتے ہین کہ حضور پرنور کا لگایا ہوا باغ سرسبز و شاداب ہے۔ اور اوسکی آیندہ کی تر و تازگی کے لئے کالج کے ٹرسٹی ہر طرح کوشش کرتے ہین۔

اسکے بعد اعلیحضرت معہ مصاحبین کے سیر دریا کو روانہ ہوے۔ مرس رو کمپنی کی ایک دخانی کشتی مین دریا ہوگلی کی سیر فرمائی اور پانسو روپیہ مالک کشتی کو عطا فرمائے۔

۲۸۔ شعبان ۱۳۱۴ھ روز دوشنبہ آٹھہ بجے صبح کے گھوڑے ملاحظہ فرمانے ہارٹ کمپنی کے طویلون مین مع مصاحبین کے رونق افروز ہوے۔ کوک کمپنی کے طویلہ مین تین گھوڑے خرید فرمائے۔

اور وہان سے مہاراجہ کوچ بہار کے بازدید کو علی پور تشریف لے گئے۔ مہارانی اگرچہ ہند و شاستری کی بیٹی ہین مگر انگریزی نہایت شستہ بولتی ہین۔ چونکہ وہ مہاراجہ کے ہمراہ چندبار ولایت گئی تھین۔ لہذا انکی طرز گفتگو اور اخلاق بالکل انگلش لیڈیون کی طرح ہین۔ دو بجے کے قریب پھر میوزیم کو تشریف لے گئے۔

(عجائب خانہ) کے ملاحظہ کے لئے روانہ ہوئی - بعد ملاحظہ وہان کے ملازمونکو پانسو روپیہ انعام عطا فرمایا -

قریب ساڑھے دس بجے کے سواری مبارک زوالجیکل گارڈن (کمپنی باغ) کو روانہ ہوئی - وقت مراجعت تین ہزار روپیہ انعام وہان کے ملازمین کو دینے کے لئے حکم فرمایا -

تین بجے مہاراجہ کوچ بہار معہ اپنے فرزند کے حضور پرنور کی ملاقات کے لئے تشریف لائے - اعلیحضرت دربار والے مکان مین معہ اسٹاف برآمد تھے -

نواب افسر الدولہ بہادر استقبال کر کے مہاراجہ موصوف کو بارگاہ اقدس مین حاضر کئے - ۷ منٹ تک باریاب رہے - دم رخصت راجہ صاحب کا تواضع عطر و پھول و پان سے کیا گیا - راجہ صاحب کمال مسرت سے اعلیحضرت کے محاسن اخلاق کی تعریف فرماتے ہوئے رخصت ہوئے -

ساڑھے تین بجے ایک ڈپوٹیشن جسمین چالیس ممبر تھے اور جسکے سکرٹری مسٹر عبدالرحمن بارسٹرایٹ لا تھے حاضر تھا نواب افسر الدولہ بہادر نے سکرٹری کو اعلیحضرت کے پیش کیا - اور سکرٹری نے ہر ایک ممبر کو یکے بعد دیگرے حضور پرنور مین پیش کیا - اس کے بعد مسٹر عبدالرحمن نے مسلمانون کے طرف سے عرض کیا کہ اعلیحضرت کی کلکتہ مین رونق افروزی سے اس ملک کے تمام مسلمانون کو ایک دلی خوشی حاصل ہوئی اور سب مسلمان اس ملک کے اعلیحضرت کی ازدیاد عمر کی دعا کرتے ہین - اعلیحضرت نے سکرٹری سے فرمایا کہ وہ اعلیحضرت کے طرف سے ممبران سوسیٹی کو کہین کہ حضور پرنور کو اون کے دیکھنے سے نہایت خوشی حاصل ہوئی - اور حضور پرنور امید کرتے ہین کہ اونکی سوسایٹی جس بنیاد پر قایم کی گئی ہے اوس مین اون کو پوری کامیابی حاصل ہوگی -

ادہر امیون کو نواب مدار المہام بہادر نے تواضع کیا ۔ جب رخصت ہونے لگے اعلحضرت اپنے معزز مہمان کی مشایعت کے لئے کچھ دور تک ہمراہ تشریف فرما ہوے وقت واپسی مصافحہ فرمایا اس وقت نواب والیسرائے بہادر نے حضور پرنور کے طرف متوجہ ہوکر فرمایا جو صاحب لوگ کہ میرے استقبال کے لئے بھیجے گئے تھے پھر اُن کو گورنمنٹ ہوز تک آنے کی تکلیف نہ دین حضور نے قبول فرمایا ۔

آج ہی کے روز حضور پرنور کمال مسرت کے ساتھ دریا کے کنارے تشریف فرما ہوکر ہوا خوری فرمائے ۔

۲۶ شعبان ۱۳۱۷؁ھ روز شنبہ اعلحضرت ظل سبحانی نے والیسرائے بہادر سے پرائیوٹ ملاقات فرمائی ۔ افسر الدولہ بہادر ہمراہ رکاب تھے ۔ مسٹر لارنس پرائیوٹ سکرٹری ساڑے گیارہ بجے اعلحضرت کو والیسرائے بہادر کی آفس مین لے گئے ۔ افسر الدولہ بہادر اور والیسرائے بہادر کے دونون اڈیکانگ ڈرائنگ روم مین ٹہر گئے ۔ والیسرائے بہادر اور حضور پرنور کے ملاقات کے وقت فقط مسٹر لارنس پرائیوٹ سکرٹری باریاب تھے ۔ کل ۴۳ منٹ ملاقات رہی ۔ اسوقت بوقت واپسی پرائیوٹ سکرٹری کی خواہش پر حضور پرنور نے اپنا دستخطی فوٹو عنایت کرنے افسر الدولہ بہادر کو حکم دیا ۔ قریب دو بجے سواری مبارک داخل محل شاہی ہوی ۔

ساڑے چار بجے اعلحضرت معہ اسٹاف شرط گاہ کو تشریف فرما ہوے ۔

قریب شام سواری بادبہاری سیر سمندر کے لئے رونق بخش ہوی ۔ اسی روز ممتاز جنگ بہادر کو بنارس جانے کا حکم ہوا ۔ کہ مہاراجہ بہادر نے جو انتظام مہمانی کیا ہے اوسکو دیکھکر معروضہ پیش کرین ۔

۲۷ شعبان ۱۳۱۷؁ھ روز یکشنبہ نو بجے دن کے سواری مبارک میوزیم کلکتہ ...

اسٹاف کا یونی فارم ڈریس اور افسرون کی وردئین قابل تعریف ہین کیا یہ ڈیوڑہی مبارک کے خیاطون کا تیار کیا ہوا ہے یا یورپین خیاطون کا۔
حضور پر نور۔ بعض نیٹو اور بعض یورپین خیاطون کا تیار کیا ہوا ہے۔
والیسراے بہادر۔ حضور کا اسم مبارک ناسے نظام صحیح ہے یا نظام۔
حضور پر نور۔ نظام صحیح ہے مگر غلطی سے ناسے نظام کہا کرتے ہین۔
والیسراے بہادر۔ حضور کو ملازمین کیا کہا کرتے ہین۔
حضور پر نور۔ حضور یا سرکار کہا کرتے ہین۔
والیسراے بہادر۔ حضور نے کلکتہ کے مشہور مشہور مقامات کو ملاحظہ فرمایا ہے؟
حضور پر نور۔ ابھی تک تو نہین مگر کل عجائب گھر اور کمپنی باغ کو جانیکا ارادہ ہے
بعد اس گفتگو کے اعلیحضرت نے اپنے اسٹاف کے طرف اشارہ فرمایا کہ نذرین پیش کرین رزیڈنٹ صاحب حیدرآباد نے ہر ایک نذر گذار کا نام و عہدہ بتلا کے نذر پیش کرانا شروع کئے۔ جب نواب افسر الدولہ بہادر کا نام لیا گیا تو لارڈ صاحب نے یہ ارشاد فرمایا۔
والیسراے بہادر۔ افسر جنگ کو افسر الدولہ کیون کہا کرتے ہین۔
حضور پر نور۔ دولائی کا خطاب مینے دیا ہے۔
والیسراے بہادر۔ کونسا خطاب کس خطاب سے بڑہا ہوا ہے۔
حضور پر نور۔ دولائی کا خطاب جنگی سے بڑہا ہوا ہے۔
والیسراے بہادر۔ جنگی کا خطاب شاید پہلے تہا بعد دولائی کا دیا گیا۔
حضور پر نور۔ ہان۔
بعد اختتام نذور نواب والیسراے بہادر رخصت ہونا چاہے اعلیحضرت نے دست مبارک سے اپنے معزز مہمان کو پان و پہول و عطر سے تواضع فرمایا۔

معہ اپنے اسٹاف باز دید کے لئے دارالامارۂ اعلیحضرت پر ایک بجے تشریف لاسکے۔
وایسرائے بہادر کے ہمراہ۔ سرولیم کننگھم فارن سکرٹری۔ مسٹر لارنس پرائیوٹ سکرٹری۔
مسٹر بیرنگ ملٹری سکرٹری۔ کیپٹن وڈ انڈر سکرٹری۔ کیپٹن بیکر کار اڈیکانگ۔ کیپٹن ... تھے
دروازۂ دارالامارۂ حضور پرنور پر منجانب گورنمنٹ آف انڈیا کے سو سوار رسالہ انفنٹری
کے بغرض اداے سلامی صف بستہ استادہ تھے۔

۱۴۱۔ اتواپ سلامی کے سر ہوتے حضور پرنور نے بالائی سیڑھیوں تک استقبال
کر کے لارڈ صاحب کو لیا اور اسی مقام پر باہم دیگر مصافحہ کئے اور اپنے معزز مہمان کو
لئے ہوئے خوشی کے ساتھ خراماں خراماں چلے سیدھے بازو پر اپنے معزز مہمان
کو بٹھلائے۔ اسٹاف لارڈ صاحب نے اپنے اپنے مدارج کے کرسیوں پر بیٹھا۔
بائیں بازو پر جناب شہزادۂ ولیعہد بہادر و رزیڈنٹ بہادر معہ کل اسٹاف شاہی
کے بیٹھے تھے۔

عالیجناب نواب وایسرائے بہادر و اعلیحضرت حضور پرنور کے مابین بعد خیر و عافیت
پرسی کے سلسلۂ تقریر حسب ذیل آغاز ہوا۔

وایسرائے بہادر۔ کل کی گھوڑدوڑ آپ نے ملاحظہ فرمایا ہوگا۔

حضور پرنور۔ ہاں میں نے دیکھا واقعی میں اچھی تھی۔

وایسرائے بہادر ہر ہفتہ میں ایک شنبہ کو اپنی دخانی کشتی میں بارک پور جو سمت
سمندر ہے بغرض تفریح میں جایا کرتا ہوں اگر حضور بھی سیر فرماویں تو باعث خوشنودی
ہوگا۔

حضور پرنور۔ میں نہایت خوشی سے بوقت فرصت کسی شام کو بالضرور آپ کی
کشتی میں سوار ہو کے دریا کی سیر کرونگا۔

وایسرائے بہادر۔ (منجانب اسٹاف اعلیحضرت ملاحظہ فرماکر) عالیجناب کے

والیسرائے بہادر حضور پرنور اور لیڈی کرزن جس جگہ تشریف رکھتے تھے اوس جگہ سے ہر ایک مہمان والیسرائے حضور پرنور اور لیڈی کرزن کو سلام کرتے ہوئے گزرتا تھا۔ اور جملہ مصاحبین حضور پرنور بھی جو اٹ ہوم پارٹی مین مدعو تھے وقت پریشن سامنے سے گذرتے اور مقررہ تعظیم بجالاتے تھے۔

گیارہ بجے شب کے جلسہ برخواست ہوا۔ حضور پرنور رخصت ہوکر کمپ کی جانب تشریف فرما ہوئے۔ دوسرے روز اعلیحضرت کا مزاج کسیقدر سست رہا اسلئے سواری مبارک کہین رونق افروز نہین ہوی۔ لاکن اعلیحضرت تمام دن حسب معمول امور ریاست کے کاغذات کا ملاحظہ فرماتے رہے۔

۴۔ شعبان ۱۳۱۷ھ روز پنجشنبہ دو بجے نواب لفٹنٹ گورنر بنگال وسرجان ڈوبرنا بغرض ملاقات حضور پرنور تشریف فرمائے دار الامارۃ حضور پرنور ہوئے۔

اعلیحضرت نے دربار والے مکان مین ان صاحبون سے ملاقات فرمایا۔ بندرہ منٹ محبت آمیز گفتگو رہی۔ بعدہ پھول پان عطر کا تواضع کیا گیا۔ اعلیحضرت ان صاحبون کو اور اپنے اٹیڈیکانگ کو لئے ہوئے رکین کمپنی کی شاپ کی طرف رونق بخش ہوئے قریب بیس منٹ کے اس شاپ کا ملاحظہ ہوتا رہا۔ وہان سے جانس انڈ ہاف فوٹوگرافر کے شاپ کے طرف مراجعت فرمائے۔ یہان اعلیحضرت کا فوٹو معہ صاحبین مذکورین لیا گیا۔

۵۔ شعبان ۱۳۱۷ھ روز جمعہ صبح کے گیارہ بجے حسب الحکم اعلیحضرت ظل سبحانی نواب مدار المہام بہادر و نواب امیر کبیر بہادر و نواب میجر افسر الدولہ بہادر بغرض استقبال نواب والیسرائے ہند گورنمنٹ ہوز کو روانہ ہوئے فارن سکرٹری اور اڈیکانگ لارڈ صاحب بغرض استقبال ان نوابون کے گاڑی تک آئے اور ان کو لارڈ صاحب کے کمرہ مین پہونچا کر لارڈ صاحب کے پیش کئے۔ لارڈ صاحب ہمراہ ان صاحبون کے

دوسرے خطاب کے مجھہ کو دعوت دی ہین سلئے فوراً اوس دعوت کو بخوشی منظور کرلیا مجھے یہ کہنا بہت ضرور ہے کہ جو خیالات الفت آپ کے خطوط نے میرے دل مین جمائے تھے کلکتہ مین آکر ان مین پختگی پیدا ہوگئی ہے۔ مین خیال کرتا ہون کہ میرے موروثی خطابون مین کوئی خطاب اوس تاریخی خطاب سے بہتر نہین ہے جس کے سبب مجھکو نہایت فخر ہے کہ مین ملکہ معظمہ کا وفادار دوست کہلاتا ہون میری دوستی تین چیزون پر مشتمل ہے میری (دولت) میری (سپاہ) میری (خاص تلوار) مین ان سبکو ہر وقت آپ کے قبض وتصرف مین دینے کو تیار رہون جب کبھی آپ ملکہ معظمہ کی سلطنت کے لئے اسکو مانگین (چیرز) خدا ملکہ معظمہ کو ہندوستان پر برکت وفیض جاری رکھنے کے لئے مدتون تک قایم رکھے۔ (چیرز)

اس پرجوش ومحبت آمیز تقریر پر حضار مجلس کمال مسرت سے اسقدر نعرہ ہائے آفرین وآوازہائے تحسین بلند کئے کہ کانون آواز سنائی نہین دیتا تھا۔ جب اس اسپیچ سے فراغت حاصل ہوچکی تو نواب وایسرائے بہادر نے اپنے معزز مہمان حضور پر نور کو وہان سے لے چلے جہان ایوننگ پارٹی مین سات سو معزز یورپین اور نیٹو جنٹلمین اعلیحضرت کا شرف ملاقات حاصل کرنے کے لئے مدعو کئے گئے تھے۔ روشنی اور آراستگی اور انواع واقسام کے لباس قابل دید تھے۔ ہر ملک وہر مذہب کے معزز مہمانون کا عجیب وغریب مجمع تھا۔ اعلیحضرت کا لباس بالکل سادہ مہذب سیاہ بانات کا تھا جسپر تمغہ۔ جی۔ سی۔ الیس۔ آئی۔ آویزان تھا۔ سر پر صندلی دستار مبارک تھی طرہ لگا ہوا تھا جسکو جملہ حاضرین نے نہایت پسند کیا۔ رؤسا ہند سے مہاراجہ کپور تھلہ اور مہاراجہ دٔہارانی کوچ بہار۔ اور مہتر چترال مدعو تھے۔

تندرستی نوش فرمایا -

اسپیچ نواب وایسراے بہادر

مجھے امید ہے کہ اعلیحضرت قدر قدرت کو تشریف فرما ہونے سے ضرور مسرت حاصل ہوی ہوگی۔ اور مجھے یقین کامل ہے کہ دیگر حاضرین جلسہ کا بھی ایسا ہی خیال ہوگا جیسا کہ میرا ہے یقین ہے کہ ہر ایک لوگ کی دلی خواہش ہے کہ حضور نظام کا کلکتہ مین قیام اون کے لئے فرحناک ہو۔ شہر حیدر آباد ہندوستان کے کل ریاستون مین سب سے افضل ہے۔ اور یہ وہ شخص ہین جو بہت سے وایسراؤن کو اور نائبان سلطنت کو خود اپنے دارالسلطنت حیدر آباد مین مدعو کرتے رہے ہین۔ مین پہلا وایسراے ہون جسکو اسقدر فخر حاصل ہے کہ نظام حیدر آباد کو مدعو کیا اور اپنا مہمان بنایا مجھے کامل امید ہے کہ حضور نظام کا آیندہ زمانۂ سلطنت سراسر شادمانی وخوش حالی سے مملو ہوگا اور آیندہ نسلون کے لئے آپ کا نام مثل اون لوگون کے نام کے یادگار رہیگا جنہون نے اپنی سلطنت کو نہایت خوشحال بنانے مین کوئی دقیقہ فروگذاشت نہین کیا۔ (چیرز)

اس تقریر کے ختم پر بڑے زور سے تحسین کی آوازین گونجنے لگین۔ اعلیحضرت نے اوسکے جواب مین حسب ذیل اسپیچ زبان انگریزی مین ادا فرمائی۔

اسپیچ اعلیحضرت خلد اللہ ملکہ

یور اکسلنسی لیڈیز اینڈ جنٹلمین۔

جناب نے جس نہایت مہربانی طریقہ سے میرا جام صحت تجویز کیا ہے مین اسکا شکریہ ادا کرنے کھڑا ہوا ہون۔ آپ کے پہلے خط مین جو مجھکو آپ نے بھیجا تھا سچی دوستی اور دلی اخلاص کا کچھ ایسا اثر تھا کہ مجھکو آپ سے حتے الامکان بالمشافہ ملاقات کی قربت حاصل کرنے کا اشتیاق پیدا ہوگیا۔ اسلئے جیسے ہی کہ آپ نے بذریعہ

حضور و شاہزادہ کی تشریف آوری کی خبر پاکر استقبال کر کے خیمہ میں لے آئے
اور اپنی لیڈی صاحبہ کو حضور و شاہزادہ سے ملاقات کرا کر چاء نوشی میں شریک
ہونے کی درخواست فرمائی حضور قبول فرما کر شریک چاء نوشی ہوئے۔ اس
درمیان گھوڑ دوڑ کے نسبت کچھ گفتگو رہی بعد فراغت حضور معہ شاہزادہ عالی تبار
بنگلہ پر تشریف فرما ہوئے۔ اختتام شرط پر سر شام سواری بادبہاری اعلیحضرت
اسی تزک و احتشام سے واپس روانہ ہوئی۔

رات کو گورنمنٹ ہوس میں ڈنر ہوا جسمین کل اسّی معزز مہمان لیڈی اور جنٹلمین مثل
ممبران کونسل و جنرل آفسر اور بڑے عہدہ داران وارن آفس شریک تھے۔
آٹھ بجے شب کو حضور پر نور و شاہزادہ عالی تبار معہ اسٹاف گورنمنٹ ہوز کو تشریف
فرما ہوئے۔ وایسرائے بہادر کے ایڈیکانگان گاڑی کے پاس حاضر ہو کر استقبال
کئے اور حضور کو ملاقاتی کمرہ مین لے گئے۔ حضور وہان تشریف رکھے تھے۔ کہ
رزیڈنٹ صاحب حیدرآباد حاضر ہو کے چند منٹ کلمہ و کلام کرتے رہے کہ ایڈیکانگان
مذکورین حاضر ہو کر حضور کو دوسرے ایک مقام پر لے گئے جہان جملہ دعوتی اعزا
جمع تھے۔ تھوڑا عرصہ نہین گزرا تھا کہ لیڈی سانڈریس صاحب گورنر بمبئی و لیڈی صاحبہ
لفٹنٹ گورنر صاحب بنگال و ایڈیکانگان نواب وایسرائے بہادر استقبال کر کے
حضور پر نور و شاہزادہ عالی تبار کو ڈنر کے میز پر لے گئے۔ جہان نواب وایسرائے
بہادر اور انکی لیڈی صاحبہ اور دوسرے معززین دعوتی موجود تھے۔ اس
ڈنر مین حضور پر نور کے اسٹاف سے صرف مدارالمہام سرکار عالی۔ و
نواب امیر کبیر سر خورشید جاہ بہادر۔ و نواب افسر الدولہ بہادر شریک تھے
ڈنر کے اختتام پر نواب وایسرائے بہادر اپنی کرسی سے اٹھکر زبان انگریزی
مین ایک دلچسپ تقریر محبت آمیز بیان فرمائی اور حضور پر نور کا جام سلامتی اد

کمپنی باغ کو حضور ملاحظہ فرماکر محظوظ ہونگے۔

اسکے بعد اعلیحضرت رخصت ہوے۔ وہی مراسم اعزازی عمل مین لاے گئے۔ جو وقت تشریف آوری لاے گئے تھے۔

ساڑے تین بجے اعلیحضرت اپنے خاص چوکڑے مین رونق افزا ہوکر میدان شرط گاہ کی جانب روانہ ہوے۔ سواری مبارک کے گاڑی کے آگے دو سوار اور اونکے بعد آٹھ سوار اسکاٹش شاہی کے۔ اور گاڑی کی سیدہی جانب کپٹن عثمان یار جنگ بہادر فول ڈریس پہنے ہوئے۔ اور بائین جانب لفٹنٹ شاہ مرزا بیگ اور پیچھے گاڑی کے آٹھ سوار اور اون کے پیچھے فاصلہ سے اور دو سوار اور اُن کے پیچھے مصاحبین کی گاڑیان تھین۔

اعلیحضرت کی سواری مین بازو پر ولیعہد بہادر رونق بخش تھے اور سامنے نواب افسرالدولہ بہادر مودب بیٹھے ہوے تھے۔ جبکہ سواری باد بہاری شہر کے شاہ راہون کو طے کرتی ہوئی چلی تھی۔ جسقدر ناظرین شریک تھے سب کے سب اس سواری کے دیکھنے مین محو ہوگئے تھے۔ آوازین مرحبا مرحبا کی ہر طرف سے گونج رہی تھی۔

شرط گاہ پر رزیڈنٹ صاحب حیدرآباد حضور پر نور کو گرانڈ اسٹانڈ پر لے گئے اور ایک خاص مقام پر جو اعلیحضرت کے لئے رکھا گیا تھا جلوہ افروز ہوے مصاحبین تمام ہمراہ تھے۔ حضور پر نور رونق افروز ہوتے ہی وایسراے کپ کی شرط چھوٹی جس مین نو گھوڑے تھے۔ جرمی نامی گھوڑا ان مین سبقت لے گیا۔ بعد اس کے حضور پر نور بنگلہ سے نیچے تشریف فرما ہوے اور شرط کے گھوڑون کو ملاحظہ فرماتے ہوے کلکتہ کلب کے خیمہ کے طرف رونق بخش ہوے۔

یہان خیمہ مین نواب وایسراے بہادر معہ اپنی لیڈی صاحبہ کے چا نوشش فرمارہے تھے۔

حضور پرنور - چار وایسراؤن کی مہمانی کرنیکا مجھے نہایت مسرت سے موقع ملا -
وایسرائے بہادر - کیا یہ چارون آپ کی تخت نشینی کے بعد حیدرآباد آئے تھے -
یا کوئی قبل از اسٹالیشن کے بھی آئے تھے -
حضور پرنور - فقط لارڈ رپن صاحب اسٹالیشن کے وقت تشریف لائے اور تین
بعد تخت نشینی کے -
وایسرائے بہادر - حضور صاحبزادہ کی عمر کیا ہے -
حضور پرنور - چودہ سال -
وایسرائے بہادر - صاحبزادہ کی تعلیم کے نسبت کیا انتظام کیا گیا ہے -
حضور پرنور - ہر علم کے لحاظ سے ایک اتالیق -
اور اسکے بعد وایسرائے بہادر نے فرمایا کہ شام کو شہر طون مین پھر حضور سے ملاقات
ہوگی - یہ کہکر فارن سکرٹری کے طرف اشارہ کیا - فارن سکرٹری نے رزیڈنٹ صاحب
کو کہا کہ امرا و اسٹاف حضور پرنور کو وایسرائے کے پیش کرین - چنانچہ نواب سر وقار الامرا
مدار المہام بہادر اور نواب سر خورشید جاہ بہادر اور پھر ممبران اسٹاف نے وایسرائے کو
اشرفیان نذر دین - پھر وایسرائے نے فارن سکرٹری کو عطر و پاندان لانے کا اشارہ
کیا - ملازمان توشہ خانہ گورنمنٹ ہوس نے ایک بڑا پاندان اور ایک گلاب پاش
حاضر کیا - وایسرائے نے پاندان حضور پرنور کے پیش کیا اور گلاب حضور پرنور کے
رومال مین ڈالا اور پھر شاہزادہ بہادر کو پان و گلاب دیا فارن سکرٹری نے نواب
مدار المہام بہادر اور نواب سر خورشید جاہ بہادر کو پاندان دیا - اور وایسرائے کے
ایک ایڈیکانگ نے ممبران اسٹاف کو پاندان دیا - اور گلاب رومالون مین چھڑکا -
اسکے بعد دربار برخاست ہوا - وایسرائے بہادر لب فرش تک مشایعت کے لئے
تشریف لائے - اور وقت رخصت فرمایا کہ کلکتہ کے مشہور مقامات و عجائب گھر و

اونکے بعد سیکے بعد دیگرے امراواعزہ بیٹھے۔

پندرہ منٹ تک فیمابین والیسراے بہادر وحضور پرنور گفتگوے ذیل ہوتی رہی۔

والیسراے بہادر۔ یقیناً اس سفر مین بلحاظ درازی راہ حضور پرنور کے مزاج مبارک پر ضرور کسا منت کا بار ہوا ہوگا۔

حضور پرنور۔ آپ کے شوق ملاقات مین ریل کا سفر بہت ہی آرام سے گذرا۔

والیسراے بہادر۔ گذشتہ والیسراؤن کو جو آنجناب سے اپنا مدعو کیا تھا۔ ان حالات کے سننے سے مجھے آپ کی خوش اخلاقی ومہمانداری کا پورا ثبوت ملچکا ہے۔ اور جب ہی سے مین آپ کی ملاقات کا شایق ہو کر جناب کو اپنا مدعو کیا جسپر آپ سے نے میری دعوت کو قبول فرما کر مجھے بیحد ممنون فرمایا۔

حضور پرنور۔ جسقدر مین آپ کی ملاقات کا خواہان تھا اس سے زیادہ مسرت مجھکو آپ کی ملاقات سے حاصل ہوئی۔

والیسراے بہادر۔ مین یقین کرتا ہون جو مکانات کہ مین سے نے حضور کے قیام کے لئے تجویز کیا ہے یقیناً حسب خواہش ہونگے۔

حضور پرنور۔ شکریہ کے ساتھ مین کہتا ہون کہ وہ مکانات میرے بہت ہی پسند ہین مین معہ اپنے ہمراہیون کے بہ آرام ہون۔

والیسراے بہادر۔ ملک دکن مین قحط کے صدمہ سے بڑا افسوس ہے حضور پرنور کے ملک کے کس حصہ مین قحط کا زیادہ اثر ہے۔

حضور پرنور۔ مرہٹواڑی خصوصاً ضلع اورنگ آباد مین قحط سے زیادہ نقصان پہونچا ہے۔ حتے المقدور دفع ہوا کے انتظام مین کوشش کیجاتی ہے۔

والیسراے بہادر۔ حضور پرنور نے حیدرآباد مین کئے والیسراؤن کی

مہمانی کی۔

باڈی گارڈ کے ڈیوڑہی مبارک پر حاضر ہوئے۔ اعلیحضرت اس ڈیپوٹیشن کے ہمراہ گورنمنٹ ہوس کو روانہ ہوے۔ صاحبان ذیل حضرت کے ہمراہ رکاب تھے۔

رزیڈنٹ بہادر حیدرآباد۔ نواب سر وقارالامرا بہادر مدار المہام سرکار عالی۔ نواب سر خورشید جاہ بہادر امیر کبیر۔ نواب میجر افسرالدولہ بہادر ائیڈیکانگ۔ نواب لقمان الدولہ بہادر اسٹاف سرجن۔ مولوی احمد حسین صاحب پرایوٹ سکرٹری۔ نواب فصیح الملک بہادر۔ نواب اسد یارالدولہ بہادر۔ نواب ناصر نوازالدولہ بہادر۔ نواب اقبال یار جنگ بہادر۔ نواب عثمان یار جنگ بہادر۔ نواب افضل یار جنگ بہادر۔ نواب ممتاز یار جنگ بہادر۔ مسٹر براین ایجرٹن۔ حکیم بادشاہ علی صاحب۔

سواری مبارک گورنمنٹ ہوز مین داخل ہوئی۔ بفور (۲۱) توپ سلامی کے اُتارے گئے۔ بارہوین بنگال انفنٹری کا گارڈ آف آنر نے جو گورنمنٹ ہوز کے زینہ کے مقابل کھڑا تھا سلامی اُتارا۔ بیانڈ نے سریلی لہجہ مین خیر مقدم گانے لگا۔ فارن سکرٹری اور دو ائیڈیکانگ اعلیحضرت کی پیشوائی کو گاڑی تک آئے۔ اور اعلیحضرت کو بڑے دربار ہال مین لے گئے۔

نواب وایسرائے بہادر مقام جلوس سے لب فرش تک جو اندازاً چالیس قدم ہوگا حضور پُرنور کی پیشوائی کو آئے۔ شیک ہیانڈ ہوا۔ اعلیحضرت نے صاحبزادہ صاحب کو حضور وایسرائے سے ملایا بعد ازان وایسرائے بہادر اور حضور پرنور مقام جلوس کے طرف تشریف فرما ہوے۔

وایسرائے بہادر نے اپنے عزیز جلیل القدر مہمان کو اپنے سیدہی جانب بٹھایا۔ بائین جانب فارن سکرٹری اور انڈر سکرٹری معہ چند عہدہ داران فارن ڈیپارٹمنٹ اور ہر دو ائیڈیکانگ وایسرائے بہادر اپنی اپنی کرسیون پر بیٹھے۔ سیدہی جانب اعلیحضرت کے شاہزادہ ولی عہد بہادر اور صاحب رزیڈنٹ سر چارلی پلوڈن بیٹھے اور

سنہ علےٰ ہذا ایام عید مین یہی سبب تھا کہ اعلیحضرت ظل سبحانی کی تشریف فرمائی پر دو روز تک سلامی سر نہ ہوی پہلا دن اتوار کا دوسرا دن کرسمس ڈے روز عید تھا۔ سہ شنبہ کے روز اکیس توپ سلامی کے سر ہوے - اندنون نواب وائیسرائے بہادر عید منانے کے لئے بارک پور تشریف لے گئے تھے۔ سواری مبارک کے ہمراہ اسٹیشن سے محل فرودگاہ تک ہر دو اڈیکانگان نواب وائیسرائے بہادر و انڈر سکریٹری تھے -

(۲۰ شعبان ۱۳۱۷ھ روز یکشنبہ) کے گیارہ بجے ارل آف سفکس اور کپتان ناکس اڈیکانگان حضور وائیسرائے حضور ممدوح کے طرف سے اعلیحضرت کی مزاج پرسی کو آئے - اعلیحضرت دربار ہال مین برآمد تھے - اسد یار الدولہ اڈیکانگ دونون اڈیکانگون کو دربار ہال لائے نواب افسر الدولہ بہادر اڈیکانگ نے دروازہ تک جاکر دونون کو لیا اور پیشگاہ اعلیحضرت مین پیش کیا۔ بعد شیک ہانڈ کے اعلیحضرت نے ان دونون کو بیٹھنے کی اجازت دی - حضور وائیسرائے کے طرف سے اونھون نے اعلیحضرت کی مزاج پرسی کی - اور چند لحظہ گفتگو رہی - بعد عطر و پاندان دینے کے دونون اڈیکانگ رخصت ہوے -

۲۱ شعبان ۱۳۱۷ھ روز دوشنبہ کو عام تعطیل کیوجہ سے کوئی سرکاری کام نہین ہوا -

انجمن ہاے اہل اسلام کی جانب سے اڈریس پیش ہونیکی اجازت چاہی گئی بسر شام اعلیحضرت معہ صاحبزادہ بلند اقبال ہواخوری کیلئے رونق بخش ہوے -

(۲۲) شعبان ۱۳۱۷ھ روز سہ شنبہ پون بجے کیاپٹن و ڈانڈر سکرٹری اور کیاپٹن دی انزبل ہیرنگ ملٹری سکرٹری اور کیاپٹن ناکس مع اسٹیٹ کیاریج اور وائیسرائے کی

الٰہی جلد شہ تشریف با اقبال و فر لائے — نہال آرزوے ملک گیری برگ و بر لائے
برار آجاے واپس نخل نہضت یہ ثمر لائے — یہ اُمید ضیاؔ حاجت برار خلق بر لائے

بہ خیر و خوبی انجام سفر اے شاہ عالی ہو
ترا موسی رضا ضامن ترا اللہ والی ہو

حیدرآباد سے ٹرین بارچ ہوتے ہی سیدہی اسٹیشن تانڈور جاگیر نواب محمد عبدالعلی خان بہادر خلف نواب شمشیر جنگ مرحوم پر ٹھہری جاگیردار صاحب نے اول ہی سے اہتمام کر رکھا تھا جس سے اُن کی روشن دماغی وحسن انتظام کا کامل ثبوت ملتا تھا۔

ٹرین تھمتے ہی توپون کی سلامی اُتاری گئی جاگیردار صاحب معہ عملہ پیش ہوکے نذر اعلیحضرت و ولیعہد پیش کئے سب نذرین معرض قبول مین آئین۔ دس منٹ یہان ٹرین ٹھہر کر روانہ ہوئی۔ چار بجے گلبرگہ تشریف آپہنچی۔ لائق منصرم صوبہ دار مولوی عبدالباقی صاحب کا انتظام قابل توصیف تھا۔ (۱۶ شعبان روز چہارشنبہ) گلبرگہ تشریف سے راہی کلکتہ ہوئی۔ (۱۹ شعبان روز شنبہ پانچ بجے داخل ہوڑہ اسٹیشن کلکتہ ہوئی۔) اسٹیشن نہایت آراستہ و پیراستہ تھا۔ پلیٹ فارم پر چوتھی انفنٹری کے سو جوان کا گارڈ آف آنر مع بیانڈ صف بستہ تھا۔ بیرون اسٹیشن ایک اور دستہ گارڈ آف آنر کا مودب کھڑا تھا پلیٹ فارم سے بیرون اسٹیشن تک دو طرفہ ریلوی پولس صف بستہ تھی۔ پلیٹ فارم پر بہت سارے معززین عہدہ دار و عمائدین کلکتہ استقبال کو حاضر تھے۔ اعلیحضرت کی اسپیشل ٹرین پانچ بجے پہنچی۔ فوراً گارڈ آف آنر بڑے زرق و برق سے سلامی دی بہت ہی عمدہ سریلی آواز سے بیانڈ نے مبارک بادی و خیر مقدم کی غزل گانے لگا۔

شام ہونے کے سبب توپون کی سلامی نہ اُتر سکی۔ باین وجہ کہ بلحاظ قواعد فوجی توپ بعد غروب سواے اتواپ مقررہ کے فیر ہونے کی ممانعت ہے۔

ترا موسی رضا ضامن ترا اللہ والی ہو

تو پھر جلد آسکے یہ ہر روز حق سے التجا کر لین ہمارا فرض جو کچھ ہے اسے دل سے ادا کر لین
جدائی سے کے دونکا کچھ تو پیدا مشغلہ کر لین ہم اپنے مسجدون مین یہ تری خاطر دعا کر لین

بہ خیر و خوبی انجام سفر اسے شاہ عالی ہو
ترا موسی رضا ضامن ترا اللہ والی ہو

مسرت زا ملاقاتین ہون تیری لارڈ کرزن سے تو یون خوش آئے کلکتہ سے بلبل جیسے گلشن سے
کوئی خار ملال آنکھے نہ الجھا تیرے دامن سے رعایا تیری کرتی ہے دعا یہ اب ذوالمنن سے

بہ خیر و خوبی انجام سفر اسے شاہ عالی ہو
ترا موسی رضا ضامن ترا اللہ والی ہو

کوئی ساعت تری خالی نہین فکر رعایا سے تو حافظ ہے ہمارا ہر دم آفات و بلایا سے
رعایا ساری راضی ہے تری حسن سجایا سے تو جاتا ہے دعا کرتے ہین ہم رب برایا سے

بہ خیر و خوبی انجام سفر اسے شاہ عالی ہو
ترا موسی رضا ضامن ترا اللہ والی ہو

سفر مین تیرا ایک اک لحظہ شاہ انبیا حافظ ترے اقبال و شوکت کا علی مرتضی حافظ
ہر اک تکلیف و زحمت سے رعیت کی دعا حافظ مع الخیر اب سوئے کلکتہ راہی ہو خدا حافظ

بہ خیر و خوبی انجام سفر اسے شاہ عالی ہو
ترا موسی رضا ضامن ترا اللہ والی ہو

نہ رنج و غم کا شاہا طبع پر تیری غبار آئے نہ بھولے سے ترے نزدیک الم ای شہریار آئے
پھرے تو کامیاب ای شاہ ہم سب کو قرار آئے ترے قبضہ مین موروثی ترا ملک برار آئے

بہ خیر و خوبی انجام سفر اسے شاہ عالی ہو
ترا موسی رضا ضامن ترا اللہ والی ہو

بخیر و خوبی انجام سفر اے شاہ عالی ہو
ترا موسے رضا ضامن ترا اللہ والی ہو

کرے گا کیا بھلا ہمراہ فوج اے بادشہ لیکر
چلا جا شان و شوکت سے رعایا کی دعا لیکر
ترا دشمن تصدق تیرے ہو تیری بلا لیکر
دعا گو ہے رعایا تیری یہہ نام خدا لیکر

بہ خیر و خوبی انجام سفر اے شاہ عالی ہو
ترا موسے رضا ضامن ترا اللہ والی ہو

ملی جب سے حکومت تجھکو افضال آلہی سے
رعایا کب رہی ایسی جدا ظل آلہی سے
لبون پر جان ہے اک ہفتہ کی اس ہجر شاہی سے
دعا ہر دم یہ اب مانگینگے تیری خیر خواہی سے

بہ خیر و خوبی انجام سفر اے شاہ عالی ہو
ترا موسی رضا ضامن ترا اللہ والی ہو

نہایت ناگوارا تیری اتنی سی بھی فرقت ہے
رعایا کو دل و جان سے زیادہ تیری چاہت ہے
جدائی جان کی دم بھر کے خاطر بھی قیامت ہے
دعا یہ صدق دل سے سبکی پیش رب عزت ہے

بہ خیر و خوبی انجام سفر اے شاہ عالی ہو
ترا موسی رضا ضامن ترا اللہ والی ہو

خیال ہجر سے دلگیر سارا شہر ہے شاہا
جدا رہنا ترا اتنے دنون تک قہر ہے شاہا
ترا پھر آنا ہے تریاق فرقت زہر ہے شاہا
دعا یہ دمبدم ورد زبان دہر ہے شاہا

بہ خیر و خوبی انجام سفر اے شاہ عالی ہو
ترا موسی رضا ضامن ترا اللہ والی ہو

نہ کلکتہ سے تو جب تک بہ زیب و زین آئیگا
نہ پھر جبتک بہ فضل خالق کونین آئے گا
نہ ہر دیدہ جو فرش آسا نہ نعلین آئیگا
تو بے چینو نکو کب بے اس دعا کے چین آئیگا

بہ خیر و خوبی انجام سفر اے شاہ عالی ہو

بہ سفر رفتنت مبارک باد۔

بسلامت روی و باز آئی۔

خود اعلیحضرت ٹرین کے دروازہ پر برآمد ہو کر سب کو ہاتھ کے اشارہ سے روانہ فرمائے۔ حتے کہ ٹرین اُن کی نظروں سے غایب ہوگئی۔

ترجیع بند دعائیہ*

دعا ہم سب کی یہ مقبول رب ذی العالی ہو — محب تیرے بڑہین دشمن سہی تیری دہ خالی ہو
ہر اک ساعت سوا طبع ہمایون کی بحالی ہو — ترا کلکتہ جانا نافع ملکی و مالی ہو۔

بخیر و خوبی انجام سفر اے شاہ عالی ہو
ترا موسئے رضا ضامن ترا اللہ والی ہو

ترا جانا کٹھن ہے کیونکہ تو جان رعایا ہے — ترے جلوہ سے پورا ہر دم ارمان رعایا ہے
مگر تسلیم فعل شاہ شایان رعایا ہے — اسی خواہش مین خیر اب حرمت ہر آن رعایا ہے

بخیر و خوبی انجام سفر اے شاہ عالی ہو
ترا موسئے رضا ضامن ترا اللہ والی ہو

بہت گو شاق ہے دم بھر کا جانا بھی ترا شاہا — تری دعوت ہے رد کب اسکا جائز ہے بھلا شاہا
مگر کلکتہ مین وقفہ نہ فرمانا ذرا شاہا — رعیت اتنے دن کرتی رہیگی یہ دعا شاہا

بخیر و خوبی انجام سفر اے شاہ عالی ہو
ترا موسئے رضا ضامن ترا اللہ والی ہو

ہر اک چشم بشر ہے آبدیدہ تیرے جانیسے — ہر اک دل ہے رعایا کا تپیدہ تیرے جانیسے
ہر اک کی روح تن سے ہی کشیدہ تیرے جانیسے — دعا گو ہے یہ ہر قلب کبیدہ تیرے جانیسے

---

* نوٹ۔ ترجیع بند طبعزاد حکیم سید بادشاہ علی صاحب مقاضیا۔ معتمد و اوستاد نواب بہرام الدولہ بہادر۔ ۱۲ مولف۔

دعائین کر رہے تھے کہ بخیر و عافیت فائز المرام و شاد کام بہت جلد رونق افروز بلدہ ہون چنانچہ وقت روانگی کا پرجوش نظارہ رعایائے دکن کی دلی محبت و رنج مفارقت کا فوٹو پیش نظر کئے دیتا تھا۔

الغرض ۱۵ شعبان ۱۳۱۷ھ م ۱۹ ڈسمبر ۱۸۹۹ء روز سہ شنبہ ظل سبحانی نے آخر شب سے صبح کے آٹھ بجے تک اکثر بزرگان دین کے مزار ہائے متبرک کے زیارت سے مستفیض ہوکر۔ ٹھیک ساڑھے نو بجے عنان عزیمت کو اسٹیشن کے طرف منعطف فرمایا دار الامارۃ سے اسٹیشن تک دو رویہ مخلوق کھڑی تھی مسٹر آبڈ کی شاپ سے اسٹیشن تک دو رویہ امپیریل سرویس ٹروپس کے جوان صف بستہ کھڑے تھے۔ اسٹیشن کے اندر گارڈ آف آنر بہ تحت جنرل ٹکر کمانڈر افواج سکندرآباد صف بستہ منتظر سلامی اعلیحضرت مودب کھڑا ہوا۔ اور اسٹیشن کے بیرون والنٹیر گارڈ آف آنر استادہ تھا۔

سواری باد بہاری معہ شاہزادہ ولیعہد کے آپہنچی۔ گارڈ نے سلامی دی۔ سواری مبارک داخل اسٹیشن ہوتے ہی تمامی اُمرا و اعزہ نے بگھی تک استقبال کرکے آداب بجالاکر قدمبوسی کا شرف حاصل کیا۔ اکثر اُمرا نے جوش الفت سے اپنے کو اعلیحضرت کے قدموں پر گرادیا۔ جبکہ اعلیحضرت سوار ہونے لگے محبت آمیز الفاظ سے دلہائے مضطربین کو تسکین و تشفی بخشتے ہوئے سوار ہوگئے۔ ٹرین جو صبح سے منتظر تھی اس مبارک قدم کے آتے ہی خوشی کے نعرے بھرتے ہوئے آہستہ آہستہ حرکت شروع کی۔

ادہر عام رعایا اسٹیشن حیدرآباد سے بیگم پیٹھ تک دو رویہ صف بستہ اپنے شاہ کی جدائی مین جوش کے ساتھ خدا حافظ و ناصر کے نعرے بھرتے اور یہ شعر ورد زبان تھا۔

مسرت ہے" حضور پر نور نے بکمال خوشنودی اس دعوت کو قبول فرمایا اسلیے کہ لارڈ معز کی خوش اخلاقی وخوش مزاجی وملنساری کا حال اعلیحضرت پہلے سے سماعت فرما چکے تھے۔ اعلیحضرت کو بھی اون سے ملاقات کرنیکا شوق پیدا ہوا۔ سفر سے ایک ماہ پہلے اعلیحضرت نے نواب افسر الدولہ بہادر کو یاد فرماکر سفر کے متعلق احکام صادر فرمائے۔

اس سفر کے متعلق اکثر اخبارات نے لمبے چوڑے آرٹکل لکھکر مختلف طرح پر راے زنی شروع کی۔ جس سے عامہ خلایق حیدرآباد مین ایک قسم کی پریشانی اور اندیشا پیدا ہوگیا تھا۔ مگر اس اثنا مین سالگرہ مبارک بابتہ ۱۳۱۷ھ کے جلسے جو شروع ہوگئے اعلیحضرت نے جلسۂ منعقدۂ عام رعایا مقام باغ عامہ مین بضمن جواب اہل اخبار اپنے جان نثار رعایا کے دلون کو تشفی وتسکین دینے کے لئے یون ارشاد فرمایا کہ" آجکل مین دیکھ رہا ہون کہ چند اخبارون مین میرے سفر کلکتہ کا غلغلہ ہے مین اس موقع پر اپنی عزیز رعایا کے سامنے اس کی حقیقت بیان کرنے سے باز نہین رہ سکتا۔

ایک عرصہ ہوا کہ میرے عزیز دوست نواب ویسراے بہادر نے گرمجوشی واخلاق کے ساتھ مجھے دعوت دی کہ اگر ہوسکے تو مین اس سال موسم سرما مین کلکتہ کی سیر کرون مین نے اس دعوت کو نہایت خوشی کے ساتھ قبول کیا کیونکہ یہ محض اخلاق ومروت کی بات تھی۔

آصف تو کبھی قول سے اپنے نہین پھرتا
وہ اور کوئی ہوگا کہا اور کیا اور

ان تسکین دہ الفاظ نے رعایا کے دلون کو شگفتہ کردیا تھا۔ مگر اس خوشی کے ساتھ ہی اعلیحضرت کی چندروزہ جدائی رعایاے دکن کو ناگوار تھی۔ اور صدق دلسے

ساتوان باب

سفر مبارک کلکتہ

مدارالمہامی مہاراجہ کشن پرشاد یمین السلطنت پیشکار بہادر

سفر مبارک کلکتہ } اعلیحضرت حضور نظام کا سفر کلکتہ ایک ایسا واقعہ ہے جسکی نظیر تاریخ حیدرآباد مین قبل ازین نہین ملتی۔ اسکے قبل جب حکمران دکن نے اپنی دارالسلطنت کو چھوڑا تو فوج کے ہمراہ اور جنگ کرنے کی غرض سے۔ آخری مرتبہ جبکہ والی دکن حضرت مغفرت مآب آصف جاہ بہادر نے دہلی کا سفر کیا تھا وہ وقت تھا جبکہ نادرشاہ ایرانی نے ۱۷۴۰ء مین ہندوستان پر حملہ کیا تھا۔ جسکو ایک سو ساٹھ سال کا عرصہ ہوتا ہے اس عرض مدت مین کسی والی دکن نے ویسرائے یا گورنر جنرل سے جاکر ملاقات نہین فرمائی۔ گو ہمارے اعلیحضرت نے کلکتہ اور دہلی کا سفر فرمایا تھا مگر وہ وقت تھا کہ خود بدولت حکمران نہین ہوے تھے۔ اور سفر دہلی کے وقت سر سالارجنگ اعظم ہمراہ تھے بعد حکمرانی اعلیحضرت اوٹکمنڈ تشریف لے گئے مگر وہان کا جانا بالکل پرائیوٹ تھا۔ اور لارڈ رپن کے زمانہ سے تمام ویسرائے یکے بعد دیگرے برابر حیدرآباد تشریف لاتے رہے۔ یہ سفر کلکتہ حضرت لارڈ کرزن بہادر کی دعوت پر اعلیحضرت نے قبول فرمایا تھا۔ گزشتہ دسمبر ۱۸۹۹ء مین جب ہز اکسلنسی لارڈ کرزن وایسرائے وگورنر جنرل بہادر ولایت سے ہندوستان تشریف لائے معزالیہ نے اعلیحضرت کو ایک اشتیاق نامہ باین مضمون لکھا کہ اگر آیندہ موسم سرما مین حضور پرنور چندروز کے لئے کلکتہ تشریف لاکر ملاقات فرمائین اور مہمان ہون تو کمال

واجب ہے صبر و شکر و قناعت شریف کو | لازم دیانت اہل شرافت کیواسطے
انسان ہر ایک حال مین ہو مستقل مزاج | ہے روزگار عسرت و عشرت کیواسطے
دولت تو یہ بڑی ہے کہ مجھکو خیال ہے | آسودگی کا اہل قدامت کیواسطے
جنت یہان ہی سے ہے اگر افعال ہون درست | انسان خواستگار ہے جنت کیواسطے
خوف خدا کے ساتھہ معالج رہے طبیب | یہ فرض منصبی ہے طبابت کیواسطے
ہے غور شرط اور پھر اوس پر ہو تجربہ | ذہن رسا ضرور ہے حکمت کیواسطے
پروردگار چاہے تو کوئی مرض نہو | سامان سب درست ہین صحت کیواسطے
جو علم دوست ہے وہ خدا کا ہی دوست ہے | یہہ دوستی ہے خوبی قسمت کیواسطے
پابندی قواعد و قانون کے ساتھہ ہے | حکم نماز کار شریعت کیواسطے
اعلےٰ کو چاہیئے کرے ادنےٰ کی دیکھہ بہال | اندازہ ہے ہر ایک طبیعت کیواسطے
کیونکر نہو یتیمون کی منظور پرورش | قرآن مین انکا ذکر ہے شفقت کیواسطے
آصف کو جان و مال سے اپنی نہین دریغ | گر کام آئے خلق کی راحت کیواسطے

خطابات جشن سالگرہ مبارک سنہ ۱۳۲۱ھ

نشان سلسلہ	نام اشخاص	عہدہ	تصریح خطاب
۱	میر وزیر علی	مددگار دوم کوتوال بلدہ و شہر جات	خانی و بہادری
۲	میر صفدر علی	سرکردۂ اول "	ایضاً
۳	محمد عبد الکریم	سرکردۂ دوم " "	"
۴	محمد افضل نور خان	افسر خفیہ پولس "	"
۵	غلام احمد خان	مددگار سمت غربی محکمہ نظامت	"
۶	خیرات حسین	مہتمم خفیہ پولس اضلاع حال مقیم بلدہ	"
۷	مبارک علی	مہتمم " ضلع اورنگ آباد	"

اپنا نفع و نقصان سمجھنے لگی اور خطا و عذر اوسے واقف ہونگے ۔ اے میرے عہدہ داران ٹیکس گزار و وکلاء وحمدہ داشت ۔ اگرچہ رعایا کی اصلاح و فلاح میں ہماری کوششوں کو خدا تعالے نے اپنے فضل و کرم سے حسب دلخواہ کامیابی عطا فرمائی وہ الحقیقت قابل شکریہ ہے باہم اس کامیابی کو کافی سمجھکر ہمیں اپنی کوششوں کو چھوڑ دینا نہ چاہیے بلکہ اور زیادہ ہمت کے ساتھہ رعایا کی بہتری کا بہبودی تا فاتا ابد کیلئے سعی بلیغ کرنی چاہیے ۔ ہنوز ہماری ملک کے انتظامی امور اور رفاہ عام کے کاموں میں ابھی بہت ترقی کی گنجائش باقی ہے ۔ ابھی ہمکو بہت کچھہ کرنا ہے ۔ اور ابھی ہماری گورنمنٹ کے صیغہ جات کے بہت سے مدارج طے کرنے میں پر تمہارے لئے بہت سے مواقع موجود ہیں کہ تم اپنی خیر خواہانہ کوششوں سے بہتر کام و قوانین اچھی طرح سے جاری کر کے اپنے گورنمنٹ اور رعایا کو پورا نفع پہنچا سکتے ہو ۔ اور تم اپنے انصاف و نظر وسعت سے رعایا کی اصلاح حال اور سیاست مال کے جزئیات دیکھہ اونکی اطلاع وقتاً فوقتاً اپنے بالادست حاکموں کو دیسکتے ہو ۔ لہذا میں تمسے امید کرتا ہوں کہ تم سرکاری کام میں کبھی ذاتی غرض یا شخصی بہبود کو دخل نہ دیکر اپنے کو جادۂ خیرخواہی و امانت و صداقت سے ثابت قدم رکھوگے اور تم سے ہر ایک کی خواہش یہی ہوگی کہ تم حتی الامکان رعایا کے رفاہ کے باعث اور میری خوشنودی کے مورد اور خدا کی بخشش کے مستوجب بنے رہو ۔ بقول سعدی علیہ الرحمہ ۔

فاضل نشود رضائے سلطان ٭ تا خاطر بندگان نجوئی ٭ خواہی کہ خدائے بر تو بخشد ٭ با خلق خدائے کن نکوئی ۔

قطعہ آصف

مجھکو مبارک اور مرے دوستونکو بھی ٭ سامان جشن عیش ہے فرحت کیواسطے
ہی لاکھہ لاکھہ شکر کہ سنتا ہوں نہیں یہ بات ٭ لب وا نہیں کسیکی شکایت کیواسطے
بیکار میں نہیں ہوں کہ سرگرم کار ہوں ٭ بہبودی و فلاح رعیت کیواسطے
رہتی ہے نیک و بد پہ نظر مجھکو رات دن ٭ آنکھیں خدا نے دی ہیں بصارت کیواسطے
کجرو جو ہو تو لاؤں اوسے راہ راست پہ ٭ میری زبان ہے پند و نصیحت کیواسطے
دریا بھی ایک قطرہ ہے کان گہر تو کیا ٭ اہل سخا و صاحب ہمت کیواسطے
بیداد جو کریگا سزا پائیگا ضرور ٭ ہے میری ذات داد و عدالت کیواسطے
مخدوم کا ہو پاس تو خادم کا بھی لحاظ ٭ سب عہدہ دار ہیں اسی خدمت کیواسطے
بے لوث و بے غرض کریں حکام اپنا کام ٭ یہ حکمے نہیں ہیں رعیت کیواسطے

کو جزئیات و فروعات تک ٹھیک ٹھیک سی توسیع دیتے رہو یا یون سمجھو کہ تمہارا فرض منصبی گویا دو طرفہ ہی۔ ایک طرف تمپر لازم ہی کہ تم احکام و قوانین مجریہ کے عمل و تعمیل مین مصروف رہو اور دوسری طرف تمپر لازم ہی کہ رعایا کی اصلی ضرورتین اور انکی خواہشین دریافت کرکے اونکو تم اپنے بالادست کی وساطت سے مجھہ تک پہنچاتے رہو۔ کیونکہ تم میری گورنمنٹ کے بمنزلہ ہاتھہ پاؤن اور آنکھہ کان ہی ہو جیسے ہر شخص کو چلنے پھرنے کے وقت اپنی آس پاس کی چیزونکی دیکھنا بھالنا ناگزیر ہے ویسے ہی احکام کی تعمیل کرتے کراتے وقت رعایا کی حالت دیکھنا اور اونکی خواہشات دریافت کرنا لازم ہے اور مین یقین کرتا ہون کہ تم اپنے فرض منصبی کے اس اہم جزو کی ادائی مین کبھی دریغ نکرتے ہوگے اور رعایا کی حق رسانی مین کبھی کوتاہی نکرتے ہوگے۔ تمنے اپنے اڈریس مین اون ترقیات و اصلاحات کا ذکر کیا ہے جو میرے عہد حکومت مین ملک کی آبادی اور رعایا کی امن و آسایش کے باعث ہوے اگر تم اسکو خدا کے فضل و کرم سے میری نگرانی کا نتیجہ ہی سمجھتے ہو تو مین یہ کہنے سے باز نہین رہ سکتا کہ اس کامیابی و نیکنامی مین تمہارا بھی حصہ ہے۔ کیونکہ میری نگرانی اور تمہاری خیرخواہی میرے اصلاحی احکام اور تمہاری تعمیلی کام آپسمین لازم و ملزوم ہین۔

اے میرے خیر اندیش وکلاے عدالت۔ مین تمہاری اڈریس کی بہت قدر کرتا ہون اسکو مین بخوشی اپنے عہدہ دارون کے اڈریس کے ساتھہ سلسلے لیتا ہون کیونکہ مین تمہارے حقوق و فرائض کے لحاظ سے تمکو سرکاری عہدہ دار سمجھتا ہون۔ قواعد و احکام پر عمل کرنے اور کرانے مین تمہارے اور عہدہ دارون کے فرائض یکسان ہین اگر عہدہ دار میرے عزیز رعایا کے مابین واسطہ دادرسانی ہین تو تم اونکے اور رعایا کے درمیان واسطہ دادخواہی ہو۔ مین سب اونکی سماعت سے بہت خوش ہوا کہ تم اپنے معزز پیشے کے فرائض ایسی اچھی طرح سے جانتے ہو کہ اپنی گروہ مین اون اشخاص کا کوئی شمار نہین کرتے ہو جو نیک روش اور راست باز نہون۔ تمہارا یہ عمدہ خیال مجھے بہت پسند آیا جو یقیناً تمہاری ترقی مدارج کا باعث ہوگا۔ ہمت بلند دار کہ دادار کردگار ۔ بر ہمت بلند کند فضل خود نثار۔ شکر ہے کہ بخلاف ماضی میرے عہد مین وکلاء صاحب فہم و ذکا امتحان مین پاس شدہ و نمبر اول کے ذی لیاقت اکثر ہین۔ انکا تقرر محکمہ عدالت مین رعایا کی واسطے ضرور سمجھا گیا ہے۔ وکیل کو معاملہ فہمی اور امانت شرط ہی۔ امانت کیتھا دیانت۔ دیانت کے ساتھہ پاکی طینت لابدی ہی حقدار کا حق پہنچانا اسکا فرض منصبی ہی جنکے ایمان مین درستی مزاج مین راستی ہی وہ سوچ سمجھہ کے جھوٹے مقدمہ سے پرہیز کرتے ہین چہ جائکہ معاذاللہ دروغ کو فروغ دین احکام قانونی کی اشاعت اور برتاؤ اسی فرقہ سے ہی جس سے جہاں ہی

ظلمت بخت سے اللہ بچائے انکو / مین فروغ انکا سمجہتا ہون چراغ دولت
اپنے افعال کی کردار کی تہذیب رکہین / یہ ہدایت ہے یہ تدبیر ہے آگے قسمت
جو بجا حکم ہو افسر کا بجا لائین ضرور / نہ کرین دیر نہ انکار نہ کوئی حجت
دولت آصفیہ دولت برطانیہ سے / یون ہی توام کہ رہے ہین ملی جیسی رنگت
مال کی ملک کی مالک کی نگہبانی مین / رہین مصروف دل و جان سے سب اہل خدمت
یہی آصف کی ہے خواہش یہی آصف کی دعا / رکہے عزت سے ہمیشہ انہین رب العزت

سب سے آخر مین عہدہ داران سرکار عالی اور وکلا کے اڈریس پیش ہوے مگر باوجود تلاش اس مولف کو اڈریس ہائے مذکور ہمدست نہوے مجبوری ہے۔ ورنہ مثل دوسرے اڈریسون کے انکا بہی خلاصہ ہدیہ ناظرین کیا جاتا۔ ہان اون کے جواب مین جو اسپیچ کہ حضرت اقدس و اعلی نے ارشاد فرمائی ہے وہ حسب ذیل ہے

اسپیچ اعلیحضرت بجواب اڈریس عہدہ داران سرکار عالی و وکلا

میرے اطاعت گزار عہدہ داران وفا شعار۔

تمہارا اڈریس جو فخر الملک بہادر نے پڑہا اوسکو مین نے بہت دلچسپی کیساتہ سنا اور تمہارے اس اظہار صداقت و اطاعت سے بہت خوش ہوا۔ مین تمہاری قدر کس طور سے کرتا ہون اوسکو تم خود سمجہ سکتے ہو کہ مین نے تم کو بالخصوص میرے اور میری عزیز رعایا کے مابین واسطہ اتحاد قرار دیا ہے۔ مجہے تمہاری راستی اور دیانت پر کسقدر بہروسہ ہے وہ اس سے ظاہر ہے کہ مین نے نہ صرف رعایا کی آزادی آسایش تمہارے سپرد کی ہے بلکہ اونکی جان و مال اور آبرو بہی تمکو ایک حد تک تفویض کیا ہے۔ مجہے ہمیشہ قوی امید ہے اور اب تمہاری اڈریس سے یقین ہوا کہ میری اسقدر دانی اور بہروسہ کی وجہ سے اون اہم فرائض کو جو تم پر عاید ہوتے ہین اونکو تم بخوبی سمجہتے ہو اور اونکی ادائی مین اچہی طرح ساعی ہو۔ ہر رئیس کیلئے یہہ امر کچہ آسان نہین ہے کہ بذات خود عام اصول انتظام پر غور کرنیکے علاوہ نظم و نسق کے چہوٹے چہوٹے امور مین بہی اپنے اوقات کا کوئی زیادہ حصہ صرف کر سکے۔ مگر جس والی ریاست کو اپنی رعایا کی سچی پاسبانی کا دعوی ہو وہ ایسی جزئیات سے بہی بالکل قطع نظر نہین کر سکتا کیونکہ اصول نافذہ جو تمام چہوٹے بڑے امور پر پورے طور سے حاوی نہون وہ محض بیکار ہوتے ہین۔ اسیواسطے امور ریاست کے فروعات وقت پر ٹہیک طور سے معلوم کر لینے کی ذرایع پر فرمان روا کو نہایت ضرورت ہین اور ایسے ذرایع تم جیسے خیر اندیش اور وفادار عہدہ دارون کے سوا کون ہو سکتے ہین۔ پس تمہارے اہم فرائض مین ایک اہم فرض یہی ہے کہ تم میرے معلومات

یارب العالمین جبتک کہ شمشیر صبح نیام جعلنا الیل لباسًا سے برآمد ہو کر قبضہ جعلنا النہار معاشًا مین فاتح ابواب فتح ہی ہمارے آقائے نامدار و ولی نعمت کو مظفر و منصور رکھ۔ یا خداوند عالم جبتک کہ سپر قرص خورشید مانع جنگ آفات سماوی ہے ہمارے شہنشاہ دکن صانہ اللہ عن الشرور والفتن کو جمیع آفات و بلیات سے محفوظ و مصئون رکھ۔ استجب من الداعی رب العالمین۔ آمین ثم آمین۔

اسپیچ اعلیحضرت اے میرے جان نثار فوج والو۔ جس دلی خوشی کیساتھ تم میری سالگرہ کی خوشیان مناتے ہو اور جس صداقت آمیز الفاظ مین تمہارا اڈریس مہاراجہ کشن پرشاد بہادر وزیر افواج نے پڑھا ہے مین اسکی پوری قدر کرتا ہون۔ تمہاری اس اظہار وفاداری و جان نثاری کا اثر جو مجھہ پر ہوا وہ۔ ع دل من داند و من دانم و داند دل من۔ مین تمکو اپنی بزرگون کی تاریخی شان و شوکت کی ظاہری آثار اور قدیم بہادری و وفاداری و وفاشعاری کی عمدہ یادگار سمجھتا ہون۔ اگرچہ کسیقدر زمانہ دراز ہی گزر چکا ہو۔ مگر مین تمہارے آبا و اجداد کی ان جانفروشیونکو کبھی فراموش نہین کرسکتا جو حیدرآباد کے صفحہ تاریخ مین ہمیشہ کیلئے زیب نگار رہین۔ مین تمکو یقین دلاتا ہون کہ میرے ایسے ہی خیال کا نتیجہ ہے کہ میری ریاست کے ساتھہ تمہاری قابل فخر تعلقات نسلًا بعد نسلٍ قرار پاگئے ہین جنکا تم نے اپنے اڈریس مین شکرگزاری کے ساتھہ ذکر کیا ہے۔ مجھے کامل اطمینان ہی کہ جس سچی وفاداری اور حسن خدمات کے جوہر نے تمہارے بزرگون کو آجتک قابل تحسین و آفرین بنا رکھا ہے اسی بے بہا صفت کو تم بھی اپنا موروثی شعار بنا رکھوگے۔ اور مین بھی مثل اپنے بزرگون کے تمہارے موروثی جوہر وفاداری و خیرخواہی کی ہمیشہ پوری قدر کرتا ہون۔ شعر

وگرم نگو کہ خواہم ز درگہت برانم ٭ تو برین و من برآنم کہ دل از تو برندارم۔

قطعہ آصف

للہ الحمد کہ ہے آج مبارک یہ گھڑی ٭ جان نثارونکی جماعت سے ہی بزم عشرت
اہل جمعیت انہین اسلئے کہنا ہے بجا ٭ کہ رہے پانسو خواص انکی جو با جمعیت
پشت ہا پشت سے ہے پرورش انکی ابتک ٭ کہ یہی فوج قدیمی سے ہے قدیم الخدمت
خدمتی حق نمک اپنا ادا کرتے ہین ٭ یہہ مثل سچ ہی کہ خدمت سے ہی بیشک عظمت
شرط یہ ہی کہ ملازم رہی فرمان بردار ٭ نہین کرتے ہین کمی دینے مین عالی ہمت

آپکے عہد ہمایون مہد مین ہم جان نثاران فوج کی حقرسانی و فصلِ خصومات کیلیے محکمۂ نظم جمعیت مقرر کیا گیا
جسکی وجہ سے ہمارے حقوق کی نگہداشت اور خصومات کا اعلیٰ اصول انصاف پر فیصلہ ہوتا ہے اسکی نگرانی
کے واسطے محکمۂ معتمدی قایم ہُوا - اور سب سے بڑھکر فخر کی یہ بات ہے کہ خود بدولت اقبال ہی سنگین و منزگ
و انتظامی معاملات ہی کو نہین بلکہ ہر خفیف معاملہ مین جسکی حق تلفی کا احتمال ہو بنفس نفیس ملاحظہ فرماتے ہین
اور احکام صادر فرماتے ہین - قانونچہ مبارک مصدرہ غرہ رجب ١٣١١ھ مین اہالیان فوج کے حقوق کی حفاظت
فرمائی گئی اور صیغۂ فوج زیادہ با وقعت بنایا گیا یہ فرقہ اسوجہ سے کہ جان باز و جان نثار فرقہ ہے ہمیشہ معزز و
ممتاز رہا ہے یہانتک کہ جسقدر امرای نامدار و جاگیرداران اولوالعزم ہین فوج ہی کے افسران اعلیٰ مانے جاتے ہین
اور ان کے مناصب و معاش و جاگیرات فوجی افسریت کے اعتبار سے عطا ہوے ہین اور خود بدولت اقبال
نے سالگرہ گذشتہ باقاعدہ فوج کے جواب اڈریس مین اپنے سلسلہ عالیہ کو فوج کے ساتھہ خاص خصوصیت
ہونیکا اظہار فرمایا ہے جو ہمارے لئے ہزارون تفاخر کا موجب ہے - پیر و مرشد کی عام سپاہ نوازی کی
وجہ سے ہم جان نثاران دولت کیلئے وراثت کی قید ملحوظ رکھی گئی ہے - اور ورثہ اپنے آبائی حقوق و مناصب
پر سرفرازی پاتے ہین - ماہوار کی تقسیم دست بدست کا طریقہ اسی ہمایون زمانہ مین جاری ہوا
اور اسپر پوری کامیابی ہوئی - حق تو یہ ہے کہ ان اعلیٰ درجون کے نعمتونکی تفصیل اور آج کے پُر
جوش مسرتون کے کیفیات کا اظہار جن مین اعلیٰ سے اعلیٰ جادو بیان سحر نگار کی زبان و قلم بھی قاصر ہے
ہین - ہم جیسے اہل سیف سے کسیطرح ممکن نہین - اب ہم جان نثاران فوج بیقاعدہ نہایت عجز و ادب
کے ساتھہ اپنی اس طول کلامی کے معافی کے خواستگار ہو کر خدام بارگاہ فلک اشتباہ کی حضور مین
اس چونتیسوین سالگرۂ مبارک کی تہنیت عرض اور اپنی تقریر اس دعا پر ختم کرتے ہین کہ -

اے خالق کون و مکان ہمارے بادشاہ جہان پناہ کو تا قیام گنبد گردون و چرخ نیلگون جمیع حوادث ارضی
و سماوی سے محفوظ رکھ - الٰہی ہمارے رحمدل - غریب پرور حضور اقدس کو جب تک کہ قیام مہر و ماہ ہے
اور گل گلزار گیتی شگفتہ ہے - ہمارے سر پر معہ اولاد و احفاد سلامت باکرامت رکھہ اور تخت سلطنت پر عدل گستر
و فرمانروا رکھہ یا اله العالمین جبتک کہ افواج نجوم فلک تراکم ہے ہماری سلطان ذی اثبات کے ستارۂ اقبال کو درخشان رکھہ

جعلنا له نورا یمشی به فی الناس ۔ خیر جاریہ کا یہ حال ہے کہ ہم جان نثار اسکو زبان
وقلم سے بیان نہین کر سکتے یہ شان حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی ہے جنکی تعریف مین آیت
نازل ہوی الذین ینفقون اموالهم فی سبیل الله آپ کی ذات ہی اس صفت سے
موصوف ہے ۔ ؎

زہے بحر بخشش دکان جود + کہ مستظہر اند از وجو دست وجود

شجاعت اور رحم و کرم کا یہ حال ہے کہ کوئی آپکا مقابل نہین یہ شان حضرت علی کرم اللہ
وجہہ کی ہے جنکی نسبت یہ آیت نازل ہوی الا المودة فی القربیٰ بیگانہ و خویش کے ساتھ
حضرت کی صلۂ رحمی و مودت و محبت و شفقت ایسی ہے جنکے باعث حضرت بہمہ وجوہ اس صفت سے متصف ہین

؎ عدل و انصاف و شجاعت کرم و جود و عطا آنچہ شاہان ہمہ دارند تو تنہا داری

اے بادشاہ عالم پناہ ۔ عادل زمان ۔ رعایا پرور ۔ عدل گستر ۔ سکندر شوکت دارا صولت
خاقان زمان حضور کی ذات قدسی صفات ستون ایوان شریعت ۔ رکن قصر معدلت ۔ جوہر
شمشیر شجاعت ۔ زینت سریر سخاوت شہسوار عرصہ بسالت ۔ معدن صدق و صفا مخزن مہر و فا
کوہ تمکین جبل صبر و تحمل بحر جود و تبذل ۔ دُر بے بہائے دریائے حلم و تحمل ۔ ساقی سلسبیل ایمان
شمع کاشانہ ایقان مورد انوار آلہی ۔ غواص دریائے نامتناہی معانی ہے ۔ ؎

زہے دین و دانش زہے عدل و داد زہے ملک و دولت کہ پائندہ باد

حضرت کا محب ۔ محب خدا اور رسول ۔ حضور کا عدو عدوے خیر البشر حضور کی الفت و انست سرمایۂ
سعادت ۔ حضور کی پیروی و خوشنودی باعث رفع درجات ۔ جہان پناہ کی مخالفت مورد ضلالت
و شقاوت پیر و مرشد کی اطاعت و فرمانبرداری جملہ رعایا و جان نثارون پر واجب و لازم ہے
جسکے لئے آیۂ قرآنی ناطق ہے اطیعوا الله واطیعوا الرسول واولی الامر منکم ۔
اے مرجع عالم فی بلاد محروسۃ القلم سرکار کی ذات ان تمام صفات سے کیون نہ متصف ہو اسلئے
کہ سرکار سلالۂ خاندان صدیقی و خلاصۂ دودمان مصطفوی ہین ۔ اے بادشاہ جہان پناہ

آقائے نامدار کا جشن باسعادت سالگرہ مبارک ہے جس مین بادشاہ جہان پناہ ظل اللہ کا مقدا طیبسی) اثر ہم جان نثارون کو یہانتک کھینچکر لایا اور ہمکو اس عزت و حرمت کے ساتھ قدم میمنت لزوم سے سعادت حاصل کرنیکا موقع ملا۔

اعلیحضرت کی ضمیر پر تنویر پر روشن ہوگا کہ بمقتضائے آیہ کریمہ لقد کرمنا بنی آدم اللہ تعالے نے انسان کو جملہ مخلوق پر بزرگی دی اور اشرف المخلوقات کے خطاب سے فخر بخشا۔ پھر اس زمرہ سے حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام عالم پر شرف و بزرگی دیکر وما ارسلناك الا رحمة للعالمین کی خلعت سے مفتخر کیا اسی طرح صحابہ و تابعین سے جو بزرگی خلفاء اربعہ کو حاصل ہوی وہ کسیکو نہین سلسلہ وار اللہ تعالے نے حضرت ظل سبحانی خلد اللہ ملکہ کی ذات جمیع الصفات کو اپنے ماتحتین و محکومین رعایا پر جو شرف و بزرگی دی اظہر من الشمس ہے در اصل یہ بات کسیکی میراث نہین ذلك فضل اللہ یوتیه من یشاء سچ تو یہ ہے۔ ؎

تو در سیرت بادشاہی خویش۔ سبق بُردی از بادشاہان پیش۔

اے بادشاہ جہان پناہ۔ حضرت کی ذات بابرکات نہ صرف مجمع کمالات و ستودہ صفات ہے بلکہ اللہ تعالے نے اپنے فضل و کرم سے وہ وہ خوبیان عطا فرمائی ہین کہ ہم خانہ زاد بافتخار اور بلا دریغ سچ عرض کرتے ہین کہ اکثر خلفائے راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اوصاف کا آپکے ذات بابرکات مین پرتو ہے چنانچہ منجملہ ان کے صرف ایک ایک صفت و خوبی تمثیلاً عرض کیجاتی ہے حضرت کے جود و سخا کا یہ حال ہے کہ ہر کہ و مہ آپکی داد و دہش سے مالامال ہے کوئی شخص اسکا عوض وبدلہ نہین کرسکتا اور نہ کسی مین اس امر کا یارا ہے یہ صفت حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالے عنہ کی ہے جسکا پرتو حضرت کی ذات مین موجود ہے جنکی شان مین یہ آیت قرانی نازل ہوئی۔ مالاحد عنده من نعمة تجزی۔ حق و باطل کے تمیز کرنے و پہچاننے کا ایسا مادہ قدرتی طور پر آپ مین ہے کہ اسوقت آپہی اپنے نظیر ہین یہ صفت حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالے عنہ کی ہے جو اللہ تعالے نے انکو دی تھی آپ مین بہی اس صفت کا نور ہے جنکی نسبت یہ آیت نا

اسپیچ اعلیحضرت اے میرے عزیز رعایائے قوم برہم کہتریان - تمہارا اڈریس جو تمہاری موروثی وفاداری کا صداقت نامہ ہے اوسکو مین نے بہت خوشی کے ساتھ سُنا - میرے خیالات تمہاری نسبت بالکل ویسے ہی ہین جو تمہارے بزرگون کے نسبت میرے بزرگون کے تھے اور مین بہت خوش ہوا کہ تم بھی اس بات کو بخوبی جانتے ہو اور اسکو اپنا موجب فخر و ناز سمجھتے ہو جسے کہ تم نے بوفور محبت مجھے اپنا محبوب اسم بامسمے قرار دیا ہے مگر مین تم کو یقین دلاتا ہون کہ مین بھی تمہارا سچا محب ہون اور جیسے تم وفاداری اور اطاعت گزاری پر ہمہ تن آمادہ ہو اوسیطرح مین بھی تمہاری بہبودی اور شکر گزاری کا بدل خواہان ہون **مطلع صف**

وفادار رہو جو نمک خوار ہو کر رہے گا نہ ہرگز کبھی خوار ہو کر

اڈریس فوج بیقاعدہ ہم جان نثار فوج بیقاعدہ جو حضور پرنور کے نمک پروردہ وفاشعار فرمان بردار رعایا ہین - بہزاران عجز و ادب در دولت سراپا فیض و برکت و آستانۂ مبارک پر سر عقیدت خم کر کے قادر ذوالجلال کا شکریہ ادا کرتے ہین کہ ہمارے جہان پناہ شاہ عالیجاہ رستم زمان خاقان کلاہ کی چہتیسوین سالگرۂ مبارک کی تقریب جشن میمنت بنیاد سے اظہار مسرت و عقیدت کیلئے ایک سال کے عرصہ سے متمنی تھے - اور گھڑیان گن رہے تھے کہ خدا یہ دن دکھائے کل امر مرھون باوقاتھا - آج کی شب اعزاز و افتخار بخشا گیا -

للہ الحمد ہر آن چیز کہ خاطر می خواست آخر آمد زپس پردۂ تقدیر پدید

اے ہاتف غیبی یہ کون سال ہمایون فال اور کون ماہ مبارک اور کون مسعود روز ہے کہ جس مین دھوم دھام مچی ہوی ہے اور ہمارے دلونمین مسرت و انبساط کا جوش و ولولہ ہے اور کون ہمایون تاریخ ہے کہ چہار طرفہ شادیانے بج رہے ہین اور صدائین مبارکباد کی و نعرہائے تہنیت بلند ہو رہے ہین - اور کون یہ شب ہے جو شب چہاردہم سے بدرجہا بر فضیلت ہے - ہجوم قنادیل و بہار چراغان مثل ہجوم نجوم فلک نمایان اور روشنی ٹٹیون وغیرہ کی مانند شعاع کہکشان آب و تاب مین لمعان ہے یہ وہی سُبہ دن نیک گھڑی اور روز مبارک ہے کہ ہمارے دلی نعمت

ہمرکاب ریاست سرکار عالی مین آگر آباد ہوا اُسوقت سے ابتک ظل عاطفت شاہی مین کنار زمانہ سے بیٹہکر آرام و ناز نعم مین پرورش پای اور حسب موقع و محل اپنی آبائی خدمات کو انجام دیتی رہی چنانچہ راجہ مہیپت رام و سری پت رام مقربان بارگاہ سلطانی و سررشتہ داران افواج و راے آسارام بخشی فوج اورنگ آباد - جوگی داس دیسائی ضلع خاندیس کے قانون گو تھی راجہ جسونت داس تعلقدار کروڑ گیری - راے چھبیلا رام و راے بدری لعل سررشتہ داران بنسی دہر داس و گلیدہر داس و موہن لعل فدوی آصفجاہی) - راجہ دلسکھ رام و راجہ رگہناتہہ رام و راجہ سدا شیو راے و کیشو داس و سروپ چند وغیرہم خدمات جلیلہ شاہی پر مفتخر و ممتاز تھے اور اپنی جان نثاری کا متعدد موقعون پر ثبوت دیا -

غرضکہ وہی الطاف خسروی و عطایا شاہی ابتک ہم خانہ زادون کیساتہ مرعی ہین اور تا ایندم ہم جان نثاران موروثی جاگیرات و منصب و سررشتہ داری فوج و دیگر خدمات سے سرفراز ہین ہماری زبان مین اسقدر قوت گویائی نہین کہ ان مراحم خسروانہ کا ایک شمہ بہی شکریہ ادا کرسکین لیکن

شکر نعمت ہای تو افزون ز نعمت ہاے تو

اور نہ ہمارے قلم مین اتنی طاقت کہ حضرت ظل الٰہی کے اوصاف پسندیدہ و خصایل حمیدہ کی صفت و ثنا ذرا بہی عرض کرسکین -

خاموشی از ثناے تو حد ثناے تست

بالاخر ہم خانہ زادان موروثی اپنا عین فرض سمجہتے ہین کہ حضرت باری تعالے کی درگاہ بے نیاز مین سربسجود ہوکر اپنے پیر و مرشد برحق حضرت ظل سبحانی و صاحبزادہ بلند اقبال خجستہ خصال جنکا نمک ہم لوگ پشتہا پشت سے کہاتے آئے اور اب بہی اوسی خوان نعمت کے ذلہ ربا ہین اور آیندہ بہی مورد عنایات رہین گے بصدق دل و خلوص عقیدت دعا کرین -

اے پاک پروردگار آفرینندۂ عالم جبتک شمس و قمر اوج فلک پر قایم رہین ہمارا بادشاہ جم جاہ معہ اپنی پیاری آل و اولاد کے بعیش و کامرانی تخت شاہی پر جلوہ گر رہے اور اپنے خیر خواہ و جان نثار رعایا کے سر پر داد و دہش کے ساتھہ سایہ گستر رہین - آمین ثم آمین -

ہمارے حضور کے زمانہ مین قومیت و مذہب کے تفرقے جو تمدن مین خلل انداز ہوا کرتے ہین اوٹھ گئے اور بہ حسن نیت و توجہ خداوندی رعایا کے تمام فرقے آپس مین شیر و شکر کیطرح مل گئے ہم نہایت فخر و مباہات کیساتھ عرض کرتے ہین کہ بدو ایالت خداوندی سے اتبک حیدرآباد دکن مین کسی قومی و مذہبی لڑائی کا ایک معاملہ بھی پیش نہین آیا۔

ہمارے حضور کے عہد ہمایون مین یہہ سہ سالہ قحط ہمارے جان نثار اطاعت گزار سرو نیز ہنیت کیلئے گزر گیا۔ قحط نہ تھا دو دہی کی تھی جب کو خادمان دولت نے نکالکر پہینکدیا۔ ہمارے حضور نے نہ فقط ملک دکن کو ترقی یافتہ و مہذب و ہنرور بنایا بلکہ اونکی صفت قدردانی و حق شناسی نے اقطاع عالم کے صناعون و ہنرورون کو اپنی اپنی جگہہ بیٹھے ہوئے مصنوعات اور دستکارون کو بہیجکر صلہ و انعام پانیکا عادی کرادیا۔ ہر زبان سے یہی نکلتا ہی کہ دکن مین ہُن برستا ہی یہ ہین اسکے علاوہ اعلیحضرت کی فیض بخشی دریادلی کے طفیل مین ممالک غیر مین ہزارون ایکڑ مزروع زمین خریدی گئین اور کچھ اسی پر موقوف نہین ہے ہر سال اماکن مقدسہ مین رقم کثیر خرچ کیجاتی ہے۔ اور کچھ مسلمانون کی خصوصیت نہین دیولون و گرجاؤن کی جاگیرات و روزینہ جات و وظائف مقرر ہین تو اس فیض عام کی کیا حد اور اس جود و نوال کی کیا انتہا اور بادشاہ صنعت پرور ہین تو ہمارے حضور جان پرور۔

ببین تفاوت راہ از کجاست تا بکجا

مرجع عالم۔ گو ہمکو اسبات کا یقین ہی کہ ہماری قوم کے حالات حضرت ظل الٰہی کے ضمیر پر تنویر پر من کل الوجوہ ظاہر ہین تاہم جب ہم خانہ زادون نے پیشگاہ خداوندی مین باریاب ہونیکا شرف حاصل کیا ہی تو ہمپر فرض ہے کہ کسیقدر اوسکا ذکر بھی ضرور کرین۔ ہماری قوم اون قدیم برہم کشتریون کی پسماندہ یادگار ہے جنہون نے کئی صدی پیشتر اپنی جانین شاہان وقت کے تخت کی حفاظت مین نثار کی تھین اور بالآخر کٹتے مرتے جب اونکی تعداد بہت قلیل باقی رہگئی سرکار شاہنشاہی سے بدین خیال کہ اونکا نام صفحہ ہستی سے مفقود نہوجاے قلمدان عطا فرمایا گیا اوس زمانہ سے ہم لوگ سیف و قلم ہر دو خدمات انجام دیتے رہے صوبہ داری دکن کے انتظام کیوقت سے ہماری قوم کا ایک حصہ دہلی سے نواب والا خطاب آصفجاہ بردالله مضجعہ کے

حافظ طریق بندگی شاہ پیشہ کن — وانگاہ در طریق چو مردان راہ باش

قطعہ آصف

سپہگری کے معنی ہین دل قوی رکھنا — جو ہین دلیر دلاور وہین سپہ کا اوج
درست چست رہے ہے یہ خواہش آصف — کہ جانتے ہین ہمین ہے یہ فتح جنگ کی فوج

ایڈریس مجھ کہتریان } حضرت پیر و مرشد۔

ہم جان نثاران قوم برہم کہتری نہایت عجز و ادب و کمال انکساری و فروتنی سے جو ہیچے خیر خواہ و جان نثار رعایائے کا شیوہ ہے بذریعہ ایڈریس ہذا پائے تخت خداوندی کو بوسہ دینے کا افتخار حاصل کرتے ہین اور امید کرتے ہین کہ ہمارے ناچیز معروضہ کو خلوت سماعت سے سرفرازی بخش کر ہم نمکخواران موروثی و جان نثاران قدیمی کی عزت افزائی فرمائی جائیگی۔ جہان پناہ پر مخفی نہین کہ سلف سے سلاطین عظام و شاہان کرام کی تقریب سالگرہ کے محافل عشرت زیب ترتیب پاتی رہین اور ہر طبقہ کے لوگ رسم تہنیت بجا لائے اور مبارکبادا دا کرتے رہے مگر کبھی ایسا نہوا کہ اس مبارک تقریب مین رعایا و ملازمین کو اپنے ولی نعمت کی قدمبوسی کی عزت ملی ہو اور سلطان وقت کیجانب سے موافق ان کے حقوق و اعزاز کے اظہار خوشنودی کے ساتھ دلجوئی فرمائی گئی ہو مبارک ہے وہ محفل جسمین اعلیحضرت ظل اللہ خلیفۃ اللہ فی الارض سریر آرا ہون اور برگزیدہ ہے وہ مجمع جو آقائے ولی نعمت کی شرف حضوری سے مشرف ہوا ہو۔ عالیجاہا ہم لوگ اس مبارک موقع پر اپنی مسرت قلبی اور جوش عقیدت کے اظہار کے ساتھ مختصراً ان امور کا تذکرہ کرتے ہین جو حضرت اقدس و اعلی کے زمانہ میمنت برکت مین ہمارے سود و بہبود و فلاح و رفاہ کے لئے جاری کئے گئے

ہمارے حضور کے زمانہ مین عدالتین قایم ہوئین۔ قانون کا رواج ہوا۔ پولیس نے ہر حصہ ملک مین امن عام قایم کردیا اور صیغہ صفائی نے صحت عام کی صورت بنا دی۔

ہمارے حضور کے زمانہ مین ڈاکٹر خانے و شفاخانے ہر حصہ ملک مین قایم ہوئے ڈاک کا عمدہ انتظام ہوا ریلین جاری ہوئین آبپاشی کا ایسا انتظام ہوا جس سے جنگل جنگل مزروع اور ہر جگہ لالہ و گل سے شگفتہ ہوگئے

نظیر نہین جیسا کہ نشانہ اندازی اور شہسواری مین فرد فرید اللہ تعالے نے اپنی قدرت کاملہ سے حضرت کی ذات مبارک کو جامع العلوم
والفنون بنایا ہے ظل سبحانی اعلیحضرت بندگانعالی کے الطاف شاہانہ کی تو وہ کل تمام رعایا مورد ہے۔ مگر ہم جان نثارون کو ایک اور بھی
خصوصیت ہے وہ خصوصیت ہماری جان نثاری اور جان بازی ہی۔ کیونکہ سلطنت مین دو چیزین باوقعت اور اوس کے رکن عظم ہین
اول اہل سیف دوم اہل قلم ہمکو خدا کا شکر گزار رہنا چاہئے کہ اوس نے ہمکو ایسے صاحب السیف والقلم بادشاہ کے زیر سایہ رحمت
طبقہ اہل سیف مین کہا اور وفاشعاری اور جان نثاری کو ہمارے آبا و اجداد سے وراثت مین ملی ہی اور ہم خداوند عالم
سے دعا کرتے ہین (کیونکہ وہ مجیب الدعوات ہے) کہ وہ ہمکو اور ہماری اولاد کو اپنی بادشاہ کی اطاعت اور اون کے حکم پر
جان نثاری مین ثابت قدم اور سرخرو رکہے۔ اب ہم اس مبارک اڈریس کو امیر المسلمین حضرت ظل سبحانی اعلیحضرت کی درازی
حیات کی دعا پر ختم کرتے ہین اور وہ ہماری دعا یہ ہے۔ اے مجیب الدعوات تو ہمارے بادشاہ میر محبوبعلیخان بہادر کو بحرمت محمدی
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مین اطول العمر کر آمین ثم آمین فآمین بحرمۃ النبی وآلہ واصحابہ الطاہرین ۔۔

اسپیچ اعلیحضرت

میرے جان نثار فوج والو۔
تمہارا اڈریس ہی سنکر مجہے بہت خوشی حاصل ہوی۔ اگرچہ مین عام رعایا کا اڈریس
لے چکا اور نظم جمعیت کا اڈریس بھی انشاء اللہ متعاقب لونگا۔ تاہم جب تم نے خاص طور سے اڈریس دینے کی خواہش
بڑی عقیدتمندی کیساتہ اپنے وزیر صیغہ کے ذریعہ سے ظاہر کی تو مین اسکو رد کرنا نامناسب سمجہا کیونکہ تمکو ہمیشہ سے وہ تعلق ہے
تم نہ صرف میری رعایا ہو بلکہ اس قدیم الایام کے زمرہ ملازمین مین ہو جو میری ریاست کے موروثی نمکخوار اور جان نثار ہین مین
جانتا ہون کہ تم مین اکثر ایسے ہین جنکے باپ دادا نے میرے آبا و اجداد کی فرمانبرداری مین کبہی اپنی جان و مال سے ہرگز دریغ نکیا۔ تمنے اپنے
اڈریس مین اپنی چند مشہور بزرگون کے نام لئے ہین۔ اس سے مجہے وہ بات یاد آئی کہ سابق جمعدار پیشہ اور پولیس والون نے زمانہ
ماضی مین راہزنون اور ڈاکو وغیرہ کی سرکوبی مین کسقدر جانفشانی کی تہی اور غالباً اسی جانفشانی کا ایک ثمرہ یہہ ہے کہ اب سہل طور سے ہر طرف
امن و امان قایم کیا گیا ہے۔ تمہارے اڈریس سے صاف ظاہر ہے کہ تمہارا ابہی میری نسبت وہی وفادارانہ خیال ہی۔ جو تمہارے سابق
سررشتہ دارون اور جمعدارون کو میرے بزرگون کی نسبت تہا مین تمہاری موجودہ اظہار صداقت و عقیدت کی قدر کرتا ہون
اور میری خوشنودی اسی مین ہے کہ تم اپنے آبا و اجداد کے جادۂ اطاعت پر ہمیشہ ثابت قدم رہوگے اور مین تمکو یقین دلاتا ہون کہ میری
کوشش یہی رہیگی کہ ہر وقت تمکو ہر قسم کی آسایش و آسودگی حاصل ہو اور تمہارے لئے اس نصیحت پر عمل کرنا بہت مفید ہوگا

ممالک محروسہ ہی پر محدود نہین ہے مذکورۂ بالا ہر دو فقرون سے ہر ایک شخص اچھی طرح سمجھ سکتا ہی کہ نواب ویسرائے بہادر نے ہمارے آقائے ولی نعمت اعلیحضرت کی نسبت ایسا خیال ظاہر فرمایا ہے کہ پھر اون کے حسن اخلاق کی وسعت اور نوع انسانی کی ہمدردی کس درجہ پر ہوگی - یہی وجہ ہی کہ وہ اپنی رعایا کے محبوب ہو گئے ہین اور رعایا اونکی ایسی مطیع اور فرمانبردار ہی کہ اون کے ایک گوشۂ چشم کے اشارہ پر اپنے کو اور اپنی آل و اولاد کو اور جان و مال کو نثار کرنے پر ہزارون جان سی آمادہ اور اوسکو اپنے لئے موجب فخر و عزت جانتی ہے -

حضور لامع النور اعلیحضرت بندگانعالی متعالی مدظلہ العالی کی فیاضیون اور عنایتون کا شکریہ کسطرح ہم سے ادا ہوسکتا ہی صرف اگر ہم اونکی اطاعت اور فرمانبرداری حسب دلخواہ کرلین تو ہم سمجھین گے کہ ہمکو دونو جہان مین سرخروئی ہوئی - پس ہمپر واجب ہی کہ ہم حضرت بندگانعالی کی اطاعت کا اظہار زبان و قلم سے ہاتھہ سے ذات سے جان سے مال سے کرین -

تحمل اور صلح کل مین حضور پرنور "والکاظمین الغیظ والعافین عن الناس" کے مورد ہوسکتے ہین - جب ہم ظل سبحانی کی تواضع اور انکساری کو دیکھتے ہین تو ہمکو تعجب ہوتا ہے اور ہم بلا مبالغہ کہہ سکتے ہین کہ سالہا سال گوشۂ اعتکاف مین بیٹھکر ریاضت کیا ہوا اللہ کا طالب اور جذب الٰہی مین ڈوبا ہوا بے لوث خدا کا بندہ بہی ایسا متواضع اور منکسر المزاج نہو گا جیسے کہ حضرت ظل سبحانی بندگانعالی ہین ایک اڈریس کے جواب مین وہ یہہ فرماتے ہین جسکا مضمون یہہ ہے کہ یہ میری عایا کا حسن ظن ہے کہ وہ میرے کامون کو جسمین بہت کم خوبی ہوتی ہے وہ اونکو اپنے مطیعانہ عادات کے میگنی فایئنگ گلاس سے دیکھتی ہے جسمین چھوٹی چیز بڑی ہوکر دکھائی دیتی ہے سبحان اللہ اس اقتدار مین کیسا تواضع اور خود بینی سے کتنی دوری ہے سعدی نے سچ کہا ہے ؎ تواضع کند ہوشمند گزین - نہد شاخ پر میوہ سر بر زمین - امیر المومنین ظل سبحانی اعلیحضرت بندگانعالی کی شجاعت اور اون کے شجاعانہ اعمال کی تعریف نہین ہوسکتی اس خاص کام مین اون کو وہ مشق و مہارت ہی کہ ملک دکن مین تو کیا اقلیم ہندمین اونکا کوئی

معلوم ہونے لگتی ہو تو کوئی تعجب کی بات نہین۔ لیکن یہ معلوم رہے کہ یہ رات ایسی منور اور ایسی مسرت بار صرف اس لئے ہوی ہے کہ اس رات آقا و ولی نعمت اعلیحضرت بندگانعالی مدظلہ العالی کے چونتیسوین سالگرہ مبارک کی تقریب کا جلسہ ہم جان نثارون نے نہایت ہی خلوص و عقیدت کے ساتھہ منعقد کیا ہے اور اس جلسہ مین ہمارے آقائے ولی نعمت اعلیحضرت خود بہ نفس نفیس جلوہ افروز ہین جان نثارون کی یہ عزت افزائی کچھہ آج ہی نہین ہوی کہ اوسکو اتفاق پر محمول کرین۔ بلکہ ہمیشہ سے حضرت پیر و مرشد ظل سبحانی اعلیحضرت قدر قدرت کی نظر عنایت اور سرفرازی ہم نمکخوارون پر مبذول رہی ہے اور حضرت بندگانعالی کے مراحم خسروانہ سے ہمکو یقین واثق ہے کہ حضرت بندگانعالی آئندہ ہم وفاشعارون کی عزت افزائی نسلاً بعد نسلٍ بطناً بعد بطنٍ اسیطرح فرماتے رہینگے۔ اگرچہ ہمارے بزرگون پر جیسے کہ میران یار جنگ تدبیر الدولہ ودلدار خان و رسول یار جنگ و شاہ عالم خان۔ و بہادر خان۔ و سردار خان۔ وغیرہم پر شاہان سلف کی خاص عنایت تھی جسکا ہمین فخر تھا لیکن حضور انور کی عزت افزائی نے ہمارے دل سے اس موروثی فخر کو بھلا دیا کیونکہ حضرت کی نظر عنایت اس قوم کے ادنے ادنے سپاہی پر ہے۔ ہمین جو فخر حاصل ہوا ہے ہماری آئندہ نسلون مین قیامت تک قایم رہیگا۔ ہم حضور فیض گنجور کے اوصاف حمیدہ کا بیان کرتے ہین اور اپنے سچے بیان کا ثبوت اسطرح سے دیتے ہین کہ پھر کسیکو اوس کے ماننے مین ذرا بھی تامل نہوگا۔ نواب لارڈ لینسڈون بہادر سابق وایسرائے کشور ہند اپنے زمانہ حکومت مین جبکہ وہ ریاست حیدرآباد مین ہمارے آقائے ولی نعمت اعلیحضرت بندگانعالی متعالی مدظلہ العالی کے مہمان تھے حضرت کے وسیع اخلاق مین لکھتے ہین کہ "مجکو بعض اون لوگون سے ملنے کا اتفاق ہوا ہے جنکو اعلیحضرت قدر قدرت سی سرکاری طور پر تعلق رہا اور سب بالاتفاق اون اوصاف کے شاہد ہین جنکی وجہ سے اعلیحضرت اون لوگون کی ہمدردی اور خوشنودی کو گرویدہ کرلیتے ہین جن سی اونکو کام پڑتا ہی" اور نیز نواب ممدوح حضرت ظل سبحانی اعلیحضرت کی عام نوع انسانی کی ہمدردی کی نسبت یہ لکھتے ہین کہ "اعلیحضرت ہمیشہ انسانی ہمدردی کے اون دعوؤن کے تسلیم کرنے پر بھی مستعد ہین جنکا اثر صرف

اڈریس مہدہا ویان البسملہ والحمدللہ کہنے اور سننے کو تو یہ دو لفظ ہین لیکن ان کے معنے ہین بسم اللہ الرحمن الرحیم اور الحمد للہ رب العالمین کہنا اور دوسری خوبی ان دو لفظون کے لکہنے اور زبان سے ادا کرنے مین سرور کائنات صلوٰۃ اللہ علیہ و آلہ کے فرمان "کل امر ذی بال الخ" کی تعمیل بہی ہوجاتی ہے۔

نعم الالہ علے العباد کثیرۃ واجلہن عدالت السلطان

یعنے جہان خداوند کریم کی اپنے بندون پر بہت سی نعمتین ہین اُن سب مین بزرگ ترین نعمت بادشاہ کی عدالت ہے۔

انسان کا خاصہ ہے کہ اپنے عزیز و اقارب اور ماں باپ وغیرہم کی سفارش اور کہنے سننے پر غیر کے معاملہ مین جسکا فیصل ہونا یا طے پانا اوسکی ذات سے وابستہ ہوتا ہے جا بیجا عمل کرجاتا ہے اور باوجود علم کے سفارش کرنیوالون کے تعلقات کے سبب سے جسکا اثر روحانی اور جسمانی ہوتا ہے اس امر کو وہ مطلق نہین دیکہتا کہ اوسکے اس فعل مین کس حقدار کا حق تلف ہوتا ہے جو تلف نہونا چاہیے اور کس غیر مستحق کی اعانت کیجاتی ہے جو نہ کیجانی چاہیے اور اس حالت کو ہم اپنے نفوس کے روزانہ ضروری کاروبار مین محسوس کرتے ہین۔ لیکن ہم نے کبھی نہین سُنا اور کبھی نہین دیکہا کہ حضرت ظل سبحانی اعلیحضرت بندگانعالی متعالی مدظلہ العالی نے کسی غیر مستحق کی اعانت کی ہو یا کسی حقدار کو اوس کے حق سے محروم رکھا ہو۔ چنانچہ حضرت کا شعر خود اس بات کا گواہ ہے۔

مجھسے ہوگی نہ رعایت کبھی اس موقع پر ترک انصاف کرون یہ مری عادت نہین

یہہ مبارک مہینہ اور اوسکی یہہ مبارک (۶ وین) رات بہی کیسی منور اور کیسی فرحت افزا ہے کہ اسکے نور پر ایسے روز روشن کو بہی (اگر اُسکا وجود دنیا مین ہوسکے) ضرور رشک آئیگا جسمین معمولی ایک آفتاب کے سوا بہت سے آفتاب مشرق سے طلوع ہونگے خط نصف النہار پر چمکتے ہون اور اوسکی فرحت افزائی پر اگر ساکنان فلک مین کو بہی اپنی دائمی خوشی ہیچ

اگر موقع آجائے تو اپنی تاریخی دوستی کا عملی ثبوت بار بار سلطنت برطانیہ کو بخوبی دے سکو مین بہت خوش ہوا کہ تم اسباب کو اچھے طور سے سمجھ گئے ہین - اور اپنے کو میری وفاداری اور گورنمنٹ آف انڈیا کی خیرخواہی مین ہمہ تن مصروف رکھا چاہتے ہو۔ قطعہ آصف

الٰہی ترا شکر ہے یہہ سپاہ — دلیر و دلاور شجاع و جری
ہر اک اپنے گوہر مین عالی گہر — ہر اک اپنے جوہر مین ہے جوہری
تہور ہے چہرہ سے ان کے عیان — بہادر ہے سر لشکر و لشکری
وفادار ہو جو نمک خوار ہو — اسی مین ہے بہبودی بہتری
جہانتک ہو ممکن کرے میری فوج — نگہبانی دولت قیصری
رہے ہوشیاری جو مدنظر — نہو گی کسی کام مین ابتری
جو تدبیر صائب ہے پائے فروغ — مقدر کی اوسکی ہے نیک اختری
بشر کی طبیعت مین ہو راستی — خدا سے ڈرے نہ کجرائی و نہ دوسری
بُرا ہے جو اعلیٰ سے ادنےٰ بنے — مزا یہ ہے پستی سے ہو برتری
ہنرمند ہونے کی خوبی یہہ ہے — سپاہی کرے ہمت افسری
رہین ساز و سامان سے اپنے درست — جو ہو تیغ بجلی تو گھوڑا پری
کرے مشق اس فن کی جس فن مین ہو — یہی آدمی کی ہے دانشوری
ہنرور سے ہے سلطنت کا نمود — ہنر ہی سے ہوتی ہے نام آوری
بنایا حکیمون نے تہا آئینہ — ہوئی شہرت صنع اسکندری
جو ہون سب قواعد مین چالاک و چست — تو پہر کیا نہو گی ہنر پروری
تمہاری طرف سے وفاداریان — ہماری طرف سے کرم گستری

دعا یہ ہے آصف کی اس فوج پر
رہے سایہ دامن حیدری

یہ تمہاری آئین و اطوار کی شائستگی کے لئے ایسی ہے جیسے تمہارے تلوارون کی زیبایش وصفائی کے لئے صیقل - اور اون سے تمہارے بالا دست افسرونیز تمہاری اصلی حالت ایسی ہی ظاہر ہوتی ہے جیسی کہ تمکو اپنی وردیون کی درستی آئینہ سے پائی جاتی ہے مجھے اسکے سننے سے بہی مسرت ہوئی کہ تم اسپورٹس مین ہفتہ وار بڑی دلچسپی کے ساتہہ شامل ہوتے ہو - اور اسباب مین تمنے قابل تحسین ترقی ہو کچہہ کی وہ آج کے اسپورٹس مین نہایت عمدہ طور سے نمایان ہوئی مین اسمین تمہارے شوق سپاہگری و ذوق بہادری کو بہت پسند کرتا ہون اور یقین کرتا ہون کہ تم ایسے کامون مین روزافزون ترقی حاصل کرنے کی کوشش مین کبہی کوتاہی نکروگے -

افسر الدولہ بہادر -

تم نے افسرون کی فیاملیز کیطرف سے جو کچہہ بیان کیا اسکو مین نے بہت خوشی کے ساتہہ سنا مین اُن کے اس اظہار خلوص و فاداری کی قدر کرتا ہون - انکی خواہش اپنے بچونکی بہبودی کی نسبت بالکل واجبی ہے - مگر اس کے پورا ہونے کے لئے دو باتین ضرور ہین ایک تعلیم و تربیت - دوسرے موقع و جائداد بچونکی تعلیم و تربیت زیادہ تر اون کے مان باپ کی ذاتی توجہ پر منحصر ہے - اور تعلیم یافتہ نوجوان لڑکے کو خدمات دینے کیلئے میری گورنمنٹ کیلئے مناسب موقع اور خالی جائدادون کی ضرورت ہے - بازہم مین افسرونکی فیاملیز کی درخواست کا ہمیشہ خیال رکہونگا - اور جب تمہاری طرف سے تعلیم یافتہ لڑکے پیش ہون اور میری گورنمنٹ مین مناسب جائدادین نکلین تو مین تمہارے بچون کو دوسرون پر ترجیح دینے مین ہرگز دریغ نہ کرونگا - کیونکہ میری جان نثار فوج والونکا حق مرجح ہے سلے میرے وفادار جان نثار فوج والو مین تمکو اپنے فوجی قواعد و قوانین کی پابندی کی اسلئے تاکید کرتا ہون اور تمہارے آئین و اطوار کی شائستگی دیکہکر اسلئے خوش ہوتا ہون کہ یہ ذرایع ہین اوس اصلی مقصد کے جسکو حاصل کرنے کے لئے مین نے تمکو سالگزشتہ ترغیب دی تہی یعنے مین تمکو اسواسطے تیار و شائستہ رکہا چاہتا ہون کہ مین تمہارے ذریعہ سے

حضور عالی - یہ خانہ زاد اب اس تقریر کو دعائے ازدیاد عمر و دولت و اقبال پر ختم کرتا ہے الٰہی جب تک آسمان و زمین اور جب تک ستارون مین چمک اور آفتاب مین روشنی باقی ہے حضور پر نور کا آفتاب دولت و اقبال چمکتا رہے حضور پر نور کی عمر و دولت مین ترقی ہو - آمین یارب العالمین -

اسپیچ اعلیحضرت } اے میرے جان نثار فوج والو - مین خدا تعالےٰ کا شکر کرتا ہون کہ مین تمکو یہان دوبارہ میری سالگرہ کی خوشیان مناتے ہوے خیر و خوبی کے ساتھہ دیکھتا ہون - اور خوش ہوتا ہون جسطرح تمکو فرط خوشی سے ایک سال ایک منٹ سے بھی کم پایا جاتا ہے اوسیطرح مین بکمال مسرت اس جلسہ مین اور اگلے جلسہ مین کوئی حد فاصل نہین پاتا ہون - کیونکہ آج مین بفضلہ تعالےٰ شانہٗ اوسی مقام پر اوسی اپنے عزیز فوج والون کو اپنے سامنے وفاداری و صداقت کا اظہار کرتے ہوے دیکھتا ہون جو مین نے سال گزشتہ دیکھا تھا - تمکو میری سالگرہ کی خوشی ہے مگر مجھے تمکو دیکھنے کی خوشی ہے - تمہاری خوشی سے میری خوشی کچھہ کم نہین بلکہ دوہری ہے تمکو اس موقع پر جوش صداقت و عقیدت ہے مجھے جوش محبت کے علاوہ جوش قدردانی بھی ہے -

مین نے تمہارے کمانڈر کے اس بیان کو بہت اطمینان کے ساتھہ سنا کہ تم سال گزشتہ اپنی فوجی قواعد و ضوابط کے اسطرح پابند رہے ہو کہ تادیب کی کارروائیان سالہائے سابقہ کے مقابل بہت کم ہوئین - اس سے مجھے یقین ہوتا ہے کہ سال آئندہ ایسی کارروائیان اور زیادہ کم ہوجائینگی - جسطرح تمہارے بالادستون کا پہلا فرض انصاف ہے اوسیطرح تمہارا پہلا فرض اطاعت ہے - مگر ان دونون فرائض کی ادائی کا ایک ہی طریقہ ہے کہ تم مین سے ہر شخص سپاہی و افسر پوری پوری پابندی فوجی قواعد و ضوابط کی کرے تم جیسے سپاہیون کو تمہارے فن مین طاق ہونے کے لئے قواعد سے بہتر کوئی چیز نہین -

یہہ امر تمام عالم پر ظاہر ہے کہ ہر مجسٹی دی ایمپرس کے ساتھہ اعلیٰحضرت قدر قدرت کا خلوص اور اتحاد موروثی ہے ۱۸۵۷ء مین جبکہ تمام ہندوستان ایک حالت تزلزل مین تھا حضور پرنور کے جد امجد والد ماجد دولت برطانیہ کے کیسے مضبوط اور مستقل دوست رہے حضور پرنور کی فوج حیدرآباد کنٹنجنٹ ایام غدر مین برٹش فوج کے دوش بدوش باغیون کے ساتھہ کس جرات اور بہادری سے لڑی اور داد شجاعت دیکر نیک نامی پیدا کی ۱۸۸۵ء مین امپریل ڈفنس کے بارہ مین سب سے پہلے اعلیٰحضرت قدر قدرت نے تحریک فرمائی جس کا نتیجہ یہہ ہوا کہ آجکے روز تمام ہندوستان مین ہا راہزار امپیریل سروس ٹروپس موجود ہے اور ہر ایک نیٹو پرنس کی خواہش ہے کہ انکی فوج قواعد پریڈ اور تہذیب مین اعلیٰ درجہ کی لیاقت حاصل کرے یہہ امر بھی قابل لحاظ ہے کہ یہ فوج اپنے فارمیشن کے وقت سے کچھہ بیکار نہین رہی ہی بلکہ اول دفعہ ۱۸۹۱ء مین سرحدی جنگ مثل گلجٹ - درگائی - وچترال مین برٹش فوج کے ہمراہ سرحدی اقوام کے مقابلہ مین نہایت بہادری اور شجاعت کے ساتھہ لڑی اور تمغہ نیک نامی حاصل کیا - امپریل سروس ٹروپس کے قایم ہونے سے نہ صرف ہوا کہ برٹش گورنمنٹ کو جنگ کیوقت کمک ملیگی بلکہ پیرامونٹ پاور کو نیٹو پرنس کے لایلٹی اور اتحاد کا پورا پورا یقین ہوگیا اور خصوصاً نیٹو پرنسس کو اپنی سچی دوستی اور محبت کے اظہار کا موقع ملا اسموقعپر یہ امر محتاج بیان نہین ہے کہ امپریل ڈلفنس کیلئے سب سے پہلے اعلیٰحضرت نے آفر کیا - اور وہ آفر امپریل سروس ٹروپس کے فارمیشن کا باعث ہوا - اعلیٰحضرت نے جو امپریل ڈلفنس کیلئے آفر کیا تو یہ آفر گویا امپریل سروس ٹروپس کی عالیشان عمارت کا پایہ اور امپریل ڈلفنس کی کتاب کی بسم اللہ ہوی اعلیٰحضرت نے ہر مجسٹی دی کوین ایمپرس کی لائیلٹی اور وفاداری کی نسبت گرشتہ جشن سالگرہ مبارک مین جو اپنی جان نثار فوج کو مخاطب فرماکر چند اشعار ارشاد فرمائے اون اشعار کو اگر امپریل سروس ٹروپس کی کتاب کا رونق دیباچہ کہا جائے تو بجا ہے - وہ اشعار یہ ہین -

اے اہل فوج دل سے اطاعت وہ تم کرو ۔۔۔ سمجھین جناب قیصر ہند اپنا جان نثار
تم خیر خواہ دولت برطانیہ رہو ۔۔۔ اس سے ہی کامگار ہو اس سے ہی نامدار

گستری کی اس سے زیادہ کیا دلیل ہوسکتی ہے -
ہمارے حضور پرنور کا عدل و انصاف اظہر من الشمس ہے - اعلیحضرت کی توجہ خاص جسقدر اپنی رعایا اور تمام باشندگان ملک کی بہبودی اور رفاہ کیطرف مبذول ہے اور اعلیحضرت کا جسقدر بیش بہا اور عزیز وقت ملکی کامون مین صرف ہوتا ہے اس مختصر مضمون مین اوسکی شرح کرنا گویا آسمان کے ستارے اور ریگ کا شمار کرنا ہے -
حضور عالی گزشتہ سال جشن سال گرہ مبارک کے اسپورٹس مین جو اعلیحضرت قدر قدرت نے بکمال عنایت شاہانہ و مرحمت خسروانہ اپنی جان نثار فوج کی قواعد اور اسپورٹس مین ترقی ملاحظہ فرماکر خوشنودی خاطر مبارک اظہار فرمائی تو ہم جان نثارون کے لئے نہایت موجب عزت اور افتخار کا ہوا - دراصل اس سے زیادہ ہم جان نثارون کو کیا فخر ہوسکتا ہے کہ ہمارا مالک اور ہمارا خداوند نعمت ہمارے خدمات کو پسند فرماوے - ہم جان نثاران فوج کے اسپورٹس مین جب اعلیحضرت نے دست مبارک مین بھالہ لیکر نیزہ بازی مین شرکت فرمائی تو سب خاص عام پر یہ ثابت کردیا کہ فن سپہگری کے ساتھہ حضور پرنور کو کسقدر دلچسپی ہے اور اپنی عزیز فوج کو اعلیحضرت کس قدر قدرت کی نظر سے ملاحظہ فرماتے ہین -
اس موقعپر یہ خانہ زاد بکمال ادب خدمت ملازمان خداوندی مین یہ عرض کرنیکی جرات کرتا ہے کہ گزشتہ سال سے حضور پرنور کی فوج نے اپنے فن سپہگری مین قواعد آموزی مین ہر طرح ترقی کی - گولکنڈہ برگیبڈ - رگیولر ٹروپس - اور امپریل سرویس ٹروپس کے افسرون اور جوانون مین رابطۂ اتحاد و اتفاق روز بروز بڑہتا گیا - سنین ماضیہ کی نسبت سال گذشتہ مین کورٹ مارشل کی تعداد بھی بہت کم رہی مائنر پنشمنٹ بھی بہ نسبت سابق کے رجمنٹون مین دس فیصدی کم ہوئے - ہفتہ واری نیزہ بازی جسمین خوشی سے تمام افسر اور جوان ہر پنجشنبہ کی صبح کو جمع ہو کر کسرت کرتے ہین پہلے جہان پندرہ بیس جوان نظر آتے تہے اب وہان سیکڑون کی نوبت پہنچ گئی ہے - یہانتک کہ نیزہ بازی کیلئے کافی وقت نہین ملتا

سے معلوم ہوتا ہے۔ گزشتہ سال ماہ حال میں جبکہ حضور عالی کی جان نثار فوج نے تینتیسویں سالگرہ مبارک کا جلسہ اپنی جوش دلی اور خلوص قلبی سے منعقد کیا تھا اور آپکے روبرو ہم سب جان نثار چونتیسویں سالگرہ مبارک کے جشن ہمایوں کی مبارکباد ادا کرنے حضور عالی کے قدموں کے نزدیک حاضر ہوئے ہیں جب ہم اس گزشتہ مدت پر خیال کرتے ہیں تو وہ ہمکو ایک منٹ یا لحظہ تو کہاں بلکہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ گزشتہ سال کا جشن مبارک جو اس جگہ اور اسوقت ہمنے اپنے مالک اپنے خداوند نعمت کی سلامتی میں منعقد کیا تھا یہ وہی جلسہ ہے اور جو اڈریس کہ ہم جان نثاروں نے خدمت لازوال خداوندی میں گزرانا تھا وہ ہنوز ہماری زبان پر ہے اور ہمارے بادشاہ ظل اللہ عالم پناہ کی تقریر دلپذیر جسمیں حضور پرنور نے اپنی جان نثار فوج کو وہ عزت و آبرو بخشی اور ان خطابات سے مخاطب کیا کہ جب سے اس فوج کا وجود ہے اسکو یہ اعزاز کبھی حاصل نہیں ہوا تھا اور حضور پرنور کی وہ صدائے نوازش آمیز و کلام عنایت انگیز ہمارے دلوں میں ایک عجیب قسم کا جوش محبت اور خروش جان نثاری پیدا کر رہا ہے اور ہمارے بادشاہ جم جاہ کے ان چند اشعار پر از افتخار کی صدا ابھی تک ہمارے کانوں میں گونج رہی ہے —

اے جان نثار فوج ظفر موج شکریہ　　جوہر ہیں تم میں صورت شمشیر آبدار
رخ رخ سے مرد مرد کے مردانگی عیاں　　رگ رگ سے فرد فرد کے جرات ہے آشکار
ایسے سپاہیوں کی سپاہی کو قدر ہے　　تعریف کیوں نہ آئے مرے لب پہ بار بار
فن سپہ گری مری میراث جد کی ہے　　اس سے ہی میرا نام ہے اس سے ہے افتخار
عزت تمہاری ہے وہ مری عین آبرو　　رکھا ہے بزرگوں نے تم کو بصد وقار

جس بادشاہ ظل اللہ کے عہد معدلت مہد میں اسکی رعایا اور سپاہ اس امن و امان و راحت و آسایش سے بسر کریں کہ جسکو ایک سال کی مدت ایک منٹ یا ایک لحظہ سے سے کم معلوم ہو تو ایسے بادشاہ معدلت پناہ کے عدل و انصاف و رعایا پروری و عدل

کی سچی خواہش کی ایک خاص جگہ میرے دل مین ہمیشہ ہے اور رہیگی - کیونکہ یہ تمہارے اور میرے باہمی تعلقات کے خصوصیت کا نتیجہ ہے کہ تمہارے اقوال و افعال کا اثر میرے دل پر جلد تر اور زیادہ تر ہوتا ہے اور دیر تک رہتا ہے اور مجھے کامل بھروسہ ہے کہ میرے قرب کے لحاظ سے تم اپنی نیت کو اسقدر صاف رکھوگے کہ ہر وقت تمہارے اقوال و افعال صداقت اور خوبی مین ایکسان رہین گے - **رباعی آصف**

جو خاص بین بنتے نہین وہ عام عوام ‏ ‏ ‏ پابند طمع ہوکے عبث ہو بدنام -
جو اہل دیانت ہین جو ہین خیر اندیش ‏ ‏ ‏ ہر حال مین ہے اپنے او نہین کام سے کام

مجھے ہمیشہ وہی ملازم اچھا معلوم ہوتا ہے جو نیک نیت ہو اور جسکی نیک نیتی خود بخود اوسکے کام سے ظاہر ہوتی ہے جیسا کہ میرا ایک مطلع ہے -

وہی ہے خوبرو جو نیک خو ہو ‏ ‏ ‏ وہی ہے پھول جسمین رنگ و بو ہو

اگرچہ تمکو اپنی خاص ملازمت اور میرے تقرب کا جسقدر فخر ہو شایان ہے لیکن مجھے تم سے قوی امید ہے کہ تم محض اس کی بالائی نمایش کے درپے نہ رہوگے تم جانتے ہو خداتعالے کے پاس بھی وہی عبادت مقبول ہوتی ہے جو بلا نمایش درپا ہو اور ہر قسم کا اوج حاصل کرنے کے لئے اول افتادگی لازم ہے دلمین گھر کرنے کے واسطے خیرخواہی واجب ہی دنیا کے کام کو آدمی دین کے کام سے اولے نہ جانے اچھا وہی ہے جو اپنے آپکو اچھا نہ جانے نمایش کے ساتھ کاہش ضرور ہے بڑھ کر گھٹنا یہ بڑا قصور ہے - **قطعہ آصف**

صورت نکہت پریشان کیون ‏ ‏ ‏ اپنی جا سے کوئی نکل کے چلے
کہین ایسا نہو کہ لگے ٹھوکر ‏ ‏ ‏ چاہیئے آدمی سنبھل کے چلے

اڈریس افواج باقاعدہ

حضور عالی جو زمانہ جو وقت جو عمر راحت و آسایش و آرام و امن مین بسر ہو وہ اسقدر جلد گزر جاتی ہے کہ جب گزشتہ وقت پر خیال کیا جاوے تو ایک سال بمنزلہ ایک منٹ یا ایک لحظے

رکھا اور یہہ جشن سالگرہ مبارک ہر سال آشکار او نمایان رہے اور بدخواہان اعلیحضرت و سلطنت آصفیہ ہمیشہ مخذول و منکوب رہین - آمین ثم آمین الٰہی آمین -

تا ہے شاہی الٰہی دہر ہین | میر محبوب علیخان شاہ ہو
ملک کا ہو تا زمانہ مین نظام | یہ نظام الملک آصف جاہ ہو

ایضاً

آصف کی منادی کا ندائی پہر جائے | آصف کے طرف ساری خدائی پہر جائے
لے شرق سے تا غرب جہانتین یارب | محبوب علی خان کی دہائی پہر جائے

اسپیچ اعلیحضرت

اے میرے خاص وفادار ملازمین - یہ دوسرا موقع ہے کہ مین تمکو میری سالگرہ کی خوشیان نہایت شوق و ذوق کے ساتہہ مناتے ہوے دیکہتا ہون اور تمہاری عقیدت مندانہ اظہار صداقت سے بہت خوش ہوتا ہون -

تمنے اپنی وفاشعاری و جان نثاری کا علمی ثبوت ہر وقت ہر طرح سے دینے پر آمادگی پرجوش الفاظ مین ظاہر کی ہے اس سے مجہے بخوبی معلوم ہوا کہ تم اسبات کو اچہی طرح جانتے ہو کہ تمکو میرا قرب جس درجہ کا حاصل ہے اور ہونیکی آرزو ہے اوسیقدر تمہارے خیرخواہانہ جان نثاری کا درجہ بہی زیادہ ہے اور ہونا چاہئے اور اسکے واسطے تم اپنی نیت کی صفائی اور عمل کی خوبی کو بدرجۂ اولے لازم سمجہتے ہو یہ بات تمہاری مجہے پسند آئی مین اسکی بہت قدر کرتا ہون -

رُباعی آصف

دن کیلئے واجب ہے ضیائے خورشید | لازم ہے کہ پانی ہو زراعت کو مفید
یہ لازم و ملزوم ہمیشہ سے ہے | آقا سے ملازم کی برآئے امید

مین تمکو یقین دلاتا ہون کہ جسقدر تم اپنے خاص ملازمت کے اہم فرایض کی ادائی مین بدل و جان مصروف ہو اور ہوگے اوسیقدر تمہاری بہبودی و آسایش

ہوسکے اسکا شکریہ ہم کیونکر ادا کر سکین اور کب کسی جان نثارون کو ایسا بادشاہ ملا کہ ان سکی خوشی کو اپنی خوشی سے مقابل اور لازم وملزوم قرار دیا ہو -

اور یہ زبان اقدس سے اعلیٰ کہ امر لازم وملزوم ہے (خوش رکھو خوش رہو) خداوند دولتمدار حضرت کو ہمیشہ خوش رکھے اور یہ سرفروش جان نثار ہمیشہ حضرت کی خوشی کو دولت دو جہانی پر ہزار درجہ زیادہ تر ترجیح دیتے ہین - ہم خدائے واحد کو شاہد کرکے عرض کرتے ہین کہ ہم کیا تھے اور آپکے تصدق مین اب کیا ہین - اور ہمیشہ خیرخواہی و وفاداری و جان نثاری و اطاعت کا حلقۂ غلامی اپنے گوش دل مین آویزان کئے ہوے ہین - بعد خوشنودی و رضامندی باری تعالیٰ اور رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم - حضرت ہی کی خوشنودی و اطاعت و وفاداری اور جان نثاری کو ہر چیز پہ مقدم جانتے ہین اور جانینگے -

دوسرے بادشاہ جو باتین کہ بڑے بڑے مین انتہا کے ہین اللہ تعالےٰ کے فضل وکرم سے وہ سب صفتین ہمارے اعلیحضرت مین فطرتی و ازلی پائی گئے ہین کہ محنت شاقہ اپنی ذات خاص پر گوارا فرماتے ہین کہ ہر مستغیث داد کو اور ہر حاجتمند اپنی مراد کو پہنچتا ہے - اور ہر مظلوم کو ظالم کے پنجۂ ستم کی بہت توجہ سے نجات ملتی ہے جسکا نتیجہ یہ ہے کہ اسوقت تمام ملک مین امنیت حاصل ہے اور رعایا و برایا نہایت آرام سے بسر کرتے ہین اور سرکار برطانیہ کے قدیمی تاریخی دوستی جسکو تخمیناً ڈیڑھ سو برس کی مدت گزرتی ہے اسکے مستحکم رکھنے مین اس سرکار سے ہمیشہ امداد وکمک و رعایت و تسلیم کی خواہش پوری کرنے مین کبھی اور کسی وقت دریغ نہین فرمایا گیا - بلکہ مزید بران حضرت اعلیحضرت نے جو کچھ اسکو ترقی دی ہے اور پاس اتحاد قدیمی کا خیال فرمائے ہین اور وہ ہندوستان اور دوسرے ملکون مین بھی روز روشن سے زیادہ روشن ہے -

اب کمال ہمارے یہہ دعا ہے اور بارگاہ مجیب الدعوات مین یہ التجا ہے کہ الٰہی یہ بادشاہ [illegible] رعیت نواز - یہ نوشیروان عدل گستر - یہ آقائے بندہ نواز - یہ فرمانروائے [illegible] دو جہان مسند سلطنت پر بترقی عمر وصحت وعافیت و اقبال کارفرما و کامران

اے آقائے نامدار اے بادشاہ گردون وقار۔ اس تمام جملہ کے ہر ایک حرف کے شکریہ مین اگر ہماری جانین نثار کردین اور اپنی خون دل کی مدات اور ہر ایک شریان کا قلم قرار دیکر اوسکے شکریہ مین حیات ابدی کے صفحہ پر بقائے عالم تک منشی نفس ناطقہ لکہتا رہے تو دفتر سے نقطہ اور دریا سے قطرہ ادا نہین ہوسکتا۔

اے ہمارے بادشاہ وہ عقیدت و جان نثاری و وفاداری و خیر خواہی و نمک حلالی اس طور سے یہ پشتینی خانہ زادون کے ہر رگ و ریشہ مین خمیر پائی ہے کہ ہم جب خانہ زادیہ ثابت قدمی تمام عرض کر سکتے ہین کہ اگر ہمارے ٹکڑے ٹکڑے کرڈالین اور اونکو خاکستر بناکر اوڑادین اور پہر جمع کرکے حیات تازہ اللہ تعالےٰ ہمکو مرحمت فرمائے تب ہی حضرت کی جو وفاداری جان نثاری و خیر خواہی کے ولولے اب ہین اس سے ہزار چند زیادہ ایک ایک مین پائینگے۔

محبت کے رو دگر استخوانم توتیا گردد　که از سائیدن صندل کجا نقصان شود بورا

اے ہمارے مالک و آقا ہمارے دل و دماغ مین اُن پُر اثر فقرات سے جو کیفیتین اور جذبات دلی دستعدی ہر کام و ہر امر مین ترقی پذیر ہوتی جاتی ہے ہمارے ناطقہ کو قدرت نہین کہ ہم اوسکو بیان کرین اور ممکن نہین کہ دلی حالت ظاہر کردین ہمارے دلون کو اگر چیر کر کوئی دیکھے تو ہم بتا سکتے ہین کہ کیا کیفیت ہمارے دلون کی ہے اور کسقدر عقیدت حضرت کی غلامی کی رکہتے ہین جواب اڈریس کا دوسرا فقرہ مبارک جو ارشاد ہوا ہے ”کہ اس تمہاری خوشی اور جوش عقیدت اور جوش صداقت کو دیکھکر مین بہت ہی خوش ہوا کیونکہ ہر انسان مین ایک خلقی عادت ہے کہ جب وہ اپنے آس پاس رہنے والون کو خوش دیکھتا ہے تو خود بہی خوش ہوجاتا ہے اور یہہ امر لازم و ملزوم ہے کہ خوش رکہو خوش رہو“۔

اے ہمارے خداوند نعمت اے ہمارے پیارے ہر دل عزیز بادشاہ یہ پر اثر روح کو تازہ کرنیوالا تازہ فقرہ ابتدائے بنائے سلطنت عالم سے آجتک نہین سُنا گیا۔ اسوقت تک کسی بادشاہ کی زبان سے اپنی غلامون کی نسبت یہ پر اثر قدردانی و عزت افزائی کے ارشادات بیان

راہ پہ بھی نہیں موقوف صفائی والے | دل کو نیت کو بھی رکھتے ہیں بہت پاک سے پاک
قدردان اہل صفا ہو کیونکر آصف | جو صفا کیش ہیں کرتے ہیں وہی خاک سے پاک

اڈریس جان نثاران صرف خاص

ہزار شکر و سپاس نخلبند چمنستان زندگانی و آبیار سرابستان طفلی و جوانی کا ہے کہ ہمارے بادشاہ عادل ہمارے ظل اللہ باذل کا نونہال عمر لایزال نسیم بہار آرای ذو الجلال چونتیس سال کے خیابان میں جلوہ گر ہے اور شجر جہانبانی چونتیس اثمر کامرانی سے بارور ہے - بحساب جمل لفظ دل کے چونتیس عدد ہوتے ہیں - گویا ہمارے اعلیحضرت مانند رئیس الاعضا قالب سلطنت کے دل ہیں اور خسرو عادل ہیں۔ دل کو زبان عربی میں قلب کہتے ہیں اور قلب کے ایک سو تیس عدد ہیں جو عمر طبعی انسانی کہی جاتی ہے - اور صد و سی سال کی دعا دیجاتی ہے پس ایک ہی لفظ دل اور قلب سے زمانہ حال و استقبال میں ترقی مدارج عمر شریف کا تفاول ہے اور افضال خداوند لم یزل ولایزال سے ثبوت عمر طبعی کا تیقن بالکل ہے بلکہ ہر دل میں یہ تمنا اور ہر لب پہ یہ دعا ہے کہ ہزار عمر طبعی میسر ہو اور ترقی مدارج و اقبال کے مراتب فزون تر ہوں اللهم زد فزد اللهم اطل ظلال حسناته علی مفارق الناس وطال حبال حیاته بطول عمر الخضر و الالیاس - ہم خانہ زادان راسخ الاعتقاد نے سال گزشتہ تقریب جلسہ سالگرہ مبارک میں جو اڈریس پیش کی ہے اوس کے جواب میں ہمارے آقائے ولی نعمت نے اپنی زبان الہام بیان سے ہم ادنے خانہ زادوں کو جو ان کلمات سے مخاطب فرمایا کہ "میرے خاص وفادار ملازمین تمکو میری سالگرہ کی خوشیاں منانے کا دوہرا استحقاق حاصل ہے کیونکہ تم میں اکثر نہ صرف میری رعایا ہو بلکہ میرے ملازمین بھی ہو اور وہ بھی ایسے ملازمین جنکو زیادہ تر خاص مجھہ سے تعلق ہے اور پھر تم میں اکثر ایسے بھی ہیں جنکے آبا و اجداد کو میرے بزرگوں کے ساتھ ایسی ہی خیر خواہی و عقیدت رہی جیسی مجھے یقین ہے کہ تمکو میرے ساتھ ہے"۔

اون کے ہاتھ اپنے متبرک ہاتھون سے دہلاتے ہین - رزاق عالم نے یہہ حصہ آپ ہی کے لئے عطا فرمایا ہے -

اے ہر دل عزیز سلطان - حضرت ہی کے ہمایون عہد مین یہہ دیکھا گیا کہ امرا - فقرا - مرد - عورت ملکی - غیر ملکی سب کے سب دست بدعا ہین اے ہمارے بادشاہ عالیجاہ مختصر یہہ ہے کہ وہاب مطلق نے جو انواع و اقسام کی خوبیان آپ کی طبیعت مین ودیعت فرمائی ہین اون سے وہی پورا آگاہ ہے - انسان کا فہم و ادراک اون کو احاطہ کرنے سے قاصر ہے - آپکا قلب تجلی الٰہی کا مظہر ہے آپکو وہی جان سکتا ہے جس کا باطن نور بصیرت سے منور ہے -

اے مالک عرش بریں اپنے حبیب پاک کے طفیل سے ہمارے والی ملک کو ہمارے سر و نیر با حشمت وجلال و سلطنت و اقبال تا قیامت سلامت رکہہ اور اوس کو اپنے مقاصد دلی پر کامیاب و مظفر و منصور فرما - آمین ثم آمین -

رباعی

یہہ سالگرہ جسکی ہے وہ شاد رہے   تا روز ابد زندہ و آباد رہے
اے خضر پئے تہنیت آنا ہر سال   نے رکہو گرہ تم کہ تمہین یاد رہے

اسپیچ اعلیحضرت

ارکان صفائی بلدہ و صفائی چادرگھاٹ -

تمہارے اڈریسون کو مین نے بہت خوشی کے ساتھہ سنا حیدر آباد اور چادر گھاٹ کے جن باشندون کیطرف سے تم نیابتاً مجھے سالگرہ کی مبارکباد دیتے ہو مین اون کی اور تمہاری صداقت و وفاشعاری کی قدر کرتا ہون - مجھے یقین ہے کہ جسطرح اون باشندون کی نیابت مبارکباد دینے مین کرتے ہو اوسیطرح اون کی حفظ صحت کے حقوق کی نگہبانی مین اون کی نیابت ایسی کرتے ہونگے گویا وہ خود اپنی آپ نگہبانی کرتے ہین - میری دلی امید یہی ہے کہ تم نائب اور تمہاری مینبر علایامین ہمیشہ یکدلی رہے اور تمہاری مجلسون کے کامون سے اون کی صحت و آسایش روز افزون ہو -

قطعہ آصف

رعایا بلا تمیز مذہب اپنے مالک کی جان نثاری مین ہماری ہمسری کا دعوے نہین کرسکتی اسوجہ سے کہ خالق ارض و سماء نے جو سب شاہون کا شاہنشاہ ہے محض اپنے فضل و کرم سے ایسے ظل اللہ کو ہمارے سرون پر سایہ افگن فرمایا کہ جو شفقت ۔ رحمدلی ۔ سخاوت ۔ ہمدردی ۔ اور سادگی طبیعت مین اپنا آپ ہی نظیر ہے ۔

اے تاجدار نامدار وہ تمام برکتین جو کہ حضرت کے عہد مملکت مین ملک اور مملوک کو اوسکی خوش قسمتی سے نصیب ہوئی ہین اگر ہم خانہ زاد اپنے ناقص خیال مین اوسکو شمار کرنا چاہین تو آپ کے بیش بہا وقت کو ضایع کرنا ہے ۔ رعایا کی فلاح اور بہبودی کا کوئی صیغہ ایسا باقی نہیں ہے کہ جس کے طرف بندگانعالی کی پوری توجہ مبذول نہوی ہو ۔ تعلیم تربیت مال ۔ اور عدالت ۔ پولیس اور حفظان صحت کے لئے تمام علاقون مین جسقدر ترقیان ہوی ہین وہ سب اظہر من الشمس ہین خاصکر صیغہ میونسپالٹی اگر عہد حمایت شاہی تین پرورش نہ پاتا تو یہہ ترقی اوسکو میسر نہوتی جو کہ اسوقت حاصل ہے ۔ جبوقت کہ محصولات صفائی پہلے دفعہ حیدرآباد مین جاری کیا گیا اگر ظل زمان والا شان کی طرف سے صاحبزادون اور امراؤن اور معززون کو فہمایش نہ ہوتی اور یہہ ارشاد نہ ہوتا کہ ما بدولت و اقبال خود اپنی املاک کا محصول ادا کرنے پر آمادہ ہین تو وہ کامیابی جو کہ اسوقت ہمکو حاصل ہے ناممکن تھی اسیطرح اولنعمت ۔ بادشاہان سلف نے داد و دہش بہت فرمائی ہے لیکن حاجتمندون کے ساتھہ وہ سلوک جو پیر و مرشد نے اپنی کریم النفسی سے فرمایا ہے کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ ملک نیچے کے ایوان شاہی پر جو جاجین کا ہجوم جس طرح دیکھا جاتا ہے اور کہین سنا ہے اور بادشاہون کو یہہ تحمل کہان کہ ہر روز کئی ہزار غربا ۔ مرد ۔ عورت ۔ بچے ۔ بڈہے ۔ اور جوانون کو غل و شور کے ساتھہ اپنی خاص فرودگاہ پر بلاکر اپنی ذاتی اہتمام اور مبارک نگرانی سے اونکو مدعو فرماتے ہین اور اون کو سیر شکم اور پر دامن وہان سے واپس کرین ۔ کیا کوئی بتا سکتا ہے کہ اور والیان تاج و تخت گداپیشون اور دریوزہ گرون کو دعوت دیکر

تم میری عزیز رعایا کے دکھ درد کے ساتھہ ہمدردی کرتے رہوگے - اور ان کے جسمانی تکالیف کے گھٹانے - اور انکی صحت کی حفاظت کرنے مین مصروف ہوگے اوسیقدر بدرجۂ کمال میری خوشنودی تمکو حاصل رہے گی اور خدائتعالے سے میری التجا یہی ہے کہ وہ اپنے فضل و کرم سے تمکو تمہاری خیرخواہانہ کوششون مین ہمیشہ کامیاب رکھے - قطعہ

درگاہ بے نیاز مین ہے لاکھ لاکھ شکر — صحت کی جابجا سے چلی آتی ہے خبر
مصروف اپنے کام مین رہتے ہین رات دن — حاذق جو ہین طبیب تو کامل ہین ڈاکٹر
یہہ ہے اصول طب یہی اکثر سنا کئے — مفرد دوا ہو نسخہ مین یا چند مختصر
اکسیر یون ہے دفع مرض کے لئے دوا — تیغ اجل کے واسطے جیسے دعا سپر
نخوت کرے کمال پر اپنے نہ آدمی — کیسا ہی باکمال ہو کیسا ہی باہنر
ظنی ہے علم طب مگر ادراک ہو صحیح — لابد ہے یہ کہ چوک بھی جاتے ہین چارہ گر
آصف کا یہہ عقیدہ ہے سن رکھین حاضرین — شافی خدا ہے اوسکے کرم پر رہے نظر

اڈریس ارکان صفائی بلدہ و چادرگھاٹ

یہہ دوسرا سال ہے کہ ہم عرض پرداز ان ذیل اراکین مجلس صفائی بلدہ کو تمام سکنائے بلدہ حیدرآباد کیجانب سے وکالتاً اپنے آقائے ولی نعمت کی عالی پیشگاہ مین حاضر ہوکر بصد عجز و ادب اپنا ناچیز اڈریس گذراننے کی عزت حاصل ہوئی ہے ہم جان نثار اپنی خوبی قسمت پر جسقدر ناز کرین وہ کم ہے کہ سب سے پہلی بلدۂ حیدرآباد فرخندہ بنیاد مین اس مبارک جلسہ کی بنا اسی مجلس نے ڈالی تھی -

اے بادشاہ جمجاہ - سالگرہ کے جلسے جس خلوص اور جوش کے ساتھہ قلمرو دکن مین منائے جاتے ہین ایک بین ثبوت اس امر کا دیرہے ہین کہ اعلیحضرت کی رعایا کے تمام فرقے جسمین مسلمان ہندو - پارسی - عیسائی - سب شامل ہین آپ کے محبت کے سرور سے سرشار ہین - اگر یہہ عرض کیا جائے تو مبالغہ نہوگا کہ تمام روے زمین کے حکومتون مین کسی ملک کی

اپنی رعایا کے باہمی تعلقات کا انتظام ایسا کرے کہ کوئی امر اپنی حد سے بڑھ نہ سکے۔
پس مین بہت خوش ہون کہ کوششین جو مین اپنی عزیز رعایا کی ترقی و بہبودی کے
واسطے کر رہا ہون اونکو تم اپنے فرایض پیشیہ کے تجربہ سے کسیقدر انسانی قولے کے باہمی
تعلقات کے مشابہ پاتے ہو۔

انسان کیواسطے دنیا مین بڑی نعمت صحت ہے اوس کے لیے سقدر افضال آلہی شامل ہوتا ہے
جسقدر مریض کو پرہیز واجب ہے اوسیقدر معالج کو توجہہ اور تشخیص ضرور ہے۔

دوا کی دیکھہ بھال اطبا اور ڈاکٹرونکا فرض منصبی ہے دو چیزین جا کر نہین آتین۔ ایک جان۔
دوسری آبرو۔ جان ہے توجہان ہے۔ آبرو ہے توجان ہے۔ اہل دانش ان کی احتیاط
ہمہر کرتے ہین۔

مجھے اسبات کی سماعت سے بھی نہایت خوشی حاصل ہوئی کہ تم نے اپنے فن مین ترقی کرنیکا
ایک عمدہ ذریعہ قائم کیا ہے اور اوسکو میری سالگرہ کا یادگار بنایا ہے۔ تمہارا مڈیکل جرنل
ایسا رسالہ ہے جسکے ذریعہ سی تم اپنے تجربہ کی باتین ایک دوسرے پر ظاہر کرنے کے علاوہ
عوام الناس کے خیالات کو بھی اپنی راے کے مطابق بنا سکتے ہین اور مین بہت پسند کرتا ہون
کہ تم اس رسالہ کو اردو اور انگریزی ہر دو زبان مین شایع کرتے ہین۔

اس سے یہ امید کیجاتی ہے کہ ایک فن طبابت کے مشرقی و مغربی دو طریقون کا آپسمین
میل جول ایسا ہو گا کہ ایک دوسرے کے حسن و قبح ظاہر ہو کر اصل فن مین ترقی ہو گی
اور تمہارے فن مین ترقی ہونا دراصل عامہ خلایق کی آسایش کی ترقی ہے جو مجھے بدل
منظور ہے۔

بہرطور تمہارے اڈریس سے ظاہر ہے کہ تم اپنے فن مین طاق ہونے کی اور اس سے میری
رعایا کو نفع پہونچانیکی کوششون مین سرگرم ہو۔

مین تمہاری ایسی کوششون کی بہت قدر کرتا ہون اور تمکو یقین دلاتا ہون کہ جب قدر

تجربات اور اخبارات طبی کے ماخذ اور موسمی کیفیات شامل ہین جو ہنوز اس گلشن سلطنت کے چمنستان حکمت کا ایک نورستہ نہال ہے - امید کیجاتی ہے کہ آبیاری قدر افزائی خسروانہ ایک درخت سرسبز و سربلند مثمر و سایہ دار ہوجائیگا جس سے نہ فقط ملکی فیضیاب ہونگے بلکہ دوسرے ممالک کے حکما بھی اس سے پھل پائینگے اور اوسکا نتیجہ پاکر معذور درد مند و نکی خدمتگزاری مین مصروف عند اللہ ماجور و عند الناس مشکور رہین گے -

اے شاہ بندہ پرور آپکے اوصاف اور آپکے احسانات کا شکریہ ادا کرنیکا زبان و قلم کو یارا نہین اور یہہ مقدور ہمارا نہین -

از دست و زبانیکہ بر آید — کز عہدہ شکرت بدر آید

الٰہی جب تک طبیعت مدبر ابدان ہے اور ترکیب عناصر سے مرکب کالبد انسان ہے یہ آیہ رحمت فرق عالم پر سایہ گستر رہے - اور اعلیحضرت کا آفتاب دولت و اقبال تا ابد منور رہے اور نونہالان حدیقہ آصفیہ اس نخل سلطنت کے سایہ مین تا قیامت شاداب و مثمر و کامیاب رہین آمین ثم آمین -

یہی مراد ہماری ہے مدعا ہے یہی — خدا قبول کرے رات دن دعا ہے یہی

اسپیچ اعلیحضرت } اے میرے حاذق حکمائے دکن -

تمہاری عقیدت کے پرجوش اڈریس سے میری مسرت بھی جوش زن ہوی تمنے اس اڈریس مین نظام ملکی سے طبع انسانی کی خوش اسلوب مماثلت بیان کی ہے میرا خیال ہے کہ یہ محض شاعرانہ تشبیہہ نہین ہے بلکہ ایک حد تک واقعی حالت ہے -

اگر انسان انوار الٰہی کا مظہر سمجھا جائے تو اوس کے بیرونی تعلقات جو اوسکو اپنے ہمجنسون کے ساتھہ ہون اونکا اوس کے طبعی اتحاد کے موافق ہونا لازم ہے -

پس ہر فرمانروا کا اصل اصول یہی ہونا چاہیئے کہ انسان کے عام ذاتی صفات پر غور کرکے اون کے باہمی تعلقات (جسقدر سمجھہ مین آئین) اون مطابق (جہانتک ہو سکے)

موجود ہے۔

سخی کے لئے سخاوت طعم خوشگوار ہے۔ زبان بذل کو ذائقہ کرم ہی متلذذ کرتا ہے۔ بحمد اللہ جسطرح آپ کو اِن پانچون اوصاف سے بہیئت مجموعی تلذذ حاصل ہے اوسیطرح آپکی رعایا بھی ہر ہر صفت سے محظوظ ہے۔

خداوند نعمت حضور پرنور کی سالگرہ مبارک کی تقاریب اور جشن سعیدنے اس عالم مین کس حسن وخوبی سے نیرنگیان پیدا کی ہین کہ ہر ایک کے خون ورگ وپے مین ایک فطرتی مادہ جوش زن ہو گیا جس سے آسایش خلق اللہ کے اغراض بر آمد ہونیکا ذریعہ مل گیا اور ہر کس وناکس کا خیال ہمدردی انسان وخوشنودی سلطان مین مصروف ہو گیا۔

اعلیحضرت قدرت قدرت نے گزشتہ سال اپنے مبارک اسپیچ مین یہ ارشاد فرمایا ہے کہ (مین تمہاری کوششون کی قدر کرتا ہون اور مجھے اسکے سننے سے بہت اطمینان ہوا کہ تم اپنی کوششون مین ایک حد تک کامیاب ہوے اور کامل کامیاب ہونیکی دلی خواہش رکھتے ہو) اور ایک جلسے مین یہ بھی ارشاد ہوا ہے کہ مجھے یقین ہے کہ تم اپنی ودیعت کی ذمہ داریون کو پورا کرکے میری خوشنودی حاصل کرنے مین دریغ نہ کروگے۔

اے سلطان قدرشناس ان جان بخش وروح فزا الفاظ کی معجون نے ہمارے دل ودماغ مین ایسا کچھ مفرح ومقوی اثر پیدا کیا ہے کہ جس سے ہر لحظہ ہماری طاقت وتوان کو ترقی نصیب ہے چونکہ اوس حکیم مطلق نے آپ کو ظل سبحانی گردانا ہے تو آپ کی ذات مبارک بھی حکمت سے خالی نہین جیسے کہ آپ عالم حکام ہین ویسا ہی حکیم الحکما بھی ہین۔ ؎

ہمارے ہر مرض کیواسطے الشاہ درمان ہو مسیحا کی مسیحا اور لقمان کے بھی لقمان ہو

اسی ارشاد کے اصول پر بغرض بہبودی وآسایش خلق اللہ وافادۂ علمی وترقی تجارت آپ کی سالگرہ مبارک کی تقریب مین ماہانہ رسالہ بنام (دکن میڈیکل جرنل) ممبران دکن میڈیکل اسوسی ایشن نے بنہایت شوق جاری کیا ہے۔ جس مین ڈاکٹری ویونانی

tres moyens que ceux-là, il me répondit que cela estoit infaillible, que l'on n'y pouvoit pas parvenir autrement : Je suis bien aise, luy dis-je, de sçavoir vos intentions : je suis à present hors d'inquietude, je n'auray point la peine de vous aller chasser, d'une concession que la Compagnie n'a peu vous accorder, puis qu'elle m'en a mis en possession il y a plus de dix ans : dans trois ans vous en sortirez condamnez aux dépens, & vos associez y perderont tout ce qu'ils y mettront : je pris congé de luy & le laissay faire : il en partit au bout de deux ans comme je luy avois predit, sa compagnie s'estant rebutée des pertes où le galand homme l'avoit engagée.

Tout ce discours n'est que pour

faire

faire voir, que tous ceux qui ont entrepris cette pesche y ont perdu, & ces derniers icy n'en ont pas eu meilleur marché : tout ce qui m'en fache, est que tous ces ignorans-là avec leur babil font tort aux autres, & d'ordinaire on se fie plustost à ces grands diseurs de rien, qui promettent quatre fois plus qu'ils ne peuvent tenir, & l'emportent sur ceux qui ne voudroient pas tromper, & qui cependant ne sont pas creus, parce que leur experience n'est soutenuë que par leur sincerité : il faut mentir pour faire quelque chose, & estre fourbe pour engager en de nouvelles entreprises, y faire bien valoir tous les profits & avantages, diminuer les dépenses en sorte qu'ils ne rebutent

point : & comme il auroit esté naturel de se deffier plûtost de leur peu d'experience, que d'ajoûter foy à leur discours vains & vagues : il est aussi vray de dire, que s'il y a du profit à faire en la pesche des moluës, & des moyens pour multiplier ce profit-là ; ces moyens-là seront plûtost trouvez par une personne consommée par des experiences de trente & quarante années, que par ceux qui s'avisent subitement de se mettre en teste des choses dont à peine avoient ils oüy parler, & qui cependant ne laissent pas d'embarquer les credules en des entreprises, dont le mauvais succez est capable de rebuter dans la suite les mieux intentionnez, & donner des deffiances de ceux qui n'ont

besoin que de secours pour reüssir.

Revenons à nostre pesche. Il est constant qu'à moins que d'avoir un moyen extraordinaire pour multiplier la force & l'industrie des hommes, ceux qui iront la faire tous les ans à l'ordinaire, y trouveront mieux leur compte, que ne feront pas ceux qui entreprendront la pesche sedentaire, comme l'ont entrepris ceux dont nous avons parlé, attendu qu'on trouvera peu de pescheurs qui veulent abandonner pour cela leur famille qu'ils ont en France, & quand mesme ils le voudroient bien faire, ce qui n'est pas impossible, en leur y faisant trouver leur compte, il faudra qu'ils soient à charge pendant quatre

ou cinq mois de l'année à ceux qui les employeront, & qu'ils demeureront tout ce temps-là à ne rien faire, au lieu qu'en la pesche ordinaire ils ne sont pas plûtost de retour en France qu'on en est quite, ce n'est pas qu'ils ne fussent bien aise d'estre employez, & de gagner toute l'année, mais cela ne se peut, ny par la pesche ordinaire, ny par la pesche Sedentaire, comme elle a esté entreprise jusques à cette heure; il faut donc avoir un moyen par lequel on les puisses employer continuellement, & leur donner dequoy gagner toute l'année; & c'est à quoy personne n'a reüssi jusques à cette heure, parce que personne peut-estre n'y a fait reflexion, au moins n'en avons nous point

encore veu d'effets; quoy qu'on nous en propose depuis quelques années , mais ce ne sont que des projets qui n'ont encore abouty à rien ; pour moy qui ay eu tout loisir de m'y appliquer , d'y faire reflexion , & d'éprouver diverses fois un moyen par lequel dix hommes peuvent pescher plus de poisson en un jour , que cinquante ne sauroient faire par les voyes communes & ordinaires.

En la mesme maniere que par les machines qu'on a introduites depuis peu , tant pour les bas de soye, les rubans, & les soyes, en quoy l'on a multiplié l'industrie des hommes sans en multiplier le nombre. Je croy n'avoir pas tout à fait perdu mon tẽps , bien qu'il ait esté traversé de mille

disgraces, puis que outre le moyen d'établir seurement la pesche sedentaire, qui est l'unique moyen à mon avis qui la puisse faire reüssir avec utilité : j'ay encore trouvé en cela l'expedient de faire habiter le païs, suivant l'intention du Roy par les grands avantages que pourront retirer les habitans, que le gain rendra pescheurs, & les pescheurs que les grands profits rendront habitans, le profit estant le premier mobile de toutes les conditions des hommes : le Roy outre cela y trouvera encore un avantage tres-considerable, en ce que la pesche du poisson sec, se faisant à l'avenir avec le tiers moins de matelots qu'elle n'avoit accoûtumé, le surplus ne pouvant

s'employer qu'à la mer, sera obligé de prendre party, ou dans ses armées navales, ou dans les voyages d'Orient, ou d'Occident, ou sur les autres navires Marchands, ce qui facilitera le commerce maritime, rendra les matelots plus souples, & les reduira à la necessité de chercher de l'employ, au lieu qu'on les recherche. Le Roy tirera encore d'autres avantages plus considerables de cet établissement: mais n'estant pas icy le lieu de les dire, je couclus seulement en assurant qu'il est impossible que l'on trouve son compte à la pesche sedentaire, qu'on ne le fasse trouver en mesme temps à ceux qui y travailleront, depuis le premier jusques au dernier; & que ce compte ne s'y pourra

trouver, si l'on ne ménage & le temps, & le lieu, & si l'on n'a l'art de tourner à son profit tous les avantages qu'on peut tirer, & de la terre, & de l'industrie, & des experiences, reïterées par le choix des havres, des saisons, & des degradations diverses du poisson.

Avant que d'achever ce Chapitre, disons encore pour prouver ce que j'ay avancé de la pesche Sedentaire à la maniere ordinaire, & de tous ceux qui l'entreprendront, que les navires qui partent tous les ans de France pour la pesche, ont plus d'avantage que ceux qui la feront sedentaire, à moins que d'estre habitans comme j'ay dit, d'autant que le poisson ne donne point en toutes les costes de la

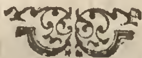
nouvelle France, qu'au mois de May, & si peu en Avril qu'il n'est pas considerable, & si les navires qui partent de France peuvent estre à la coste en Avril, ils y sont donc aussi-tost que les Sedentaires qui n'y auront aucun avantage. La bonne pesche n'a que May, Juin, Juillet, Aoust, Septembre: encore ce dernier mois n'est que pour les apprester à s'en retourner: & si leur charge n'est faite, ils ont de la peine à l'achever, en ce que les vents sont rudes, la saison facheuse pour envoyer des chalouppes sur le fonds, encore ne trouvent-ils pas trois jours en la semaine pour y aller, & s'ils y vont, ils n'ont pas plus d'une heure ou une & demie à demeurer sur le fonds, & pes-

cheront cinquante ou ſoixante moluës à chaque voyage : ce n'eſt pas qu'il n'y ait de la moluë à la coſte, mais le temps ne permet pas aux peſcheurs de demeurer ſur le fonds avec le grappin, & principalement un ſi petit baſtiment qu'une chalouppe : ainſi la charge ou non, le mois de Septembre paſſé il s'en faut retourner, outre que la dépence qu'ils feroient, ſe monteroit à plus que la peſche ne pourroit valoir : de plus en ce temps-là les peſcheurs ne veulent pas aller dehors, quoy que leur avantage ſoit de bien charger : mais l'excez de la peine, jointe au deſir de revoir leurs femmes & leurs enfans, l'emporte alors ſur l'eſpoir du gain.

Dites moy donc quel avanta-

ge auront les ſedentaires, de plus que ceux qui partent de France tous les ans, au contraire ils en auront moins: car les autres eſtant arrivez en France ſont déchargez de leurs peſcheurs, au lieu qu'il faudra nourrir & payer les ſedentaires de leur gages tout l'Hyver. Je veux qu'on les faſſe travailler, mais voyons ſi leur travail vaudra la dépence & les gages. Dans l'Hyver ils ne peuvent faire que de la planche, & abbattre du bois & le debiter pour bruſler. Je ſçay par experience qu'il s'en faut beaucoup qu'ils ne puiſſent gagner leurs dépens, ce qui n'arive pas lors qu'ils travaillent pour eux & leur petite famille, car alors ils le font d'inclination, & le gain qu'ils trou-

vent en la pesche les rend induſtrieux pour s'établir commodement au lieu où ils rencontrent tant d'avantages : ainſi pour entreprendre une peſche Sedentaire avec des profits conſiderables, il faut faire habiter le païs; mais auſſi pour rendre le païs habité, il faut faire en ſorte que la peſche produiſe un profit ſi extraordinaire, que le monde, comme j'ay déja dit, veule bien y venir avec leurs familles pour habitans, & que les habitans veulent bien s'y faire peſcheurs.



CHAPITRE XVII.

Des autres Poissons de mer ; de ceux qui approchent de terre ; leurs combats ; la maniere de les pescher & leurs qualitez.

IL reste maintenant à parler de la pesche des loups marins, il y en a deux especes ; j'ay parlé de la premiere aux Isles de Tousquet, la seconde sorte est bien plus petite qui font aussi leurs petits à terre dans ces Isles, sur le sable, & sur les roches, & par tout où il se trouve des ances de sables c'est où ils vont ; il se

trouve des endroits où ils frequentent plus qu'en d'autres ; il n'y a gueres que les Sauvages qui leur font la guerre eſtans bons à manger, on en tire de l'huile, non comme les autres loups marins : cette huile leur eſt un ragouſt à tous les feſtins qu'ils font entr'eux, ils s'en ſervent encore à greſſer leurs cheveux : cette eſpece de loups marins s'échoüent à terre en toutes ſortes de ſaiſons, & ne s'écartent gueres de la terre ; d'un beau temps on les trouvent échoüez à une coſte de ſable, ou bien ſur des roches où ils dorment au Soleil ; il y en a toûjours quelqu'un qui fait la ſentinelle pour avertir s'il paroiſt quelque choſe, ſoit canot ou quelqu'un le long de la coſte ; au meſme temps qu'il ap-

perçoit quelque chose il se jette à l'eau & tous les autres ensuite; & puis reviennent à la nage proche la terre, ils se levent sur leurs pattes de devant, la teste hors de l'eau, regardant de tous les costez s'ils verront quelque chose, s'ils ne voyent rien, quelques-uns retournent à terre, les autres vont en mer.

Il y a des endroits où il s'en échoüe des deux à trois cens d'une bande, & s'il se trouve des roches le long des terres, où en des culs de sacq où ils hantent d'ordinaire, on les trouve dessus à dormir au Soleil, c'est où ils sont faciles à tuer, n'y en ayant que deux ou trois sur une roche, sans sentinelle, on les approche facilement avec un canot, si on les blesse à mort

ils tombent à l'eau & se debattent, où on les prend, mais si on les tuë tous roides, & qu'ils tombent à l'eau ils vont à fond comme une roche; on les perd souvent y ayant trop d'eau au pied de la roche.

Tout ce qu'ils peuvent rendre d'huile, c'est environ plain leur vessie, dans laquelle les Sauvages la mettent, apres l'avoir fait fondre. Cette huile est bonne à manger fraiche & pour fricasser du poisson: elle est encore excelente à brûler, elle n'a odeur ny fumée, non plus que celle d'olive, & en bariques elle ne laisse d'ordure ny lie au fonds; si on en apportoit à Paris elle s'y debiteroit fort bien.

On void aussi des vaches marines, autrement appellées bêtes

tes à la grande-dent, parce qu'elles ont deux grandes dents, grosses & longues cõme la moitié du bras, & les autres dents longues de quatre doigts, il n'y a point d'yvoire plus beau : j'en ay parlé à l'Isle de sable, & comme les Anglois ont fait leur possible pour les prendre: ces petits loups marins échoüent aussi en la méme Isle, si l'on avoit trouvé l'invention de les prendre, cela raporteroit un grand profit; je croy en avoir trouvé une infaillible, pour les vaches & loups marins; ne l'ayant point éprouvé, je n'en diray autre chose, pour n'assurer pas ce qui m'est encore incertain, si j'avois esté sur le lieu je l'aurois éprouvé, les frais n'en estant pas grands, ce sont là tous les poissons qui vont à terre.

Ceux qui approchent des terres ſont les marſoüins de deux eſpeces, les plus grands ſont tous blancs, de groſſeur à peu prés d'une vache, qui vont ſautant en mer de diſtance en diſtance environ de cent pas en cent pas, d'un ſaut à l'autre, quelquefois plus, quelquefois moins, ſelon la pâture qu'ils trouvent, qui eſt le maquereau, le harang, ou ſardine, ſurquoy ils ſe jettent plus qu'au reſte. Ils rendent force huile, prés d'une barique chacun; & comme je n'en ay point mangé je ne diray rien de leur gouſt.

L'autre marſoüin eſt celuy que l'on nomme pourſille, ceux là vont toûjours en grande bande, & il s'en trouve par toute la mer, ils vont auſſi proche de

terre ſuivant la boitte, ils ſont bons à manger, l'on fait des boudins & andoüilles de leurs tripes, la freſſure eſt excellente fricaſſée, la teſte en eſt meilleure que celle de mouton, mais non pas ſi bonne que celle de veau.

Il y a encore dans ces mers, le ſaumon, l'aloze, la truite, la lemproye, l'éperlan, l'anguille de mer, le maquereau, le harang, l'enchois, la ſardine, & beaucoup d'autres ſortes de petits poiſſons, qui ſe prennent tous à la cenne ou filets proche de terre.

Lors qu'on eſt à deux ou trois lieuës en mer, l'on ne connoiſt encore que ceux qui ſe prennent à la ligne, n'y ayant encore de peſcheurs comme en France;

les Flaitans, c'eſt le nom des peſcheurs qui les maudiſſent, parce qu'ils sõt trop grands,s'ils ſe prennent à la ligne il faut qu'elle ſoit bonne ſi elle ne ſe rompt, ou qu'ils n'emportent l'ain, & ſi l'on l'amene haut il faut tout l'équipage de la chalouppe pour le mettre dedans, avec des gaffes, & luy coupper au plûtoſt l'arreſte ou la queuë avec une hache qu'ils ont exprés en leurs chalouppes. Ce temps-là détourne leur peſche, & c'eſt ce qui fait que les peſcheurs les deteſtent & jurent contre eux : ce Flaitan, c'eſt à mon jugement la ſole, il a la meſme forme, noir deſſus & blanc deſſous, la gueule de même; il n'a qu'une arreſte dans le milieu & tout autour des na-

geoires avec des petites arreſtes comme la ſole : c'eſt ce que les peſcheurs mangent eſtant le plus friand & le plus gras de la ſole : l'on couppe ces nageoires tout autour de la largeur de quatre grands doigts, puis l'on les couppe par tronçons qu'on met en broche, on les fait rotir & on les mange au vinaigre eſtant aſſez gras d'eux-meſmes, ce n'eſt pas que boüillis & mis au beure & en toute autre ſauce que l'on peut faire à la ſole ils ne ſoient excellents, & meſme le corps au court boüillon avec de bonnes herhes & de l'orange; j'en ay mangé quelquefois que j'ay trouvez bons, il s'en peſche ſi grand nombre que l'on s'en dégoute, & ſont ſi prodigieux, qu'à peine pourra-on croire,

qu'un fletan ou ſolle ſoit capable de donner à dîner à quarante ou cinquante perſonnes, c'eſt tout ce que deux hommes peuuent faire que d'en porter un deſſus un boyart.

Il s'y trouve trois ſortes de rayes, la bouclée, celle qui ne l'eſt point, & le poſteau : la premiere eſt la meilleure, la ſeconde apres, & la troiſiéme n'eſt pas fort bonne, il s'en mange des trois eſpeces en France, je trouve que celles-cy ont quelque choſe de plus agreable au gouſt.

L'Eſturgeon, je croy que c'eſt ce qu'on appelle Dauphin, il y en a de huit, dix, unze & douze pieds de long, gros par le corps comme un mouton, il a ſur la teſte une Couronne rele-

vée d'un pouce, le corps couvert d'écailles, de la grandeur du rond d'une aſſiette un peu en ovale, elles ſont parſemées d'eſpeces de Fleurs de lys, la chair en eſt bonne comme du bœuf, ſe leve de meſme par éguillettes, & la graiſſe en eſt jaune; il faut que cela boüille pendant quatre ou cinq heures pour eſtre cuit : ce poiſſon là vient juſques aux entrées des rivieres; il s'éleve en ſautant de ſa hauteur ſur l'eau : on le prend avec un harpon qui eſt fait comme une cramaillée de huit à dix pouces de long, pointu d'un bout, & un trou de l'autre où l'on attache une ligne, puis on l'amanche au bout d'un baſton, pour le pouvoir darder; la peſche s'en fait la nuit.

Deux Sauvages se mettent dans un canot, celuy de devant est tout debout le harpon à la main, l'autre derriere pour gouverner, qui tient un flambeau d'écorce de bouleau, & laisse aller le canot au courant de la marée : lors que l'éturgeon apperçoit le feu, il vient faire des passades tout autour, se tournant d'un costé sur l'autre: si tost que le harponeur en apperçoit le ventre, il le darde au deffaut des écailles, le poisson se sentant frappé il nage d'une grande furie : la ligne est attachée au canot sur le devant qu'il entraine de la vitesse d'une fleche ; il faut que celuy qui est derriere gouverne droit selon que l'éturgeon va, autrement il renverseroit le canot, ce qui arrive quelquefois,

quefois, ils ſçavent bien nager, & puis toute ſa force ne va de furie que cent cinquante ou deux cens pas ; cela fait on retire la ligne, on l'amene contre le canot mort ; pour lors on luy paſſe une corde avec un nœud coulant en la queuë, & on le tire ainſi à terre, ne le pouvant mettre dans leur canot pour eſtre trop puiſſant.

Il y en a de plus petits, qui eſt une autre eſpece, ayant pourtant la chair de meſme, mais de meilleur gouſt & plus tendre ; c'eſt de ce poiſſon-là dont on fait la plus grande partie de la colle de poiſſon, cela vaudroit quelque choſe, & ſi le pays étoit habité, il s'en prendroit nombre.

Lencornet eſt un autre poiſ-

ſon fait environ comme la ſei-
che, il a les barbes autour de la
teſte, longue d'un demy pied
ou environ, avec cela il prend
le poiſſon pour le manger: pour
le prendre on fait du feu à terre
ſur le bord de l'eau, la nuit la
mer montant il vient à terre, la
mer perdant il demeure à ſec ſur
la greve, qu'on en trouve quel-
quefois toute couverte; il a
environ un pied de longueur,
tout rond, plus gros du milieu
qu'aux bouts, le bout de la queuë
eſt pointu, où il y a un rebord
de deux doigts de large tout en
rond, comme une petite ron-
dache, il eſt bon à manger,
roſty, boüilly, & fricaſſé, il
fait la ſauſſe noire ainſi que le
caſſeron en France, qui ſont de
petites ſeiches, il ſe trouve de

ces poiſſons là à la mer gros comme des muids ; ceux-là ne viennent pas à terre, où l'on ne void que les petits au Printemps & à l'Automne.

On a encore la Goberge que les peſcheurs nomment poiſſon de ſaint Pierre, pour deux marques noires qu'il a au deſſus des deux coſtez de la teſte, que l'on dit eſtre l'endroit par où noſtre Seigneur le prit ; il eſt fait comme une petite moluë, excellent à manger, & meſme on le fait ſecher comme la moluë.

La Plaiſe ou Plie de mer ſe trouve proche de terre dans des fonds de ſable lors que la mer eſt baſſe ; pour la prendre on ſe ſert d'un bâton & un fer pointu au bout avec une petite dent qui l'empeſche de ſortir ; lors qu'el-

le eſt picquée, elle eſt bien meilleure à manger que celles des rivieres, eſtant plus ferme & de meilleur gouſt.

Il ſe prend encore des Hommars, qui ſont des Ecreviſſes de mer ; il s'en voit qui ont la patte ou mordant ſi gros qu'elle peut tenir une pinte de vin : on les prend à la coſte autour des roches, ils viennent au Printemps, & durent juſques à l'Hyver ; ils ſe prennent du meſme fer que les plaiſes, c'eſt un fort bon manger à toutes ſortes de ſauces ; nous les avons nommez perdrix de mer pour leur bonté.

L'Eſpadon eſt un poiſſon gros comme une vache, de ſix à huit pieds de longueur qui va en diminuant vers la queuë : il a ſur le nez un eſpadon dont il prend

le nom, qui eſt long d'environ trois pieds, large d'environ quatre bons doigts : il y a des deux coſtez de cet eſpadon des pointes longues d'un pouce, de pareille diſtance les unes des autres, & va étraiſſiſſant vers le bout, il ne plye point & eſt dur & fort roide : il s'en eſt échoüé une fois un proche du Fort, c'eſt un tres-excellent manger, & à toute ſauce; la teſte en eſt auſſi bonne que celle d'un veau, quoy que plus groſſe & plus carrée; les yeux en ſont gros comme les poings; ce poiſſon là eſt l'ennemy de la Balene, s'ils ſe rencontrent il faut ſe battre : je m'y ſuis une fois rencontré; j'en euſt le divertiſſement prés d'une heure ſans en approcher que de trois ou quatre cens pas,

n'ayant qu'une barque pour lors qui n'eust pas pû resister aux coups de queuë de la balene ; je les voyois assez, c'est l'espadon qui attaque estant plus agille que la balene : ils estoient deux espadons contre une balene , l'espadon s'élance sur l'eau plus que de sa hauteur : étant en l'air il se tourne le nez en bas & tâche de donner en tombant de son espadon dans le corps de la balene , qui se plonge en l'eau quasi toute droite, & ayant la queuë en l'air en frappe l'eau de toute sa force , taschant d'attraper son ennemy : si elle l'attrappoit elle l'incommoderoit, mais au mesme temps qu'il tombe sur elle, il va au fonds pour retrouver la balene qu'il oblige à revenir sur l'eau : si-tost

qu'elle revient, l'autre eſpadon s'éleve qui taſche auſſi à luy donner de ſon eſpadon ſur le dos: quelquefois ils s'élevoient tous deux à la fois & tomboient deſſus la baleine qui na que ſa queuë pour deffence, & n'eſtant ſi agille que l'autre n'atrappe rien, mais l'autre qui ſe remuë bien autrement, eſtoit à ſa teſte au fonds de l'eau avant qu'elle donnaſt ſon coup de queuë, & l'obligeoit à revenir ſur l'eau, eux en meſme temps en l'air pour offencer la balene, ce qu'ils ne peuvent faire, ayant le lard plus épais que la longueur de l'eſpadon, qui ne peu toucher à la chair, & s'ils y touchoient ces pointes pourroient s'y accrocher, ce qui l'y feroit demeurer & cauſeroit ſa perte: tout leur

combat ne provient que d'une haine, ſans ſe pouvoir faire de mal ; neantmoins ils obligerent la balene à s'enfuir qui s'en alla au fonds, & ne revint plus au combat, du moins je ne la vis plus paroiſtre ſur l'eau, mais bien les eſpadons comme victorieux.

Il s'y voit encore un poiſſon que les matelots François appellent Requiem, & les Eſpagnol Tiburon, il eſt long de cinq à ſix pieds, plus menu que l'eſturgeon, en diminuant vers la queuë, la teſte pointuë, fort longue : il a la gueule par deſſous, & faut qu'il ſe tourne ſur le dos pour mordre, il a ſept rangée de dents fort affillées ; ſi un homme tomboit à l'eau ou qu'il ſe baignât, & qu'un de ces poiſſons là s'y rencontraſt il auroit

bien de la peine à s'en ſauver, à moins que de bien nager pour gagner la terre, juſques à mettre le ventre ſur le ſable; car s'il luy donnoit le temps à ſe pouvoir tourner il le morderoit, & s'il prenoit un bras, une cuiſe, ou la teſte il emporteroit la piece; nous n'avons point d'os qu'il ne tranchaſt net comme une rave; ſi l'on eſtoit tombé à l'eau en un lieu d'où l'on ne peuſt gagner la terre, ſi on n'eſtoit promptement ſecouru on ne s'en pourroit ſauver. Il s'en rencontre par toute la mer & aux coſtes: La peau en eſt fort rude, l'on s'en peut ſervir pour polir du bois; je n'en ay jamais mangé, ny veu perſonne qui en euſt mangé, ny qui ait eu envie d'en manger, les matelots les ont en horreur.

Il se trouve aussi des Chiens de mer, qui sont faits de mesme que le Requiem, mais ils ne sont pas plus gros ny plus longs que le bras, ils ne mordent point le monde, aussi n'ont-ils pas tant de dents, & ils sont bons à manger.

Pour du poisson de riviere ou d'étang, j'en ay veu fort peu, nous avons tant de poisson de mer tout proche les Forts, que l'on ne prend pas la peine d'aller chercher les étangs, outre qu'il faudroit avoir des tramails pour cela ; la cenne n'y peut servir, y ayant trop d'herbiers & des bois dedans, en quelques rivieres on peut faire cenner; j'y ay pris des barbeaux, des petits barbillons & du goujon.

L'Hyver mes gens sont allez

en quelques étangs, on fait un trou dans la glace, & avec une petite ligne & un petit ain, ont pesché de petites truites saumonnées d'environ un pied de long, l'on en prend bien un cent en une apresdisnée, elles sont tres-bonnes, dans les mesmes étangs l'on prend de la tortuë, il s'en trouve d'aussi grandes que le tour d'un chappeau; l'écaille de dessus est rayée de couleur rouge, blanches & bleuës: c'est un tres-bon poisson, étant boüilly on oste l'écaille, puis on la pelle, on le couppe par morceaux, le met à l'étuvée ou fricassé avec une sauce blanche, il n'y a point de poulets qui vallent cela.

J'ay parlé des huistres au premier Livre, mais je ne vous ay

pas dit que c'est une grande manne pour l'Hyver que le temps ne permet pas d'aller à la pesche : elles sont dans les ances ou à la coste proche de terre : pour les avoir on casse la glace, on fait une grande ouverture, puis on a de petites perches assez longues pour toucher au fonds de l'eau : on en lie deux ensemble par la moitié, puis on ouvre & ferme cela comme des tenailles, l'on les tire de l'eau & les jette sur la glace ; on ne va point à cette pesche que l'on ne soit plusieurs, les uns peschent, un autre fait du feu, l'autre écalle pour en fricasser, d'autres les mettent sur les charbõs deux ou trois en une grande coquille, avec leur eau, de la mie de pain, & un peu de poivre ou muscade,

on les fait cuire comme cela, & c'eſt un bon manger, & quand on eſt bien raſſaſié chacun emporte ſa charge, & les chiens entrainent chacun une ſachée avec un petit traineau que l'on leur fait fort legere, attelez comme un cheval, ils vont toûjours courant ſur la glace, où la neige, ce ſont eux qui portent tout l'équipage des chaſſeurs : quand on va l'Hyver coucher dehors, on en fait moins de difficulté qu'en France quoy que l'on die le pays ſi froid, j'y ay moins ſouffert de froid qu'à Paris, ſur tout lors qu'on eſt dans le bois à l'abry du vent.

CHAPITRE XVIII.

Description des poissons d'eau douce à quatre pieds ; leurs formes & qualitez, leurs industries & maniere d'agir, & tenailler.

IL y a encore en ce païs-là, trois sortes de poissons d'eau douce qui ont quatre pieds, le Rat musqué, le Loutre, & le Castor, il est permis d'en manger pendant le Caresme, comme le Loutre en France: Le Rat musqué est un peu plus gros & plus long que le Rat d'eau de France, son élement est l'eau, mais il ne laisse pas d'aller quel-

quefois à terre; il a la queuë plate, longue de huit à dix pouces de la largeur d'un doigt, couverte de petites écailles noires, la peau rousse couleur de minime brun, le poil en est fort fin, assez long, & porte des rognons proche les testicules, qui ont l'odeur du musque tres-agreable, & n'est point incommode à tous ceux à qui le musque donne des incommoditez : si on les tuë l'Hyver pendant que la peau est bonne pour fourrer, les rognons ne sentent rien : au Printemps ils commencent à prendre leur senteur qui dure jusques à l'Automne ? estans tuez en la bonne saison, leurs rognons sentent toûjours, & pour entretenir leur bonne odeur, il les faut humecter d'un peu d'huile, autrement

les portant sur soy ils sechent, & la mitte s'y met qui les gaste, la peau est bonne à faire fourure, sur la fin de l'Automne où elle a peu de sentiment : pour la chair elle n'a point de goust de musque, elle est excellente à manger, rostie, ou fricassée avec une sauce blanche.

Le Loutre est un poisson connu en France, beaucoup de personnes y en mangent; le goust est à peu pres de mesme, mais elles different de celles de France en ce qu'elles sont plus longues & plus noires, toutes communement; il s'en trouve qui le sont bien plus les unes que les autres, il y en a d'aussi noires que du jay; lors qu'elles ont valu de l'argent, estant tuées en bonne saison, il s'en est vendu jusques

jusques à huit, dix & douze Loüis d'or la piece; ces belles-là sont encore recherchées, mais ne sont plus si cheres.

Le Castor est vn poisson comme le Loutre, il n'est pas si long, il est à peu prés de la longueur & grosseur d'un mouton, les pieds plus courts, ceux de derriere toillés ainsi qu'un oye, ceux de devant sont en forme de mains, la queuë en est faite comme une solle couverte de petites écailles noires; le dedans est une graisse ferme, semblable à des tendrons de veau, qui est un tres-bon mangé boüilly & fricassé; la chair se mange aussi boüillie, mais les cuisses & les épaules sont beaucoup meilleures rosties & semblent à une épaule & à un membre de mouton rosty, les

arreſtes ſont de meſme, & la chair de ſemblable couleur; pour le gouſt a quelque difference, autrement il ne ſeroit pas poiſſon; pour leur couleur ils ſont d'ordinaire d'un minime brun, tirant ſur le noir ou bien roux, il s'en trouve quelquefois de noirs, & meſme de blancs, ces peaux-là ont eu autrefois grand cours lors des chappeaux de caſtors, il ne l'ont pas tant à preſent, l'on s'en ſert pourtant pour fourure en Alemagne, Pologne, Moſcovie, ou autres lieux froids où on les envoye, quoy qu'il y en ait en Moſcovie, mais le poil n'en eſt pas ſi beau, ny ſi long; outre qu'ils ont un ſecret en ce pays-là que nous n'avons point encore en France, de tirer de deſſus une peau de

caſtor, tout le duvet ſans offencer le grand poil, ainſi la peau leur ſert pour fourure avec le grand poil,& ils envoyent le duvet en France, qui eſt ce qu'on appelle Laine de Moſcovie.

En France on coupe le poil ſur la peau pour avoir le duvet, & le grand poil eſt perdu, mais la peau ſert à faire des pantoufes ou mulles du Palais à Paris : c'eſt là tout ce que l'on peut dire de la peau & de la chair, qui n'eſt pas ce qu'il y a de plus remarquable en cet animal, mais ſon naturel laborieux & diſciplinable, ſon induſtrie & ſon obeïſſance dans le travail, en ſorte qu'on aura peine à croire ce que j'en vais dire, & que j'aurois peine à croire moy-meſme ſi je n'en avois eſté ſouventes fois le témoin oculaire.

Tous les animaux dont on a le plus venté l'induſtrie ſans en excepter meſme le ſinge, avec tout ce qu'on luy peut apprendre & tous les autres ne ſont que ce qu'ils ſont, c'eſt à dire des beſtes en comparaiſon du Caſtor, qui ne paſſe que pour poiſſon : comme tel il luy faut de l'eau : pour cet effet il fait des lacs & de grands étangs ; & la pluſpart de tous ceux qui ſont en ces quartiers de la nouvelle France ont eſté faits par les Caſtors ; pour cela ils cherchent un ruiſſeau qui paſſe par quelque endroit étroit, dont les côtes ſoient hautes, comme entre deux montagnes ou cotteaux, & où les bois, la terre, & tous les matereaux propres à leur travail ſe trouvent en cet endroit-là ; ils

font une digue ou chauſſée, il s'en voit de cent cinquante & deux cens pas & plus de longueur, & de huit, dix, onze & douze pieds de hauteur, & ſont auſſi larges en leur baſe avec un talus proportionné à ſa hauteur en ſorte qu'elle ſoit aſſez forte pour ſoûtenir la peſanteur de l'eau.

Pour ce travail, ils s'aſſemblent juſques à deux, trois & quatre cens caſtors & plus, tant grands que petits : il faut ſçavoir premierement que le caſtor n'a que quatre dents, deux en haut & deux en bas, les plus grandes ſont de la longueur de deux travers de doigt, les autres les ont à proportion de leur grandeur, ils ont des pierres pour les aiguiſer, en les frottant

dessus : avec leurs dents ils abatent des arbres gros comme des demie bariques ; ils se mettent deux aprés, & un homme avec une coignée ne l'aura pas plûtost mis à bas qu'eux, & le font toûjours tomber du costé qu'ils veulent le plus à leur commodité.

Pour mettre tous ces ouvriers en besogne, & bien faire leur travail, il leur faut un architecte & des commandans : ceux-là sont les anciens qui y ont travaillé autrefois ; selon le nombre il y a huit ou dix commandans, qui neantmoins dépendent tous d'un seul, qui donne les ordres : c'est cet architecte qui va tantost à l'atellier de l'un, tantost à celuy de l'autre, & est toûjours en action. Lors qu'il a arresté le lieu où il faut faire la

chauſſée,il y employe un nõbre de Caſtors à oſter ce qui pourroit nuire, comme du bois abatu qui pourroit donner cours par le deſſous de la chauſſée, & faire perdre l'eau : ceux-là ſont les maſſons : il en fait mettre d'autres à abattre des arbres, puis couper les branches de longueur d'environ deux pieds, ou plus ſelon la groſſeur de la branche, ce ſont les Charpentiers ; d'autres ſont pour porter le bois au lieu du travail où ſont les maſſons comme les maneuvres, les autres ſont deſtinez à la terre, ſe ſont les vieux qui ont la queuë la plus large qui ſervent de hotteurs : il y en a qui bechent la terre, & la grattent avec leurs mains, ce ſont les beſcheurs, d'autres ſont pour la charger,

chacun fait ſon métier ſans ſe méler d'autre choſe : chaque travailleurs d'un métier a un commandant avec eux qui veille ſur leur travail, leur montre comme il faut faire : celuy qui commande aux maſſons leur montre à arranger le bois & bien poſer la terre, ainſi chacun montre à ceux qui ſont en ſa charge, s'ils manquent il les chaſtie, les bat, ſe jette deſſus & les mord pour les mettre à leurs devoir.

Tout eſtant ainſi diſpoſé, ce qui eſt bien-toſt fait, tous les matins chacun va à ſa beſogne : ſur les onze heures ils vont chercher à manger, & ne reviennent qu'environ les deux heures, je crois que c'eſt à cauſe de la grande chaleur qui leur eſt con-

traire, car s'il fait clair de Lune ils travaillent la nuit plus que le jour.

Voyons-les donc tous agir pour faire leur chaussée, où sont les massons, les maneuvres y apportent le bois couppé de longeur; chacun porte sa piece selon sa force sur ses espaules; ils marchent tous droits sur les pieds de derierre, estant là ils posent la piece proche des massons, les hotteurs font de mesme, leur queuë leur sert de hotte; pour les charger ils se tiennent tous droits, & leur queuë porte à terre toute plate; les chargeurs mettent la terre dessus qu'ils foullent pour la faire tenir, & tout le plus haut qu'ils peuvent venant en dos d'asne par enhaut, puis ceux qui sont

chargez marchant tous droits trainant leur queuë aprés eux, qu'ils déchargent proche les maſſons, leſquels ayans des matereaux commencent à arranger leurs bois les uns contre les autres, & en font une couche de la longueur & largeur qu'ils veullent faire le fonds de la chauſſée : à meſure que les uns poſent du bois, d'autres prennent de la terre à belle mains qu'ils mettent deſſus, la foulent pour remplir l'entre-deux des bois; quand elle eſt au deſſus des bois ils la battent avec la queuë dont ils frappent deſſus pour la rendre ferme; cette couche eſtant faite de terre & de bois de la longueur de la chauſſée, ils remettent des bois & puis de la terre deſſus, comme

auparavant, & vont continuant toûjours en la haussant, & le costé de l'eau à mesure qu'elle hausse se garnit de terre, qu'ils y mettent pour remplir les trous que les bois auroient pû faire: à mesure qu'ils mettent cette terre ils posent le cul sur le bord de la chaussée en sorte que leur queuë pend à bas, & puis en levant leur queuë frapent dessus la terre pour l'applanir, & la faire entrer dans les trous qu'il y pourroit avoir au bout des bois du costé de l'eau & empescher qu'elle n'y puisse avoir d'entrée, & mesme y mettent jusques à deux ou trois fois de la terre l'une sur l'autre, la battant de temps en temps avec leur queuë, en sorte que l'eau ne peut passer au travers de leur

digue ; lors qu'ils battent comme cela de la queuë, on les attend d'une lieuë dans les bois.

Pour pouvoir monter ſur leur digue & y porter leurs mattereaux à meſure qu'ils la hauſſent, ils font aux deux bouts une montée au dedans & au dehors, jointe à la digue qui va inſenſiblement en montant vers le milieu de la digue, ils en font des deux coſtez, d'autant que l'on apporte les matereaux de part & d'autre : on pourra dire que l'eau eſtant arreſtée peut ſurmonter la digue & empeſcher leur travail, mais comme ce ne ſont pas de gros ruiſſeaux cela n'arrive pas.

Outre que c'eſt l'Eſté & l'Automne qu'ils font leur travail & pendant que les eauës ſont baſ-

ſés, & avancent plus leur travail que l'eau ne peut monter, à cauſe de ſon étenduë, mais à la fin il faut que l'eau monte plus haut que la digue, outre qu'elle groſſit l'Hyver & au Printemps que les neges fondent qui romperoient la digue, ſi elle n'avoit paſſage, pour lors elle paſſe pardeſſus où ils ont fait des conduits de diſtance en diſtance, comme des goutieres par où l'eau ſort, qui court par deſſus la digue, qui eſt ſi bien accommodée que rarement l'eau y fait breche.

Tout leur travail eſtant achevé, ils laiſſent emplir l'étang d'eau, juſques à ce qu'elle ait cours pardeſſus la digue pour voir juſques où va le bord de l'eau à ſa plus grande hauteur, afin de travailler à faire leurs lo-

gemens qu'ils font tout autour de l'étang, si ce n'est qu'il se trouve de la terre haute dedans l'eau, où il se met quelques castors qui y feront leurs logements, lesquels sont faits ainsi que des fours par le dehors, ils les bâtissent de branches de bois, dont un bout est en terre, & les autres ployées les uns dans les autres, qui font la voute, laquelle estant faite, bien garnie de bois, ils font un étage haut par dedans, le dessous en est partagé en deux, par une cloison dont une partie du four ou logement est dans l'eau, & l'autre à terre; tout le dessus & les costez sont maçonnez de terre, de mesme qu'un nid d'yrondelle.

Le logement fait, ils font leur provision d'Hyver, car le castor

ne mange point de poiſſon, il vit d'écorce de tremble qui eſt un bois fort leger ; il abat un arbre, le couppe par tronçons de longueur pour ranger en ſon logis, puis chacun porte ſon morceau & entrent par l'ouverture de terre, empliſſent tout le haut de ce bois & auſſi le bas qui n'eſt point à l'eau, l'arrange auſſi proprement que ſont les bûches de bois flotté dans un chantier, ayant tout remply à la reſerve d'un trou qu'il laiſſe pour aller à terre ; il abat de gros arbres qu'il fait tomber tout autour & deſſus ſon logement tout en confuſion, afin que ſa maiſon ne paroiſſe pas, & ne puiſſe eſtre approchée ſans faire de bruit.

Chaque maſle & femelle a ſa maiſon avec leurs enfans, qu'ils

gardent d'une portée à l'autre, qui n'arrive qu'une fois l'année d'ordinaire, & mettent bas au Printemps ; ces petits tettent & ne mangent pas qu'ils n'ayent deux ou trois mois, quoy qu'ils mangent ils ne laissent pas de tetter jusques à ce qu'ils soient grands : lors que la mere a mis bas, tous les petits de l'année precedente sont chassez de la maison, & alors ils s'accouplent & vont chercher place pour bâtir un logement, s'ils n'en trouvent quelqu'un de tout fait.

Quand ils sont dans leurs logemens qui est l'Hyver, ils ont tous le derriere à l'eau & la teste à l'air, car ils ne peuvent pas demeurer long-temps sans respirer ; pour leur nourriture ils prennent une de ces branches ou morceau de

bois ou deux ſelon la groſſeur dont ils ſont, mangent la peau, mettent le bois tout net, & enſuite pouſſent ce bois à l'eau par le trou ou eſt leur derriere pour ne point embaraſſer leur logis: leur bois qui eſt leur nourriture, eſt à couvert crainte qu'il ne ſe moüille; s'il ſe moüilloit la peau ſe gaſteroit & ne vaudroit plus rien à manger, c'eſt pourquoy ils maſſonnent leurs logis.

Pour l'Eſté ils ne font point de proviſions, ils vont manger à terre, & ſe tiennent à l'eau la plus grande partie du temps, mais l'Hyver lors que leur étang gelle ils ſont contraints de demeurer à la maiſon; s'ils alloient à l'eau comme ils le peuvent faire, par deſſous la glace ils n'y pourroient pas vivre, eſtant pri-

ſe par tout, & n'y ayant aucu-ne ouverture pour reſpirer, apres tout cela je vous laiſſe à juger, ſi l'inſtinct qu'on attribuë au reſte des animaux eſt fort diffe-rend en ceux-cy de la raiſon & du bon ſens. Pour moy je ſçay bien qu'il y a beaucoup d'hom-mes, meſmes habiles en beau-coup de choſes, qui ſeroient fort embaraſſez s'il leur falloit faire eux-meſmes leurs logements, ſur tout s'il y avoit autant de precautions à prendre, & auſſi importantes à la conſervation de leur vie, comme le ſont aux Caſtors la reſpiration, les ali-mens, l'eau & le ſoin de ſe derober à la connoiſſance des chaſſeurs.

CHAPITRE XIX.

Des oyseaux de mer & de leurs proprietez.

IL me reste à faire connoistre les oyseaux de mer, je veux dire les principaux, car le nombre est trop grand pour me souvenir de tous; le premier est l'Outarde, elle est de la grosseur d'un coq d'Inde, le plumage en est gris brun de la maniere de celuy d'une oye, le dessous de la gorge blanc, les Sauvages en font des robes, elles ne pond point que de deux ans en deux ans, l'année qu'elle ne pond point elle se deplume.

Les jeunes outardes ne pondent point qu'elles n'ayent qua-

tre ans, leur ponte eſt de quatorze, quinze & ſeize œufs; elles font leurs nids dans des Iſles, ou des mareſcages à plat de terre pour l'ordinaire; neantmoins il y en a qui les font dans des arbres, & lors que leurs petits ſont éclos, ils ſe mettent ſur le dos du pere ou de la mere, qui les portent à l'eau à une ou à deux fois; celles de terre les menent auſſi à l'eau ſi-toſt qu'ils ſont éclos : la nuit la mere les remene à terre pour les mettre ſous elle, & toûjours dans quelques Iſles ou marécages, à cauſe des renards qui leur font la guerre.

Il y en a une autre eſpece qui ſont plus petites, pour ce qui eſt du reſte c'eſt la meſme choſe, la chair en eſt bonne,

& tres-excellente à manger rôtie & boüillie, font de tres-bon potage, le boüillon en est blanc, elle est encore bonne salée, le goust en est autrement bon que d'un oye, & n'est pas de si mauvaise digestion, celles qui n'ont point encore pond, ont bien meilleure goust que les autres, leur mangeaille n'est que de l'herbe; elles vont paistre en des marécages ou des prairies qui sont sur le bord de la mer; si elles se rencontrent en des lieux de sable vazeux, où il croît des herbes de la longuenr d'une brasse & plus, qui sont fort étroittes & montent jusques à fleur d'eau, c'est la pâture qu'elles ayment le mieux: en ces endroits-là on ne manque jamais d'y en trouver, outre qu'elles

aiment mieux estre à l'eau qu'à terre crainte de la surprise.

En quelque lieu qu'elles soient il y en a toûjours une ou deux, si elles sont grand nombre, qui font le guet & ne mangent point se promenant d'un costé & d'autre regardant par tout : si elles voient ou entendent quelque chose dans le bois, au mesme temps elles font un cry, tous les autres levent la teste, demeurent comme cela un temps, si la sentinelle ne dit mot elles se remettent à manger, mais si cette sentinelle entend ou apperçoit quelque chose elle fait un autre cry, s'enleve, & au mesme temps toute la suite.

Le Cravan n'est gueres moins gros que la petite outarde, le goust en est bien aussi friand,

rofty & boüilly, non falé; il eft plus brun de plumage, le col plus court, & point de blanc fous la gorge: c'eft un oyfeau paffager, il ne vient dans le païs que l'Efté, il s'en va l'Hyver, on n'a point de connoiffance d'où il vient, ny où il va: on n'a jamais veu qu'il aye fait des petits: fi ce n'eftoit le gouft qui eft autrement bon que la macreufe, je dirois que s'en font, le plumage en approche beaucoup, mais d'en manger le Carefme il y auroit trop de delices; ils vivent auffi d'herbes, de quelques petits coquillages, ou vers qui fe trouvent dans le fable.

Les Canars font tous comme en France, pour le plumage & la bonté: ceux qui ont l'aifle bleuë & le pied rouge font les

meilleurs ; les pieds gris qui ont aussi l'aisle bleuë ne different guere en bonté : il y en a d'une autre sorte qui n'ōt point d'esle bleuë qui ne sont pas si bons : il s'en void aussi d'une autre espece, qui ont le plumage minime clair, de cette espece le masle est blanc, a le bout de l'aisle noir : le masle & la femelle ne sont jamais ensemble, & ne s'assemblent qu'au Printemps qu'ils entrent en amour ; & quand les femelles commencent à faire leurs nids ils se separent ; les masles vont en bandes à part, & les femelles de mesme ; si on tire sur les femelles, à moins que de les tuer tout roide on les perd, si-tost qu'elles sont blessées elles plongent, & la moindre herbe qu'elles trouvent elles la prennent

nent avec le bec, meurent là & ne reviennent point sur l'eau, elles ne sont point autrement bonnes elles sentent l'huile comme la macreuse.

Pour la Sarcelle, elle est commune en France; on en sçait la valeur comme du Plongeon, & de la Poule d'eau, c'est pourquoy je n'en parleray pas davantage : il s'y void encore quantité d'autres sortes d'oyseaux de la grosseur des canards comme la palonne, qui a le bec long d'environ un pied, rond par le bout en pelle de four; laigraite qui porte trois petites plumes toutes droites sur la teste : le bec de scie, en ce qu'il a le bec fait en forme de scie; le Cacaoüy, parce qu'il prononce ce mot pour son ramage; Marionnet-

tes, parce qu'ils vont sautant sur l'eau : la Gode, c'est un oyseau qui vole aussi vîte qu'une fleche, le blanc & noir est son plumage; le Cormorant qui se dresse à la pesche du poisson, on luy lie le col proche l'estomac qui l'ẽpesche d'avaler, estant privé il apporte sa pesche à terre.

Il y a des Alloüettes de trois façons, les plus grosses, sont de la grosseur d'un gros merle grisette, elles ont les pieds longs : d'autres qui ne sont gueres moins grosses, ont le bec plus long; d'autres comme des moineaux, & de petits pinçons; tout ce gibier-là va en bande toûjours sur le bord de l'eau, où il y a de la greve : les Chevalliers, sont une espece de beccasses qui ont le bec fort long, ils vivent

de l'éches & autres choſes qu'ils trouvent dans le ſable, ſur le bord de la mer, ils ſont de la meſme groſſeur, ont les jambes auſſi longues, & le plumage plus roux que la beccaſſine.

Les Eſterlais, ſont d'autres oyſeaux, gros cõme un pigeon, qui vivẽt de poiſſon, volent toûjours en l'air s'il apperçoit ſa proye il tombe deſſus ainſi qu'une pierre, la prend avec le bec & l'avalle. Le Goiſlan eſt beaucoup plus gros, vit de poiſſon & de foye, ou tripaille de moluë, mais n'atrappe que ce qui flotte ſur l'eau : il y en a encore nombre d'autres, dont je ne me ſouviens pas ; toutes ces ſortes d'oiſeaux-là ſont bons à manger, & meſme tous leurs œufs, hormy celuy du Cormorant : en tout le pays, on

trouve nombre de Herons, qui sont toûjours sur le bord de la mer ou des étangs, vivent de petits poissons qui se trouvent dans des trous, où l'eau demeure lors que la mer se retire, ou au bord de l'eau dans les étangs, ils font leur nids dans de grands bois, qui se trouvent en des Isles: ils sont bons à manger, & ont sept fiels, & toûjours maigres, pour les petits ils sont meilleurs & toûjours gras.



CHAPITRE XX.

La description de toutes les especes de bois qui sont avant dans les terres; leurs proprietez, & les avantages qu'on en peut tirer.

APres avoir décrit la plus grande partie des poissons, & des oyseaux de mer, il faut parler de la terre, de la plus grande partie des bois qu'elle porte, & les profits que l'on en peut tirer : ce que j'en ay deja dit ne concernant que les costes, ce qui n'est rien au prix de ceux qui sont avant dans les

terres & au haut des rivieres, ſelon le rapport des Sauvages dont j'ay connu la verité en un endroit où j'ay traverſé vingt-cinq où trente lieuës de bois, ce qui me fait ajoûter foy aux recits qu'ils m'en ont fait : en tout le païs on trouve grand nombre de prairies & d'étangs : les arbres bien plus beaux en hauteur & groſſeur, & partant plus clairs & moins confus : on y pourroit courir un orignac à cheval : il n'y a que de vieux arbres qui ſont tombez d'un côté & d'autre qui puiſſent y apporter de l'empeſchement, faute de monde pour les oſter, comme font les pauvres gens dans les foreſts de France : les terres y ſont auſſi beaucoup meilleures, & plus facilles à defricher que

ſur les bords de la mer : le païs y eſt plus beau, l'on y trouve des haiſtres conſiderables, tant pour leur hauteur que leur groſſeur, dont on peut faire des avirons de galaires de quarante & cinquante pieds de long, & d'autres pour les peſcheurs à qui il en faut nombre & qu'ils ſont obligez d'apporter de France, l'on en peut faire de beaux & bons bordages pour les fonds de navires qui vaudroient bien le cheſne, car il ne pourit point dans l'eau, & n'eſt pas moins fort ny ſi ſujet à fendre & aux jarces, ce qui arrive ſouvent aux cheſnes & fait des voyes d'eau qui ſont mal-aiſée à bien étancher.

Le Mignogon eſt une eſpece de bouleau, mais le bois en eſt plus rouge, l'on en peut faire auſſi de

bons bordages, & n'est pas trop fendant : on s'en sert pour la monture des fuzils, il seroit bon à mettre à la fleur d'un navire, pour les presseintes & pour les hauts, le bouleau y seroit aussi fort bon, il est plus leger, il ne fend ny ne jarce au Soleil, ou bien peu : j'en ay fait construire quelques bastiments qui se sont bien conservez quoy qu'on les échouë l'Hyver : ils demeurent au froid & au chaud sans se gâter : l'on n'y manquera point de bois, pour faire des membres, varangues, genoüeilles & allonges, quoy qu'il se trouve peu d'arbres tortus : les membres difficiles à trouver sont ceux de revers pour les façons, & les etraves : pour les fourches l'on en trouvera, & les courbastons d'équaire y sont

y sont rares, mais j'ay un moyen seur d'en avoir quantité, de tres-bõs & de toutes les autres sortes.

Parlons du Chesne que l'on dit ne rien valoir pour les navires, ce qui n'est pas mon sentiment, quoy qu'il ne soit pas bon à faire des bariques pour contenir des choses liquides, mais seulement pour marchandises seches, parce qu'il est trop gras & que le grain par consequent en est trop gros, & si a une piece de chesne de vingt-cinq à trente pieds, on crache à un bõut, & que l'on soufle à l'autre le crachat enflera, cela est pour le fil du bois, mais non pas par son travers: quand j'ay dit que des bariques de ce bois ne tiennent pas les liqueurs, c'est que pour faire une

barique, il y faut un jable pour l'enfoncer ; ce jable est entaillé dans les douves, & couppe le fil du bois par le travers, si bien que la liqueur dont la barique est pleine entre dans ce jable, & trouvant le fil du bois couppé, passe tout le long des douves, ce qui fait que la barique degoutte par les bouts, bien qu'elle ne passe point au travers des douves ny des joints, & partant le chesne de la nouvelle France n'ayant que ce deffaut, il ne laisse pas pour cela d'estre bon à bastir des navires.

De plus, si un navire ne se pouvoit faire que de chesne, comment font donc ceux qui en bâtissent de si beaux, & de si bons dans les Indes où il n'y a point de chesne : si j'y suis une

fois bien étably je feray voir que l'on y peut faire de bons navires, & d'aussi bonne durée que ceux de France, en ayant déja fait l'épreuve diverses fois.

Il y a aussi du pin pour faire des planches, bonnes à faire les tillacts, & le sapin pour les ornemens & œuvres mortes, & doubler les chambres; il se trouve encore dans le pays des forests de petits pins, prusses, & sapins qui me fourniront le bray & le gauldron, des qualitez duquel j'ay déja parlé : j'ay un moyen certain pour en rendre la mâture encore meilleure qu'elle n'est.

Pour la toille de voile & du cordage, le pays n'en fournira que trop quand on s'y voudra appliquer, il ne me reste que le fer&le cuivre pour avoir tout ce

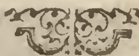
qu'il faut pour rendre un vaiſſeau accomply, & je crois que ſi le païs eſtoit bien habité, je trouverois le fer & le cuivre auſſi bien que la pierre à chaux, qui n'y eſtoit point connuë que depuis quinze ans que je l'ay trouvée auſſi bien que le plaſtre.

Pour les affuts des canons, il y a de tres-beaux ormes, pour faire les eſſieux, les rouës & tout le reſte: l'Erabe eſt encore un bon bois qui y pourroit auſſi ſervir: cet arbre-là a la ſéve differente de tous les autres, on en fait une boiſſon tres-agreable à boire, de la couleur de vin d'Eſpagne, mais non ſi bonne; elle a une douceur qui la rend d'un fort bon gouſt, elle n'incommode point l'eſtomac, elle paſſe auſſi promptement que les eaux

de Pougue ; je croy qu'elle se-roit bonne pour ceux qui ont la pierre : pour en avoir au Prin-temps & l'Automne que l'arbre est en seve, l'on fait une entail-le profonde d'environ un demy pied, un peu enfoncée au mi-lieu pour recevoir l'eau, cette entaille a de hauteur environ un pied, & à peu prés la mesme lar-geur ; au dessous de l'entaille à cinq ou six doigts on fait un trou avec un ville-brequin ou foiret, qui va répondre au milieu de l'entaille où tombe l'eau : on met un tuyau de plume ou deux bout à bout si un n'est assez long, dont le bout d'en bas répond en quelque vaisseau pour recevoir l'eau, en deux ou trois heures il rendra trois à quatre pots de li-queurs ; c'est la boisson des Sau-

vages & mesme des François qui en sont friands.

Pour le Fresne, il s'y en void de beaux & bien droits : on s'en sert pour faire les piques en bisquaye, on pourroit en faire pour fournir toutes les armées du Roy : si ceux qui commandent ou commanderont en ces pays-là ont du genie pour les mecaniques, & l'esprit inventif, trouveront encore bien des choses à faire valoir & de quoy employer leurs talents, outre le negoce & la pesche qui sont les meilleurs moyens de faire peupler le pays.



CHAPITRE XXI.

Qui traite des animaux, oyseaux & reptiles, de leurs qualitez, & de la maniere de les prendre.

APrés avoir parlé des forests & des especes differentes des bois qui les composent, il ne sera pas hors de propos de dire deux mots de divers animaux qui les habitent, qui sont l'Orignac autrement Eslan, l'Ours noir, le Loup servier, le Porc espic, les Renards, la Marthe, le Quincajou, les Escureuils, l'Ermine, le Pitois, la Foüinne & les Serpens.

L'Orignac est aussi puissant qu'un mulet, la teste à peu prés de mesme, le col plus long, le tout plus déchargé, les jambes longues fort seches, le pied fourchu, un petit bout de queuë, les uns ont le poil gris-blanc, les autres roux & noir, & quand ils vieillissent le poil est creux, long d'un doigt & bon à faire des matelats, & garnir des scelles de cheval; il ne se foule pas & revient en le battant; il porte un grand bois sur sa teste plat & fourchu en forme de main : il s'en void qui ont environ une brasse par le haut de largeur, & qui pesent jusques à cent & cent 50. livres, il leur tombe comme au cerf, il est sujet à tomber du haut mal; les Sauvages disent que lors qu'il le sent venir

il s'arreste, & que du pied gauche de derriere il se gratte derriere l'oreille tant qu'il en sorte du sang, ce qui le guarit : l'on en void de vieux qui ont la corne ou sabot d'un pied de long & plus, tout en est bon à manger; le masle est gras l'Esté, & la femelle l'Hyver : lors qu'elle est pleine elle porte un & quelquefois deux petits, on en mange de rosty & boüilly, fait bon potage, on en salle pour la garder, elle n'est point incommode à l'estomac; on en peut manger tout son saoul, & puis une heure apres on en mangeroit encore autant, elle n'incommode jamais; pour le goust elle sent un peu la venaison, & est du moins aussi agreable à manger que le Cerf; dans le cœur il se trouve

un petit os dont les femmes des Sauvages se servent pour aider à leur accouchement, le mettant en poudre & l'avallent dans de l'eau ou du boüillon de la beste.

L'Ours est tout noir, est de la hauteur d'un grand porc, non si long mais plus gros de corps, le poil grand, il a une grosse teste platte, de petites oreilles, point de queuë, ou si peu qu'elle ne paroist quasi point, il a les griffes grandes & monte dans les arbres, vît de gland, mange peu de charongne, va le long des bords de la mer, où il mange des hommars, & autres poissons que la mer jette à la coste: il ne court point sur l'homme à moins que d'estre blessé, la chair en est bonne à manger, blanche comme le

veau & d'aussi bon goust, mesme plus delicat; il est six mois de l'hyver caché dans un creux d'arbre, pendant tout ce temps-là il ne fait que lescher ses pattes pour tout vivre, & c'est le temps qu'il est le plus gras: les petits de cinq à six mois sont d'un tres-excellent goust & tres-tendres.

Le Loup servier c'est une espece de Chat mais bien plus gros, il monte aussi dans les arbres, vit d'animaux qu'il attrape, le poil en est grand, d'un gris blanc, c'est une bonne fourrure, la chair blanche & tres-bonne à manger.

Le Porc-épic est de la grosseur d'un moyen chien, mais plus court; son poil est long d'environ quatre pouces, blanc,

gros comme une paille, il est roide quoy que creux; quand on l'attaque il darde son poil de dessus son dos, qui pique : s'il perce la peau si peu que ce soit, & qu'on ne l'arache pas promptement, soit à la main, au corps ou en quelque autre lieu que ce soit, il entrera toûjours, passera tout au travers du lieu où il sera attaché : l'on fait tout ce que l'on peut pour empescher les chiens de se jetter dessus, car il les gastent s'ils ne sont promptement secourus : il est tres-bon à manger ; on le met au feu pour le faire griller comme un cochon, mais auparavant les Sauvagesses arrachent tout le poil de dessus le dos, qui est le plus grand, dont ils font de beaux ouvrages : estant bruslé,

bien rosty, lavé & mis à la broche il vaut un cochon de laict, il est tres-bon boüilly, mais moins bon que rosty.

Des Renards, il y en a de plusieurs sortes pour la couleur; l'on en trouve de tous noirs; ceux là sont rares; il y en a de noirs meslez de blanc, il s'en trouve plus de gris meslez de blanc, & plus communement de tous gris & de tout rouge, tirant sur le roux. Ceux là n'y sont que trop communs; toutes ces sortes là ont l'inclination de Renards, fins & subtils pour attraper les Outardes & les Canars, s'ils en voyent quelques bandes à la mer au large, ils vont sur le bord de la gréve font des courses de trente à 40. pas, puis reviennent de temps en tẽps de mesme,

faisant des sauts; le gibier qui les voit faire vient à eux tout doucement, quand ils le voyent aprocher, ils courent & sautent, puis s'arrestent tout d'un coup, se couchent sur le dos, l'Outarde ou le Canard approche toûjours,estant prés ils ne remuent plus que la queuë. Ces oyseaux là sont si sots qu'ils en viennent jusques à les vouloir becqueter, les drosles prennent leurs temps ne manquent pas d'en attraper une qui paye sa peine.

Nous dressons nos chiens à faire de mesme qui font aussi venir le gibier, on se met en embuscade en quelque endroit ou ce gibier ne vous puisse voir, estant à bonne portée l'on tire dessus, il en demeure des quatre cinq & six, & quelquesfois plus,

au mesme temps le chien saute à l'eau que l'on envoye toûjours au plus loing, les apporte puis on le renvoye les querir toutes les unes aprés les autres.

Le Quincajou est approchant d'un chat d'un poil roux brun, a la queuë longue; la relevant, il en fait deux ou trois tours sur son dos, il a des griffes; il monte dans les arbres, se couche tout de son long sur une branche & attend là quelque Orignac, s'il en passe, il se jette dessus son dos, il l'acolle de ses griffes, l'entourne de sa queuë puis luy ronge le col, un peu au dessous des oreilles, tant qu'il le fasse tomber bas, ils ont beau courir & se frotter contre des arbres, il ne quitte jamais sa prise, si la beste ne passe proche de luy il court

aprés, la ſuit & ne l'abandonne point, s'il la peut joindre une fois il ſaute ſur ſa croupe & ſe va attacher à ſon col & le ronge ſi bien qui le met bas, pour s'en ſauver. L'Orignac court à l'eau tant qu'il peut, ſe jette de dans, mais avant que de s'y jetter le Quincajou quitte priſe & ſaute à terre, car il ne ſe veut point mettre à l'eau; il y a quatre ans qu'il m'atrapa une grande geniſſe de trois ans, & luy couppa le col, le lendemain matin nous miſmes nos chiens ſur ſa piſte, nous la trouvâmes, il n'avoit encores mangé que les yeux & la langue.

Les Renards & le Quincajou font la chaſſe enſemble, le Quincajou n'a pas le ſentiment bon comme les renards qui battent le bois pour trouver la piſte de

l'Orignac & chaſſent ſans faire de bruit, s'il la rencontre ils la ſuivent tant qu'ils ayent trouvé la beſte, s'ils la trouvent paiſſant ou couchée ils ne luy font rien; mais ils vont au large & cherchent l'endroit le plus commode à faire paſſer leur proye, à lors le Quincajou qui les ſuit ſe met ſur une branche d'arbre en embuſcade, eſtant placé, les Renards retournent trouver la beſte, ſe mettent dans le bois au large, à ces deux coſtez, un autre Renard va derriere pour la faire lever en jappant tout doucement, ſi la beſte va droit ou eſt le Quincajou, ceux qui ſont à ſes côtez ne diſent mot, ſi elle n'y va pas, ceux qui ſont du coſté où elle va jappent pour la faire détourner, ils font ſi bien qu'ils la

font paſſer où eſt le Quincajou, qui ne manque point ſon coup, & ſe jette à ſon col & luy ronge, eſtant tombée bas, ils ſe mettent aprés & en font bonne chere enſemble tant que la beſte dure.

Pour la Marthe elle eſt aſſez connuë, il s'en voit en France, mais elles ſont bien plus rouges que celles de ce païs-là & n'ont pas le poil ſi fin, elles ſe tiennent d'ordinaire bien avant dans les bois, l'on n'en voit ſur la coſte que de deux ans en deux ans, ou de trois en trois, quand ils y viennent c'eſt en grand nombre, & quand les Sauvages les voyent ils ſe rejoüiſſent, parce que c'eſt ſigne d'une bonne année, c'eſt à dire force nege, ſans laquelle il ne font pas bonne chaſſe, elle

leur manque ſouvent : toute cette coſte-là de la Nouvelle-France n'eſt pas abondante en nege, & l'année des neges nous trouvons que les bleds ſe portent mieux.

Diſons un mot des Ecureüils, le plus grand eſt tout pareil à ceux de France & de meſme poil, il y en a une eſpece un peu plus petite qui ſe nomme Suiſſe, parce qu'ils ſont tous rayez de la teſte à la queuë par rayes blanche, rouſſe & noire toutes d'vne meſme largeur . d'environ la moitié d'un travers de doigt : La troiſiéme eſpece eſt de la grandeur de la ſeconde, & d'un poil approchant ceux de France un peu plus noir, ceux là volent, ils ont des aiſles qui les prennent du train de derriere à celuy de

devant, qui ſouvrent de la largeur de deux bons doigts, c'eſt une petite toille fort mince, couverte deſſus d'un petit poil folet, toute ſa volée ne peut aller droit que trente à quarante pas, mais s'il vole d'un arbre à un autre en baiſſant il volera bien le double, tous ces animaux là s'apprivoiſent aſſez facilement, mais le volant eſt plus rare que les autres, ils vivent de graine de haiſtre qui ſe nomme foine, ils en font leurs proviſions l'Automne pour l'Hyver dans quelque creux d'arbres ou la nege ne donne point, cet animal vollant eſt fort curieux, j'en ay veu un à Paris chez Monſieur Berruier cy-devant Directeur de la Compagnie de Canada.

L'Ermine eſt de la groſſeur de

l'Eſcureuil un peu plus longue d'un beau poil blanc, & la queuë longue dont le petit bout eſt noir comme jay, elle mange les œufs des oyſeaux quant elle les peut attraper, & meſme les petits oyſeaux.

Le Pitois, & la Foine eſt quaſi la meſme choſe, ſinon que le Pitois a le poil noir, non pas ſi épais, mais plus long que la Foine, tous les deux font la guerre aux oyſeaux, gros & petits, aux poulles, aux pigeons, & à tout ce qu'ils peuvent attraper, entrent librement dans les logis.

L'on trouve auſſi en tout le païs force Serpens de toutes couleurs dans les bois, neantmoins l'on n'a eu encores connoiſſance qu'ils ayent jamais incommodé Sauvages ny François, quoy que

l'on ait marché dessus il ne font point de mal en ces pays-là.

Il ne faut pas oublier le Lapin dont tout le païs est fourny de toutes parts, tant la grande terre que les Isles, pourveu qu'on aille en des endroits un peu éloignez des habitations, attendu que les chiens les chassent & mesme les mangent, cela les oblige à s'esloigner, on n'y fait la chasse que l'Hyver qu'ils ont des routes battuës sur la nege, ou bien on fait une grande haye, fort longue, de branchage ou on laisse de petits passages, de distance en distance, en ces endroits-là on met de petites branches de bouleau qui est ce qu'ils mangent l'Hyver, & là on tend des collets qui ne sont que de cordes fort deliées, & l'on atta-

che le collet au bout d'une branche d'arbre, que l'on plie comme une repusse, où l'on prend une grande perche à faute de branche, que l'on met sur une fourche, en sorte que le gros bout esleve le petit assez haut, pour que le Lapin ne soit mangé du Renard, estant pris au colet qui est attaché au bout de la perche. De trente colets tendus, l'on aura le lendemain matin du moins vingt lapins, si la nuit a esté belle, c'est à dire, qu'il ait fait froid, qu'il n'y ait point de pluye ny de nege, car en ces temps-là le Lapin ne court point; ils ne sont pas faits comme ceux de France; ils ont les jambes de derriere plus grandes, mais la chair semblable; ils sont bons rostis & mesme boulis au pot, l'Esté

ils sont roux, & l'Hyver ils sont tous blancs; ils muent quasi toûjours, ce qui fait que la fourure n'en est pas bonne, le poil en est fin, je croy qu'il ne laisseroit pas d'estre bon pour faire des chappeaux; on n'en a point encores apporté de ma connoissance en France pour en faire l'épreuve.

A l'égard des oiseaux de ce païs-là, le plus gros est l'Aigle, il a une fraise blanche, il prend le Lapin à la main & l'emporte, la plus petite espece n'a point de fraise & vole l'oyseau non si gros que le Canard, leur plumage est grisastre, le bec gros & fort & la main grande

Le Faucon, l'Autour & le Tiercelet sont du plumage de ceux que l'on voit en France, la main & le bec de mesme, ils vo-
lent

lent la Perdrix, la Tourtre & les autres oyſeaux de cette force. Le Tiercelet n'a pas la main bonne pour la Perdrix, mais bien pour la Tourtre & pour les autres petits oyſeaux ; il s'y trouve une autre eſpece de Faucon, celuy-là ne prend que du poiſſon, il eſt toûjours à voler ſur l'eau, s'il apperçoit quelque poiſſon il fond deſſus plus viſte qu'une pierre ne peut tomber ; il prend ſa proye à la main & l'emporte ſur un arbre pour la manger.

Il y a de trois ſortes de Perdrix, de rouges, de griſes, & de noires, la rouge eſt la meilleure, égale à celle de France pour la chair & le gouſt ; la griſe a un autre gouſt que celle de France, elle ſent la venaiſon : quelques-uns trouvent le gouſt meilleur

que de la rouge; pour la noire elle à la teste & les yeux d'un Faisant, la chair brune, le goust de venaison si fort, que je le trouve moins bon que les autres, elle sent le genievre avec un goust de sapin, elle mange de ces graines-là, ce que les autres ne font pas. Toutes ces sortes de perdrix ont la queuë longue, elles ouvrẽt leurs queuë comme une poulle d'Inde en évantail, elles sont fort belles, la rouge l'a meslée de rouge brun & gris, la grise de deux gris, un clair & l'autre brun, la noire de gris & noir, on en a apporté en France que l'on a donné à quelques personnes qui en ont fait faire des éventailles, que l'on a trouvé beaux; elles perchent toutes, & sont si sottes, que si vous en rencontrez

une bande ſur un arbre vous les tirez toutes l'une aprés l'autre ſans qu'elles s'envolent, & meſme ſi elles ſont aſſez baſſes & que vous y puiſſiez toucher d'une perche, il en faut couper une, & y attacher au bout une corde ou un petit ruban avec un nœud coulant, puis leur paſſer au col & les tirer à bas, vous les prenez toutes vives les unes aprés les autres, portez les au logis mettez les à terre dans une chambre, baillez leur du grain elles le mangent toute à l'heure, mais il ne faut pas qu'elles puiſſent ſortir autrement elles s'envoleroient, j'ay tâché d'en apporter en France par deux fois, elles ſe portent bien tout le long du chemin, mais lors qu'on approche de la France

elles meurent, ce qui me fait croire qu'il faut que nostre air leur soit contraire.

Il y a aussi des becasses de bois mais elles ne sont pas communes, on en trouve quelquesfois aux sources des fontaines.

Tous les corbeaux de ces païs-là sont tous noirs, le chant n'est pas de mesme; ils sont aussi bons à manger qu'une poule.

Il s'y rencontre aussi des Orfrayes, non si grosses comme celles de France; l'Esté on les entend crier le soir, leur cry n'est pas si desagreable qu'en France, & crient montant en l'air fort haut, puis se laissent tomber comme une pierre à une grande brasse prés de terre, puis elles remontent & c'est signe de beau temps.

Le Chat-huant eſt du plumage & groſſeur de celuy de France, a une petite fraiſe blanche ; ſon cry n'eſt pas ſemblable, mais il y a peu de difference, tous les oyſeaux luy font la guerre, il eſt meilleur & plus delicat à manger que la poule, il eſt toûjours gras ; il ſe nourrit de petits mulots qui ſont dans les bois, il en fait ſa proviſion pour l'Hyver, il en prend qu'il met dans des creux d'arbres, il leur coupe avec le bec les pattes de devant afin qu'ils n'en puiſſent ſortir ny remonter, il amaſſe de la foinne en un autre arbre pour les nourrir, leur en porte tous les jours leur proviſion, pendant qu'il fait la ſienne de ces petits animaux à meſure qu'ils s'engraiſſent.

Il y a auſſi un oyſeau que l'on nomme Merle, il tient de l'Etourneau eſtant moins noir que le Merle & moins griſatre, que l'Etourneau, il n'eſt pas mauvais à manger.

L'on y rencontre auſſi des Piquebois, ils ont le plumage plus beau que ceux de France, & de la meſme groſſeur, il y en a d'autres que l'on nomme des Gays, qui ſont d'un beau plumage, la teſte eſt toute rouge & le col d'une vraye couleur de feu.

L'oiſeau Mouche eſt un petit oyſeau qui n'eſt pas plus gros qu'un hanneton, la femelle a le plumage d'un vert doré, le mâle de meſme excepté la gorge, qu'il a d'un rouge brun, quand on le void d'un certain jour, il jette

un feu plus vif que le ruby : ils ne vivent que de miel qu'ils amaſſent ſur des fleurs, leur bec eſt long & gros comme une petite épingle, leur langue paſſe un peu le bec & eſt fort déliée, leur vol eſt preſte & fait un grand bruit en volant ; ils font leurs nids dans des arbres de la grandeur d'une piece de quinze ſols, leurs œufs ſont gros comme des pois, ils en font trois, quatre, ou cinq au plus, on a tâché d'en nourrir, mais l'on n'a pas pû en venir à bout.

Pour l'Hyrondelle c'eſt la meſme qu'en France, elle vient au Printemps, & s'en retourne à la fin de l'Automne, elles font leurs nids aux maiſons, ou contre quelques rochers où ils ne moüillent point.

La Chauve-ſouris eſt auſſi de la meſme ſorte que c'elle d'icy, mais elle eſt beaucoup plus groſſe elle ſe retire l'Hyver en des trous d'arbres, ou dans des rochers & ne paroiſt point que l'Eſté.



Chapitre XXII.

Qui traite de la diverſité des ſaiſons de l'année, & des diferentes eſpeces des fruits.

APrés avoir fait la deſcription du païs, des climats, des coſtes, des rivieres, des poiſſons & oyſeaux de mer & de terre, je croy qu'il ne ſera pas mauvais de parler des ſaiſons.

Les quatre Saiſons de l'année ne ſont point égales en ces païs-là non plus qu'en France; le Printemps y eſt un peu plus tardif, & ne commence qu'au mois d'Auril du coſté du Nord: le

coſté plus Meridional de l'Acadie commence au vingt ou vingt cinq de Mars ; les commencemens du Printemps ſont d'ordinaire pluvieux; ce n'eſt pas qu'il n'y ait des intervalles de beau-temps, le mois de May venu , les pluyes n'y ſontpas ſi communes, mais il fait des bruïnes les matins juſques ſur les neuf à dix heures que le Soleil les ſurmonte, & tout le reſte du jour le temps eſt beau & ſerain.

L'Eſté d'ordinaire eſt toûjours beau & fort chaud , il fait quelque pluye de peu de durée & encores quelquefois le matin de la brune , elle ne paſſe point ſept à huit heures , tout le reſte de la journée il fait beau Soleil ſans nuage, il y a des années que la brune dure juſques à dix heu-

res & quelquefois tout le jour ; elles ne ſont point mal-ſaines.

Pour l'Automne, il ſe trouve peu d'années qu'elle ne ſoit belle : j'y ay veu baigner du monde à la Touſſaint, le froid ne commence qu'à la my-Novembre, & par de petites neges fonduës qui ne durent point ſur la terre.

L'Hyver eſt agreable en ce qu'il n'eſt point pluvieux ny remply de broüillards ny frimats ; c'eſt un froid toûjours ſec & beau Soleil, on ne void pas un petit nuage au Ciel, il y nege rarement plus de vingt-quatre heures de ſuite, & d'ordinaire il n'en tombe que durant un jour ou une nuit, on eſt des huit & quinze jours & meſme trois ſemaines ſans voir neger, pendant quoy il fait toujours

beau-temps. Cela n'empesche pas qu'il n'y ait des coups de vent quelques-fois furieux qui arrachent des arbres, ils ne sont pas de durée ; pour des tremblemens de terre, je n'ay point ouy dire qu'il y en eust eu de connoissance d'homme, qu'un que j'ay veu il y a environ neuf à dix ans, encore ce fut si peu de chose qu'à peine s'en apperçeut-on. Il n'y eust que trois petites secousses, & sans quelques batteries de cuisine & vaisselle on ne s'en fût point apperceu ; il y eust quelques Sauvages qui le sentirent, cela ne les étonna pas seulement ; il fut terrible à Kebec, où apparament il commença, mais je ne parle pas de ce pays-là, & j'en laisse le recit à ceux qui en ont ressenty les effets.

Depuis la fin du Printemps, & pendant l'Esté & l'Automne, il s'y trouve souvent des orages, mais ils ne durent pas ; neantmoins le tonnerre tombe quelques-fois en feu & se met dans le bois, où tout est si sec qu'il y demeure des trois semaines & un mois, & à moins qu'il n'y vienne des pluyes suffisamment pour l'éteindre, il brûlera par fois des dix, douze, & quinze lieuës de pays ; le soir & la nuit on en void la fumée de dix & douze lieuës. Du costé que le vent la porte, elle se void bien d'aussi loin : aux cantons où cela arrive toutes les bestes en fuyent quinze & vingt lieuës, & si c'est sur le bord de la mer que l'eau des pluyes y puissent couler, tout le poisson en fuit,

& n'y aura point de peſche l'année enſuivant, ny de gibier à la coſte, en ſorte que les navires peſcheurs peuvent bien chercher d'autres endroits, autrement ils ne feroient rien, ce que j'ay veu arriver non par le feu du Ciel, mais par le hazard d'un canonnier, qui faiſant ſecher ſes poudres à Miſcou y mit le feu en prenant du tabac, & le feu ayant mis en cendre une bonne partie du bois de l'Iſle, fit que l'année ſuivante il n'y avoit point de moluë à la coſte, en ſorte que les peſcheurs furent obligez d'aller chercher du poiſſon ailleurs.

A l'égard des fruits qui ſe trouvent dans le païs, il y a des ſeriziers ſauvages, le fruit n'en eſt pas gros, pour le gouſt il

tient de la cerise : l'on y void encore d'autre arbres, tout le fruit en eſt fort menu, il y a des framboiſes en tous les lieux découverts des bois, & meſme en nos défrichemens, ſi on eſt une année ſans les labourer ils ſe rempliſſent tout de framboiſiers, les framboiſes ſont fort groſſes d'un gouſt tres-bon & plus excellent que celles de France, on a peine à en degarnir la terre ; ſi aprés les avoir bien arrachées on laiſſe encore la terre ſans l'avoir labourée & la ſemer, elle produit des noizilliers dont les noiſettes ſont bonnes ; arrachez les noiſettes & ne labourez point encore la terre, elle produit des bois comme auparavant, la terre y eſt ſi bonne qu'elle ne peut dmeurer ſans produire quelque

chose, joint qu'il s'y trouve rarement des épines, des ronces, & des chardons.

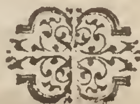
L'on y void encore de plusieurs sortes de grozelliers : il y a de ces grosses groseilles vertes de France qui ne sont bonnes que lors qu'elles sont choppes, il y en a qui ne sont bonnes que lors qu'elles sont violettes ; la grozeille rouge qui vient semblable à celle de France n'est pas commune ; il y en a d'autres pareilles qui sont veluës : il s'en void encore de blanches & de bleuës, cette espece ne se trouve pas communement, toutes ces sortes de groseilles-là sont bonnes à manger.

Les Pommiers de ce pays-là rempent sur la terre, iis ne croissent que d'un demy pied, & ont

ont la feüille ſemblable à du mirthe, le fruit en eſt gros comme des noiſettes, il eſt d'un côté tout rouge, & de l'autre blanc: c'eſt le petit lapis, elles ne viennent qu'en l'Automne, & ne ſont bien bonnes à manger qu'au Printemps & l'Eſté, lors que la nege & l'Hyver ont paſſé deſſus.

Il ſe trouve une racine qui jette un petit brain d'herbe, ſemblable à la veillée ou liſette, qui s'entortille à ce qu'elle rencontre & ne monte pas ſi haut, la rencontrant ſi vous foüillés au pied vous trouvés la racine, qui a des grains gros comme des chataignes enfilées, ſemblables à des chapelets, les grains diſtans les uns des autres d'environ un demy pied; il y a de ces racines

là qu'on levera des dix à douze pas toûjours garnies, l'une manquant vous en trouvez une autre: les Sauvages en ſont friands, elles ont le gouſt de chataigne lors qu'elles ſont boüillies, & s'appellent des Chicamins.



CHAPITRE XXIII.

Concernant les mœurs des Sauvages, leur police, & coûtumes, leur maniere de vivre, leur inclination, celle de leurs enfans, de leurs mariages, leur maniere de bâtir, se veſtir, haranguer, & autres particularitez.

IL me reſte maintenant à faire voir les mœurs des Sauvages, leur complection, la maniere de vivre, les mariages, les enterrements, leur travail, les dances, leurs chaſſes, & comme ils ſe gouvernoient par le paſſé,

ainsi que je l'ay pû apprendre d'eux, & la maniere dont ils agissoient il y a trente sept à trente huit ans que je fus en ce païs-là, ils avoient encore peu changé leurs coûtumes, mais ils se servoient déja de chaudiere, de hache, de cousteaux, & de fer pour leurs fleches, il y en avoit encore peu qui eussent des armes à feu.

Ils vivoient encore longtemps; j'ay veu des Sauvages de six à sept-vingts ans qui alloient encore à la chasse à l'Orignac, les plus vieux qui approchoient de huit-vingt ans, selon leurs comptes n'y alloient plus, ils comptent par Lunes.

Avant que de parler de leur maniere d'agir d'apresent, il faut examiner le passé : leur nourri-

ture eſtoit de poiſſon & de viande roſtye & boüillie : pour faire roſtir la viande ils la coupoient par roüelles, fendoient un bâton, la mettoient dedans, puis piquoient le baſton devant le feu, chacun y avoit les ſiens, lors qu'elle eſtoit cuite d'un coſté & à meſure qu'elle cuiſoit, ils la mangeoient mordant à meſme, & coupoient le morceau avec un os qu'ils aiguiſoient ſur des roches pour les faire couper, ce qui leur tenoit lieu de couſteaux de fer, & d'acier dont nous leur avons introduit l'uſage depuis.

Ayant mangé tout ce qu'il y avoit de cuit ils remettoient la viande devant le feu, prenoient un autre bâton & faiſoient de meſme, avoient-ils mangé toute la viande d'un baſton ils en

remettoient toûjours d'autres en continuant tout le jour.

Ils avoient une autre maniere de faire roſtir avec une corde d'écorſe d'arbres,attachée à une perche, qui traverſoit le haut de leur cabanne, ou d'un arbre à l'autre, où ſur deux fourches piquées en terre l'on attachoit la viande au bout d'en bas de la corde, au travers de laquelle on mettoit un bâton, avec lequel on luy faiſoit tourner pluſieurs tours, apres on le laiſſoit aller, ainſi la viande tournoit long-temps d'un coſté, puis de l'autre devant le feu : ne tournoit-elle plus, on tournoit encore la corde avec le baſton du milieu, on le laiſſoit encore aller; le deſſus de la viande eſtant cuit, ils mordoient le deſſus, & coupoient le

morceau tout ras de la bouche, continuant tant que le tout fut mangé : ils en faiſoient auſſi rôtir ſur les charbons.

Pour le poiſſon, il le faiſoient roſtir avec des baſtons fendus qui ſervoient de grille, ou bien ſur les charbons, mais il falloit qu'il fut tout cuit avant que d'en manger ; tous les enfans faiſoient leur rotiſſerie comme les autres, avec des baſtons fendus & ſur les charbons.

Toutes ces ſortes de roſty n'eſtoient que l'entrée pour reveiller l'appety, il y avoit la chaudiere d'un autre coſté qui boüilloit : cette chaudiere eſtoit de bois, faite comme une grande auge ou timbre de pierre : pour la faire ils prenoient le pied d'un gros arbre qui étoit tombé,

ils ne le tranchoient point n'aynt pas d'outils propres pour cela ; de les porter il n'y avoit pas de moyen; ils en avoient fait quaſi en tous les endroits où ils alloient.

Pour les faire ils ſe ſervoient de haches de pierre bien éguiſées, amanchées au bout d'un baſton fendu, bien liées, & avec ces haches ils coupoient un peu le deſſus du bois de la longueur qu'ils vouloient la chaudiere ; cela fait ils mettoient du feu deſſus, faiſoient brûler l'arbre; eſtant brûlé d'environ quatre doigts de profondeur, ils oſtoient le feu, puis avec des pierres & des gros os pointus larges d'un pouce, ils creuſoient de leur mieux en oſtant tout le charbon, puis y remettoient du

feu,

feu, & ayant encore brûlé, ils oſtoient tout de dedans, & recommençoient d'en ſeparer le charbon, faiſant toûjours de meſme juſques à ce que leur chaudiere fuſt aſſez grande à leur fantaiſie, mais plûtoſt trop grande que trop petite.

La chaudiere eſtant faite, il s'en faut ſervir, à cet effet ils l'empliſſoient d'eau,&mettoient dedans ce qu'ils vouloient faire cuire : pour la faire boüillir, ils avoient de groſſes roches qu'ils mettoient dedans le feu rougir, eſtans rouges ils les prenoient avec des morceaux de bois, les mettoient dans la chaudiere, elles faiſoient boüillir l'eau ; & pendant que celles-là eſtoient dans la chaudiere, les autres rougiſſoient, puis oſtoient celles

qui estoient dans la chaudiere, y en mettoient d'autres : continuant toûjours tant que la viande fut cuite.

Il y avoit toûjours force boüillon qui estoit leur plus grand breuvage, ils beuvoient peu d'eau cruë pour lors aussi bien qu'a present : leur plus grand travail c'estoit de bien manger & d'aller à la chasse, ils ne manquoient pas de bestes n'en tuant qu'à mesure qu'il en avoient besoin, & mangeoient souvent du poisson, sur tout du Loup marin pour avoir l'huile, tant pour se graisser que pour boire, & de la balene qui s'échouë souvent à la coste, du lard de laquelle ils faisoient grande chere ; leur plus grand ragoust est de la graisse, ils la mangent comme

on fait le pain & la boivent fonduë.

Il y avoit pour lors bien plus grand nombre de Sauvages qu'à present : ils vivoient ſans ſoucy, & ne mangeoient ny ſalé ny épiſſé, ils ne beuvoient que de bon boüillon du plus gras ; c'étoit ce qui les faiſoit vivre longtemps & peuploient beaucoup : ils auroient bien plus peuplé, ſi ce n'eſtoit que les femmes ſi-toſt qu'elles ſont accouchées lavent leurs enfans quelque froid qu'il faſſe, puis les emmaillotent dans des peaux de marte ou caſtors, ſur une planche où ils les lient, ſi c'eſt un garçon, ils luy paſſent la verge par un trou, par où ſort l'urine, & à une fille ils mettent une petite écorſe en goutiere entre ſes jambes qui porte l'uri-

ne dehors ; & ſous leur derriere ils mettent du bois pourry ſec, & reduit en pouſſiere pour recevoir les autres excrements, en ſorte qu'ils ne les démaillottent que tous les vingt-quatre heures, mais comme ils leurs laiſſent à l'air pendant la gelée la partie de leur corps la plus ſenſible, cette partie leur gele, ce qui en fait mourir beaucoup, principalement des garçons qui ſont plus expoſez à l'air par cet endroit-là que les filles : à cette planche eſt attachée une couroye en haut par les deux bouts, en ſorte qu'en la mettant ſur leur front la planche leur prend derriere les épaules, & de cette maniere la mere n'en a point les bras embaraſſez, & ne les empeſche ny de travailler n'y d'al-

ler dans les bois, ſans que l'enfant puiſſe eſtre offencé des branches aux paſſages : ils ont trois ou quatre femmes & quelques-fois plus ; s'il s'en trouvoit quelques-unes ſterilles, ils la peuvent repudier ſi bon leur ſemble, & en prendre une autre, & ainſi ils peuvent avoir force enfans, mais ſi une femme demeuroit groſſe, pendant qu'elle nourrit un enfant elle ſe fait avorter ; ce qui les ruinent encore, elles ont une certaine drogue dont elles ſe ſervent pour cela qu'elles tiennent ſecrettes entr'elles ; la raiſon pourquoy elles ſe font avorter, c'eſt diſent-elles parce qu'elles ne peuvent pas nourrir deux enfans enſemble, d'autant qu'il faut que l'enfant quitte la mamelle de luy-

mesme, & tette des deux ou trois ans; ce n'est pas qu'elles ne leurs donnent à manger de ce qu'elles ont, & qu'en machant un morceau elles ne leurs mettent en la bouche, & l'enfant l'avale.

Leurs enfans ne sont point opiniâtres en ce qu'elles leurs donnent tout ce qu'ils demandent, sans les laisser jamais crier apres ce qu'ils souhaitent, les plus grands cedent aux petits, le pere & la mere s'ostent le morceau de la bouche si un enfant le demande; ils ayment beaucoup leurs enfans, ils n'apprehendent jamais d'en avoir trop, car ce sont leurs richesses; les garçons soulagent le pere allant à la chasse & nourrissent la famille; les filles travaillent,

ſoulagent la mere, vont au bois, à l'eau, & vont chercher la beſte dans les bois ; aprés qu'elle eſt tuée, ils la portent à la cabanne, il y a toûjours quelque vieille femme avec les filles pour les conduire & leur apprendre les chemins, car ſouuvent ces beſtes qu'il faut aller chercher ſont tuées à cinq ou ſix lieuës de la cabanne, & il n'y a point de chemins battus.

L'Homme dira ſeulement la diſtance du chemin, les bois qu'il faut paſſer; les montagnes, rivieres, ruiſſeaux, & prairies, s'il y en a ſur le chemin, & ſpecifiera l'endroit où ſera la beſte, & où il aura rompu trois ou quatre branches d'arbres pour la remarquer, cela leur ſuffit pour la trouver, en ſorte qu'elles ne la

manquent jamais & l'apportent: quelques-fois elles couchent où eſt la beſte, elles font grillades reviennent le lendemain.

Quand ils ont demeuré quelque temps en un endroit, qu'ils ont battu tout le tour de leur cabanne, ils vont cabanner à quinze ou vingt lieuës de là; pour lors ils faut que les femmes & les filles emportent la cabanne, leurs plats & leurs ſacs, les peaux, les robes, & tout ce qu'ils peuvent avoir, car les hommes & les garçons ne portent rien, ce qu'ils pratiquent encore à preſent.

Eſtant arrivez au lieu où ils veulent demeurer, il faut qu'elles baſtiſſent la cabanne, chacune fait ce qu'elle doit faire; l'une va chercher des perches

dans le bois, l'autre va rompre des branches de ſapin, les petites filles les apportent, la maîtreſſe femme, qui eſt celle qui a eu le premier garçon commande & ne va rien querir dans le bois, on luy apporte tout, elle accommode les perches pour faire la cabanne, arrange le ſapin pour faire la place ſur laquelle chacun ſe met, c'eſt leur tapis de pied, & la plume de leur lit; ſi la famille eſt grande elles la font longue pour faire deux feux, ſinon elles la font ronde, toutes ſemblables aux tentes de guerre, ſi ce n'eſt qu'au lieu de toilles ſont des écorſes de bouleau, qui ſont ſi bien accommodées qu'il ne pleut point dans leurs cabannes : la ronde tient dix à douze perſonnes, la lon-

gueur le double, les feux se font dans le milieu de la ronde, & aux deux bouts de la longue.

Pour avoir de ces écorces, elles choisissent tous les plus gros bouleaux qu'elles peuvent trouver de la grosseur d'un muid, elles couppent l'écorce tout autour de l'arbre, le plus haut qu'elles peuvent avec leurs haches de pierre, puis la coupent en bas aussi tout autour : apres cela la fendent du haut en bas, & avec leurs cousteaux d'os la levent tout autour de l'arbre, qui doit estre en seve pour la bien lever : lors qu'elles en ont suffisamment elles les cousent bout à bout, quatre à quatre, ou cinq à cinq : leur fil est fait de racine de sapin qu'elles fendent en trois de mesme que l'o-

zier dont on lie les cerceaux des bariques, elles le font auſſi fin qu'elles veulent.

Leurs aiguilles ſont des os qu'elles rendent aigus comme des alaines à force de les aiguiſer, elles percent leurs écorces, y paſſent cette racine de trous en trous, de la largeur des écorces : cela étant fait elles les roulent le plus ſerré qu'elles peuvent, pour eſtre plus faciles à porter, quand elles les oſtent de deſſus leur cabanne pour les porter en un autre endroit, bien qu'elles ſoient ſechées par le feu que l'on y a fait, elles les chauffent encore pour les rendrent plus ſouples ; à meſure qu'elles chauffent on les roule autrement elles romperoient pour eſtre trop ſeches.

A present elles font encore de mesme, mais elles ont de bonnes haches, des cousteaux plus commodes à leur travail, des chaudieres faciles à porter, qui est une grande commodité pour elles n'estant plus sujettes d'aller aux lieux où estoient les chaudieres de bois, dont on n'en void plus à present, en ayant entierement perdu l'usage.

Pour leur mariage, anciennement un garçon qui vouloit avoir une fille, estoit obligé de servir le pere plusieurs années selon la convention : son service estoit d'aller à la chasse, faire voir qu'il estoit bon chasseur, capable de bien nourrir sa femme & sa famille; faisant des arcs, des fleches, le bois des raquestes, mesme un canot, cela est le tra-

vail des hommes : tout ce qu'il faiſoit pendant ſon temps eſtoit pour le pere de la fille, mais il ne laiſſoit pas d'en avoir luy-meſme l'uſage en cas de beſoin.

Sa Maiſtreſſe cordoit les raqueſtes, faiſoit ſes robbes, ſes ſouliers & ſes bas pour marque qu'elle eſtoit habille au travail ; le pere, la mere, la fille, & le ſerviteur, tout couchoit en une meſme cabanne, la fille proche la mere, le ſerviteur de l'autre coſté, & toûjours le feu entre-deux, les autres femmes & enfans y couchoient auſſi. Il n'y arrivoit jamais de deſordre, les filles eſtoient fort ſages pour lors, toûjours couvertes d'une peau d'orignac bien paſſée qui deſcendoit plus bas que les genoüils ; elles faiſoient des bas

& des ſouliers de meſme peau pour l'Eſté : l'Hyver elles faiſoient des robes de caſtor ; & la pudeur des filles eſtoit telle en ce temps-là , qu'elles euſſent plûtoſt retenu leur eau vingt-quatre heures que de ſe laiſſer voir en cette action par un garçon.

Le terme eſtant finy il faloit parler du mariage : les parens du garçon venoient trouver ceux de la fille, leur demandoient s'ils l'auroient agreable : ſi le pere de la fille en eſtoit d'accord , il falloit ſçavoir des deux parties s'ils en eſtoient contens , & ſi l'un des deux ne vouloient le mariage il n'y avoit rien de fait , on ne les contraignoit point , que ſi tout eſtoit d'accord on prenoit jour pour faire le feſtin,pendant

quoy le garçon alloit à la chaſſe, faiſoit tout ſon poſſible pour traiter toute l'aſſemblée, tant de roſty que de boüilly, & d'avoir force boüillon bien gras principalement.

Le jour eſtant venu tous les parens & conviez aſſemblez, & tout eſtant preſt, les hommes & grands garçons entroient tous dans la cabanne, les vieillards au haut bout proches des pere & mere; le haut bout c'eſt la gauche en entrant dans la cabane faiſant le tour allant à la droite: il n'y entroit point d'autre femme que la mere du garçon; chacun ayant pris ſon rang, tous aſſis ſur le cul comme des ſinges, car c'eſt leur poſture, le marié apportoit la viande dans un grand plat d'écorce, la

partageoit & la mettoit en autant de plats qu'ils y avoit de personnes, tant qu'ils en peuvent tenir, il y avoit dans chaque plat de la viande pour douze personnes, il dõnoit à chacun son plat, & on se mettoit à manger, le marié estoit là qui avoit un grand plat de boüillon, dont il donnoit à boire tout son saoul au premier, lequel estant suffisamment desalteré bailloit le plat à son voisin qui faisoit de mesme, estant vuide on le remplissoit, puis ayant bien beu & mangé ils faisoient une pose, le plus ancien faisoit une harangue à la loüange du marié, & faisoit le recit de sa genealogie où il se trouvoit toûjours décendre de quelque grand Capitaine de dix où douze races, exageroit tout

ce

ce qu'ils avoient fait de beau, tant en guerre qu'à la chasse, l'esprit qu'ils avoient, les bons conseils qu'ils avoient donné, & tout ce qu'ils avoient fait en leur vie de considerable, il commençoit par le plus ancien en décendant de race en race & venoit finir au pere du marié, puis exhortoit le marié à ne point degenerer de la valeur de ses ancestres : ayant achevé sa harangue, toute la compagnie faisoit deux ou trois cris, disant *hau, hau, hau* ; apres quoy le marié les remercioit, promettant autant & plus que ses ancestres, & l'assemblée faisoit encore le mesme cry : ensuite la marié se metoit à dancer, chantoit des chansons de guerre qu'il composoit sur le champ, qui exhal-

toit ſon courage & ſa valeur, le nombre des beſtes qu'il avoit tuées, & de tout ce qu'il pretendoit faire : en danſant il prenoit en ſes mains un arc, des fleches, un grand baſton où eſt amanché un os d'un Orignac, bien pointu dequoy ils tuent les bêtes l'Hyver, lors qu'il y a beaucoup de neges : ces choſes-là les unes apres les autres, chacun ayant ſa chanſon, pendant laquelle il ſe mettoit en furie, & ſembloit qu'il vouloit tout tuer : ayant ſiny, toute l'aſſemblée recommençoit leur *hau, hau, hau,* qui ſignifie joye & contentement.

Apres cela ils recommencent à manger & boire tant qu'ils ſoient ſaouls, puis ils appellent leurs femmes & enfans qui ne

ſont pas loin, ils viennent & chacun leur donne ſon plat dont elles vont manger à leur tour.

Que s'il y avoit quelques femmes ou filles qui euſt ſes mois, il faut qu'elle ſe retire à part, les autres leur donnent à chacune leur part, en ce temps-là ils ne mangent jamais que toutes ſeules, elles ne font rien, & n'oſent toucher aucunes choſes, principalement du manger, il faut qu'elles ſoient toûjours à l'écart.

Ils ont ainſi fait paſſer en coûtume le recit de leurs genealogies, tant dans les harangues qu'ils font aux mariages qu'aux funerailles, afin d'entretenir la memoire & conſerver par tradition de pere en fils l'hiſtoire de leurs enceſtres, & l'exemple de

leurs belles actions & de leurs plus considerable qualitez, ce qui autrement leur pourroit échaper, & leur osteroit la connoissance de leurs parentez qu'ils conservent par ce moyen-là & leur sert à transmettre leurs alliances à la posterité, de quoy ils sont tres curieux, principalement ceux qui vienẽnt d'anciens Capitaines ce qu'ils rapportent quelquefois de plus de vingt races, & ce qui les fait plus estimer de tous les autres.

Ils observent certains degrez de parenté entre eux qui les empeschent de se marier ensemble; il ne se fait jamais de frere à sœur, de nepveu à niepce, de cousins à cousine, c'est à dire au second degré, car au dessous ils le peuvent, si une jeune mariée

n'a point d'enfans de ſon mary au bout de deux ou trois ans, il la peut repudier, & la chaſſer pour en prendre une autre : il n'eſt tenu au ſervice comme à la premiere, il fait ſeulement des preſens de robes, de peaux, ou de porcelenes, je diray en ſon lieu ce que c'eſt que porcelene, il eſt obligé de faire un feſtin au pere de la fille, mais non pas ſi ſolemnel que la premiere fois; ſi elle devient groſſe on fait grand feſtin à ſes parens, ſinon il la chaſſe comme la premiere, & ſe marie à un autre, & ſa femme eſtant groſſe il ne la voit plus, & pour cela ils prennent des femmes tant qu'ils veullent, moyennant qu'ils ſoient bon chaſſeurs, & point pareſſeux, autrement les filles ne le prendront pas, on

voit des Sauvages qui ont des deux ou trois femmes grosses tout à la fois, & c'est toute leur joye que d'avoir grand nombre d'enfans.

En toutes ces réjouissances de nopces & de festins, ils se parent de leur plus beaux habits ; l'Esté les hommes avoient des robes de peau d'Orignac bien passées, blanches, passementées de passement large de deux doigts du haut en bas, tant plein que vuide, d'autres ont trois rangs par le bas, les uns en long, & les autres en travers, d'autres en chevrons rompus, ou parsemées de figures d'animaux selon la fantaisie de l'ouvriere.

Elles faisoient toutes ces façons-là, de couleur rouge, violette & bleuë, appliquées sur la

peau avec dela colle de poiſſon; ils avoient des os façonnez de pluſieurs ſortes qu'ils paſſoient tous chauds ſur les couleurs de la maniere à peu prés dont on dore les couvertures des livres : quant ces couleurs ſont une fois appliquées elles ne s'en vont point à l'eau.

Pour paſſer leurs peaux on les moüille & on les étend au Soleil les faiſant bien chauffer du coſté du cuir pour aracher le poil, puis les tendent & arachent le poil avec des os faits exprés, comme ceux qui preparent une peau à mettre en parchemin, & enſuite ils la frotent de foix d'oyſeau, & de quelque peu d'huiſle, puis l'ayant bien frotée entre leurs mains la paſſent ſur un bois poly fait en dos

d'aſne, ainſi que l'on fait pour paſſer les peaux à faire des gans ſur un fer, la frotent tant qu'elle ſoit ſouple, & bien maniable enſuite la lavent & la tordent avec des bois pluſieurs fois, tant qu'elles rendent l'eau blanche puis l'eſtendent pour la faire ſecher.

Pour les peaux paſſées avec le poil, ils ne ſe ſervent que de ſoixdont ils les frotent bien avec la main, & les paſſent encores ſur leurs bois pour les bien corroyer, s'ils elles ne ſont aſſez molettes ils y mettent encores du ſoix & recommencent à les froter tant qu'elles ſoient maniables puis les font ſecher, toutes ces robes-là ſont faites comme une couverture ſoit pour hommes ou pour fe mmes.

Les

Les hommes les mettent ſur leurs épaulles lient les deux bouts avec des cordons de cuir deſſous le menton, tout le reſte n'eſt point fermé; ils montrent tout leur corps, à la reſerve de leurs parties qui ſont cachées par le moyen d'une peau bien ſouple & fort mince, laquelle paſſe entre leurs jambes & eſt attachée par les deux bouts, à une ceinture de cuir qu'ils ont autour deux, & s'appelle un brayer.

Les femmes mettent cette robe en façon de Bohemiennes, l'ouverture eſt au coſté, elles l'attachent avec des cordons en deux endroits, diſtans l'un de l'autre, en ſorte que leur teſte puiſſe paſſer dans le milieu & les bras aux deux coſtez, puis doublent les deux bouts l'un

ſur l'autre, & par deſſus elles mettent une ceinture qu'elles lient bien ſerrée, en ſorte qu'elle ne puiſſe ſe deffaire par ce moyen elles ſont toutes cachées, elles ont des manches de peaux qui ſont attachées l'une à l'autre par derriere, elles ont auſſi des chauſſes de peau en étrier qui n'ont point de pied les hommes les portent de meſme.

Elles font auſſi des ſouliers de leurs vieilles robes d'Orignac, qui ſont engraiſées & meilleures que des neuves, leurs ſouliers ſont arrondis pardevant, & la ſemelle redouble ſur le bout du pied qui eſt froncée auſſi menu qu'une chemiſe, cela eſt fait fort proprement, les filles en font pour elles enjolivez de couleurs & les couſtures garnies de

poil de Porc-épy qu'elles teignent en rouge & violet.

Elles ont de fort belles teintures, ſur tout leur couleur de feu qui paſſe tout ce que nous voyons icy en ce genre-là, ce qui ſe fait avec une petite racine groſſe comme du fil; pour la feüille elles ne la veulent point faire voir, cela eſt rare entre elles, c'eſtoit-là à peu prés leurs habits d'Eſté; pendant l'Hyver leurs robes ſont de Caſtor, de Loutre, de Marte, de Loups ſerviers, ou d'Ecureüils, toûjours martachées c'eſt à dire peintes.

Meſmes leur viſage lors qu'ils vont en ceremonie avec leurs beaux habits ſont peint de rouge ou de violet, ou bien ils ſe

font des rayes longues & courtes & de couleur ſelon leur fantaiſie, ſur le nez, & ſur les yeux, le long des jouës, & ſe graiſſent les cheveux d'huiles pour les rendre luiſans, qui ſont les plus beaux entre eux, ils ſemblent à des maſcarades, ce ſont leurs parades aux jours de rejoüiſſances.



CHAPITRE XXVI.

De leur Coiffure, de leurs ornemens, & de leurs braveries. Du regime qu'ils observent pendant leurs maladies, de leurs divertissemens & conversations. Du travail des hommes & des femmes, & de leurs plus ordinaires occupations.

POur distinguer les hommes & les femmes d'avec les garçons & les filles par les ornemens, les premiers ont les cheveux coupez au dessous des oreilles, les garçons les portent

tous longs, les lient en mouſtaches des deux coſtez avec des cordons de cuir ; les curieux les ont garnis de poil de Porc-épic de couleurs, les filles les ont auſſi tout longs, mais les lient par derriere de meſme cordons, mais les galantes qui veulent paroiſtre jolies & qui ſçavent bien travailler, ſe font des garnitures de la largeur d'un pied ou huit pouces en quarré toute brodée de poil de Porc-épic de toutes couleurs fait ſur le meſtier, dont la chaîne eſt de filets de cuir d'Orignaux mornez qui eſt fort delicat, le poil de Porc-épic eſt la trame, qu'elles paſſent au travers de ces filets ainſi que l'on fait la tapiſſerie, ce qui eſt bien travaillé ; tout autour ils font une frange des meſ-

mes fillets qui sont entourés aussi de ce poil de Porc-épic mêlez de couleurs; en cette frange elles mettent de la porcelene blanche & violette, elles s'en font aussi des pendans d'oreilles, qu'elles ont percez en deux ou trois endroits.

Cette porcelene n'est autre chose que des dents d'un certain poisson qui se pesche par les Sauvages de la nouvelle Angleterre, qui leur estoit bien rare, & en ce temps-là valoit beaucoup entre eux, ce qui est commun à present, chaque grain est long de la moitié d'un travers de doigt, c'est tout leur enjolivement en toute sorte de travail où il falloit coudre à l'éguille, qui estoit cette alaine dont j'ay déja parlé ou un poinçon d'os

bien pointu pour faire un petit trou, & y passoient leur fil, qui est fait d'un nerf d'Orignac qui se trouve au long de l'épine du dos, quand il est bien battu il se leve par filets aussi fin que l'on veut, c'est avec cela qu'elles cousent toutes leurs robes, qui ne se decousent jamais : voilà l'enjolivement des filles, si-tost qu'elles sont mariées, la mere les livrant à leur mary luy coupe les cheveux, qui est la marque du mariage, pareillement au marié.

La Loy qu'ils observoient anciennement estoit celle de ne faire à autruy que ce qu'ils souhaitoient leur estre fait ; ils n'avoient aucun culte: tous vivoient en bonne amitié & intelligence, ils ne se refusoient rien les uns

aux autres, ſi une cabanne ou famille n'avoit pas de vivres ſuffiſamment ſes voiſins luy en donnoient, quoy qu'ils n'euſſent que ce qui leur faloit, & de toutes autres choſes de meſme, ils vivoient dans la pureté, les femmes eſtoient fidelles à leurs maris, & les filles fort chaſtes, point ſujettes à maladies; ne connoiſſoient point de fiévre, s'il leur arrivoit quelque accident, par chûtte, par brûlures, ou en coupant du bois, manque de bonne haches, qui vacilloient faute de bien couper, il ne leur faloit point de Chirurgien, ils connoiſſoient des herbes, dont ils ſe ſervoient & ſe gueriſſoient fort bien, ils n'eſtoient point ſujets à la goute, gravelle, fiévres ny rumatiſmes, leur reme-

de general estoit de se faire suer, ce qu'ils pratiquoient tous les mois & mesme plus souvent, je dis pour les hommes; car je n'ay point eu connoissance que les femmes se fissent suer, pour cet effet ils faisoient une petite cabanne en rond pour tenir au nombre de quatre, cinq, six, sept, ou huit au plus, elles estoient couvertes d'écorsse de haut en bas, bien bouchées à la reserve d'une petite ouverture pour entrer, le tout se recouvroit encore de leurs robes, & pẽdant que cela se faisoit l'on avoit de grosses roches que l'on metoit dans le feu, & que l'on faisoit bien rougir, aprés quoy ceux qui vouloient suer, se mettoient tous nuds dans la cabane assis sur le cul tous en rond, estant là

leur femme ou des garçons leur donnoient de ces roches toutes rouges, avec un grand plat tout plain d'eau, & un autre petit pour verser de l'eau sur les roches qui étoient au milieu d'eux; cette eau que l'on versoit sur ces roches faisoit une fumée qui remplissoit la cabanne & l'échauffoit si bien que cela les faisoit suer; lors qu'ils commençoient à suer ils ne jettoient plus d'eau que de temps en temps, les roches estant froides ils les mettoient dehors, on leur en donnoit d'autres toutes rouges : ils ne se pressoient pas de suer, s'échauffoient petit à petit, & si bien que l'eau leur couloit de toutes parts laquelle ils abatoient de temps en temps avec la main, ils y demeuroient

tant qu'ils pouvoient, & s'y tenoient une heure & demie & deux heures. Pendant ce temps-là, ils chantoient des chanſons, faiſoient des contes pour ſe faire rire : vouloient-ils ſortir, ils abatoient l'eau tant qu'ils pouvoient du haut en bas, & puis prenant leur courſe ils s'en alloient ſe jetter dans la mer ou riviere, eſtant rafraichis ils mettoient leurs robes ſur eux, & puis s'en alloient en leur cabane auſſi poſez qu'auparavant. Nos François ſe font ſuer comme eux, & ils ſe jettent à l'eau de meſme & n'en ſont point incommodez ; l'eau de ces païs-là n'incommode point la ſanté: l'Hyver que nos gens vont à la chaſſe, quelquefois ils n'ont point de chiens & tuent du gi-

bier, ceux qui ſçavent nager ſe mettẽt à l'eau pour l'aller querir & s'en reviennent au logis pour changer d'habits & n'en reçoivent aucune incommodité, & n'en ſont jamais enrhumez.

S'ils eſtoient malades à mourir de vieilleſſe, ou quelqu'autre accident d'arbres, ou autre choſe qui tomboit ſur eux & où il ne paroiſſoit rien, il y avoit des vieillards qui diſoient parler au *manitou*, c'eſt à dire au diable, qui les venoient ſoufler, ces gens-là leur mettoient force ſcrupules en l'eſprit, dont j'ay parlé de pluſieurs cy-devant, c'étoient des gens qui auoient quelque ſubtilité plus que les autres, qui leur faiſoient croire tout ce qu'ils vouloient & paſſoient pour leurs Medecins. Ces gens-

là venoient voir le malade, luy demandoient où estoit son mal, aprés s'estre bien enquis de tout il promettoient guerison en le souflant, & pour cela ils se mettoient à danser parlant à leur *manitou*, ils dansoient avec telle furie qu'ils écumoient gros comme les poings des deux costez de la bouche, pendant ce temps-là ils alloient de fois à autres trouver le malade, & l'endroit où il avoit témoigné sentir le plus de douleur ils posoient la bouche dessus & y souffloient de toute leur force quelque temps, & puis commençoient à danser, en suite dequoy ils retournoiēt au malade faire tout de mesme qu'auparavant, puis ils disoient que c'estoit le *manitou* qui le tenoit là qu'il avoit passé en quelques endrois

où il n'avoitpas ſatisfait à l'hommage accouſtumé ou quelque autres folies ſemblables, & qu'avec le temps ils eſperoient le faire ſortir, cela duroit quelquesfois des ſept à huit jours, & à la fin ils faiſoiēt ſemblant de luy arracher quelque choſedu corps par ſubtilité qu'ils montroient, en diſant le voilà, le voilà, il eſt ſorty, maintenant il eſt guery, & en effet ſouvent il s'en gueriſſoit par imagination, & s'ils n'en gueriſoient ils trouvoient quelque autre excuſe, à ſçavoir qu'il y avoit pluſieurs *manitous* qu'ils n'avoient pas voulu ſortir, & qu'ils les avoient trop mepriſez; ils faiſoient toûjours leur cauſe bonne, on ne laiſſoit pas de leur donner quelque choſe; non pas tant que s'il euſt eſté entiere-

ment guery, ces Medecins-là estoient vieillards paresseux qui ne vouloient plus aller à la chasse, & qui avoient d'eux tout ce qui leur faloit, s'il y avoit quelques belles robes ou autre chose de rare en une cabane, c'étoit pour Monsieur le Medecin, quand on tuoit des bestes on luy envoyoit tous les meilleurs morceaux, quand ils avoient guery trois ou quatre personnes ils ne manquoient plus de rien ce qui ne leur estoit pas mal aisé de faire, en ce que la plus grande maladie des Sauvages, ne venoit que de fantaisie; leur ostant cela de l'esprit tout aussi-tost ils estoient gueris.

Les Sauvages aimoient fort ces tours de souplesses & à entendre des contes, il y avoit de

ces vieillards qui en compo-ſoient comme on faiſoit aux en-fans du tẽps des Fées, ou de peau d'aſne, ou autres ſemblables, mais eux les compoſoient ſur les Orignaux, ſur les Renards & au-tres animaux, leurs diſoient qu'ils en avoient veu d'aſſez puiſſants pour avoir apris à travailler aux autres, comme ſont les Caſtors, & oüy d'autres qui parloient: ils faiſoient des contes qui é-toient agreables & d'eſprit, quand ils en diſoient quelqu'un, c'eſtoit toûjours par ouy dire de leur grand pere, ce qui faiſoit paroiſtre qu'ils avoient eu con-noiſſance du Deluge, & des cho-ſes de l'ancienne Loy. Lors qu'ils faiſoient des feſtins de réjoüiſ-ſance, apres eſtre bien repeus, il y en avoit toûjours quelqu'un

qui en faisoit un si long qu'il en avoit pour toute la journée & soirée avec les intervalles de rire, ils estoient grands rieurs, si un faisoit un conte, tous l'écoûtoient avec un grand silence, s'ils se mettoient à rire s'estoit un ris general; pendant ce temps-là ils ne laisoient pas de petuner, ils avoient un certain tabac verd, dont la feüille n'étoit pas plus longue que le doigt ny plus large, ils le faisoient secher & le mettoient en pain, fait en galette, épaisse de quatre doigts, la fumée n'estoit pas forte, le tabac bon & fort doux : ces faiseurs de contes qui paroissoient plus subtils que les autres, quoy que leur subtilitez ne fussent que des badineries, ne laissoient pas d'abuser ceux qui prenoient

plaiſir à les écoûter.

Pour le travail des hommes, il conſiſtoit à faire leurs arcs qui eſtoient d'Erable tout de brin; pour le façonner ils ſe ſervoient de leurs haches & couſteaux; pour le polir ils ſe ſervoient de coquilles d'huiſtres ou autres coquilles qu'ils poliſſoient comme peut faire le verre; leurs fleches ſont de cedres, qui ſe fend droit, & qui avoiẽt pres de demie braſſe de longueur : ils les emplumoient de queuës d'Aigles; au lieu de fer ils y mettoient des os : leur bois de raquette eſtoient de haiſtre de la groſſeur de celles à joüer à la paulme, plus longues & plus larges, & de la méme forme ſans manche, leur hauteur eſtoit d'ordinaire à un chacun de la ceinture en bas, ils y

mettoient deux bois qui traversoient, distant l'un de l'autre de la longueur du pied, elles étoient cordées de peau d'Orignac, passée en parchemin, que l'on coupoit par éguillettes fort longues grosses & menuës; la grosse se mettoit dans le milieu de la raquette où l'on met le pied entre ces deux bastons, & la plus menuë aux deux bouts; tout joignant le baston de devant, on laissoit une ouverture au milieu de cette raquette pour y passer le bout du pied en cheminant, afin que la raquette ne leve point du derriere, & qu'elle ne fasse que traisner, c'estoient d'ordinaire les femmes qui les cordoient.

Leurs bâtons à darder, étoient aussi de hestre, au bout desquels

ils emmanchoient un grand os pointu, ils s'en ſervoient pour darder les beſtes lors qu'il y avoit beaucoup de neges.

Pour faire leurs canots ils cherchoient les plus gros bouleaux qu'ils pouvoient trouver, ils levoient l'écorce de la longueur du canot qui eſtoit de trois à quatre braſſes & demie, la largeur d'environ deux pieds par le milieu, & toûjours en diminuant aux deux bouts venant à rien; la profondeur eſtoit d'un homme aſſis à venir juſques aux aiſſelles; la garniture du dedans pour le renforcer eſtoit des lattes de la longueur du canot, larges de quatre doigts en appetiſſant par les bouts, afin qu'elles ſe puiſſent joindre; le dedans du canot en eſtoit garny

par tout, & tout autour d'un bout à l'autre ; ces lattes estoient faites de cedre qui est leger, & qu'ils fendoient aussi long qu'ils vouloient & aussi mince qu'ils leurs plaisoit ; ils faisoient encore du mesme bois, des demy cercles pour servir de membres, & leurs donnoient la forme au feu.

Pour coudre le canot ils prenoient des racines de sapin de la grosseur du petit doigt & plus petites encore, elles estoient fort longues, ils fendoient ces racines en trois ou quatre les plus grosses, ce qui se fend plus facilement que l'ozier à faire des paniers ; ils faisoient des paquets de cela que l'on mettoit dans l'eau de peur qu'ils ne se chassent, il falloit encore deux

bastons de la longueur du canot, tout rond, & de la grosseur d'une grosse canne, & quatre autres bastons de haistre plus courts: tout cela estant prés ils prenoient leurs écorces, la plioient & dressoient en la forme que doit estre le canot, puis mettoient ces deux grandes perches tout autour, cousuës sur le bord en dedans avec ces racines.

Pour coudre ils perçoient l'écorce avec un poinçon d'os pointu & passoient dans le trou un bout de l'ozier, le tiroient & serroient le baston contre l'écorce tant qu'ils pouvoient toûjours en tournant le baston de l'ozier, en sorte qu'ils se touchoient l'un l'autre; les bastons estant bien cousus, tout autour,

ils en mettoient aussi de petits de haistre de travers, l'un dans le milieu qui entroit des deux bouts, en des trous qui étoient aux bastons dont le canot estoit bordé, & trois autres en avant, distantes de demie brasse les unes des autres, qui alloient en diminuant comme la forme du canot, & trois autres aussi qui se mettoient en arriere en mesme distance; tous ces bastons entrent aussi par des bouts dans des trous qui estoient faits en ces bastons qui sont cousus tout autour du canot, auquel ils estoient si bien attachez des deux costez que le canot ne se pouvoit élargir ny étressir.

En suite on mettoit ces grandes lattes, dont on garnissoit tout le dedans du haut en bas, qui

qui ſe touchoient toutes : pour les tenir ils mettoient par-deſſus ces demy-cerceaux , dont les bouts venoient joindre d'un côté & de l'autre ; au deſſous de ces baſtons qui eſtoient couſus tout autour par le haut, qu'ils y faiſoient entrer de force & en garniſſoient tout le canot d'un bout à l'autre , ce qui rendoit le cànot ferme , en ſorte qu'il ne plioit point par aucun endroit.

Il y avoit des coûtures, car pour l'étreſſir des deux bouts ils fendoient l'écorce du haut en bas , ils doubloient les deux bouts l'un ſur l'autre qu'ils coûſoient,mais pour empeſcher que les coûtures ne priſſent l'eau, les femmes & les filles maſchoient de la gomme de ſapin tous les jours tant qu'elles devint en

onguent, qu'ils appliquoient avec du feu tout le long des coûtures, ce qui estanchoit mieux que du bray; tout cela estant fait le canot estoit achevé, qui estoit si leger qu'un homme seul le pouvoit porter sur sa teste.

Les avirons étoient de haistre, la palle de la lõgueur du bras, large d'un demy pied ou environ, & le manche un peu plus long que la palle le tout d'une piece, trois, quatre & cinq personnes, tant hommes que femmes ramoient ensemble, cela alloit extremement viste, ils alloient aussi à la voile, qui étoit autrefois d'écorce, mais le plus souvent d'une peau d'un jeune orignac bien passée; s'ils avoient le vent favorable, ils alloient aussi viste

que le jet d'une pierre, & un canot portoit juſques à huit ou dix perſonnes.

Le travail des femmes eſtoit d'aller chercher la beſte apres qu'elle eſtoit tuée, l'écorcher, la couper par morceaux pour la faire cuire : pour cet effet elles faiſoient rougir les roches, les mettoient & oſtoient de la chaudiere, amaſſoient tous les os des orignaux, les piloient avec des pierres ſur une autre bien large, les reduiſoient en poudre, puis les mettoient en leur chaudiere & les faiſoient bien boüillir, ce qui rendoit une graiſſe qui venoit ſur l'eau, qu'ils amaſſoient avec une cuillier de bois, & les faiſoient tant boüillir qu'à la fin les os ne rendoient plus rien, en ſorte que des os d'un orignac,

ſans compter la moüelle, ils en tiroient cinq à ſix livres de graiſſe blanche comme nege, ferme comme de la cire; c'étoit dequoy ils faiſoient toute leur proviſion pour vivre allant à la chaſſe; nous l'appellons du beurre d'Orignac, & eux du Cacamo.

Elles faiſoient leurs plats d'écorces grands & petits, les couſoient avec ces racines de ſapin, ſi bien qu'ils tenoient l'eau, elles en garniſſoient quelqu'uns de poil de Porc-épic, faiſoient des ſacs de jonc aplaty, qu'elles treſſoient les uns dans les autres, alloiẽt aux bois chercher du bois ſec, qui ne fume point pour ſe chauffer & brûler à la cabane; tout autre ſorte de bois étoit bõ pour la chaudiere, attẽdu qu'elle étoit toûjours hors de la cabane,

elles alloient chercher de l'eau, paſſoient les peaux, faiſoient les robes, les manches, les bas, & les ſouliers, cordoient les raquettes, faiſoient & defaiſoient les cabannes, alloient chercher le ſapin dont elles garniſſoient tout le dedans de la cabanne de l'épaiſſeur de quatre doigts, à la reſerve du milieu ou ſe faiſoit le feu, qui n'eſtoit point garny, elles l'arrangeoient ſi bien qu'on l'auroit levé tout d'une piece, ce qui leur ſervoit auſſi de paillaſſe & de matelats à ſe coucher.

La plume eſtoit une peau d'ours ou d'un jeune Orignac, dont le poil eſt fort long & épais : lors qu'ils ſe couchoient ils defaiſoient leurs robbes qui leurs ſervoient de couvertures, ils avoient tous les pieds au feu,

qui ne mouroit point, l'entretenant toûjours & y mettant du bois dont la proviſion eſtoit à la porte.

Si on changeoit de lieu pour aller cabanner en un autre endroit les femmes portoient tout: leurs filles grandes & petites portoient auſſi ſelon leurs forces, on les accoûtumoit pour cela de jeune âge au travail, & à tout ce qu'il y avoit à faire, meſme à mâcher de la gomme de ſapin, auſſi n'avoient-elles jamais mal aux dents, qu'elles avoient bien arrangées & blanches comme de la nege : ſi les Dames de France ſe ſervoient de cette gomme, je ne doute point qu'elles n'en tiraſſent les meſmes avantages : car il eſt bon de remarquer icy que les hom-

mes qui vivoient d'un meſme regime n'avoient pas neantmoins les dents ſi belles que les femmes qui eſtoient obligées de macher la gomme de ſapin pour calfetter leurs canots.

Le travail des hommes eſtoit de faire leurs bois de raquettes, les plier, les polir, mettre les deux bois de travers, les rendre tout preſt à eſtre cordées, ils faiſoient leurs arcs, leurs fleches, les bois pour emmancher leurs grands os dont ils tuoient les orignaux, les caſtors, & tout ce qu'ils dardoient : ils faiſoient encore les planches ſurquoy les femmes mettoient leurs enfans, & toutes autres ſortes d'ouvrages de bois.

Ils faiſoient auſſi leurs pipes à prendre du tabac, ils en faiſoient

de bois, d'un pouce du hommart qui est proprement l'écrevisse de mer, ils en faisoient aussi d'une certaine pierre verte, & d'un autre qui est rouge, avec le tuyau, le tout d'une piece.

Pour creuser & percer le tuyau ils se servoient de leurs os dont la pointe estoit un peu platte & tranchante, & à force de tourner & virer ils creusoient la pierre & perçoient le tuyau, de mesme & à force de temps en venoient à bout, tout leur travail n'étoit jamais bien pressé, & ce qu'ils en faisoient estoit seulement pour leur divertissement.

Pour leurs autres sortes de pipes elles étoient de deux pieces, les tuyaux estoient faits d'un certain bois que nos matelots

nomment du bois de Calumet, ils en faiſoient des tuyaux d'un pied & d'un pied & demy de longueur; pour les percer ils faiſoient un cerne à un pouce prés du bout dont ils oſtoient le bois tout autour juſques au milieu, qu'ils laiſſoient gros comme la meſche d'une chandelle qui ſemble de la moiſſe, quoy qu'il n'y en ait point ou ſi peu qu'elle ne paroiſt quaſi pas; ils prenoient cette méche avec les dents qu'ils tenoient ferme, & tout le reſte du baſton avec les mains qu'ils tournoient petit à petit & fort doucement; & cette méche ſe tordoit ſi bien qu'elle ſe détachoit du dedans du baſton, eſtant depriſe d'un bout à l'autre de ſa groſſeur; on la tiroit tout doucement en tournant toûjours le

baston, qui de cette maniere se trouvoit percé; ensuite ils le polissoient & le rendoient de la grosseur qu'il le falloit pour entrer dans le trou de la pipe, qui estoit quelquefois de bois dur, quelquesfois d'os d'orignac, du pouce de homart, ou d'écrevisse de mer, & de toutes autres choses selon la fantaisie qui leur prenoit d'en faire.



CHAPITRE XXV.

La chaſſe des Orignaux, des Ours, des Caſtors, des Loups ſerviers & autres animaux, ſelon leur ſaiſon.

LA chaſſe des Sauvages anciennement leur eſtoit facile, ils ne tuoient des beſtes qu'à meſure qu'ils en avoient beſoin; eſtans las d'en manger d'une ſorte ils en tuoient d'une autre; ne vouloient ils plus manger de viande, ils prenoient du poiſſon, ils ne faiſoient point d'amas de peaux d'orignac, caſtors, loutres ny autres qu'autant qu'il

leur en falloit pour leur service; laissoient le reste où les bestes étoient tuée, & ne prenoient pas la peine de les apporter à la cabanne.

La chasse d'orignac se faisoit l'Esté par surprises : les Sauvages sçavoient à peu prés les endroits où on les pouvoit trouver; en ces quartiers-là ils battoient le bois allant d'un costé & d'autre pour en trouver la piste, l'ayant trouvée ils la suivoient & connoissoient par cette piste si c'estoit masle ou femelle, même à la fumée, & s'il estoit vieil ou jeune, par la piste ils connoissoient aussi s'ils estoient proches de la beste, pour lors ils regardoient s'il y avoit quelque Fort ou prairie proche ou la bête pouvoit estre selon le train

qu'elle tenoit, ils s'y trompoient peu, ils faiſoient une enceinte autour du lieu où elle eſtoit pour prendre le deſſous du vent, afin de n'eſtre pas éventez de l'orignac, ils en approchoient tout doucement crainte de faire du bruit tant qu'ils la peuſſent découvrir; l'ayant découverte s'ils n'eſtoient pas aſſez preſts approchoient encore tant qu'elle fut à portée de la fleche, qui eſt de quarante-cinq à cinquante pas; alors ils laſchoient leur coup deſſus la beſte qui demeuroit rarement pour une fleche, apres quoy il la falloit ſuivre à la piſte, quelquesfois la beſte s'arreſtoit n'entendant plus de bruit; ils alloient au petit pas, & connoiſſant cela à ſon train, ils tâchoient de l'approcher en-

core une fois, & luy donnoient encore un coup de fleche : si cela ne la faisoit demeurer il la falloit encore suivre jusques au soir & couchoient proche la bête, & le matin l'alloient retrouver au giste : estant paresseuse de se lever à cause du sang qu'elle avoit perdu, ils luy donnoient un troisiesme coup & la faisoient demeurer l'achevant de tuer ; alors ils rompoient des branches pour marquer l'endroit pour l'envoyer querir par leurs femmes.

Mais apres avoir tiré les deux premiers coups, ils tâchoient de gagner le devant pour la faire tourner devers la cabanne, la poursuivant & la faisant approcher tant qu'elle tombast morte manque de force ; souvent ils

l'amenoient tout proche de la cabane; ils en trouvoiẽt toûjours plusieurs ensemble, mais l'Esté ils n'en peuvent suivre qu'un.

Le Printemps la chasse se faisoit encore de mesme, si ce n'est lors que les femelles entrent en amour; en ce temps-là la chasse se faisoit la nuit sur les rivieres en canot, contrefaisant le cry de la femelle, & puis avec un plat d'écorce, les Sauvages prenoient de l'eau, la laissoient tomber dans l'eau de haut, & le bruit faisoit venir le masle qui croyoit que ce fust une femelle qui pissoit : pour cela ils se laissoient aller doucement au fil de l'eau, si c'estoit en montant ils ramoient tout doucement, & de temps en temps ils faisoient tomber de l'eau contrefaisant

toûjours la femelle, & alloient tous ſur le bord de la riviere, s'il y avoit quelque maſle dans le bois qui entendit le bruit de cette eau il y venoit; ceux qui étoient dans le canot l'entendoient venir, par le bruit que faiſoit la beſte dans le bois, & continuoient de contrefaire toûjours le cry de la femelle, les faiſoient venir tout proche d'eux; ils eſtoient tous preſts à tirer deſſus & ne le manquoient pas: la nuit la plus noire eſtoit la meilleure pour cette chaſſe, & le temps le plus calme; le vent empeſchant d'entendre le bruit que faiſoit la cheute de l'eau.

Pour l'Hyver la chaſſe eſtoit differente à cauſe des neges, on ſe ſervoit de raquettes, par le moyen

moyen desquelles on marche sur la nege sans enfoncer, principalement le matin à cause de la gelée de la nuit, & en ce temps-là elle porte les chiens, mais l'orignac ne fait pas grand chemin, parce qu'il enfonce dans la nege, ce qui le fatigue beaucoup à cheminer.

Pour trouver les orignaux, les Sauvages couroient dans les bois d'un costé & d'autre pour trouver du bois mangé; car en ce temps-là ils ne mangent que le jet du bois de l'année, la où ils trouvoient le bois mangé, ils rencontroient bien-tost les bêtes qui n'en estoient pas loin, & les approchoient facilement ne pouvant pas aller viste, ils leurs lancoient un dard, qui est le grand baston dont j'ay parlé,

au bout duquel est emmanché ce grand os pointu qui perce comme une épée, mais s'il y avoit plusieurs orignaux à la bande ils les faisoient fuïr, alors les orignaux se metoient tous queuë à queuë, faisoient un grand cerne d'une lieuë & demie, ou deux lieuës, & quelquesfois plus, & battoient si bien la nege à force de tourner qu'ils n'enfonçoient plus: celuy de devant étant las se met derriere, mais les Sauvages qui estoient plus fins qu'eux se mettoient en embuscade, & les attendoient à passer, & là ils les dardoient; il y en avoit un qui les poursuivoit toûjours; à chaque tour il en demeuroit toûjours un, mais à la fin ils s'écartoient dans le bois, les uns d'un costé, les autres de l'autre; il en

demeuroit toûjours 5. ou 6. & quand la nege portoit, les chiens les ſuivoiẽt quelque nõbre qu'il y en euſt, il ne s'en pouvoit ſauver un ſeul, mais en ce temps-là ils n'en tuoient que leur proviſion, & n'alloient à la chaſſe qu'à meſure qu'ils avoient beſoin de viande; toute leur chaſſe & pêche ne ſe faiſoient qu'autant qu'ils avoient neceſſité de manger.

La chaſſe du caſtor ſe faiſoit l'Eſté à la fleche dans les bois où on les prenoit, ou bien dans des lacs ou étangs, où les Sauvages ſe mettoient en canots & à l'affuſt pour les gueter lors qu'ils venoient ſur l'eau prendre l'air; mais le plus commun & le plus aſſuré, c'eſtoit de rompre leur digue & en faire perdre l'eau,

alors les Caſtors ſe trouvoient ſans eau, ne ſcachant plus où aller, leur logement paroiſſoit par tout, les Sauvages les attrapoient à coups de fleches & de leurs dards, & en ayant leurs proviſions ils laiſſoient là tout le reſte.

Les Caſtors n'entendant plus de bruit ſe raſſembloient & ſe mettoient à raccommoder leur digue; c'eſt là où nous les avons veu travailler, ce qui fait bien croire que tout ce que j'ay dit de leur travail eſt veritable. Je ne tiens pas le travail de leurs digues à les faire entieres, ſi difficile que de les racommoder eſtans rompuës dans le milieu.

L'Hyver la chaſſe s'en faiſoit autrement, les digues & les lacs eſtant tous gelez: Pour lors les

Sauvages ont leurs chiens qui ſont une eſpece de mâtins, mais plus déchargez, ils ont la teſte de renard & ne jappent point, ayant ſeulement un hurlement qui n'eſt pas de grand bruit; pour les dents elles ſont plus longues & plus afillées que celles des mâtins, ces chiens ſervent pour la chaſſe de l'Orignac comme j'ay dit, le Printemps, l'Eſté, l'Automne, & l'Hyver lors que les neges les peuvent porter; il n'y a pas de Chaſſeurs qui n'en ayent des ſept à huit : ils les cheriſſent beaucoup; s'ils ont des petits que la mere ne puiſſe nourrir, les femmes les font teter; ſont ils grands ils leurs donnent du boüillon, eſtant en eſtat de ſervir on ne leur donne plus rien.

que les tripailles des bestes que l'on tuë; s'ils sont huit jours sans tuer des bestes, ils sont autant sans manger, pour des os on ne leur en baille point crainte de gaster leurs dents, ny mesme ceux de Castor, s'ils en mangeoient cela empescheroit les Sauvages d'en tuer, mesme si on les faisoit brûler, car il est bon de remarquer icy, que les Sauvages avoient la dessus des superstitions dont on a eu bien de la peine à les desabuser : s'ils avoient fait rostir une anguille ils croyoiēt aussi que cela les empescheroit d'en prendre une autrefois : ils avoient anciennement plusieurs scrupulles de cette sorte qu'ils n'ont plus à present, & dont nous les avons desabusez.

C'eſtoit leur richeſſe que leurs chiens, & pour témoigner à un amy l'eſtime qu'ils faiſoient de luy, ils luy donnoient à manger le chien qu'ils eſtimoient le plus en témoignage d'amitié : on dit que c'eſt un excellent manger : ils le font encore, & les François en mangent quand ils ſe trouvent aux feſtins, dont ils font grand recit, & l'ayment plus que le mouton ; cela ne m'a pourtant jamais donné envie d'en manger.

Lors qu'ils menoient leurs chiens à la chaſſe de l'Orignac, le Printemps, l'Eſté, & l'Automne, les chiens alloient quelque temps les uns d'un coſté, les autres de l'autre : celuy qui rencontroit quelque piſte la ſuivoit ſans faire bruit, s'il attra-

poit la beſte il gagnoit le devant luy ſautant ſur le nez : pour lors il hurloit, l'Orignac s'y amuſoit & luy vouloit donner du pied de devant ; tous les autres chiens qui l'entendoient y couroient & l'attaquoient de tous les coſtez ; il ſe defend de ſes pieds de devant, les chiens tâchent de luy attraper le meufle ou les oreilles : pendant ce temps-là le Sauvage arrive qui tâche ſans ſe faire voir de l'aborder à portée & au deſſous du vent, car ſi la beſte l'apperçoit ou l'éventent, l'Orignac prend la fuite & ſe moque des chiens, ſinon le Chaſſeur lúy donne un coup de fleche, eſtant bleſſé il a peine de ſe ſauver des chiens qui le ſuivent toûjours, & le Sauvage auſſi, qui le ratrappe

& le

& le tire encore, mais quelques fois les chiens qui l'ont attrapé aux oreilles ou au mufle le couchent bas avant que le Sauvage l'eye ratrapé; ils n'ont garde de l'abandonner, car bien ſouvent il y a ſept à huit jours qu'ils n'ont mangé, le Sauvage arrivé, l'acheve de tuer, luy fend le ventre, donne toutes les tripailles à ſes chiens qui font grand curée, c'eſt ce qui rend leurs chiens aſpres à la chaſſe. : pour l'Hyver lors qu'il a pleu ſur la nege & qu'elle peut porter les chiens, ils s'en ſervoient comme j'ay deja dit, parce qu'ils n'ont pas pour lors tant de peine à attraper les Orignaux, ne courant pas ſi viſte, étant plus lourds que les chiens ils enfoncent dans la nege, & ne peuvent

plus aller que par ſauts.

Pour celle du Caſtors elle ſe faiſoit auſſi l'Hyver avec les chiens,mais ils ne ſervoient qu'à trouver le logement où ils ſentoient les caſtors au travers de la glace, les ayant trouvés les Sauges couppoient la glace & faiſoient un trou aſſez large pour pouvoir paſſer le Caſtor, enſuitte ils en faiſoient un autre à vingt-cinq ou trente pas de là, ſur le lac au large ; en ce lieu-là ſe mettoit un Sauvage ou deux avec l'arc & la fleche qui a un harpon d'os au bout fait en cramailliere, comme celuy dont on ſe ſervoit à la peſche de l'éturgeon, mais plus petit, qui a auſſi une corde où il eſt attaché d'un bout, & le Sauvage tenoit l'autre ; tout cela eſtant fait, un

autre Sauvage alloit à l'autre trou proche du logement des Caſtors, ſe couchoit le ventre ſur la glace, mettoit ſon bras dedans le trou pour chercher l'ouverture des Caſtors, par où ils mettent leur queuë dans l'eau ; là ils ſont arrangez tous les uns contre les autres, c'eſt à dire tous ceux d'une famille Caſtorienne ; les ayant trouvez le Sauvage paſſoit la main tout doucement ſur le dos d'un par pluſieurs fois, & approchant petit à petit de la queuë taſchoit de la prendre.

J'ay oüy dire à des Sauvages, qu'ils ont eſté ſi long-temps le bras dans l'eau que la glace prenoit tout autour de leur bras, quand ils tenoient une fois la queuë ils tiroient le Caſtor tout

d'un coup de l'eau sur la glace, & en mesme temps luy donnoient de la hache sur la teste, & l'assommoient de crainte que le castor ne les mordit, car où ils mettent les dents ils emportent la piece; en ayant tiré un ils tâchoient d'en avoir un autre, auquel ils faisoient de mesme, les frottant doucement cela ne les fait pas fuïr, s'imaginant se toucher les uns les autres, mais pourtant en ayant enlevé trois ou quatre le reste prend la fuite & se jette à l'eau, n'y pouvant demeurer longt-temps sans respirer; le jour qui donne sur le trou qui est au large les y fait venir pour prendre l'air; les autres Sauvages qui sont là en embuscade, si-tost qu'ils paroissent leurs donnent un coup de fleche,

le harpon qui a des dents prend à quelque endroit du caſtor qui l'empeſche de ſortir ; on tire donc la corde, on ramene le caſtor au trou, puis l'enlevent ſur la glace & l'aſſomment, quelque temps apres il en vient un autre que l'on prend de méme, il s'en ſauve peu d'une cabane, ils attrapoient tout. L'humeur des Sauvages eſt de ne pardonner non plus aux petits qu'aux grands ; ils tuoient tout de quelque ſorte de beſte que ce fuſt quand ils les pouvoient attraper : il eſt bon de remarquer icy qu'ils eſtoient plus friands des petits que des grands de quelques eſpeces de beſtes que ce fuſt, en ſorte que ſouvent lors qu'ils couroient deux Eſlans maſles & femelles, ils

quittoient le masle s'ils apperce-voient que la femelle fust pleine afin d'avoir ses petits, car d'ordinaire elles en portent d'eux, & c'est pour eux un grand regal.

Pour les Ours, s'ils en tuoient l'Hyver il falloit qu'ils les rencontrassent en allant à la chasse, rencontrant quelques gros arbres ils regardoient s'il sortoit de l'haleine en forme de fumée de dedans, s'ils en apperce-voient s'estoit un signe que l'Ours y estoit, ils montoient dessus l'arbre & tuoient l'ours avec leurs dards, puis ils le tiroient de dedans; l'Esté ils en rencontroient dans le bois qu'ils suivoient à la piste; où le tuoient quelquesfois sur un chesne où ils mangeoiẽt dugland, lors un coup

de fleche les faisoit bien-tost dé-cẽdre, & si-tost qu'il estoit à bas, ils redoubloient d'une autre fle-che, puis l'assommoient à coups de hoches; s'ils le rencontroient à terre & qu'ils tirent dessus, se-lon que l'ours est blessé il fuit, ou vient à l'homme, qui a bien-tost une autre fleche parée; s'il ne le fait demeurer, l'ours l'em-brasse, & l'auroit bien-tost mis en pieces avec ses grifs, mais le Sauvage pour l'éviter se jette la face contre terre, l'ours le sent, & si l'homme ne remuë point, il le tourne & luy porte le nez sur la bouche pour connoistre s'il respire; s'il ne sent point son halaine, il met le cul sur son ventre, le foule tant qu'il peut, & en mesme temps re-porte son nez sur sa bouche, s'il

n'y ſent point ſon halaine, & que l'homme ne remuë point il le laiſſe là, & s'en va à quinze où vingt pas, puis ſe met ſur le cul & regarde ſi l'on ne remuë point, que l'on demeure quelque temps immobile il s'en va, mais s'il void remuer, il revient à l'homme, luy foulera encore ſur le ventre aſſez long-temps, puis il retourne le ſentir à la bouche, s'il s'apperçoit qu'il reſpire, il le foulera comme cela tant qu'il croye l'avoir étouffé, ſi pendant ce temps-là les bleſſures ne le font tomber bas ; pour s'en garantir il faut bien prendre garde de reſpirer ny de remuer qu'il ne ſoit tres-éloigné, ils ne font point d'autre mal, & lors qu'on a des chiens on ſe garantiſt de tout cela.

Pour les Loups ſerviers, ſi les Sauvages les rencontrent & qu'ils les pourſuivent ou leurs chiens, cet animal monte dans un arbre où il eſt facille à tuer, pendant que les chiens l'épouvantent de leurs cris; tous les autres animaux ne ſont pas bien mal aiſés à tuer, & il n'y en a point qui ſoit capable d'attaquer l'homme à moins qu'il n'en ſoit attaqué le premier; ils ne tuoient qu'à la fleche toutes ſortes de gibier d'eau & de terre, ſoit en volant ou à terre; pour l'écureuil, la perdrix & autres petit gibier, ce ſont les enfans qui s'amuſent à cela.

CHAPITRE XXVI.

La chasse des Oyseaux, des Poissons, tant de jour que de nuit, & la ceremonie de leur Enterrement, ce qui s'y pratiquoit lors que l'on les mettoit en terre

ILs avoient encores une autre chasse de nuit qui est assez plaisante en de certains cul de sacs qui sont à labry du vent, les Outardes, les Cravans & les Canards s'y retirent pour dormir fort au large, car à terre ils ne seroient pas en seureté à cause des Renards, en ces lieux

là les Sauvages alloient deux ou trois dans un canot avec des torches qu'ils faiſoient d'écorſe de bouleau qui flamboient plus clair que des flambeaux de cire eſtans au lieu où ſont tous ces oyſeaux ils ſe couchoient dans le canot qu'ils laiſſoient aller à la derive ſans paroiſtre ; la marée les portoit droit au milieu de tous ces oyſeaux qui n'en ont point de peur, s'imaginant eſtre quelque piece de bois que la mer tranſporte d'un coſté & d'autre comme cela arrive ſouvent, ce qui fait qu'ils y ſont accoûtumez, lors que les Sauvages eſtoient au milieu d'eux, ils allumoient leurs flambeaux tout d'un coup ce qui les ſurprenoit, les obligeoit tous au meſme temps de ſe lever en

l'air, la nuit qui est brune fa beaucoup paroistre cette lumi re, soit qu'ils s'imaginent que soit le Soleil, ou autre chose, ils se mettoient tous à tourner en confusion tout au tour de ces flambeaux qu'un Sauvage tenoit en s'approchant toûjours du feu & si proche qu'avec un baston que les Sauvages tenoient ils les assommoient en passant, outre qu'à force de tourner ces oyseaux s'etourdissoient si bien qu'ils tomboient comme morts, & pour lors les Sauvages les prennoient & leur tordoient le col, en sorte qu'en une nuit ils emplissoient leur canot.

Les Sauvages se servoient encores de ses flambeaux pour la pesche du Saumon & de la truite

ſaumonée qui eſt auſſi puiſſante que le Saumon, il y a de deux eſpeces de Saumon, les uns ſemblables à ceux de France, les autres ont la mâchoire de deſſous plus pointuë & un crochet au bout qui releve au haut, je crois pourtant que c'eſt ce que nous appellons en France Becars, ils ne ſont pas moins bons que les autres, tout cela vient de la mer & montent dans les rivieres au printemps, il s'y rencontre force foſſes dans ces rivieres ou le Saumon s'égaye aprés avoir monté, à quoy il a de la peine à cauſe des ſaults qui s'y trouvent, il y a des endroits ou l'eau tombe de huit, dix, douze & quinze pieds de haut où le Saumon monte, il ſe darde dans la cheute de l'eau en cinq ou

ſix coups de queuë il monte haut, ce n'eſt pas qu'il y aye des ſauts en toutes ces rivieres, mais en certaines rivieres ſeulement, aprés avoir monté ils ſe divertiſſent en ces foſſes, y ayant demeuré quelque temps ils montent encores plus haut, en ces lieux de repos les Sauvages alloient la nuit avec leurs canots & leurs flambeaux; où il y a des foſſes ils y portoient leurs canots par dedans le bois, & les mettoient où eſtoient les ſaumons ou les truites qui rarement ſe mettent en une meſme foſſe, eſtant là, ils allumoient un flambeau : le ſaumon ou la truite voyant le feu qui fait lueur ſur l'eau, viennent faire des caracolles tout le long du canot; celuy qui eſt debout le harpon à la

main, qui eſt le meſme du caſ-ſtor auſſi emmanché au bout d'un grand baſton, ſi-toſt qu'il voyoit paſſer un poiſſon il le dardoit & en manquoit fort peu, mais quelquesfois le harpon ne tenoit pas manque d'artraper quelque areſte, ainſi ils perdoient leur poiſſon; cela n'empeſche pas qu'ils n'en prennent des cent cinquante & deux cens par nuit.

Ils ſe ſervent encore d'une autre invention au plus étroit des rivieres où il y a le moins d'eau, ils font une paliſſade de bois tout au travers de la riviere pour empeſcher le poiſſon de paſſer, & au milieu ils laiſſent une ouverture, en laquelle ils mettent des naſſes faites comme celles de France, en ſorte qu'il faut

de neceſſité que le poiſſon donne dedans : ces naſſes qui ſont plus grandes que les noſtres, ils les levent deux ou trois fois le jour, il s'y trouve toûjours du poiſſon, c'eſt au Printemps que le poiſſon monte, & l'Automne il décend & retourne à la mer, pour lors ils mettoient l'embouchure de leurs naſſes de l'autre coſté.

Tout ce que j'ay dit juſques à preſent des mœurs des Sauvages & de leurs diverſes manieres d'agir, ne ſe doit entendre que de ce qu'ils pratiquoient anciennement, à quoy j'ajoûteray leurs enterremens & ceremonies anciennes de leurs funerailles. Lors qu'il mouroit quelques hommes parmy eux c'eſtoit de grands pleurs en ſa cabane, tous ſes parents

rents & amis le venoient pleurer, ce qui duroit des trois ou quatre jours ſans manger ; pendant ce temps-là on faiſoit ſon oraiſon funebre, chacun parloit les uns apres les autres, car jamais ils ne parlent deux à la fois ny hommes ny femmes, enquoy ces barbares donnent une belle leçon à bien des gens qui ſe croyent plus polis & plus ſages qu'eux : il ſe faiſoit un recit de toute la genealogie du deffunt, de ce qu'il avoit fait de beau & de bon, des contes qu'il luy avoient oüy dire de ſes anceſtres, des grands feſtins & reconnoiſſances qu'il avoit fait en grand nombre, des beſtes qu'il avoit tuées à la chaſſe, & toutes les autres choſes qu'ils jugeoient à propos de dire à la loüange de

ses predecesseurs : apres quoy ils venoient au deffunt, alors les grands cris & les pleurs redoubloient ; ce qui faisoit faire une pose à l'Orateur auquel les hommes & femmes répondoient de temps en temps par un gemissement general, tout d'un temps & d'un mesme ton, & souvent celuy qui parloit faisoit des poses & se mettoit à crier & pleurer avec les autres ; ayant dit tout ce qu'il vouloit dire, un autre recommençoit qui disoit encore toute autre chose que le premier, ensuite les uns apres les autres faisoient chacun à sa maniere le panegyrique du mort, cela duroit trois ou quatre jours avant que l'oraison funebre fust finie.

Apres quoy il falloit faire

grand tabagie, c'eſt à dire feſtin, & ſe réjoüir de la grande ſatisfaction qu'aura le deffunt d'aller voir tous ſes ayeuls, ſes parens & bons amis, & de la joye que chacun auroit de le voir, & les grands feſtins qu'ils luy feront, ils croyoient qu'eſtans morts ils iroient en un autre pays où tout abondoit à foiſon, & où l'on ne travaille point, le feſtin de la joye eſtant finy il falloit travailler pour le mort.

Les femmes alloient chercher de belles écorces dont ils faiſoient une eſpece de bierre, dans laquelle elles le mettoient bien enveloppé, puis on le portoit en un lieu où ils avoient un échaffaut baſty exprés, élevé de huit à dix pieds ſur lequel ils mettoient la bierre, & l'y laiſ-

ſoient environ un an, juſques à ce que le Soleil euſt entierement deſeché le cadavre ; pendant ce temps-là les femmes du mort le pleuroient autant de fois qu'elles ſe rencontroient en compagnie, mais non pas ſi long-temps que la premiere fois, rarement les femmes ſe remarioient, ou du moins ſi ce n'eſtoit apres le bout de l'an, & pour l'ordinaire ayant des enfans qui les pouvoient nourrir, elles ne ſe remarioient point, & demeuroient toûjours avec ces enfans dans la viduité.

Le bout de l'an eſtant paſſé & le codavre ſec on l'oſtoit de là, & on le portoit en un autre endroit qui eſt leur cimetiere où on le mettoit en un coffre ou biere neufve auſſi d'écorce de bouleau,

& incontinent apres dans une grande fosse qu'ils avoient faite dans la terre, dans laquelle tous les parens & amis jettoient des arcs, des fleches, des raquettes, des darcs, des robbes d'orignac, de loutre, de castor, des chausses, des souliers & tout ce qu'il leur estoit necessaire pour la chasse & le vestement; tous les amis du deffunt luy faisoient chacun son present du plus beau & du meilleur qu'ils avoient, ils se piquoient à qui feroit le plus beau don : du temps qu'ils n'étoient pas encore desabusez de leurs erreurs je leur ay veu donner au deffunt, des fusils, des haches, des fers de fleches, & des chaudieres, car ils trouvoient tout cela bien plus commode à leur usage que n'auroient esté

leurs chaudieres de bois, leurs haches de pierre, & des coûteaux d'os, pour leur ſervice en l'autre monde.

Il y a eu des morts de mon temps qui ont emporté pour plus de deux mil livres de pelleteries, ce qui faiſoit pitié aux François, & peut-eſtre envie tout enſemble, on n'oſoit pourtant pas les aller prendre, car cela euſt cauſé une haine & guerre immortelle, ce qui n'étoit pas prudent d'hazarder, puis que c'étoit ruiner entierement le commerce que nous avions avec eux; tous les enterremens des femmes, garçons, filles & enfans ſe faiſoient de meſme, mais les pleurs ne duroient pas ſi long-temps: on ne laiſſoit pas de mettre à un chacun ce qui é-

toit propre pour ſon uſage, & l'enterrer avec luy.

On a eu de la peine à les déſabuſer de cela, quoy qu'on leur ait dit que toutes ces choſes pourriſſoient dans la terre, & que ſi on y regardoit ils verroient bien que rien n'alloit avec le mort : on fit tant qu'à la fin ils conſentirent d'ouvrir une foſſe, où on leur fit voir que tout eſtoit gaſté ; il y avoit entre autres une chaudiere toute percée de ver de gris, contre laquelle un Sauvage ayant frapé & trouvé qu'elle n'avoit plus de ſon, il ſe priſt à faire un grand cry & dit qu'on les vouloit tromper : Nous voyons bien, dit-il, les robbes & tout le reſte & ſi elles y ſont encore, c'eſt une marque que le deffunt n'en

a pas eu beſoin en l'autre monde où ils en ont aſſez depuis le temps qu'on leur en fournit.

Mais à l'égard de la chaudiere dit-il dont ils ont beſoin, qui eſt parmy nous un uſtencile de nouvelle introduction, & dont l'autre monde ne peut eſtre fourny. Ne vois-tu pas bien dit-il, frappant encore ſur la chaudiere, qu'elle n'a plus de ſon & qu'elle ne dit plus mot, parce que ſon ame l'a abandonnée pour aller ſervir en l'autre monde au deffunt à qui nous l'avons donnée.

Il fut bien mal-aiſé de s'empeſcher de rire, mais bien plus encore de le deſabuſer, car luy en ayant montré une autre qui s'eſtoit uſée à force de ſervir, & luy ayant fait entendre qu'elle ne

le ne disoit mot non plus que l'autre : ha, dit-il, c'est qu'elle est morte, & que son ame est allée au païs où ont accoûtumé d'aller les ames des chaudieres, l'on n'en pût jamais avoir d'autres raisons pour lors ; on les a pourtant desabusez de cela à la fin avec bien de la peine, les uns pour la Religion, l'exemple de nos Coustumes, & presque tous par la necessité des choses qui viennent de nous, & dont l'usage leur est devenu d'une necessité indispensable, ayant renoncé à toutes leur ustenciles, soit par la peine qu'ils avoient, tant à les faire & à s'en servir, que par la facilité de tirer de nous pour des peaux qui ne leurs coûtoient presque rien, des choses qui leur sembloient inestima-

bles, non tant par leur nouveauté que par les commoditez qu'ils en reçoivent : sur tout la chaudiere leur a toûjours paru & paroist encore la chose la plus precieuse qu'ils puissent tirer de Nous ; ce que témoigna assez plaisamment un Sauvage que feu Monsieur de Razilly envoya de l'Acadie à Paris, car passant par la ruë Aubry-bouché, où il y avoit pour lors beaucoup de Chaudronniers, il demanda a son Truchement s'ils n'étoient pas parents du Roy, & si ce n'étoit pas le métier des plus grands Seigneurs du Royaume. Il ne faut pas que cette petite digression me fasse oûblier de dire icy avant de finir ce Chapitre des funerailles, que pour exprimer une chose telle

qu'elle ſoit qui ne peut plus ſervir, ils diſent qu'elle eſt morte, par exemple quand leur canot eſt rompu, ils diſent qu'il eſt mort, & ainſi de toutes autres choſes hors de ſervice.



CHAPITRE XXVII.

La difference qu'il y a entre les couſtumes anciennes des Sauvages, & celles d'apreſent.

LEs Sauvages aujourd'huy pratiquent encore l'enterrement ancien en toutes choſes, excepté que l'on ne met plus rien dans leurs foſſes, dont ils ſont entierement deſabuſez, ils ſe ſont deffaits auſſi de ces offrandes ſi frequentes & ordinaires qu'ils faiſoient comme par hommage à leur *manitou*, en paſſant par des endroits où il y avoit quelque hazard à eſſuyer, ou bien où il eſtoit arrivé quel-

ques disgraces, ce qu'ils faisoient pour en détourner autant de dessus eux ou leur familles: ils se sont encore corrigez d'autres petites superstitions qu'ils avoient, comme de donner des os aux chiens, de faire rostir des anguilles, & plusieurs autres de cette maniere qui sont entierement abolies, autant par un esprit d'interest que par aucune autre raison, car ils y donnoient souvent ce qu'ils avoient de plus precieux & de plus rare, mais comme ils ne pourroient pas recouvrer maintenant les choses qui viennent de Nous avec tant de facilité qu'ils en avoient à trouver des robbes de marte, de loutre ou de castors; des arcs, des fleches, & qu'ils se sont apperçeus, que les fuzils &

autres choses ne se trouvoient ny dans leurs bois, ny dans leurs rivieres, ils sont devenus moins devots, ou pour mieux dire, moins superstticieux dés que leurs offrandes leurs ont trop cousté; mais ils pratiquent encore toutes les mesmes manieres de la chasse, avec cette difference neantmoins, qu'au lieu qu'ils armoient leurs fleches & leurs dards avec des os de bestes, pointus & aiguisez, ils les arment aujourd'huy avec des fers qu'on fait exprés pour leur vendre, & leurs dards sont faits maintenant d'une épée emmenchée au bout d'un baston de sept à huit pieds de long, dont ils se servent l'Hyver quand il y a de la nege, pour darder l'orignac, ou pour la pesche du saumon, de

la truite & du castor, on leur fournit aussi des harpons de fer, de l'usage desquels nous avons parlé cy-dessus.

Le fuzil leur sert plus que tout cela à leurs chasses du Printemps, de l'Esté & de l'Automne, tant aux bestes qu'aux oyseaux : d'une fleche ils ne tuent qu'une outarde, mais d'un coup de fuzil ils en tuent des cinq ou six : pour la fleche il falloit approcher la beste de prés, avec le fuzil ils tirent la beste de loin avec une balle ou deux : les haches, les chaudieres, les coûteaux & tout ce qu'on leur donne leur est bien plus commode & plus portatif que ce qu'ils avoient le temps passé lors qu'ils estoient obligez d'aller cabaner aupres de leurs monstrueuses

chaudieres au lieu qu'aujourd'huy ils ont la liberté d'aller camper où ils veulent, & on peut dire qu'en ce temps-là les chaudieres immobiles estoient la principale regle de leur vie, puis qu'ils ne pouvoient vivre qu'aux lieux où elles étoient.

A l'égard de la chasse du castor pendant l'Hyver, ils la font de mesme qu'ils la faisoient autrefois, quoy qu'ils ayent neantmoins aujourd'huy plus d'avantage avec les fleches & harpons, armez de fer, qu'avec les autres dont ils se servoient anciennement, & dont ils ont abandonné tout à fait l'usage.

Pour leurs festins, ils les font comme ils faisoient anciennement, les femmes n'y entrent point; ceux qui ont leurs mois

ſont toûjours à part ; ils y font toûjours des harangues, des dances, mais l'iſſue n'eſt pas ſemblable, depuis qu'ils boivent du vin & de l'eau de vie, ils ſont ſujets à ſe battre ; leur querelle vient d'ordinaire ſur leur condition, car eſtant ſaouls, ils ſe diſent tous grands Capitaines, ce qui engendre des querelles entre eux, dans les commencemens il leur falloit peu de vin ou eau de vie pour les ſaouler.

Mais à preſent ils boivent bien d'une autre façon depuis qu'ils ont hanté les navires peſcheurs, ils ne tiennent plus compte du vin & ne veullent plus que de l'eau de vie ; ils n'appellent pas boire s'ils ne ſe ſaoulent, & ne croient pas avoir beu s'ils ne ſe battent & ne s'aſſomment ;

neantmoins lors qu'ils se mettent à boire, leurs femmes ostent de leurs cabannes, les fuzils, les haches, les épées emmanchées, les arcs, les fleches, & mesmes jusques à leurs cousteaux, que les Sauvages portent pendus au col, elles ne leurs laissent rien dont ils se puissent tuer, & eux souffrent cela sans dire mot si c'est avant que de boire, autrement les femmes n'oseroient entrer dans les cabanes, & tout aussi-tost qu'elle leurs ont osté tout ce dont ils se pourroient blesser, elles l'emportent dans le bois au loing où elles se vont cacher avec tous leurs enfans : aprés cela ils ont beau se battre s'assommer & se tuer, les femmes n'y viennent point, jusques au lendemain qu'ils sont désaou-

lez, pour lors leur combat ne se fait que des perches de leurs cabannes qu'ils mettent en pieces pour les avoir, apres cela il faut que les pauvres femmes aillent chercher d'autres perches & d'autres écorces pour faire leur logement, & si il ne faut pas gronder, autrement elles seroient battuës.

S'il se trouve quelqu'un de blessé entr'eux, celuy qui l'aura fait luy demande pardon, en disant qu'il estoit yvre, il en est quitte pour cela, mais s'il y en a quelqu'un de tué, il faut que le meurtrier, outre l'aveu de son yvrognerie & le pardon qu'il demande, fasse quelque present à la vefve, à quoy tous les autres le condamnent; & pour faire la paix entiere il faut qu'il paye

encore à boire, s'il n'a point de peaux, c'eſt comme qui diroit je n'ay point d'argent: pour acheter de l'eau de vie pour lors faut qu'il vende ſon fuzil, ſa couverture ou autre choſe pour en avoir, ce qui leur coûtera des cinq à ſix peaux ils le donneront aux peſcheurs pour une bouteille ou deux d'eau de vie, ils recommencent à boire; ſi l'eau de vie qu'ils ont euë n'eſt pas capable de les enyvrer ils donneront tout ce qu'ils auront pour en avoir encore, c'eſt à dire qu'ils ne ceſſeront de boire tant qu'ils auront quelque choſe, ainſi les pêcheurs les ruinent entierement.

Car aux habitations l'on ne leur en veut pas tant donner qu'ils en puiſſent boire au point de ſe tuer, & on leur vend davan-

tage qu'aux navires, ce ſont les Capitaines & les matelots qui leurs en donnent, auſquels il n'en couſte que l'achapt, ſur-quoy ils ne laiſſent pas de gagner beaucoup, car tous les dépens & frais du navire ſe font par les bourgeois, outre que l'équipage traite ou negocie avec les Sauvages, du biſcuit, des plombs, des lignes toutes neufes, des voiles & de beaucoup d'autres choſes aux dépens deſdits bourgeois, cela fait qu'ils donnent aux Sauvages deux ou trois fois plus que l'on ne leur donne aux habitations, où il n'y a rien dont le fret ou le portage ſeul ne coûte ſoixante livres pour tonneau ſans l'achat & le coulage, outre qu'on donne aux Sauvages toutes les fois qu'ils vien-

nent aux habitations un coup d'eau de vie,un morceau de pain, & du tabac en entrant, quelques nombre qu'ils ſoient,hommes & femmes : pour les enfans on ne leur donne que du pain , on leur en donne encore autant quand ils s'en vont , joint qu'il faut entretenir bien du monde à gage outre la nourriture ; toutes ces gratifications-là avoient eſté introduites parle paſſé pour attirer les Sauvages aux habitations , afin de les pouvoir plus facilement inſtruire à la foy & Religion Chreſtienne , ce que l'on avoit fait déja d'un grand nombre, par les ſoins des Reverends P. Jeſuites qui s'en ſont retirez voyant qu'il n'y avoit plus rien à faire avec des gens que la frequentation des navires entrete-

noit dans une perpetuelle yvrognerie.

A present, si-tost que les Sauvages sortent du bois au Printemps, ils cachent toutes leurs meilleures peaux, en apportent quelqu'unes aux habitations pour avoir leur droit de boire, manger & fumer, ils payent une partie de ce qu'on leur a presté pendant l'Automne pour subsister, autrement ils mourroient de faim : ils assurent que c'est tout ce que leur ont produit leur chasse pendant tout l'Hyver, si-tost qu'ils sont partis ils vont reprendre les peaux qu'ils ont cachées dans les bois, & vont sur les passages des vaisseaux pescheurs faire sentinelle : s'il apperçoivent quelques navires ils font de grosses fumées pour a-

vertir qu'ils ſont-là ; au meſme temps le navire approche la terre, & les Sauvages prennent quelques peaux & ſe mettent en canots pour aller au navire, où ils ſont bien receus, on leur baille à boire & à manger tant qu'ils veulent pour les mettre en train, & on s'enqueſte d'eux s'ils ont beaucoup de peaux, s'il n'y a point d'autres Sauvages qu'eux dans le bois, s'ils diſent qu'il y en a & qu'ils ont des peaux, tout à l'heure on fait tirer un coup de canon de la plus groſſe piece pour les avertir qu'ils viennent, à quoy ils ne manquent pas auſſi-toſt qu'ils entendent le canon & apportent leurs peaux, pendant ce temps-là le navire amene ſes voiles, paſſe un jour où deux à courir

bord

bord ſur bord, en attendant les Sauvages qui leurs apportent une ou deux peaux, & ſont receus avec la meſme chere que les premiers qui ont encore part à la bonne reception que l'on fait aux derniers venus, & reboivent tous enſemble ſur nouveaux frais : il eſt bon d'obſerver que quand on dit peaux, ſimplement ſans autre adition, c'eſt à dire peaux d'orignac dont ſe font les meilleurs buffles.

Le ſoir eſtant venu. ils ſe retirent à terre avec quelques barils d'eau de vie, & ſe mettent à boire, mais peu, crainte de ſe ſaouller, ils renvoient ſeulement des femmes au navire qui portent une peau & rapportent de l'eau de vie, & renvoient comme cela de temps en temps des

femmes afin d'avoir leur bouteille d'eau de vie : mais si vous desirez sçavoir pourquoy ils ne prennent pas tout ce qu'ils veulent boire tout d'un coup, c'est que les femmes ne font point de voyages aux navires qu'elles ne rapportent vingt-cinq ou trente galettes de biscuit de present que chacun leur fait, pour quelques plats d'écorce & des des-peschipoty. Je croy avoir déja dit que ces peschipoty sont des bourses de cuir enjolivées pour mettre du tabac, qui est un travail des femmes assez proprement fait.

Un peschipoty c'est tout ce qui se ferme par un lien ou serrant comme une bourse, moyennant que tout cela ne passe point la grandeur d'un sac à

mettre des heures, on en fait de martes, d'écureuils, de rats musquez ou autres petits animaux, d'autres de peaux d'orignac, de peaux de loup marin, ceux-là sont de la largeur de la main & un peu plus longs; un costé tourne sur l'autre avec une petite couroye qui fait plusieurs tours pour la fermer, à la maniere de ces porte papieres de cuir: ceux de peaux ont des tirans comme les bourses, & tous ces peschipoty-là servent à mettre du tabac ou du plomb pour la chasse: les Sauvagesses les font valoir aux pescheurs selon la peau & l'enjolivement bigarré, qu'ils appellent matachiez, ce qui se fait avec du poil de porc-épic blanc, rouge & violet, & quelques-fois a-

vec de leurs pourcelenes, dont j'ay déja parlé, avec cela elles tirent beaucoup de choſes des matelots, il n'y a celuy qui n'en vueille avoir aux dépens du corbillon, c'eſt à dire du biſcuit du navire & de la boiſſon; elles portent des martes, des eſcureuils, pour cravattes ou autres bagatelles que les femmes font; ce n'eſt pas qu'elles debitent à chaque voyage tout ce qu'elles portent, elles ſçavent bien ménager leur fait, mais ſeulement pour faire montre & donner de l'envie; elles promettent à l'un & à l'autre & ne donnent rien, pendant tout ce negoce-là, on leur promet beaucoup s'ils les veulent aller trouver au lieu où ils vont ancrer pour faire leur peſche, ce qu'el-

les font eſperer ; apres quoy chaque matelot leur donne en cachette les uns des autres des galettes de biſcuit, prennent toûjours, en les aſſurant de les aller trouver, mais elles n'y vont pas ſi-toſt, & demeurent encore à terre en attendant que d'autres navires viennent à paſſer ; il n'en paſſe point dont elles n'ayent par la meſme methode deux ou trois quintaux de biſcuit & de bons barils d'ęau de vie, pour deux ou trois peaux qu'ils donnent, & ce qu'il y a de certain, c'eſt que tant qu'ils peuvent aller aux navires ils ne ſe ſaoullent jamais, car ils ne pourroient pas conſerver le jugement qui leur eſt neceſſaire pour prendre les matelots & les Capitaines pour duppes & attra-

per leur pain, outre que tant qu'ils peuvent aller de ſang froid ils boivent ſans qu'il leur en couſte rien, tant hommes que femmes, & font pourtant ſi bien qu'à la fin ils ſe ſaoullent aux dépens d'autruy avant que d'avoir touché à l'eau de vie qu'ils ont traïttée, tant ils ſont adonnez à leur intereſt & à leur plaiſir, & habiles à tromper ceux qui s'y fient.

Les navires les ayant quitez, ils commencent à boire tout de bon à terre; s'il y demeure quelques femmes avec eux qui ayment à boire, quoy qu'elles ſoient aſſurez d'eſtre bien battuës, elles ne ſe mettent point en peine pourveu qu'elles ſe ſaoullent; celles qui ne veulent pas boire ſi cherement ſe reti-

rent avec leurs enfans dans les bois & ne reviennent point que toute l'yvrognerie ne ſoit paſſée qui durera quelquesfois des deux ou trois jours ſans déſaouller, apres quoy il ſe trouve bien des teſtes, des bras, des jambes fort endommagées & force cheveux arrachez, ainſi il n'y a point de ſoumiſſion à faire, chacun eſt marqué & ne ſonge qu'à ſe penſer; leur plus grand remede c'eſt de la gomme de ſapin qui eſt ſouveraine comme le baume pour les playes n'y ayant point d'os caſſez, s'il y en a ils les ſçavent bien rabiller & les remettre en leur eſtat; tout cela fait, il faut retourner où les peſcheurs ſont; là ils recommencent la meſme vie tant qu'ils ont dequoy boire, & ſe dépoüillent tous nuds, c'eſt

à dire qu'ils vendent tout & boivent tout, conservant seulement du biscuit pour leur Hyver : ils passent ainsi tout l'Esté & partie de l'Automne, tant qu'il y a des navires à la coste, & il ne se passe point d'année qu'il ne se tuë des six, sept & huit Sauvages en toute la coste par l'yvrognerie.

Les femmes & les grandes filles boivent bien aussi à la dérobée, & se vont cacher dans les bois pour cela; les matelots sçavent bien les rendez-vous, ce sont eux qui fournissent l'eau de vie, & les mettent en si bon estat qu'ils peuvent faire d'elles tout ce qu'ils veulent. Toutes ces frequentation des navires les ont entierement perduës, & ne se soucient plus de la Religion,

elles

elles jurent le nom de Dieu, ſont larroneſſes & fourbes, & n'ont plus la pureté du paſſé, ny femme ny filles, du moins celles qui boivent : ce n'eſt pas un crime à une fille d'avoir des enfans, elle en eſt plûtoſt mariée, parce qu'on eſt aſſuré qu'elle n'eſt point ſterile : celuy qui l'épouſe prend les enfans ; ils ne repudient pas à preſent cõme ils ont fait par le paſſé, & n'ont plus tant de femmes, n'eſtans pas bons chaſſeurs à cauſe de leur yvrognerie, & que les beſtes n'y ſont plus ſi abondantes : outre toutes les méchancetez dont j'ay parlé, les peſcheurs leurs ont apris à ſe vanger les uns des autres : celuy qui voudra mal à ſon compagnon le fera boire en compagnie tant qu'il l'aye fait

ſaouller pendant qu'il ſe reſerve, il fait ſemblant d'eſtre ſaoul comme les autres & fait une querelle; la batterie eſtant commencée, il a une hache ou autre ferement qu'il a caché devant que de boire qu'il prend & dont il aſſomme ſon homme; il continuë de faire l'yvrogne & c'eſt le dernier reveillé : le lendemain on luy dit que c'eſt luy qui a tué l'autre, dont il fait le faſché, & dit qu'il eſtoit yvre; ſi le mort eſtoit marié, ce faux yvrogne fait ou promet de faire preſent à la veufve, & ſi c'eſt un garçon il témoigne les meſmes regrets au pere & à la mere, avec promeſſe auſſi de leur faire des preſens: ſi le deffunt a des freres ou des parens qui l'aiment celuy qui a tué eſt aſſuré qu'on

luy en fera autant, & toſt ou tard ils ſe vengeront.

Voila une grande difference entre leurs mœurs preſents à ceux du paſſé ; s'ils ont toûjours la liberté de frequenter les navires ce ſera encore pis à l'avenir, car leurs peaux ne vallent pas tant qu'elles ont vallû ; pour avoir dequoy boire comme ils ont eu il leur en faudra donner de force, comme ils ont déja obligé les navires qu'ils ont trouvez ſeuls, ce qui arrive aſſez ſouvent ; ils en ont déja menacé, & meſme à un petit navire qui eſtoit ſeul à un havre, ils l'ont forcé à leur en donner, & ont pillé des chalouppes qui étoient au degrat, c'eſt la recompenſe de tout ce qu'ils leurs ont appris, & les Sauvages que

les peſcheurs ont amené en France y ont encore contribué par la frequentation des blâphemateurs, des cabarets & des lieux infames où on les a menez ; enſuite les guerres que les François ont eu les uns contre les autres pour ſe depoſſeder par leur ambition & l'envie d'avoir tout : ce que les Sauvages ſçavent bien dire, quand on leur repreſente qu'il ne faut pas dérober ny piller des navires, car ils répondent auſſi-toſt, que nous le faiſons bien entre nous : Ne vous prenez vous pas vos habitations les uns aux autres : nous diſent-ils, & ne vous tuez vous pas pour cela, ne vous avons nous pas veus faire, & pourquoy ne voulez-vous pas que nous le faſſions, ſi on ne nous

en veut point donner nous en prendrons, c'eſt ce qu'ils diſent à preſent, à quoy je ne vois point de remede qu'en peuplant le païs, & pour y parvenir que ſa Majeſté maintienne un chacun en ce qui luy appartient, ſans le donner à un autre aprés qu'on l'aura mis en bon eſtat, comme l'on a preſque toûjours fait juſques à preſent, & ruiné ceux qui avoient bonne volonté de peupler, pour y mettre ceux qui n'y cherchoient que de grands profits de traitte, ce que n'ayant pas trouvé auſſi abondamment qu'ils ſe l'eſtoient imaginez, ont tout abandonné & perdu bien du temps avec toutes leurs avances, meſme ruiné le païs qui ſeroit à preſent en eſtat de ſe maintenir, & de con-

ſerver au Roy les grands profits qu'il en a retiré, comme il feroit le païs eſtant auſſi bon qu'il eſt, s'il eſtoit habité comme il devroit eſtre; ſurquoy je ſouhaite que Dieu inſpire ceux qui ont part au gouvernement de l'Eſtat, toutes les conſiderations qui les peuvent porter à l'execution d'une entrepriſe auſſi glorieuſe au Roy, comme elle peut-eſtre utile & avantageuſe à ceux qui y prendront intereſt; ce que je ſouhaite qu'ils faſſent, principalement pour la gloire de Dieu

FIN.

Table des Chapitres contenus au second Tome.

CHAPITRE PREMIER.

x,des
ir,&
ens,
l'on
442
l y a
des
454

